بھگود۔ گیتا
اصلی صورت میں
جلد اوّل
از : کرشن کرپا مورتی
اے۔ سی۔ بھکتی ویدانت سوامی پربھوپاد۔
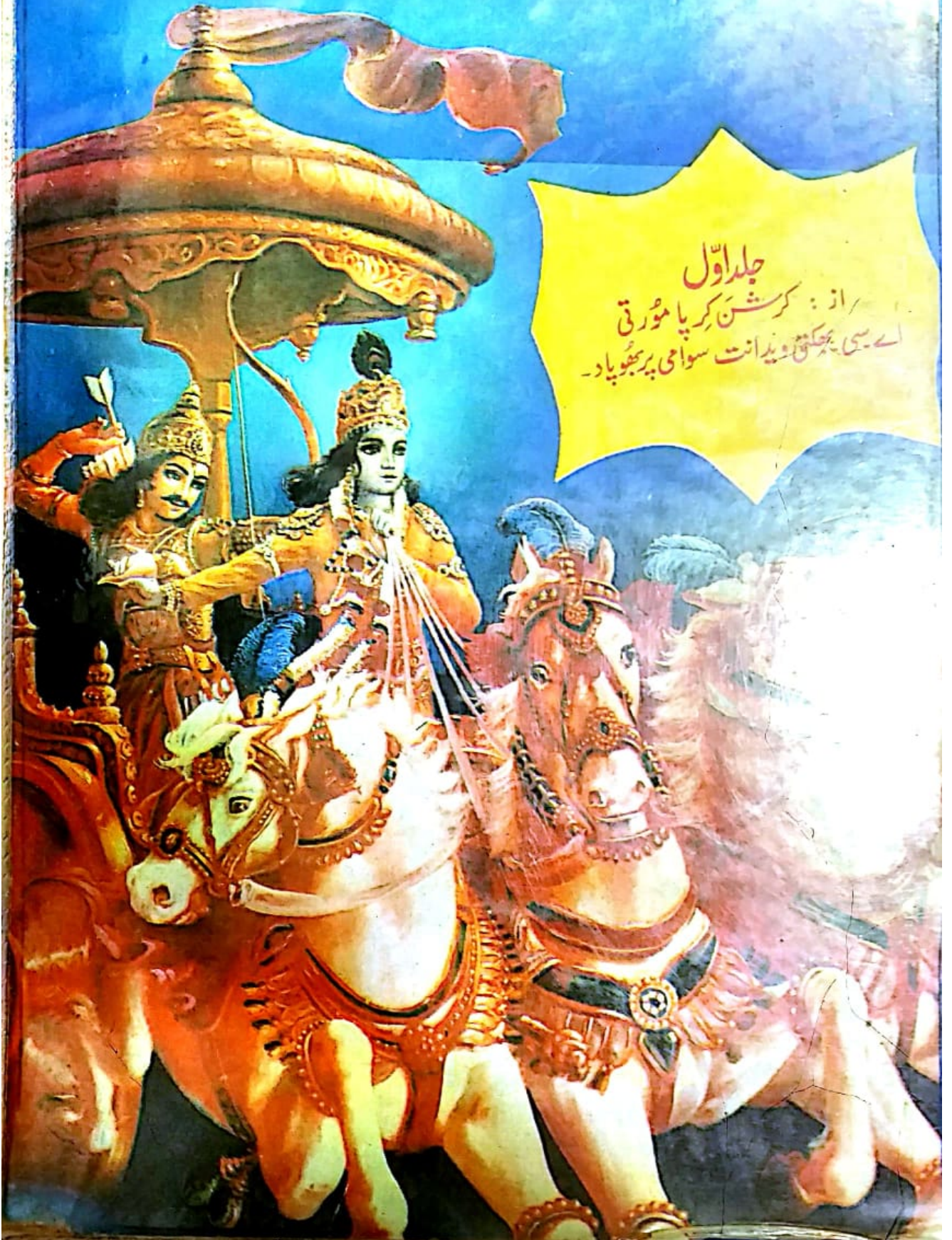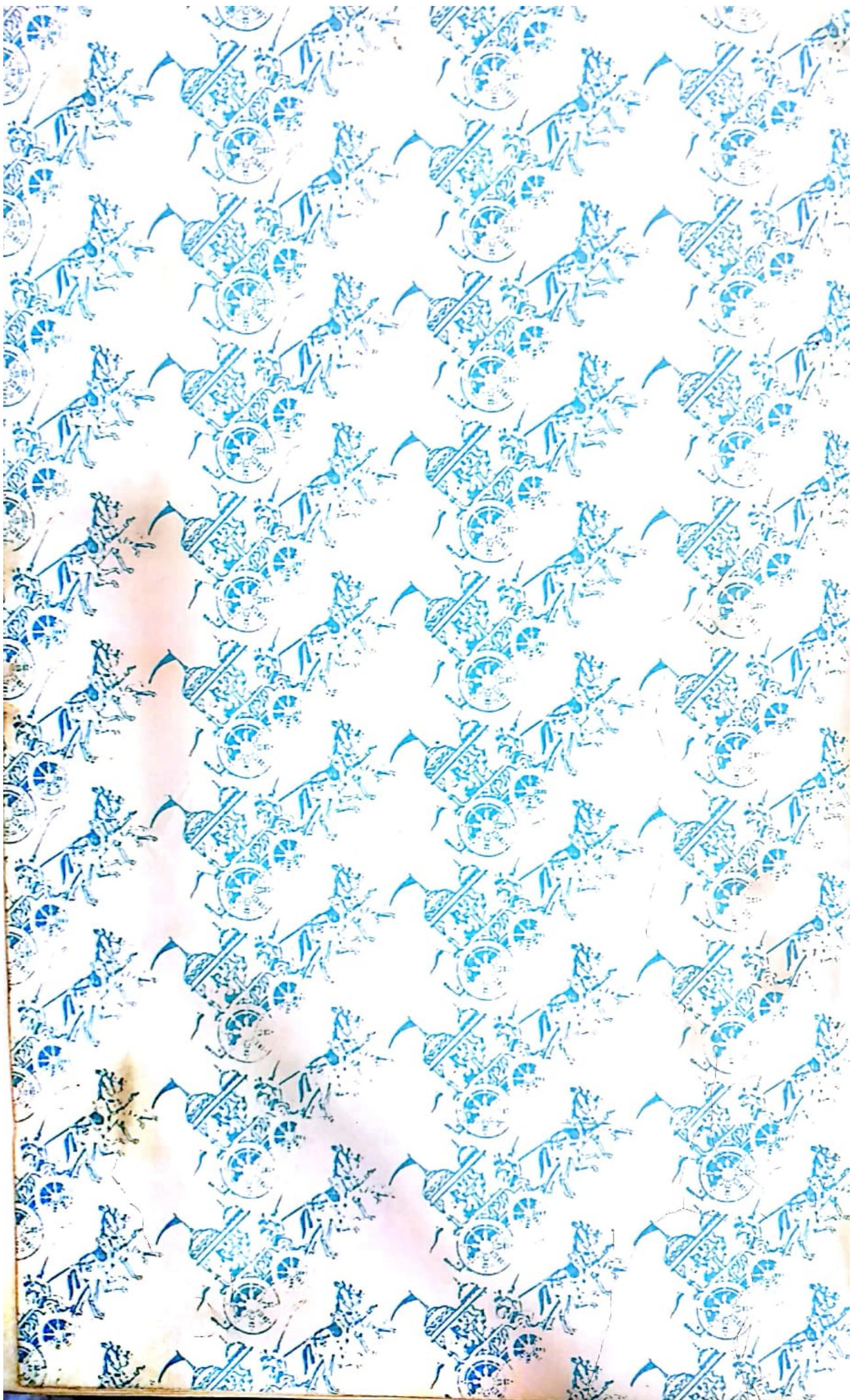
गीतोपनिषद्

بھگود-گیتا

اصلی صورت میں

جلد اوّل

(باب اوّل تا باب چہارم)

اصل سنسکرت شلوک سے فارسی رسم الخط میں۔
سنسکرت الفاظ کے معنی، تعارف اور مکمل و مستند مفاہیم۔

از

کرشن کرپا مورتی
اے۔ سی۔ بھکتی ویدانت سوامی پربھوپاد
بانی آچاریہ بین الاقوامی سوسائٹی برائے کرشن شعور

مُترجّم

پروفیسر رشیہ پال بھاٹیہ اور جناب رئیس امروہوی

Scanned by CamScanner

پہلا ایڈیشن : جولائی سنہ ۱۹۹۰ء
تعداد اشاعت : ایک ہزار
مہتمم : ایلن کینزلر
مطبوعہ : انجمن پریس کراچی

ہدیہ :— پچھتّر روپے ۷۵

Farhan پبلیشرز Naqvi

رئیس اکیڈیمی

A/129۔ مانک جی اسٹریٹ۔ گارڈن ایسٹ۔ کراچی 74400

باجازت

بھکتی ویدانت بُک ٹرسٹ

بین الاقوامی سوسائٹی برائے کرشن شعور

3764۔ وات سیکا ایونیو۔ لاس انجلس

کیلیفورنیا۔ 90034۔ یو۔ ایس۔ اے۔

پیش لفظ

میری پہلی ملاقات جناب رئیس امروہوی سے اگست ۱۹۸۶ء میں ہوئی۔ انھوں نے یہ سُن کر کہ میں سنسکرت فلسفہ پڑھ رہا ہوں کہا کہ میں کئی سال سے بھگود-گیتا کا جدید اُردو میں ترجمہ کرنے کا متمنّی ہوں۔

میں نے عرض کیا کہ میرے کالج کے ایک ساتھی پروفیسر ریشیہ پال بھاٹیہ مرحوم نے بھگود-گیتا کا اُردو ترجمہ شرح کے ساتھ گذشتہ سال ہی مکمل کیا ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اُنہیں اپنے مترجّمہ مسودے کی تصحیح کرنے کا موقع نہیں مل سکا۔"

جناب رئیس امروہوی نے فرمایا کہ "آپ وہ مسودہ مجھے بھجوادیں۔ میں بذاتِ خود یہ کام سرانجام دے لوں گا۔" چونکہ اُس مسودے کے پہلے باب کی فوٹو کاپیاں دستیاب ہوسکتیں تھیں لہٰذا تین چار دن کے بعد جب پھر میری ملاقات جناب رئیس امروہوی سے ہوئی تو میں نے پہلا باب اُنہیں پیش کیا۔ اُسے سرسری طور پر پڑھتے ہوئے اُنھوں نے کہا کہ "میں اس ترجمے کو ایسی دِل آویز صورت میں پیش کروں گا کہ اُردو پڑھنے والے، بھگود-گیتا کو سمجھنے کی بات تو چھوڑیں، محض اِس کی اُردو کی مٹھاس چکھنے کے لیئے اسے پڑھنا پسند کریں۔

حقیقت یہ ہے کہ پروفیسر ریشیہ پال بھاٹیہ صاحب نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں اپنی آخری قوت کے ساتھ بھگود-گیتا کا یہ اُردو ترجمہ کیا تھا۔ اس کام کے شروع کرتے وقت اُنھوں نے مجھے بتایا تھا کہ "میں ہسپتال میں لاعلاج ہوچکا تھا اور ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق میں زندہ نہیں رہ سکتا تھا لیکن کرشن بھگوان کی مرضی

تھی کہ میں یہ ترجمہ مکمل کروں لہٰذا میں اُن کی مہربانی سے زندہ رہا اور یہ سعادت مجھے نصیب ہوئی۔" حقیقت یہ ہے کہ ترجمہ مکمل کرنے کے دو تین دن بعد بھاٹیہ صاحب اس دُنیا سے رُحلت فرما گئے۔

بھاٹیہ صاحب مرحوم کے بھائی اور اُردو کے شاعر کرشن موہن صاحب نے ایک بار اس مسودے کو پڑھ کر اس کی کافی بہتر تصیح کی لیکن جب اُنہیں معلوم ہوا کہ رئیس امروہوی صاحب اِس کی نظرِ ثانی کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں تو اُنھوں نے مکمل مسودہ رئیس امروہوی صاحب کے پاس دسمبر ۱۹۸۶ء میں بھجوادیا۔

اپنی جملہ مصروفیات کے باوجود رئیس امروہوی صاحب نے انتہائی شوق سے بھگود۔گیتا کی گہری تعلیمات کو جدید اُردو میں پیش کرنے کا بیڑا اُٹھایا۔ اس کو وہ ذاتی محنت نہیں بلکہ "سیوا" کہتے تھے۔ اور حقیقت میں اُنھوں نے اس مسوّدے کو ایسا بہتر بنایا کہ اُنہیں بھی مترجّم کہنا چاہیئے۔

اگست ۱۹۸۸ء میں جب میں امریکہ سے پاکستان پہنچا تو رئیس امروہوی صاحب نے مجھے دُبئی میں جنوری ۱۹۸۹ء میں "رئیس امروہوی نعت پروگرام" میں لیکچر دینے کی خواہش ظاہر کی۔ مجھے یونیورسٹی آف کیلیفورنیا۔ برکلے میں حاضر ہونا تھا اس لئے مجھے معذرت کرنا پڑی۔ پھر بھی اُن کے دوبارہ اصرار پر میں نے ایک مختصر سا مقالہ "رئیس امروہوی اینڈ دی بھگود۔گیتا" اس پروگرام کے لئے لکھا۔ دوسری طرف اُنھوں نے میری خواہش کے مطابق بھگود۔گیتا کی تمہید لکھنا قبول کر لیا۔ اُنھوں نے مجھے بتایا کہ "اِس تمہید میں، مَیں دو نکات پر زور دوں گا: (۱) گیتا کو سمجھنے کے لئے کسی مُستند شخص سے سیکھنے کی قطعی ضرورت، اور (۲) بھکتی ویدانت سوامی پربھوپاد کے مفاہیم کی اصلیت۔" مُستند شخص کا مطلب ہے پرم پرا (سلسلہ) کا قابل و مُصدّقہ نمائندہ۔ اور مفاہیم کی اصلیت سے مُراد ہے کہ سوامی پربھوپاد نے سابقہ مُستند بزرگوں کی شرحوں کی بنیاد پر اپنے مفاہیم لکھے ہیں، اس لئے اُن کی شرح مُعتبر ہے۔

رئیس امروہوی صاحب کے تصحیح کرنے کا طریقہ یہ تھا کہ وہ ایک بار مسودے کو نظر ثانی کرکے کلرک کو نقل کرنے کے لئے دیتے۔ پھر اس نئی نقل کو دیکھ کر وہ ترجمے کو بالکل رواں اُردو کی شکل میں لاتے تھے۔ جب میں آخری بار ستمبر ۱۹۸۸ء میں ان سے ملا تو اُنھوں نے تعارف اور چار ابواب پر دوبارہ نظر ثانی کرلی تھی اور پانچواں باب پورا کرکے چھٹے باب کی پہلی تصحیح کر رہے تھے۔ اُس وقت اُنھوں نے کام جلدی کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ چونکہ اُنھوں نے اس سے پہلے کبھی ایسی بات نہیں کی تھی لہٰذا اُن کا یہ کہنا مجھے عجیب سا لگا بالخصوص جب ایک ہفتے کے اندر اندر رئیس امروہوی صاحب قتل کردیئے گئے۔ ابھی تک میں اُن کی صدا سُن رہا ہوں: "یہ کام جلدی کرنا ہے"۔ لیکن "ہمیں" کی جگہ "تمہیں"۔

بعد میں ان کے کاغذات ہمیں نہیں مل سکے اس لئے یہ معلوم نہیں کہ رئیس امروہوی صاحب نے تمہید لکھی تھی یا نہیں۔ اور پانچویں باب کی ان کی پہلی تصحیح بھی غائب ہوگئی۔ اس لئے آخر کار بھگود۔گیتا کے پہلے چار ابواب یہاں ایک الگ جلد میں رئیس امروہوی صاحب کی یادگار کے طور پر رئیس اکیڈیمی سے شائع کئے جارہے ہیں۔ اُردو میں بھگود۔گیتا کے سب پڑھنے والے رئیس امروہوی صاحب کی رئیس اکیڈیمی کے مینجر جناب سیّد مظہر حسین قادری کے ممنون ہوں گے کہ انھوں نے اِس کی تدوین و طباعت کی سعادت حاصل کی۔

برکلے، ۷ اپریل ۱۹۹۰ء

ایلن کیزلر
مہتمم
اُردو بھگود۔گیتا پبلیکیشنز۔ اِسکون۔

معنُون
بنام

شریلیہ بَلدیوَ وِدّیا بُھوشن

جنہوں نے ویدانت فلسفہ پر
گووند بھاشیہ نام کی شرح
بہت عمدہ طور سے پیش کی۔

تعارف

اُوْمْ اَجْنَانَ تِمِرَ اَندھَسْیَہ — جْنَانَانْجَن شَلاکَیَا
چَکْشُرْ اُنْمِیْلِتَمْ یَیْنَ — تَسْمَیْ شْرِی گُرَوے نَمَحَ
شْرِی چَیْتَنْیَہ مَنَوْ بھِیشْٹَمْ — سْتَھاپِتَمْ یَیْنَ بھُوْتَلے
سْوَیَمْ رُوْپَح کَدَا مَہْیَمْ — دَدَاتِ سْوَ پَدَانْتِکَمْ

میں جہالت کے گہرے اندھیرے میں پیدا ہوا اور میرے روحانی گرُو نے علم کی شمع سے میری آنکھیں کھولیں۔ میں ان کو عقیدت و احترام کے ساتھ آداب پیش کرتا ہوں۔

کب شری لِ رُوپ گوسوامی پربھوپاد مجھے اپنے کنول قدموں میں پناہ دیں گے؟ جنہوں نے اس مادّی دُنیا میں شری چیتنیہ مہاپربھو کی تمنا پوری کرنے کے لئے تحریک قائم کی ہے؟

وَندے ہَم شری گُرو ح شری یُت پَد کملم شری گُروُن

ویشنوامش چ

شری رُوپم ساگرجاتم سَہہ گُن رگھوناتھانوِتم تم س جیوم

سادوئیتم ساودھوتم پرِجن سہِتم کرشن چیتنیہ دیوم

شری رادھا کرشن پادان سَہہ گُن للِتا شری

وِشاکھانوِتامش چ

میں اپنے روحانی گرو کے کنول قدموں میں اور تمام ویشنوؤں کے قدموں میں احترام و آداب پیش کرتا ہوں۔ میں شریلہ رُوپ گوسوامی کے ساتھ اُن کے بڑے بھائی سناتن گوسوامی کے کنول قدموں میں اور اس کے ساتھ ساتھ رگھوناتھ داس اور رگھوناتھ بھٹ گوپال بھٹ اور شریلہ جیو گوسوامی کے کنول قدموں میں بھی احترام آمیز عقیدت پیش کرتا ہوں۔ میں شری کرشن چیتنیہ مہاپربھو اور نِتیہ نند پربھو نیز ادوئیت آچاریہ، گدادھر، شری واس اور دوسرے ساتھیوں کو آداب عقیدت نذر کرتا ہوں۔ میں شریمتی رادھا رانی، شری کرشن اور اُن کے ساتھیوں شری للِتا اور وشاکھا کی خدمت میں بھی نذرانہ خلوص و عقیدت پیش کرتا ہوں۔

ہے کرشن کرُنا سِندھو دِین بندھو جگت پتے

گوپیش گوپیکا کانت رادھا کانت نموستُ تے

اے میرے پیارے کرشن، آپ بھکتوں کے دوست ہیں اور تخلیق کا

سرچشمہ ہیں۔ آپ گوپیوں کے مالک اور رادھارانی کے محبوب ہیں۔ میں آپ
کو عقیدت و احترام کے ساتھ آداب پیش کرتا ہوں۔

تپت۔ کانچن۔ گورانگی   رادھے ورنداون ایشوری
ورشبھانو۔ سُتے دیوی   پرنمامی ہری۔ پریے

شریمتی رادھارانی جس کے جسم کا رنگ پگھلے ہوئے سونے کی طرح ہے
اس ورشبھانو کی بیٹی اور بھگوان شری کرشن کی بہت پیاری، برندابن کی
مہارانی کو میں عقیدت و احترام کے ساتھ آداب پیش کرتا ہوں۔

وانچھا۔ کلپترو بھیش چہ   کرپا۔ سندھو بھیہ ایو چہ
پتتانام پاونیبھیو   ویشنوبھیو نمو نمہ

میں عقیدت و احترام کے ساتھ آداب بھگوان کے تمام ویشنو بھگتوں
کو پیش کرتا ہوں جو خواہشات کو پورا کرنے والے درخت اور بھٹکی ہوئی
روحوں کے لیے رحم کا سمندر ہیں۔

شری۔ کرشن۔ چیتنیہ   پربھو نتیانند
شری۔ ادویت گدادھر   شری واسادی۔ گور۔ بھکت۔ ورند

میں آداب عقیدت و احترام شری کرشن چیتنیہ مہاپربھو، نتیانند
پربھو، شری ادویت آچاریہ، گدادھر، شری واس اور دوسرے تمام
بھگتوں کو پیش کرتا ہوں۔

ہرے کرشن، ہرے کرشن، کرشن کرشن، ہرے ہرے

ہرے ہرے، ہرے رام، رام رام، ہرے ہرے

بھگود۔ گیتا کو گیتو پنشد بھی سمجھا جاتا ہے۔ یہ ویدک علم کا نچوڑ اور ویدک ادب میں سب سے اہم اُپنشدوں میں سے ایک ہے۔ یقیناً بھگود۔ گیتا پر بہت سی، تشریحات موجود ہیں اور یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ اب ایک اور تشریح کی کیا ضرورت ہے۔ موجودہ اشاعت کی اس طرح سے وضاحت کی جا سکتی ہے کہ حال ہی میں ایک امریکی خاتون نے مجھ سے درخواست کی کہ بھگود گیتا کے کسی مستند ترجمے کے بارے میں اُن کو بتاؤں۔ یقیناً امریکہ میں بھگود۔ گیتا کی کتنی ہی اشاعتیں دستیاب ہیں، لیکن جہاں تک میرا تجربہ ہے کہ صرف امریکہ میں ہی نہیں بلکہ بھارت میں بھی، اُن میں سے کسی کو بھی مستند نہیں مانا جا سکتا، کیونکہ اُن میں سے تقریباً ہر ایک کے مُفسر نے "بھگود گیتا اصلی صورت میں" کے اصل جوہر کو چھوئے بغیر ہی اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔

بھگود۔ گیتا کا اصل جوہر بھگود۔ گیتا میں ہی بتایا گیا ہے۔ یہ بالکل اس طرح ہے: اگر ہم کوئی بھی دوا استعمال کرنا چاہتے ہیں، تب ہمیں اس کی بوتل پر لکھی ہوئی ہدایات پر عمل کرنا ہوگا۔ ہم دوا کو اپنی من مانی یا اپنے کسی دوست کی ہدایت پر استعمال نہیں کر سکتے۔ اِسے بوتل پر لکھی ہوئی ہدایات یا ڈاکٹر کی ہدایات کے مطابق استعمال کرنا لازمی ہے۔ لہٰذا بھگود۔ گیتا کو بھی اس طرح سے سمجھنا یا ماننا چاہیئے۔ جیسے سُنانے والے شری کرشن بھگوان ہیں۔ اُنھیں بھگود۔ گیتا کے ہر صفحہ پر شخصیت اعظم بھگوان کہا گیا ہے۔ بلاشبہ لفظ "بھگوان" کبھی کبھی کسی بھی طاقت ور شخص یا دیوتا کے لئے استعمال ہوتا ہے اور یقیناً یہاں لفظ "بھگوان" شری کرشن کو ایک عظیم شخصیت کے طور پر مخاطب کرتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں یہ بھی سمجھنا چاہیئے کہ شری کرشن

ہی شخصیت اعظم بھگوان ہیں جیسے کہ تمام بڑے آچاریوں (روحانی گروؤں) مثلاً شنکر آچاریہ، رامانج آچاریہ، مدھو آچاریہ، نمبارکہ سوامی، شری چیتنیہ مہا پربھو اور بھارت کے ویدک علم کے بہت سے ماہرین نے اس کی تصدیق کی ہے۔ شری کرشن خود بھی اپنے آپ کو بھگود۔ گیتا میں شخصیت اعظم بھگوان ثابت کرتے ہیں اور انہیں برہما سمہتا اور تمام پُرانوں میں بھی اسی طرح سے قبول کیا گیا ہے، خصوصاً شریمد بھاگوتم میں جو بھاگوت پُران بھی جانا جاتا ہے (کرشنس تُ بھگوان سویم) اس لئے ہمیں شریمد بھگود۔ گیتا کو اسی طرح سے قبول کرنا چاہیئے جس طرح شخصیت اعظم بھگوان نے خود ہدایت کی ہے۔

گیتا کے چوتھے باب (۴۔۱ تا ۳) میں بھگوان فرماتے ہیں:

اِمَمْ وِوَسوَتے یوگَمْ پْرُوکتَوان اَہَمْ اَویَیَمْ
وِوَسوان مَنوے پْراہ مَنُر اِکشواکوے 'بْرَوِیت
ایوَم پَرمپَرا پْراپْتَم اِمَم راجرشیَو وِدُح
سَ کالینیہ مہتا یوگو نشٹَح پَرنتپ
سَ ایوایَم مَیاتے دْیَہ یوگح پْروکتح پُراتنح
بھکتوسی مے سَکھا چیتی رَہسیم ہْیےتَد اُتَّمَم

یہاں بھگوان شری کرشن ارجن کو آگاہ کرتے ہیں کہ یوگا کا یہ نظام یعنی بھگود۔ گیتا، پہلے سورج دیوتا کو سنایا گیا، سورج دیوتا نے اسے منو کو سمجھایا اور منو نے اِکشوا کو بتایا اور اس طرح سلسلہ بہ سلسلہ پیرو کار دل کے ذریعے یہ یوگا کا نظام چلتا رہا لیکن وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ یہ نظام

لوگوں کے ذہنوں سے اوجھل ہوگیا۔نتیجتاً بھگوان کو اِسے دوبارہ اس مرتبہ کُرُوکشیتر کے میدانِ جنگ میں ارجن کو سنانا پڑا۔ شری کرشن ارجن سے فرماتے ہیں کہ یہ عظیم راز تمہیں اس لئے بتا رہا ہوں کہ تم میرے بھگت اور دوست ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بھگود۔گیتا وہ مقالہ ہے جو خالصتاً بھگوان کے بھگتوں کے لئے مخصوص ہے۔ماورا پرستوں کے تین طبقے ہیں، یعنی، گیانی (لاشخصیت پرست) یوگی (مراقبہ کرنے والا) اور بھگت (بھگوان کا بے لوث خدمت گار) یہاں بھگوان شری کرشن ارجن کو صاف طور پر بتاتے ہیں کہ وہ اُسے نئی پرم پرا (پیروکاروں کی صف) کا پہلا پیغام پانے والا بنا رہے ہیں کیونکہ پُرانی صف ٹوٹ چکی ہے لہذا یہ بھگوان کی منشاء تھی کہ اُس سلسلۂ علم کی نئی صف قائم کی جائے جو کہ سورج دیوتا سے دوسرے ل تک پہنچا ہے، اور یہ اُن کی تمنا تھی کہ اُن کی تعلیم کو ارجن از سرِ نو پھیلائے بھگوان چاہتے تھے کہ ارجن گیتا کے سمجھنے میں مستند ماہر بن جائے پس ہم دیکھتے ہیں کہ ارجن کو بھگود۔گیتا کی تعلیم خاص کر اس لئے دی گئی کہ ارجن بھگوان کے بھگت شری کرشن کے براہِ راست طالب علم اور اُن کے گہرے دوست تھے۔اس لئے بھگود۔گیتا کو وہ شخص بہتر طور پر سمجھ سکتا ہے جس میں ارجن جیسی خوبیاں موجود ہوں، یعنی اس کو براہِ راست رشتے میں بھگوان کا بھگت ہونا چاہیئے۔ جونہی کوئی بھگوان کا بھگت بن جاتا ہے اُس کا بھگوان سے براہِ راست رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔ یہ ایک بڑا مفصّل مضمون ہے۔ لیکن مختصراً یہ کہا جاسکتا ہے کہ بھگت کا پانچ طریقوں میں سے کسی ایک طریقے سے شخصیت اعظم بھگوان سے رشتہ ہوتا ہے۔

۱۔ غیر متحرک حالت میں۔ (شانتہ رس)

۲۔ سرگرم حالت میں۔ (داسیہ رس)

۳۔ دوست کی حیثیت سے۔ (سکھیہ رس)
۴۔ والدین کی حیثیت سے۔ (وات سلیہ رس)
۵۔ محبوب کی حیثیت سے۔ (مادُھریہ رس)

ارجن کا بھگوان کے ساتھ دوستی کا رشتہ ہے۔ یقیناً اس دوستی اور مادّی دنیا میں پائی جانے والی دوستی میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ یہ ایک ایسی روحانی دوستی ہے جو ہر ایک کو نہیں مل سکتی، یہ حقیقت ہے کہ ہر ایک کا بھگوان کے ساتھ ایک خاص رشتہ ہوتا ہے جو بھگتی سیوا کی تکمیل سے ہی اُجاگر ہوتا ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ موجودہ حالت میں ہم نہ صرف بھگوان کو بلکہ بھگوان کے ساتھ اپنے دائمی رشتے کو بھی بُھول چکے ہیں۔ اربوں کھربوں جانداروں میں سے ہر ایک کا بھگوان کے ساتھ ایک مخصوص دائمی رشتہ ہوتا ہے، اسے "سْوَرُوپ" کہا جاتا ہے۔ بھگتی سے اس سوروپ کو دوبارہ اُجاگر کیا جاتا ہے اور اسی مرحلہ کو "سْوَرُوپ سِدّھِ" کہا جاتا ہے یعنی کسی کی آئینی حیثیت کی تکمیل۔ پس ارجن بھگت تھے اور دوست کی حیثیت سے ہی اُن کا بھگوان سے تعلق تھا۔

ہمیں غور کرنا چاہیئے کہ ارجن نے بھگود گیتا کیسے قبول کی۔ اس کا ذکر دسویں باب (۱۰-۱۲ تا ۱۴) میں کیا گیا ہے۔

اَرْجُنَ اُوَاچَ

پَرَمْ بْرَہْمَ پَرَمْ دھَامَ
پَوِتْرَمْ پَرَمَمْ بھَوَانْ
پُرُوشَمْ شَاشْوَتَمْ دِوْیَمْ
آدِ دیوَمْ اَجَمْ وِبھُمْ
آہُش تْوَامْ رِشَیہ سَرْوے
دیوَرْشِر نَارَدَسْ تَتھَا
اَسِتوْ دیوَلو وْیَاسہ
سْوَیَمْ چَیْوَ بْرَوِیشِ مے
سَرْوَمْ اَیتَدْ رِتَمْ مَنْیے
یَنْ مَامْ وَدَسِ کیشَوَ
نَ ہِ تے بھَگَوَنْ وْیَکْتِمْ
وِدُرْ دیوَا نَ دَانَوَاح

ارجن نے کہا: اے بھگوان! آپ ہستئ برتر ہیں۔ آپ مسکنِ آخر اور حقِ مُطلق ہیں۔ آپ پاکیزہ ترین، پُرش، ازلی، ابدی اور کبھی پیدا نہ ہونے والی روحانی شخصیت ہیں۔ آپ ہی مالکِ اعظم ہیں۔ نارد، اسِت، دیول اور ویاس جیسے بڑے بڑے رشی (خداشناس) بھی آپ کے متعلق اس صداقت کی تصدیق کرتے ہیں اور اب آپ بھی مجھے اِسی حقیقت کو اعلانیہ واضح کر رہے ہیں۔ اے کرشن، آپ نے جو کچھ بھی مجھے بتایا ہے میں اُس کو مکمل طور پر سچ مانتا ہوں۔ اے بھگوان! نہ تو دیوتا اور نہ ہی راکشش آپ کی شخصیت کو جان سکتے ہیں۔

شخصیتِ اعظم بھگوان سے بھگود۔گیتا سُنکر ارجن نے شری کرشن کو پَرَم بْرَہْم یعنی اعلیٰ ترین برہم مان لیا۔ ہر جاندار ہستی برہم ہے، لیکن اعلیٰ ترین جاندار ہستی یعنی شخصیتِ برتر بھگوان اعلیٰ ترین برہم ہیں۔ پَرَم دَھام کا مطلب ہے کہ بھگوان ہر چیز کا اعلیٰ ترین سہارا یا مسکن ہیں "پَوِترَم" کا مطلب ہے کہ وہ پاک یعنی مادّی آلودگی سے بالکل محفوظ ہیں۔ پُرشَم کا مطلب ہے کہ وہ اعلیٰ ترین لطف اُٹھانے والے ہیں۔ شاشوَتَم کا مطلب ہے اوّلین، دِوْیَم، ماوَرائی، آدِ۔دَیوَم، مالکِ برتر، اَجَم، اجنما (کبھی نہ پیدا ہونے والا) اور وِبھُم، عظیم ترین۔

کوئی سوچ سکتا ہے کہ ارجن شری کرشن بھگوان کی خوشامد کرتے ہوئے یہ سب کچھ کہہ رہے تھے کیونکہ وہ ان کے دوست تھے۔ لہٰذا بھگود۔گیتا کے قارئین کے ذہنوں سے اس قسم کا شبہ نکالنے کے لیے ارجن اگلے ہی شلوک میں ان تعریفوں کے ثبوت مہیا کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ شری کرشن شخصیتِ اعظم بھگوان صرف وہی نہیں بلکہ نارد، اسِت، دیول اور ویاس دیو جیسے ماہرین بھی قبول کرتے ہیں۔ یہ وہ عظیم ہستیاں ہیں جو تمام آچاریوں سے تسلیم شدہ ویدک علم پھیلاتی ہیں۔ اس لئے ارجن شری

کرشن کو بتاتے ہیں کہ جو آپ کہہ رہے ہیں وہ اسے پوری طرح مکمل قبول کرتے ہیں۔ "سَروَم ایتَد رِتَم مَنیے" آپ جو کچھ بھی کہتے ہیں اُسے سچ مانتا ہوں" ارجن یہ بھی کہتے ہیں کہ بھگوان کی شخصیت کو سمجھنا بڑا مشکل ہے اور بڑے بڑے دیوتا بھی اُسے نہیں جان سکتے۔ جب بھگوان کو انسان سے بڑی ہستیاں بھی نہیں سمجھ سکتی ہیں تو انسان شری کرشن کا بھگت بنے بغیر اُن کو کیسے سمجھ سکتا ہے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بھگود۔گیتا کو بھکتی کے طور پر ہی قبول کیا جاتا ہے۔ شری کرشن کو اپنے برابر یا عام شخصیت کے طور پر سمجھنا تو دور کی بات ہے۔ اُنھیں صرف ایک عظیم شخصیت بھی نہیں سمجھنا چاہیئے۔ بھگوان شری کرشن شخصیت اعلیٰ اور ہستی برتر ہیں۔ یہ بات بھگود۔گیتا اور ارجن کے بیانات سے ثابت ہوتی ہے۔ لہٰذا ہم بھی کم از کم نظریاتی طور پر شری کرشن کو شخصیت برتر، بھگوان کے طور پر قبول کرلیں۔ اسی جذبۂ انکسار سے ہم بھگود۔گیتا کو سمجھ سکتے ہیں۔ جب تک کوئی بھگود۔گیتا کا مطالعہ جذبۂ انکسار سے نہیں کرتا، بھگود۔گیتا کو سمجھنا بڑا مشکل ہے کیونکہ یہ ایک عظیم راز ہے۔

حقیقت میں بھگود۔گیتا کیا ہے؟ انسان کو مادّی وجود کی جہالت سے نجات دلانا ہی بھگود۔گیتا کا مقصد ہے۔ ہر انسان کئی طرح سے مصیبتوں میں مبتلا ہے جیسے ارجن بھی کرو کیشتر کی لڑائی لڑنے کے لیے کشمکش و پیچ میں مبتلا تھے۔ ارجن نے اپنے آپ کو شری کرشن کے حوالے کردیا اور نتیجتاً اُنہیں بھگود۔گیتا کا پیغام دیا گیا۔ صرف ارجن ہی نہیں بلکہ ہم سب مادّی وجود کی وجہ سے پریشانیوں میں ڈوبے ہوتے ہیں۔ ہمارا وجود ہی عدم کے ماحول میں ہے۔ درحقیقت ہماری اصلی حیثیت ایسی ہے کہ عدم ہمیں نہیں دھمکا سکتا۔ ہمارا وجود لافانی ہے، لیکن کسی نہ کسی وجہ سے ہمیں "اَسَت"

میں ڈھکیل دیا گیا ہے۔ جس چیز کا وجود ہی نہیں ہوتا اس کو اَسَت یا عدم کہا جاتا ہے۔

ان گنت مصیبت زدہ انسانوں میں سے بہت کم ایسے ہیں جو دراصل اپنی موجودہ اور اصل حالت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ ہمیں اس پریشان کُن حالت میں کیوں ڈالا گیا ہے وغیرہ۔ جب تک کوئی شخص یہ نہیں پوچھتا کہ اُس کے دُکھوں کا سبب کیا ہے اور وہ یہ محسوس نہیں کرتا کہ وہ دُکھ نہیں چاہتا بلکہ تمام دُکھوں کو حل کرنا چاہتا ہے۔ تب تک اُسے مکمل انسان نہیں کہا جا سکتا۔ من میں اس قسم کی کھوج پیدا ہونے پر ہی انسانیت کی ابتداء ہوتی ہے۔ "برہم سُوتر" میں اس قسم کی چھان بین کو "برہم جگیاسا" کہا جاتا ہے۔ اَتھاتو برہم جِگیاسا۔ ہر انسانی عمل اس وقت تک ناکام سمجھا جائے گا جب تک کہ وہ حقِ مطلق کی کھوج نہیں کرتا۔ لہٰذا وہی طالب علم بھگود گیتا کو سمجھنے کے لئے موزوں ہیں جو ایسے سوالات پوچھا کرتے ہیں کہ وہ کیوں دُکھی ہیں یا وہ کہاں سے آئے ہیں اور موت کے بعد وہ کہاں جائیں گے۔ اس کے علاوہ ہر سچے طالب علم کے دل میں شخصیت اعلیٰ بھگوان کے لئے بہت احترام بھی ہونا چاہئیے۔ ارجن ایسے ہی طالب علم تھے۔

جب کبھی انسان اس مقصد کو بھول جاتا ہے تو بھگوان شری کرشن خصوصاً زندگی کے اصلی مقصد کو پھر سے قائم کرنے کے لئے اوتار لیتے ہیں۔ پھر بھی کئی انسانوں میں سے جو (روحانی طور پر) بیدار ہو جاتے ہیں کوئی ایک ہی ایسا ہوتا ہے جو دراصل اپنی حیثیت کو سمجھنے کا حقیقی جذبہ اپناتا ہے اور اُسی کے لئے بھگود گیتا کا پیغام دیا گیا ہے۔ حقیقت میں ہم سب انتہائی جہالت میں ڈوبے ہوئے ہیں لیکن بھگوان جاندار ہستیوں خصوصاً انسانوں پر بہت مہربان ہیں۔ اس مقصد کے لئے اپنے دوست ارجن کو اپنا طالب علم

بناتے ہوئے گیتا سُنائی گئی۔

بھگوان کرشن کا ساتھی ہوتے ہوئے ارجن تمام جہالت سے بالاتر تھے۔ لیکن کُروکیشتر کے میدانِ جنگ میں ارجن کو لاعلمی میں رکھا گیا تھا تاکہ وہ بھگوان کرشن سے زندگی کی اُلجھنوں کے بارے میں دریافت کر سکے اور بھگوان کرشن آنے والی نسلوں کے فائدے کے لئے اُن کی تشریح اور زندگی کے منصوبے کی تشکیل کر سکیں۔ جس پر عمل کر کے انسان زندگی کے مقصد کی تکمیل کر سکے۔

بھگود۔گیتا کے موضوع کو سمجھنے کے لئے پانچ بنیادی سچائیوں کو سمجھنا ضروری ہے۔ سب سے پہلے بھگوان کے متعلق سائنس اور پھر جاندار ہستیوں کی آئینی حیثیت کی تشریح کی گئی ہے۔ ایشور کا مطلب ہے منتظم اور جیو یعنی جاندار ہستیاں جن پر کنٹرول کیا گیا ہے۔ اگر جاندار ہستی کہتی ہے کہ وہ پابند نہیں بلکہ آزاد ہے تو وہ پاگل ہے۔ کم از کم اپنی مقید زندگی میں تو وہ ہر طرح سے کنٹرول میں ہے۔ پس بھگود۔گیتا کا موضوع ایشور یعنی منتظم اعلیٰ اور جیو یعنی پابند جاندار ہستیوں سے متعلق ہے۔ اس میں پرکرتی (مادی قدرت) وقت (کل کائنات یا ظاہری مادی قدرت کے وجود کی میعاد) اور کرم (عمل) پر بھی بحث کی گئی ہے۔ نظامِ کائنات مختلف سرگرمیوں سے لبریز ہے۔ تمام جاندار ہستیاں مختلف سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ بھگود۔گیتا سے ہمیں لازماً سیکھنا ہے کہ بھگوان کیا ہے؟ جاندار ہستیاں کیا ہیں؟ پرکرتی کیا ہے؟ نظامِ کائنات کیا ہے؟ یہ کس طرح سے وقت کے کنٹرول میں ہے؟ اور جاندار ہستیوں کی سرگرمیاں کیا ہیں؟

یہ ثابت کیا گیا ہے کہ بھگود۔گیتا کے اِن پانچ بنیادی عنوانات میں سے ہستیِ برتر یا کرشن یا برہم یا منتظم اعلیٰ یا پرماتما آپ جو بھی نام استعمال کریں بھگوان اعلیٰ ترین ہیں۔ جاندار ہستیاں وصف میں منتظم اعلیٰ جیسی

ہیں۔ مثال کے طور پر جیسا کہ بھگود۔گیتا کے بعد کے ابواب میں تشریح کی گئی ہے کہ بھگوان ان مادّی قدرت کے عالمگیر امور پر پوری طرح سے قادر ہیں۔ مادّی قدرت خودمختار نہیں ہے۔ وہ مالک برتر کی ہدایت کے تحت کام کرتی ہے۔ بھگوان کرشن کہتے ہیں: مَیا دھیکشینَ پْرکرِتِ سُویَتے س چراچرَم "یہ مادّی قدرت میری زیرِ ہدایت کام کرتی ہے" ہمیں کائنات میں ہونے والے حیرت انگیز واقعات کو دیکھ کر یہ سمجھنا چاہیئے کہ اس نظامِ کائنات کے پیچھے کوئی منتظم ضرور ہے۔ منتظم کے بغیر کوئی منظم چیز بھی ظاہر نہیں ہو سکتی۔ منتظم کو مدِنظر نہ رکھنا بچپکانہ پن ہے۔ مثال کے طور پر کوئی بچہ موٹر گاڑی کو، گھوڑے یا کسی دوسرے جانور کے بغیر چلتا دیکھ کر حیران ہو سکتا ہے لیکن ایک باشعور آدمی اس کی انجینئرنگ سے واقف ہوتا ہے کہ مشینری کے پیچھے انسان یعنی ڈرائیور ہے۔ اسی طرح شخصیت اعظم بھگوان ایک ایسے ڈرائیور ہیں جن کی زیرِ ہدائت ہر چیز کام کر رہی ہے۔ بعد کے ابواب میں ہم دیکھیں گے کہ جیو یا جاندار ہستیوں کو بھگوان اپنے لازمی اجزاء کہتے ہیں۔ سونے کا ذرہ بھی سونا ہوتا ہے۔ سمندر کے پانی کا قطرہ بھی نمکین ہوتا ہے۔ اور اسی طرح ہم جاندار ہستیاں منتظمِ اعلیٰ، ایشور یا بھگوان شری کرشن کے لازمی اجزاء ہونے کی وجہ سے مالکِ اعلیٰ کے تمام اوصاف رکھتے ہیں۔ لیکن چونکہ ہم میں ان اوصاف کی معمولی مقدار ہے اس لئے ہمیں ماتحت ایشور کہا جاتا ہے۔ ہم قدرت پر کنٹرول حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، جیسے آج کل ہم خلاء یا سیاروں پر کنٹرول کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں اور یہ رجحان ہم میں موجود ہے کیونکہ یہ شری کرشن میں ہے۔ اگرچہ مادّی قدرت پر تسخیر پانے کا یہ رجحان ہم میں موجود ہے مگر ہمیں جان لینا چاہیئے کہ ہم منتظمِ اعلیٰ نہیں ہیں۔ بھگود۔گیتا میں یہ واضح کیا گیا ہے۔

مادّی قدرت کیا ہے؟ گیتا میں اس کو بھی واضح کیا گیا ہے کہ یہ ادنیٰ

پرکرتی یا ادنیٰ قدرت ہے۔ جاندار ہستیوں کو اعلیٰ پرکرتی کہہ کر واضح کیا گیا ہے۔ پرکرتی چاہے ادنیٰ ہو یا اعلیٰ ہمیشہ پابند ہے۔ پرکرتی مونث ہے۔ اور بھگوان کو اس پر ایسے ہی اختیار حاصل ہے جیسے بیوی کے کاموں پر اس کے خاوند کو حاصل ہوتا ہے۔ پرکرتی ہمیشہ ماتحت ہے۔ بھگوان یعنی حاکم اعلیٰ کا اس پر کنٹرول قائم ہے۔ جاندار ہستیاں ہوں یا مادّی قدرت یہ دونوں مالکِ اعظم کے ماتحت ہیں۔ گیتا کے مطابق جاندار ہستیاں بھگوان کے لازمی اجزا ہوتے ہوئے بھی پرکرتی سمجھی جاتی ہیں۔ بھگود۔ گیتا کے ساتویں باب میں یہ صاف طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اَپَرےیَم اِتَسْ ۔ تْوَنْیام پْرَکْرِتِم وِدّھِ مے پَرام جیوَبھوتام ۔" یہ مادی قدرت میری ادنیٰ پرکرتی ہے اور اس سے پرے ایک اور پرکرتی ہے یعنی جیوَ بھُوتام یا جاندار ہستی"۔

مادّی قدرت خود تین اوصاف پر مشتمل ہے۔ ستوگُن (نیکی کی صفت) رجوگُن (ہوس کی صفت) اور تموگُن (جہالت کی صفت) ان صفات پر دائمی وقت حاوی ہے۔ قدرت کی ان صفات کے ملاپ سے اور دائمی وقت کے قابو اور دائرے میں جو اعمال ہوتے ہیں، جنہیں کرم کہا جاتا ہے زمانہ قدیم سے ہی ان اعمال کا چکر چل رہا ہے اور ہم اپنے اعمال کے پھلوں کا مزا چکھ رہے ہیں یا دُکھ اُٹھا رہے ہیں۔ فرض کریں کہ میں ایک کاروباری آدمی ہوں اور میں نے اپنی عقل و محنت سے بنک میں بہت سا روپیہ اکٹھا کر لیا ہے؛ تب میں سُکھی ہو گیا۔ لیکن فرض کریں بعد میں مجھے کاروبار میں نقصان ہوا؛ پھر میں دُکھی ہو گیا، اس طرح ہر شعبۂ زندگی میں ہم اپنے کام کے پھل سے خوش ہوتے ہیں یا اس کے نتیجے سے دُکھی ہوتے ہیں۔ اس کو کرم کہا جاتا ہے۔

بھگود گیتا میں ایشور (مالک اعظم بھگوان)، جیو (جاندار ہستی)، پرکرتی (قدرت)، کال (دائمی وقت) اور کرم (عمل) سب کی تشریح کی گئی ہے۔

ان پانچوں میں سے ایشور، جاندار ہستیاں، مادی قدرت اور وقت ابدی ہیں۔ پرکرتی کا مظاہرہ عارضی ہوسکتا ہے لیکن یہ جھوٹا نہیں ہے۔ کچھ فلسفیوں کا کہنا ہے کہ مادی قدرت کا مظاہرہ جھوٹا ہے لیکن بھگود گیتا کے فلسفہ کے مطابق یا ویشنوؤں کے فلسفہ کے مطابق ایسا نہیں ہے۔ اس مادی قدرت کا مظاہرہ جھوٹا نہیں مانا جاتا ہے اس کو حقیقی لیکن عارضی مانا جاتا ہے۔ یہ ایک بادل کے مانند ہے جو آسمان کے پار گھومتا ہے یا موسم برسات کی طرح جو فصلوں کی نشوونما کرتا ہے جونہی برسات ختم ہوتی ہے اور بادل اڑ جاتے ہیں، تمام فصلیں سوکھ جاتی ہیں جن کی نشوونما بارش سے کی گئی تھی۔ اسی طرح یہ مادی مظاہر ایک مخصوص وقت پر ظہور میں آتا ہے کچھ دیر رہتا ہے اور پھر غائب ہوجاتا ہے۔ یہی پرکرتی کا چکر ہے۔ لیکن یہ چکر ہمیشہ چلتا رہے گا۔ اس لئے پرکرتی دائمی ہے۔ یہ جھوٹی نہیں ہے۔ بھگوان اِسے "میری پرکرتی" کہتے ہیں۔ یہ مادی قدرت مالک اعظم کی علیحدہ شدہ قوت ہے اور اسی طرح جاندار ہستیاں بھی بھگوان کی توانائی ہیں۔ لیکن وہ جدا نہیں ہیں، وہ ہمیشہ وابستہ ہیں۔ پس بھگوان، جاندار ہستی، مادی قدرت اور وقت کا ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ ہے اور چاروں دائمی ہیں۔ البتہ پانچواں یعنی کرم دائمی نہیں ہے کرم کے اثرات بہت ہی قدیم ہوتے ہیں۔ ہم زمانہ قدیم سے ہی اپنے اعمال کے نتائج کا مزہ لے رہے ہیں یا دکھ اٹھا رہے ہیں۔ لیکن ہم اپنے اعمال کے نتائج کو بدل سکتے ہیں اور یہ تبدیلی ہمارے علم کی تکمیل پر منحصر ہے۔ ہم مختلف مشاغل میں مصروف ہیں۔ بلاشبہ ہمیں نہیں معلوم کہ ہمیں اپنے ان اعمال اور ان کے ردّعمل سے بچنے کے لئے کس طرح کے مشاغل اپنانے چاہئیں، لیکن یہ بھی بھگود گیتا میں بیان کیا گیا ہے۔

ایشور یعنی مالک اعلیٰ کی حیثیت اعلیٰ ترین شعور کی ہے۔ جیو یا جاندار

ہستیاں بھی مالک کے لازمی اجزاء ہونے کی وجہ سے باشعور ہیں۔ جاندار ہستی اور مادی قدرت دونوں کو پرکرتی کہا گیا ہے یعنی بھگوان کی قوت لیکن دونوں میں سے ایک یعنی جیو باشعور ہے۔ دوسری پرکرتی باشعور نہیں ہے یہی فرق ہے۔ اس لئے جیو پرکرتی کو اعلیٰ کہا گیا ہے کیونکہ جیو میں شعور ہے جو بھگوان کے شعور کی طرح ہے۔ البتہ بھگوان کا شعور عظیم ہے اور کسی کو یہ دعویٰ نہیں کرنا چاہیے کہ جیو یعنی جاندار ہستی بھی نہایت باشعور ہے۔ جاندار ہستی اپنی تکمیل کے کسی مرحلے پر بھی نہایت باشعور نہیں ہوسکتی اور یہ نظریہ کہ وہ بھی ایسی ہوسکتی ہے گمراہ کن نظریہ ہے۔ وہ باشعور تو ہوتی ہے لیکن وہ مکمل یا نہایت باشعور نہیں ہے۔

جیو اور ایشور میں کیا امتیاز ہے اسے بھگود گیتا کے تیرھویں باب میں بیان کیا جائے گا۔ بھگوان کشیترگیہ یعنی باشعور ہیں ما جیسے جاندار ہستی، لیکن جاندار ہستی کو اپنے خاص جسم کا شعور ہے جبکہ بھگوان کو تمام جسموں کا شعور ہے کیونکہ وہ ہر جاندار ہستی کے دل میں رہتے ہیں اس لئے اسے ہر ایک کی نفسیاتی حرکات کا شعور ہے۔ یہ بات ہمیں نہیں بھولنی چاہیے۔ اس کی بھی تشریح کی گئی ہے کہ پرماتما، شخصیت اعلیٰ بھگوان ہر ایک کے دل میں ایشور یعنی منتظم اعلیٰ کی شکل میں رہ رہے ہیں اور وہ جاندار ہستی کو ایسا کرنے کے لئے ہدایات دے رہے ہیں جیسا کہ وہ چاہتی ہے۔ جاندار ہستی یہ بھول جاتی ہے کہ اسے کیا کرنا چاہیئے۔ سب سے پہلے وہ کسی خاص طریقے سے کام کرنے کا ارادہ کرتی ہے اور پھر وہ اپنے ہی اعمال اور ان کے ردعمل میں پھنس جاتی ہے۔ ایک طرح کا جسم چھوڑنے کے بعد وہ دوسری طرح کے جسم میں داخل ہو جاتی ہے۔ جیسے ہم کپڑے پہنتے ہیں اور اتار دیتے ہیں۔ روح جسم بدلتے ہوئے اپنے پچھلے کرموں کے نتائج در نتائج بھگتی رہتی ہے۔ یہ کرم بدلے جاسکتے ہیں جب جاندار ہستی نیکی کی صفت اور ہوشمندی

میں ہوا ور سمجھتی ہو کہ اُسے کون سے مشاغل اپنانے چاہئیں۔ اگر وہ ایسا کرتی ہے تب اُس کے پچھلے کرموں کے ردّ عمل کو بدلا جا سکتا ہے۔ نتیجتاً کرم دائمی نہیں ہیں۔ اس لئے ہم نے بیان کیا ہے کہ پانچ چیزوں میں سے (ایشور، جیو، پرکرتی، وقت، اور کرم) چار دائمی ہیں جبکہ کرم دائمی نہیں ہیں۔

اعلیٰ ترین باشعور ایشور اس طریقے سے جاندار ہستی کی طرح ہے: بھگوان کا شعور اور جاندار ہستی کا شعور دونوں ماورائی ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ شعور مادّے کی تمراکت سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ غلط خیال ہے۔ یہ نظریہ کہ شعور مادّی (عناصر کے) ملاپ سے بعض حالات کے تحت نشوونما پاتا ہے، بھگود-گیتا نے قبول نہیں کیا ہے۔ شعور حالات کے پس پردہ غلط طریقے سے منعکس ہو سکتا ہے جیسے روشنی رنگدار شیشے میں سے منعکس ہو کر رنگدار نظر آتی ہے لیکن بھگوان کا شعور مادّی طور پر متاثر نہیں ہے۔ بھگوان کرشن کہتے ہیں "مَیَا دھیَکشینہ پرکرتہ"۔ جب وہ مادّی کائنات میں نمودار ہوتے ہیں تو ان کا شعور مادے سے متاثر نہیں ہوتا۔ اگر وہ ایسے متاثر ہوتے تو وہ ماورائی موضوعات پر بولنے کے نا قابل ہوتے جیسے کہ بھگود گیتا میں بولتے ہیں۔ جب تک کوئی مادیت آلودہ شعور سے آزاد نہ ہو وہ ماورائی موضوعات کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ پس بھگوان مادی طور سے آلودہ نہیں ہیں۔ البتہ ہمارا شعور موجودہ وقت میں مادی طور پر آلودہ ہے۔ بھگود گیتا ہمیں سکھاتی ہے کہ ہمیں اس مادّی طور پر آلودہ شعور کو پاک کرنا ہے خالص شعور میں ہمارے اعمال ایشور کی رضا کے ساتھ جوڑ دیئے جائیں گے اور یہ عمل ہمیں سُکھی بنا دے گا۔ ایسا نہیں ہے کہ ہمیں تمام اعمال ختم کرنے ہوں گے بلکہ ہمیں اپنے اعمال پاک کرنے ہوں گے اور پاک اعمال بھگتی کہلاتے ہیں۔ بھگتی میں اعمال عام اعمال دکھائی دیتے ہیں لیکن وہ آلودہ نہیں ہوتے۔ ایک لاعلم شخص ایسا سوچ سکتا ہے کہ بھگت عام آدمی کی طرح کام کر رہا ہے یا عمل کر رہا ہے لیکن

ایسا شخص لاعلمی کی وجہ سے یہ نہیں جانتا کہ بھگت کے یا بھگوان کے مشاغل
ناپاک شعور یا مادہ سے آلودہ نہیں ہیں۔ قدرت کے تینوں صفات
سے وہ بلند ہیں البتہ ہمیں جاننا چاہیئے کہ اب ہمارا شعور آلودہ ہے۔
جب ہم مادّی طور سے آلودہ ہوتے ہیں، ہمیں مقید کہا جاتا ہے۔ جھوٹا
شعور اس تاثر سے ظاہر ہوتا ہے کہ میں مادّی قدرت کی پیداوار ہوں۔ اسے
جھوٹی انا کہتے ہیں۔ جو جسمانی تصورات کے خیال میں کھویا ہوا ہے، اپنی حالت
کو نہیں سمجھ سکتا۔ بھگود گیتا کی تعلیم زندگی کے جسمانی تصور سے آزاد کرانے
کے لیۓ دی گئی اور ارجن نے بھگوان سے اس علم کو حاصل کرنے کے لیۓ
اپنے آپ کو اس قالب میں ڈھالا۔ ہمیں زندگی کے جسمانی تصور سے آزاد ہونا
چاہیئے۔ ماورا پرست کے لئے یہ ابتدائی عمل ہے۔ جو رہائی پانا چاہتا ہے
اور آزاد ہونا چاہتا ہے اُسے سب سے پہلے یہ جاننا چاہیئے کہ وہ یہ مادّی جسم
نہیں ہے۔ مکتی یا نجات کا مطلب ہے مادی شعور سے رہائی۔ شریمد بھاگوتم
میں بھی نجات کی واضح تشریح کی گئی ہے۔ مُکتِر ہِتوا انیتھا رُوپَم سوَرُوپینَ
وِیَوَستھِتیہ۔ مکتی کا مطلب ہے اس مادی دنیا کے ناپاک شعور سے رہائی
اور پاک شعور میں قیام۔ بھگود گیتا کی تمام تعلیمات اس پاک شعور کو بیدار
کرنے کی غرض سے ہیں اور اسی لیۓ ہم دیکھتے ہیں کہ بھگود گیتا کی تعلیمات
کے آخری مرحلے پر شری کرشن ارجُن سے پوچھ رہے ہیں کہ آیا وہ اب پاک
شعور میں ہے یا نہیں پاک شعور کا مطلب ہے بھگوان کی ہدایات کے مطابق
عمل کرنا یہ پاک شعور کا پورا لب لباب ہے۔ شعور پہلے سے موجود ہے کیونکہ
ہم مالک کے لازمی اجزاء ہیں، لیکن ہم کمتر صفات سے نسبتاً متاثر ہوسکتے ہیں۔
لیکن بھگوان اعلیٰ تر ہوتے ہوئے کبھی متاثر نہیں ہوتے۔ مالک اعلیٰ بھگوان
اور چھوٹی انفرادی روحوں میں یہی فرق ہے۔
یہ شعور کیا ہے؟ یہ شعور ہے "میں ہوں"۔ پھر میں کیا ہوں؟ آلودہ شعور

کی حد تک ''میں ہوں'' کا مطلب ہے، جہاں تک میری پہنچ ہے "میں تمام کا مالک ہوں۔ میں لطف اندوز ہونے والا ہوں"۔ ہر جاندار ہستی گردش میں ہے کیونکہ وہ یہ سوچتی ہے کہ وہ مادّی دنیا کی مالک اور خالق ہے۔ مادّی شعور کی دو نفسیاتی شاخیں ہیں۔ ایک یہ کہ میں خالق ہوں اور دوسری یہ کہ میں لطف اٹھانے والا ہوں۔ لیکن دراصل مالک اعلیٰ ہیں دونوں یعنی خالق بھی اور لطف اٹھانے والے بھی۔ اور جاندار ہستی مالکِ اعلیٰ کا جزو ہونے کی وجہ سے نہ خالق ہے اور نہ لطف ہی اٹھانے والی ہے بلکہ تعاون کرنے والی ہے۔ وہ مخلوق ہے اور ذریعہ مسرّت ہے۔ مثال کے طور پر مشین کا حصّہ پوری مشین کے ساتھ تعاون کرتا ہے؛ جسم کا حصّہ سارے جسم کے ساتھ تعاون کرتا ہے۔ ہاتھ، پاؤں، آنکھیں ٹانگیں وغیرہ تمام جسم کے حصے ہیں، لیکن اصل میں وہ لطف اٹھانے والے نہیں ہیں۔ لطف اٹھانے والا پیٹ ہے۔ ٹانگیں حرکت کرتی ہیں، ہاتھ کھانا دیتے ہیں، دانت چباتے ہیں اور جسم کے تمام حصّے پیٹ کو مطمئن کرنے میں مصروف ہیں، کیونکہ پیٹ جسم کی پرورش کرنے والا سب سے بڑا عنصر ہے۔ اس لئے ہر ایک چیز پیٹ کو دی جاتی ہے۔ ہم جڑوں کو پانی دینے سے درخت کی پرورش کرتے ہیں۔ اگر جسم کو صحت مند حالت میں رکھنا ہو تو جسم کے حصوں کو پیٹ کو کھلانے کے لئے ضرور تعاون کرنا چاہیئے۔ اس طرح مالکِ اعظم بھگوان لطف اٹھانے والے اور خالق ہیں اور ہم ماتحت جاندار ہستیوں کا یہ فرض ہے کہ اسے مطمئن کرنے کے لئے تعاون کریں۔ یہ تعاون دراصل ہمارے فائدے کے لئے ہے جیسے پیٹ کا کھانا جسم کے تمام حصّوں کی مدد کرتا ہے۔ اگر ہاتھ کی انگلیاں یہ سوچیں کہ وہ کھانا پیٹ کو دینے کے بجائے خود کھالیں تو وہ مایوس ہوں گی۔ تخلیق اور لطف کی مرکزی شخصیت مالکِ اعظم بھگوان ہیں اور جاندار ہستیاں تعاون کرنے والی ہیں۔ تعاون کرنے سے وہ مسرّت حاصل کرتی ہیں۔ یہ رشتہ

مالک اور نوکر کی طرح کا بھی ہے۔ اگر مالک پوری طرح مطمئن ہے تو نوکر بھی مطمئن ہے۔ اسی طرح مالک اعلیٰ بھگوان کو بھی مطمئن کیا جانا چاہیئے، حالانکہ خالق بننے کا رجحان اور مادّی دنیا سے لطف اندوز ہونے کا رجحان جاندار ہستیوں میں بھی ہے کیونکہ یہی رجحان بھگوان میں ہے جنہوں نے کائناتی نظام کی تخلیق کی ہے۔

لہٰذا ہم بھگود گیتا میں دیکھیں گے کہ پورا کُل اعلیٰ ترین منتظم، نظام کائنات، دائمی وقت، پابند جاندار ہستیوں اور کرموں یا سرگرمیوں پر مشتمل ہے، اور بھگود گیتا میں یہ حقیقت واضح کر دی گئی ہے۔ جب ہم ان سب کو مکمل طور پر لیتے ہیں تو یہ پورا کُل بن جاتا ہے اور اس پورے کل کو قطعی صداقت کہا جاتا ہے۔ پورا کل یا مکمل قطعی صداقت شخصیت اعظم بھگوان شری کرشن ہیں۔ تمام مظاہرے ان کی مختلف طاقتوں کی وجہ سے ہیں وہ مکمل کل ہی ہیں۔

گیتا میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ لاشخصی برہم بھی مکمل شخصیت اعلیٰ کا ماتحت ہے۔ (برہمنو ہِ پرتِشٹھاہَم)۔ برہم سوتر میں برہم کو اور بھی واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ وہ سورج کی کرنوں کی طرح ہے۔ لاشخصی برہم شخصیتِ اعظم بھگوان کی چمکتی ہوئی کرنیں ہیں۔ لاشخصی برہم قطعی کل کا نامکمل احساس ہے اور ایسا ہی پرماتما کا تصور ہے۔ پندرہویں باب میں بیان کیا گیا ہے کہ شخصیتِ اعلیٰ بھگوان یعنی پرشوتم لاشخصی برہم اور پرماتما کے جزوی احساس دونوں سے بالاتر ہیں۔ مالک اعلیٰ بھگوان کو "سَتْ - چِت - آنند - وِگرہ" کہا جاتا ہے برہما سمہتا کی ابتدا اس طرح ہوتی ہے۔ "ایشورح پرمح کرشنح ستْ - چِت - آنند وِگرہ، اَنادِر آدِر گووِندح سَروَ - کارَن کارَنم۔" گووند یعنی شری کرشن سبب الاسباب ہیں۔ وہ اوّلین سبب ہیں اور وہی ابدیت، علم اور آنند کی اصلی

صورت ہیں"۔ لاشخصی برہم کا احساس ان کے "سَتْ" (ابدیت) پہلو کا احساس ہے۔ پرماتما کا احساس "سَتْ۔ چِتْ" (ابدی علم) کا احساس ہے لیکن بھگوان کی شخصیت شری کرشن کا احساس مکمل وِگرہَ (صورتیں) تمام ماورائی پہلوؤں، سَتْ، چِتْ اور آنندَ (ابدیت، علم اور آنند) کا احساس ہے۔

کم عقل لوگ اعلیٰ ترین صداقت کو لاشخصی مانتے ہیں۔ لیکن وہ ایک ماورائی شخص ہیں اور اس کی تصدیق تمام ویدک تصانیف میں کی گئی ہے۔ نِتْیوہ نِتْیاناں چیتَنَش چیتَنانام (کٹھ اپنیشد ۲-۲-۱۳) جس طرح ہم تمام انفرادی جاندار ہستیاں ہیں اور اپنی انفرادیت رکھتی ہیں اُسی طرح اعلیٰ ترین قطعی صداقت بھی بالآخر ایک شخص ہیں اور بھگوان کی شخصیت کا احساس ان کی مکمل صورت میں تمام ماورائی پہلوؤں کا احساس ہے۔ پورا کل بغیر شکل کے نہیں ہے۔ اگر وہ بغیر شکل کے ہے یا وہ کسی دوسری چیز سے کم ہے، تب وہ پورا کل نہیں ہوسکتا۔ پورے کل میں ہر وہ چیز ہونی چاہیئے جو ہمارے دائرہ کار کے اندر یا باہر ہے۔ نہیں تو وہ مکمل نہیں ہوسکتا۔

پورا کل یعنی بھگوان کی شخصیت کی بے پناہ قوتیں ہیں (پَراسیہ شکتیر وِوِدھَیوَ شرُویتے)۔ شری کرشن مختلف قوتوں میں کیسے کام کرتے ہیں یہ بھی بھگود گیتا میں بیان کیا گیا ہے۔ سانکھیہ فلسفہ کے مطابق یہ مادّی کائنات چوبیس عناصر کا عارضی مظاہرہ ہے۔ یہ ظاہری دُنیا یا مادّی دُنیا بھی جس میں ہم رہتے ہیں اپنی ذات میں خود مکمل ہے کیونکہ مکمل ذرائع کو پیدا کرنے کے لئے جو اس کائنات کی برقراری اور وجود کے لئے ضروری ہیں ان چوبیس عناصر کو پوری طرح سے ترتیب دیا گیا ہے۔ یہاں کچھ بھی غیر ضروری نہیں ہے اور نہ ہی کسی چیز کی کمی ہے۔ اس مظاہرے کا اپنا وقت ہے جو کہ اعلیٰ

ترین کل کی قوت نے مقرر کیا ہے اور جب اس کا وقت پورا ہو جاتا ہے، یہ عارضی مظاہر کل کے پورے انتظام سے نیست و نابود ہو جائیں گے۔ چھوٹے مکمل اداروں یعنی جاندار ہستیوں کو کل کا پورا احساس کرنے کی پوری سہولت حاصل ہے۔ کل کا پورا علم نہ ہونے کی وجہ سے ہر طرح کی خامیاں نمودار ہوتی ہیں۔ اس لئے بھگود گیتا میں ویدک فلسفہ کا مکمل علم ہے۔

تمام ویدک علوم غلطی سے پاک ہیں اور ہندو، ویدک علم کو مکمل اور غلطی سے پاک مانتے ہیں۔ مثال کے طور پر گائے کا گوبر جانور کا پاخانہ ہے اور سمرتی یا ویدک فرمان کے مطابق اگر کوئی جانور کے پاخانے کو چھوتا ہے تو اسے اپنے آپ کو صاف کرنے کے لئے نہانا پڑتا ہے۔ لیکن ویدک الہامی تصانیف میں گائے کے گوبر کو پاک کرنے والا مانا گیا ہے۔ کوئی اس کو متضاد مان سکتا ہے، لیکن یہ قبول کیا گیا ہے کیونکہ یہ ویدک فرمان ہے اور یقیناً اس کو قبول کرنے سے کوئی غلطی نہیں کرے گا۔ بعد ازاں موجودہ سائنس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ گائے کے گوبر میں تمام جراثیم کش عناصر موجود ہیں۔ لہٰذا ویدک علم مکمل ہے کیونکہ یہ تمام غلطیوں اور شبہات سے پاک ہے اور بھگود گیتا تمام ویدک علوم کا نچوڑ ہے۔

ویدک علم پر تحقیق کی ضرورت نہیں ہے۔ ہماری تحقیقات نامکمل ہیں کیونکہ ہم اپنے نامکمل حواسوں سے چیزوں کی تحقیق کر رہے ہیں۔ ہمیں مکمل علم کو حاصل کرنا ہے جو پرم پرا (روائت در روائت) سے پیروکاروں کے ذریعے چلتا آرہا ہے جیسے کہ بھگود گیتا میں بیان کیا گیا ہے۔ ہمیں صحیح ذریعے سے علم حاصل کرنا ہے جو شاگردانہ جانشینی میں عظیم الشان روحانی گرو یعنی خود بھگوان سے شروع ہو کر روائت در روائت روحانی گروؤں کو پہنچایا جاتا ہے۔ ارجن نے شری کرشن سے بھگود گیتا سیکھی اور انھوں نے ان کی ہر بات کو بلا کسی تردد کے قبول کیا۔ پس کسی کو بھی بھگود گیتا کی

کچھ باتوں کو ماننے اور کچھ کو نہ ماننے کی اجازت نہیں دی جاتی ہے۔ ہمیں بھگود گیتا کو بغیر کسی مداخلت، کانٹ چھانٹ اور اپنی من مانی کے قبول کرنا چاہئے۔ گیتا کو ویدک علم کا کامل ترین عکس ماننا چاہیئے۔ ویدک علم ماورائی ذرائع سے حاصل کیا جاتا ہے اور خود بھگوان نے یہ علم سب سے پہلے دیا۔ بھگوان کا دیا ہوا علم اَپَوْرُشَیْیَہ ہے یعنی یہ ایک ایسی ہستی نے دیا ہے جو دنیاوی لوگوں میں پائی جانے والی چار خامیوں سے مبرّا ہیں۔ دنیاوی لوگ (۱) غلطیاں کرتے رہتے ہیں (۲) ہمیشہ وہم میں مبتلا رہتے ہیں۔ (۳) دوسروں کو دھوکہ دینے کا رجحان رکھتے ہیں اور (۴) نامکمل حواس رکھتے ہیں ان چار خامیوں والا کبھی بھی ہمہ گیر علم کی مکمل معلومات فراہم نہیں کر سکتا۔ ایسی جاندار ہستیاں جن میں یہ چار خامیاں ہوتی ہیں، ویدک علم نہیں دے سکتیں۔ اسے سب سے پہلے مخلوق اول برہما کے دل میں اُتارا گیا تھا اور پھر برہما نے وہی علم اپنے بیٹوں اور شاگردوں میں پھیلایا جو اس نے ابتدا میں بھگوان سے حاصل کیا تھا۔ بھگوان پُورْنَم یعنی کامل ہیں اور اس چیز کا کوئی امکان نہیں کہ وہ مادی قدرت کے اصولوں کے زیر اثر آجائیں گے۔ لہٰذا ہم میں کم از کم اتنی عقل ہونی چاہیئے کہ ہم سمجھ سکیں کہ کائنات میں ہر شئے کے مالک صرف بھگوان ہیں اور وہ ہی اصلی خالق بھی ہیں یعنی برہما کے بھی تخلیق کرنے والے۔ گیارہویں باب میں بھگوان کو پْرَپِتامَہا مخاطب کیا گیا ہے کیونکہ برہما کو پِتامَہا یعنی دادا مخاطب کیا گیا ہے اور وہ دادا کے خالق ہیں لہٰذا ہمیں کسی بھی چیز کے مالک ہونے کا دعویٰ نہیں کرنا چاہیئے۔ ہمیں صرف وہی چیزیں قبول کرنی چاہئیں جو کہ بھگوان نے ہمیں برقرار رکھنے کے لئے ہماری قسمت میں لکھ دی ہیں۔

یہ چیزیں ہمیں کس طرح استعمال کرنی ہیں اس کے لئے بہت سی مثالیں دی گئی ہیں۔ یہ بھگود گیتا میں بھی واضح کیا گیا ہے۔ ابتدا میں ارجن نے یہ

فیصلہ کرلیا تھا کہ وہ کروکشیتر کی لڑائی نہیں لڑیں گے۔ یہ ان کا اپنا فیصلہ تھا۔ ارجن نے بھگوان کو بتادیا کہ وہ اپنے رشتہ داروں کو مارنے کے بعد بخوشی بادشاہت نہیں کرسکیں گے۔ ان کا یہ فیصلہ جسمانی تصور پر مبنی تھا کیونکہ وہ سوچ رہے تھے کہ وہ جسم ہیں اور اُن کے جسمانی رشتے ناطے اُن کے بھائی، بھتیجے، سالے، دادا وغیرہ ہیں لہذا وہ اپنے جسمانی تقاضوں کو پورا کرنا چاہتے تھے۔ اس سوچ کو بدلنے کے لئے بھگوان نے ارجن کو گیتا کا پیغام دیا اور بالآخر ارجن نے بھگوان کی ہدایت کے مطابق لڑنے کا فیصلہ کرلیا جب انھوں نے یہ کہا: کَرِشْیے وَچَنَم تَوَ، "میں آپ کے کہنے کے مطابق عمل کروں گا۔"

انسان کی تخلیق کتوں اور بلیوں کی طرح لڑنے کے لئے نہیں ہوئی ہے۔ ان کو انسانی زندگی کی اہمیت کا احساس ہونا چاہیئے اور جانوروں کی طرح کے کرتوتوں سے بچنا چاہیئے۔ انسان کو اپنی زندگی کے مقصد کا احساس ہونا چاہیئے۔ جس کی ہدایت تمام ویدک تصانیف میں دی گئی ہے اور نچوڑ بھگود گیتا میں بیان کیا گیا ہے۔ ویدک ادب انسانوں کے لئے ہے جانوروں کے لئے نہیں۔ جانور دوسرے جانوروں کو مارنے کے باوجود گناہگار نہیں ہوتا لیکن انسان اگر اپنے بے قابو ذائقے کی تسکین کے لئے جانور مارتا ہے تو وہ ضرور قدرت کے اصولوں کو توڑنے کا ذمہ دار قرار دیا جائے گا۔ بھگود گیتا میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ تین قسم کے اعمال قدرت کی مختلف صفات کے تحت پائے جاتے ہیں یعنی نیکی کے اعمال، ہوس کے اعمال اور جہالت کے اعمال۔ اسی طرح تین قسم کی خوراک ہیں، نیکی، ہوس اور جہالت والی خوردنی اشیاء۔ یہ تمام واضح طور پر بیان کئے گئے ہیں کہ اگر ہم بھگود گیتا کی ہدایات پر صحیح طور سے عمل پیرا ہوں تو ہماری پوری زندگی پاک ہوجائے گی اور آخر کار ہم اس منزلِ مقصود کو حاصل کرلیں گے جو کہ اس مادی آسمان سے بلند ہے۔ (یَدْ گَتْوا نَ نِوَرْتَنْتے تَدْ دھامَ پَرَمَمْ مَمْ)

اس منزل کو سناتن آسمان یعنی ابدی روحانی آسمان کہا جاتا ہے۔ اس مادّی دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ ہر ایک چیز عارضی ہے۔ یہ ظاہر ہوتی ہے کچھ دیر ٹھہرتی ہے، کچھ چیزیں پیدا کرتی ہے، سمٹنے لگتی ہے اور بالآخر غائب ہو جاتی ہے مثلاً یہ جسم، پھل کا ٹکڑا! یا کوئی بھی چیز۔ یہ مادّی دنیا کا قانون ہے۔ ہمیں علم ہے کہ اس عارضی دنیا سے بھی بلند ایک اور دُنیا ہے جس کا وجود دوسری قدرت سے ہوا اور جو سناتن یعنی دائمی ہے۔ بھگود گیتا میں جیو کو بھی سناتن یعنی دائمی کہا گیا ہے اور گیارھویں باب میں بھگوان کو بھی سناتن بیان کیا گیا ہے کیونکہ وصف کے لحاظ سے ہم سب یعنی سناتن دھام یا آسمان، سناتن شخصیت اعظم اور سناتن جاندار ہستیاں ایک ہیں۔ ہمارے سناتن پیشے یعنی سناتن دھرم کو بیدار کرنا ہی بھگود گیتا کا لب لباب ہے۔ ہم عارضی طور پر مختلف اعمال میں مصروف ہیں لیکن یہ تمام اعمال اس وقت پاک ہو سکتے ہیں جب ہم یہ تمام عارضی اعمال چھوڑ کر اُن اعمال کو اپنا لیں جو کہ مالک اعظم نے ہمارے لئے مخصوص کئے ہیں حقیقت میں یہی ہماری پاک زندگی ہے۔ مالک اعظم اور اُن کا ماورائی مسکن دونوں سناتن ہیں اور یہی حیثیت جاندار ہستیوں کی بھی ہے۔ مالک اعظم بھگوان اور جاندار ہستیوں کی سناتن مسکن میں باہمی شرکت انسانی زندگی کی تکمیل ہے۔ بھگوان ہم پر بہت مہربان ہیں کیونکہ ہم اُن کی اولاد ہیں۔ بھگوان شری کرشن گیتا میں فرماتے ہیں سَروَ۔ یونِشُ ... اَہَم بیج پردَح پِتا "میں سب کا پتا ہوں" بلاشبہ جاندار ہستیاں اپنے کرموں کی بدولت ہر قسم کے جنم لیتی ہیں لیکن یہاں بھگوان دعوے کرتے ہیں کہ وہ اِن سب کے پتا ہیں۔ اس لئے بھگوان اِن سب گری ہوئی مقیّد روحوں کو سدھارنے اور اُنہیں سناتن ابدی آسمان میں واپس لانے کے لئے اوتار لیتے ہیں تاکہ سناتن جاندار ہستیاں اپنی دائمی سناتن حیثیت کو بھگوان کے ساتھ دائمی شرکت میں پھر سے حاصل کر سکیں۔ مقید روحوں کو

پھر سے پرم دھام میں لانے کے لئے بھگوان مختلف اوتار لیتے ہیں یا پھر اپنے خدمت گزاروں کو اولاد کی طرح سے یا اپنے ساکھشیوں یا اچاریوں کو بھیجتے ہیں۔

لہٰذا سناتن دھرم کسی فرقہ وارانہ مذہبی سلسلے کی طرف اشارہ نہیں کرتا ہے۔ دائمی جاندار ہستیوں کا دائمی مالک اعظم بھگوان کے ساتھ رشتے میں یہ دائمی عمل ہے جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے سناتن دھرم جاندار ہستی کے دائمی پیشے سے متعلق ہے۔ شری پادرا مانج آچاریہ نے لفظ سناتن کی وضاحت یوں کی ہے "جس کا نہ شروع ہے نہ آخر ہے" اس لئے جب ہم سناتن دھرم کے متعلق کہتے ہیں تو ہمیں شری پادرا مانج آچاریہ کی اس تعریف کو طے شدہ امر سمجھنا چاہیئے کہ سناتن دھرم کا نہ ہی شروع ہے اور نہ ہی آخر ہے۔

انگریزی لفظ "ریلیجین (RELIGION) سناتن دھرم سے مختلف ہے۔ ریلیجین سے عقیدہ کا خیال پیدا ہوتا ہے اور عقیدہ بدل بھی سکتا ہے۔ کسی خاص طرز میں عقیدہ ہو سکتا ہے وہ یہ عقیدہ بدل بھی سکتا ہے اور دوسرا اپنا سکتا ہے۔ لیکن سناتن دھرم اُس عمل سے مُراد ہے جو بدلا نہیں جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پہ پانی سے اُس کی سیلانی کیفیت کو ختم نہیں کیا جا سکتا۔ نہ آگ سے گرمی کو الگ کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح دائمی جاندار ہستی کا دائمی عمل اُس سے نہیں چھینا جا سکتا۔ سناتن دھرم دائمی طور سے جاندار ہستی میں سمویا ہوا ہے۔ اس لئے جب ہم سناتن دھرم کے بارے میں کہتے ہیں تو شری پادرا مانج آچاریہ کی تعریف کو طے شدہ امر سمجھنا چاہیئے کہ سناتن دھرم کا نہ شروع ہے اور نہ آخر ہے۔ وہ جس کا کوئی شروع اور آخر نہ ہو فرقہ وارانہ نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ یہ کسی حد سے محدود نہیں رہ سکتا۔ پھر بھی وہ جو کسی فرقہ وارانہ عقیدہ سے تعلق رکھتے ہیں، غلطی سے سوچیں گے کہ سناتن دھرم بھی فرقہ وارانہ ہے لیکن اگر ہم اس معاملے پر غور و خوض کریں اور اس پر موجودہ سائنس کی روشنی میں سوچیں تو ہمارے لئے یہ سمجھنا ممکن ہوگا کہ سناتن دھرم

دُنیا کے تمام لوگوں کا فریضہ ہے بلکہ کائنات کی تمام جاندار ہستیوں کا۔

ان تمام مذہبی عقائد کی جو کہ سناتن نہیں ہیں، انسانی تاریخ کے اوراق میں کوئی ابتدا رہوگی، لیکن سناتن دھرم کی تاریخ کی کوئی ابتدا رنہیں ہے کیونکہ یہ ہمیشہ سے ہی جاندار ہستیوں کے ساتھ رہا ہے۔ جہاں تک جاندار ہستیوں کا تعلق ہے مستند شاستر بیان کرتے ہیں کہ جاندار ہستی کا نہ جنم ہے اور نہ موت ہے۔ بھگودگیتا میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جاندار ہستی کبھی پیدا نہیں ہوتی نہ وہ کبھی مرتی ہے۔ وہ دائمی اور لافانی ہے اور اس عارضی مادی جسم کے فنا ہو جانے کے بعد بھی وہ زندہ رہتی ہے۔ سناتن دھرم کے نظریہ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہمیں دین کے نظریہ کو لفظ کے بنیادی سنسکرت معنی سے سمجھنا چاہیے۔ دھرم اُس سے تعلق رکھتا ہے جو کسی خاص شئے کے ساتھ ہی ہمیشہ وجود ہو۔ ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ آگ کے ساتھ روشنی اور گرمی ہے، بغیر روشنی اور گرمی کے آگ کا کوئی مطلب نہیں ہے۔ اسی طرح ہمیں جاندار ہستی کے ضروری حصے کو کھوجنا چاہیئے، اس حصے کو جو کہ اس کا ہمیشہ ساتھی ہے۔ وہ مسلسل ساتھی اس کا دائمی وصف ہے اور وہ دائمی وصف اس کا دائمی دین ہے۔

جب سناتن گوسوامی نے شری چیتنیہ مہاپربھو سے ہر جاندار ہستی کے "سُورُوپ" کے بارے میں معلوم کیا تو چیتنیہ مہاپربھو نے جواب دیا کہ جاندار ہستی کا سُورُوپ یا اس کی تشکیلی حیثیت شخصیت اعظم بھگوان کی خدمت کرنا ہے۔ اگر ہم چیتنیہ مہاپربھو کے اس بیان کا تجزیہ کریں تو ہم آسانی سے سمجھ سکتے ہیں کہ ہر جاندار ہستی دوسری جاندار ہستیوں کی خدمت کرنے میں مصروف ہے۔ ایک جاندار ہستی دوسری جاندار ہستیوں کی کئی طرح سے خدمت کرتی ہے۔ ایسا کرنے سے جاندار ہستی زندگی کا لطف اُٹھاتی ہے۔ ادنیٰ جانور انسانوں کی خدمت ایسے کرتے ہیں جیسے نوکر اپنے مالکوں کی۔ الف

اپنے مالک ب کی خدمت کرتا ہے۔ ب اپنے مالک پ کی خدمت کرتا ہے۔ اور پ اپنے مالک ت کی خدمت کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ایسے حالات میں ہم دیکھتے ہیں کہ ایک دوست دوسرے دوست کی خدمت کرتا ہے، ماں بیٹے کی خدمت کرتی ہے، بیوی خاوند کی خدمت کرتی ہے۔ خاوند بیوی کی خدمت کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اگر ہم اسی رو میں ڈھونڈھتے جائیں تو یہ دیکھا جائے گا کہ انسانی سماج میں خدمت کرنے کے عمل سے کوئی بھی مستثنیٰ نہیں ہے۔ سیاستدان اپنا منشور عوام کو اپنی خدمت کی صلاحیت کا یقین دلانے کے لئے پیش کرتا ہے۔ اس لئے ووٹر اپنا قیمتی ووٹ سیاستدان کو یہ سوچتے ہوئے دیتے ہیں کہ وہ سماج کی اچھی طرح خدمت کرے گا۔ دوکاندار گاہک کی خدمت کرتا ہے اور کاریگر سرمایہ دار کی خدمت کرتا ہے۔ سرمایہ دار خاندان کی خدمت کرتا ہے اور خاندان دائمی جاندار ہستیوں کی دائمی حیثیت کے مطابق ریاست کی خدمت کرتا ہے۔ اس طرح سے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ کوئی بھی جاندار ہستی دوسری جاندار ہستی کی خدمت کرنے سے مستثنیٰ نہیں ہے اور اس طرح سے ہم آسانی سے اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ خدمت جاندار ہستی کا مسلسل ساتھی ہے اور خدمت کرنا جاندار ہستی کا دائمی دین ہے۔

پھر بھی انسان خاص وقت اور خاص حالات میں خاص قسم کے عقیدے سے تعلق رکھنے کا اعتراف کرتا ہے اور اس طرح ہندو، مسلم، عیسائی، بدھ یا کسی اور فرقے کے پیروکار ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ ایسے القاب غیر سناتن دھرم ہیں۔ ایک ہندو مُسلم بننے کے لئے اپنے عقیدے کو بدل سکتا ہے یا ایک عیسائی ہندو بننے کے لئے اپنے عقیدے کو بدل سکتا ہے وغیرہ۔ لیکن اِن تمام حالات میں مذہبی عقائد بدلنے سے دوسروں کی خدمت کرنے کے دائمی فریضے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ ہندو، مُسلم، عیسائی ان تمام حالات میں کسی نہ کسی کا خدمت گار رہے۔ لہٰذا ایک خاص قسم کے عقیدے کا اعتراف کرنا سناتن دھرم

کا اعتراف کرنا نہیں ہے۔ خدمت کرنا سناتن دھرم ہے۔

دراصل ہم خدمت کرنے میں مالک اعظم سے تعلق رکھتے ہیں۔ مالک اعظم بھگوان عظیم لطف اٹھانے والے ہیں اور ہم جاندار ہستیاں اُن کی خدمت گزار ہیں ہم ان کی خوشی کے لئے بنائے گئے ہیں اور اگر ہم شخصیت اعظم بھگوان کے ساتھ اس دائمی لطف میں شریک ہوں گے تو ہمیں بھی خوشی ملے گی ورنہ ہم خوش نہیں ہو سکتے۔ اپنے آپ خوش رہنا ممکن نہیں ہے۔ جس طرح جسم کا کوئی بھی حصہ پیٹ سے تعاون کئے بغیر خوش نہیں رہ سکتا اسی طرح جاندار ہستی کے لئے بھی مالک اعظم کی ماورائی محبت بھری خدمت کے بغیر خوش رہنا ممکن نہیں ہے۔

بھگود گیتا میں مختلف دیوی دیوتاؤں کی پرستش کرنے یا ان کی خدمت کرنے کا منظور نہیں کیا گیا ہے یہ ساتویں باب کے بیسویں شلوک میں بیان کیا گیا ہے:

کامَیسْ تَیسْ تَیر ہرِتَ۔ جْنَانَاح پْرَپَدیَنْتے 'نْیَہ دیوَتَاح
تَم تَم نِیَمَم آسْتھَایَہ پْرَکْرِتیَا نِیَتَاح سْوَیَا

"وہ جن کے دماغ مادی خواہشات سے خراب ہو جاتے ہیں اپنے آپ کو دیوتاؤں کے حوالے کرتے ہیں اور اپنی فطرت کے مطابق پرستش کرنے کے خاص قواعد اور قوانین کے تابع ہوتے ہیں۔" یہاں پر یہ صاف کہا گیا ہے کہ جو نفسیاتی ہوس کے زیر اثر ہیں وہ مالک اعظم بھگوان شری کرشن کی نہیں بلکہ دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں۔ جب ہم شری کرشن کا ذکر کرتے ہیں تو ہم کسی فرقہ وارانہ نام کا حوالہ نہیں دیتے۔ شری کرشن کا مطلب ہے سب سے بڑی خوشی اور یہ تصدیق شدہ ہے کہ مالک اعظم بھگوان تمام خوشیوں کا خزانہ یا ذخیرہ ہیں۔ ہم سب خوشی کے متلاشی ہیں۔ آنَنْدَ۔ مَیوْ، ابھیَاسَات (ویدانت سوتر ۱-۱-۱۲) جاندار ہستیاں بھگوان کی طرح شعور سے بھرپور ہیں اور

وہ خوشی کی متلاشی ہیں۔ بھگوان ہمیشہ خوش ہیں اور اگر جاندار ہستیاں بھگوان کے ساتھ شریک ہو جائیں، اُن کے ساتھ تعاون کریں اور اُن کی شرکت میں حصہ لیں تو وہ بھی خوش رہیں گی۔

بھگوان اس فانی دُنیا میں برندابن میں اپنی لیلائیں دکھانے کے لئے نمودار ہوئے جو کہ خوشی سے لبریز ہیں۔ جب بھگوان شری کرشن برندابن میں تھے تو اُن کے اعمال اپنے گوالے دوستوں کے ساتھ، گوپیوں کے ساتھ، برندابن کے رہنے والوں کے ساتھ اور گئوؤں کے ساتھ فرحت آمیز تھے۔ برندابن کی ساری آبادی شری کرشن کے سوا کچھ نہیں جانتی تھی۔ لیکن بھگوان کرشن نے اپنے پتا نند مہاراج کو بھی اِندر دیوتا کی پرستش کرنے سے باز رکھا کیونکہ وہ اس حقیقت کو ثابت کرنا چاہتے تھے کہ لوگوں کو کسی دیوتا کی پرستش کرنے کی ضرورت نہیں ہے انہیں صرف مالک اعظم بھگوان کی عبادت کرنی چاہیئے کیونکہ ان کی آخری منزل شری کرشن کے مسکن میں واپس جانا ہے۔

بھگوان شری کرشن کا مسکن بھگود گیتا کے پندرہویں باب کے چھٹے شلوک میں بیان کیا گیا ہے۔

نَ تَد بھَا سَیَتے سُورْیو نَ شَشَانکو نَ پاوَکَہ
یَد گَتوا نَ نِوَرْتَنتے تَد دَھام پَرَمَم مَمَ

"میرا مسکن اعلیٰ نہ سورج، نہ چاند، نہ آگ اور نہ ہی بجلی سے منور ہے۔ اور جو وہاں پہنچتے ہیں اس مادّی دُنیا میں کبھی واپس نہیں آتے۔"

یہ شلوک اس دائمی آسمان کا ذکر کرتا ہے۔ قدرتاً ہمارا آسمان کا نظریہ مادّی ہے اور ہم اس کو سورج، چاند، ستاروں وغیرہ کی نسبت سے تصور کرتے ہیں۔ لیکن اس شلوک میں بھگوان بیان کرتے ہیں کہ دائمی آسمان

میں سورج، چاند، بجلی یا کسی قسم کی آگ کی ضرورت نہیں پڑتی کیونکہ روحانی آسمان پہلے ہی برہم جیوتی سے منور ہے۔ برہم جیوتی وہ کرنیں ہیں جو مالک اعظم سے پھوٹ رہی ہیں۔ ہم دوسرے سیاروں پر پہنچنے کی بڑی کوشش کر رہے ہیں لیکن عظیم الشان بھگوان کے مسکن کو سمجھنا کوئی مشکل نہیں۔ یہ مسکن گولوک کہلاتا ہے۔ برہما سمہتا میں بڑی خوبی سے بیان کیا گیا ہے (۵-۳۷) گوَ لوکَ اَیوَ نوَ سَتیَکہلاتمَ بھُگُوتَح۔ بھگوان ہمیشہ ہی اپنے مسکن یعنی گولوک میں رہتے ہیں لیکن ان تک اس دُنیا سے بھی پہنچا جا سکتا ہے اور اس مقصد کے لیے بھگوان اپنی اصلی صورت یعنی سَچِ۔ چِدْ۔ آنَنْدَ۔ وِگرِہَہ، ظاہر کرنے کے لئے آتے ہیں تو ہمارے تصور کرنے کی ضرورت نہیں کہ وہ کیسے دکھائی دیتے ہیں۔ ایسے قیاس کو روکنے کے لئے وہ آتے ہیں اور جیسے ہیں ویسے ہی شیام سُندر کے روپ میں ظاہر ہوتے ہیں۔ بدقسمتی سے کم عقل لوگ ان کی ہنسی اُڑاتے ہیں کیونکہ وہ ہمارے جیسے بن کر آتے ہیں اور انسان کی طرح ہمارے ساتھ کھیلتے ہیں۔ لیکن اس وجہ سے ہمیں یہ نہیں سوچنا چاہیئے کہ بھگوان ہم میں سے ایک ہیں وہ اپنی بے انتہا طاقت سے اپنے آپ کو ہمارے سامنے اصلی شکل میں پیش کرتے ہیں اور اپنی لیلاؤں کا مظاہرہ کرتے ہیں جو کہ ان لیلاؤں کی تصویر ہے جو اُن کے مسکن میں ملتی ہیں۔

روحانی آسمان کی تابندہ کرنوں میں اَن گنت سیّارے تیر رہے ہیں۔ عظیم ترین مسکن کرشن لوک سے برہم جیوتی نکلتی ہے اور آنَنْدَ۔ مَیَہ۔ چِنْ۔ مَیَہ سیّارے جو کہ مادی نہیں ہیں ان کرنوں میں تیرتے ہیں بھگوان کہتے ہیں۔

نَ تَدْ بھاسَیَتے سُوریو نَ شَشانکو نَ پاوَکَح
یَدْ گَتْوا نَ نِوَرْتَنْتے تَدْ دھامَ پَرَمَمْ مَمَ

"جو اس روحانی آسمان کو پا سکتا ہے پھر اُسے مادی آسمان میں نہیں

آنا پڑتا۔ مادی آسمان میں اگر ہم سب سے اونچے سیارے (برہم لوک) تک بھی پہنچ جائیں تو ہم زندگی کی وہی صورتیں پائیں گے یعنی پیدائش۔موت۔بیماری اور بڑھاپا۔ لہٰذا چاند کا کیا کہنا۔ مادی کائنات میں کوئی بھی سیارہ مادی ہستی کے ان چار اصولوں سے آزاد نہیں ہے

جاندار ہستیاں ایک سیارے سے دوسرے سیارے پر سفر کر رہی ہیں لیکن یہ ایسا نہیں ہے کہ ہم فقط مشینی اہتمام سے جس سیارے پر چاہیں جا سکتے ہیں۔ اگر ہم دوسرے سیاروں میں سفر کرنا چاہتے ہیں تو وہاں جانے کا بھی طریقہ ہے۔یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ یانتِ دیوَ وْرَتا دیوان پِترّن یانتِ پِترْ۔ وْرَتاح۔ اگر ہم ایک سیارے سے دوسرے سیارے میں سفر کرنا چاہتے ہیں تو کسی مشینی اہتمام کی ضرورت نہیں ہے۔گیتا ہدایت کرتی ہے: یانتِ دیوْ۔ وْرَتا دیوان۔ چاند، سورج اور اعلیٰ سیاروں کو سورگ لوک کہا جاتا ہے۔ سیاروں کے تین مختلف درجے ہیں؛ اعلیٰ۔ درمیانی اور ادنیٰ سیاروں کے نظام۔ دھرتی درمیانی سیاروں کے نظام سے تعلق رکھتی ہے۔ بھگود گیتا ہمیں بتاتی ہے کہ اعلیٰ سیاروں (دیو لوک) کے نظام پر کس طرح بڑے آسان قاعدے سے سفر کیا جاتا ہے۔ یانتِ دیوْ۔ وْرَتا دیوان۔ صرف اس خاص سیارے کے خاص دیوتا کی پرستش کرنے کی ضرورت ہے اور اس طریقہ سے چاند، سورج یا کسی اعلیٰ سیاروں کے نظام پر پہنچا جا سکتا ہے۔

مگر بھگود گیتا ہمیں اس مادی دنیا میں کسی بھی سیارے پر جانے کی نصیحت نہیں کرتی کیونکہ اگر ہم سب سے اعلیٰ سیارے برہم لوک پر بھی کسی مشینی ایجاد سے چاہے چالیس ہزار سال سفر کرکے چلے بھی جائیں (اور اتنی لمبی زندگی کون جیئے گا؟) تو پھر بھی ہمیں پیدائش۔موت۔بیماری اور بڑھاپے کی مادی پریشانیاں ملیں گی لیکن جو عظیم ترین سیارے، کرشن لوک پر یا روحانی آسمان کے کسی اور سیارے پر پہنچا چاہتا ہے تو اسے ان مادی پریشانیوں

سے دوچار ہونا نہیں پڑے گا۔ روحانی آسمان کے تمام سیاروں میں سے ایک ہی عظیم ترین سیارہ ایسا ہے جو گسولوک برندابن کہلاتا ہے جو کہ اوّلین شخصیت بھگوان شری کرشن کا مسکن سیارہ ہے۔ یہ تمام معلومات بھگود گیتا میں دی گئی ہیں اور اس کی ہدایت کے ذریعے ہمیں یہ معلومات بھی دی گئی ہیں کہ اس مادّی دنیا کو کیسے چھوڑیں اور سچی آنند بھری زندگی روحانی آسمان میں کیسے شروع کریں۔

بھگود گیتا کے پندرہویں باب میں مادّی دُنیا کی صحیح تصویر دی گئی ہے۔ وہاں یہ لکھا گیا ہے:

اُوْرْدھوَ۔ مُوْلَمْ اَدھَح۔ شَاکھَمْ اَشْوَتّھَمْ پْرَاہُرْاَوْیَیَمْ

چھَنْدَانْسِ یَشْیَہ پَرْنَانِ یَسْ تَمْ وِیدَ سَ وِیدَ۔ وِتْ

اس شلوک میں مادی دنیا کو درخت بتایا گیا ہے جس کی جڑیں اوپر کی طرف اور شاخیں نیچے ہیں۔ ہمیں اُس درخت کا تجربہ ہے جس کی جڑیں اوپر کی طرف ہیں، اگر کوئی دریا کے کنارے یا پانی کے تالاب کے کنارے کھڑا ہوتا ہے تو وہ دیکھ سکتا ہے کہ جن درختوں کا عکس پانی میں پڑتا ہے وہ اُلٹے نظر آتے ہیں یعنی وہ نیچے سے اوپر کی طرف ہیں، شاخیں نیچے کو جاتی ہیں اور جڑیں اوپر۔ اسی طرح یہ مادّی دنیا روحانی دُنیا کا عکس ہے۔ مادّی دنیا حقیقت کا محض سایہ ہے۔ سائے میں کوئی حقیقت یا ٹھوس پن نہیں ہوتا ہے۔ لیکن سائے سے ہم یہ جان سکتے ہیں کہ ٹھوس پن یا حقیقت ہے۔ اسی طرح سے ریگستان میں پانی نہیں ہوتا لیکن سراب سے ہمیں یہ اشارہ ملتا ہے کہ کوئی پانی جیسی چیز ہے۔ مادّی دنیا میں پانی نہیں ہے، خوشی نہیں ہے، لیکن حقیقی خوشی کا اصلی پانی روحانی دنیا میں ہے۔

بھگوان مشورہ دیتے ہیں کہ ہم روحانی دنیا کو مندرجہ ذیل طریقوں سے پائیں۔ (ب۔گ ۱۵۔۵)

نِرْمانَ۔مَوْھا جِت۔سَنگ دَوْشا اَدھیاتْم۔نِتیا وِنورِتّ کاماح
دْوَنْدْوَئیر وِمُکتاح سُکھہ۔دُکھہ سَمْجْنَئیر گچّھنتیہ مُڑھاح پَدَم اَوْیَیَم تَت

اس "پَدَم اَوْیَیَم" یا دائمی سلطنت پر اُس سے پہنچا جا سکتا ہے جو "نِرْمانَ مَوْھا" ہے اس کا کیا مطلب ہے؟ ہم القاب کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ کوئی جناب بننا چاہتا ہے تو کوئی مالک بننا چاہتا ہے۔ کوئی صدر بننا چاہتا ہے، یا امیر یا بادشاہ یا کچھ اور۔ جب تک ہم ان القاب سے وابستہ ہیں ہم جسم سے وابستہ ہیں کیونکہ القاب کا تعلق جسم سے ہوتا ہے جبکہ ہم یہ جسم نہیں ہیں اور اس کا احساس کرنا ہی روحانی تکمیل میں پہلی منزل ہے۔ ہم مادی قدرت کی تین صفات سے وابستہ ہیں۔ لیکن ہمیں بھگوان کی بھگتی کے ذریعے ان کو ترک کرنا چاہیئے۔ اگر ہم بھگوان کی بھگتی نہیں کرتے ہیں تو ہم مادی قدرت کی تین صفات سے بھی نہیں چھوٹ سکتے۔ القاب اور موہ ہماری حرص و ہوس یعنی مادی قدرت پر تسلط جمانے کی خواہش کی وجہ سے ہیں۔ جب تک کہ ہم مادی قدرت پر تسلط قائم کرنے کا رجحان نہیں چھوڑتے اس بات کا کوئی امکان نہیں کہ ہم اعلیٰ ترین بادشاہت یعنی سناتن دھام میں واپس جا سکیں۔ صرف وہی شخص اس غیر فانی دائمی سلطنت کو آسانی سے حاصل کر سکتا ہے جو کہ جھوٹی مادی مسرتوں کی کشش میں اُلجھا ہوا نہیں اور جو مالکِ اعظم بھگوان کی خدمت میں ثابت قدم ہے۔ وہ اس غیر فانی دائمی سلطنت تک بآسانی پہنچ سکتا ہے۔

کہیں اور گیتا میں بیان کیا گیا ہے (۸۔۲۱)

اَوْیَکتو، کْشَرَ اِتْیُکتَس تَم آہُح پَرَمام گَتِم
یَم پْراپْیَ نَ نِوَرْتَنتے تَد دھام پَرَمَم مَمَ

اَوْیَکت کا مطلب ہے جو آشکار نہیں ہے تمام مادی دنیا بھی ہمارے سامنے آشکار نہیں ہے۔ ہمارے حواس اتنے نامکمل ہیں کہ اس مادی کائنات کے اندر ہم تمام ستاروں کو بھی نہیں دیکھ سکتے۔ ویدک ادب میں ہمیں تمام سیاروں کے متعلق بہت سی معلومات مل سکتی ہیں اور ہم اس پر یقین کریں یا نہ کریں۔ ویدک تصانیف میں خاص کر شری مد بھاگوتم میں تمام اہم سیاروں کا ذکر کیا گیا ہے اور روحانی دنیا کو جو کہ اس مادی دنیا سے پرے ہے، اَوْیَکت بیان کیا گیا ہے یعنی وہ جو آشکار نہیں ہے۔ ہمیں اس اعلیٰ ترین سلطنت کی آرزو یا جستجو کرنی چاہیے کیونکہ جب ہم اس سلطنت کو پا لیں گے تو ہمیں پھر اس مادی دنیا میں واپس آنا نہیں پڑے گا۔

اب کوئی یہ سوال پوچھ سکتا ہے کہ عظیم الشان بھگوان کے اس مسکن تک پہنچنے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ اس کی جانکاری آٹھویں باب میں دی گئی ہے۔ وہاں یہ کہا گیا ہے۔

اَنت۔ کالے چَ مام ایوَ سْمَرَنْ مُکْتوا کَلیوَرَم
یَح پْرَیاتِ سَ مَد۔ بھاوَم یاتِ ناسْتْیَتْرَ سَنْشَیَح

"جو کوئی بھی زندگی کے خاتمے پر اپنے جسم کو مجھے یاد کرتے ہوئے چھوڑتا ہے، فوراً میری قدرت کو پالیتا ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں ہے"۔ (ب۔گ ۸۔۵) مرتے وقت جو کوئی شری کرشن کو یاد کرتا ہے، شری کرشن کے پاس جاتا ہے۔ اسے شری کرشن کی صورت کو ضرور یاد رکھنا چاہیئے۔ اگر وہ اس صورت کو یاد کرتا ہوا اپنے جسم کو چھوڑتا ہے تو وہ روحانی سلطنت کو پالیتا

ہے۔ "نندبھادم" ہستیٔ برتر کی قدرت کی طرف اشارہ کرتا ہے ہستیٔ برتر "ستیہ۔چت۔آنند۔وگرہ" ہے یعنی اس کی صورت دائمی اور علم و آنند سے بھرپور ہے۔ ہمارا موجودہ جسم "ستیہ۔چت۔آنند" نہیں ہے۔ یہ "اَسَت" ہے، "سَت" نہیں اس کو بقاء نہیں فنا ہے۔ یہ چت یعنی علم سے بھرپور نہیں ہے بلکہ جہالت سے بھرپور ہے۔ ہمیں روحانی سلطنت کا کوئی علم نہیں ہے نہ ہمیں اس مادی دنیا کا علم ہے۔ یہاں ہم بہت سی چیزوں سے بے خبر ہیں۔ جسم "نِرانند" بھی ہے۔ آنند کے بجائے یہ دکھ سے بھرا ہوا ہے۔ جن تمام مصیبتوں کا ہم مادی دنیا میں سامنا کرتے ہیں، سب جسم سے پیدا ہوتی ہیں لیکن جو اس جسم کو شخصیتِ اعظم بھگوان شری کرشن کو یاد کرتا ہوا چھوڑتا ہے، ایک "ستیہ۔چت۔آنند" جسم کو پالیتا ہے۔

اس جسم کو چھوڑنے اور مادی دنیا میں دوسرے جسم کو اپنانے کا طریقہ بھی ترتیب شدہ ہے۔ انسان مرتا ہے یہ طے ہونے کے بعد کہ وہ آئندہ زندگی میں کونسی قسم کا جسم اختیار کرے گا۔ عظیم معتبر ہستیاں نہ کہ خود جاندار ہستی یہ فیصلہ کرتی ہیں۔ اس زندگی میں اپنے اعمال کے مطابق ہم اُبھرتے ہیں یا ڈوبتے ہیں، یہ زندگی آئندہ زندگی کی تیاری کے لئے ہے۔ لہٰذا اگر ہم اس زندگی میں بھگوان کی سلطنت میں ترقی پانے کی تیاری کرتے ہیں تب یقیناً اس مادی جسم کو چھوڑنے کے بعد ہم بھگوان کی طرح روحانی جسم اپنائیں گے۔

جیسے پہلے بیان کیا گیا ہے مختلف قسم کے ماورا پرست ہیں یعنی برہم وادی، پرماتما وادی اور بھگت۔ برہم جیوتی (روحانی آسمان) میں بے شمار روحانی سیارے ہیں۔ ان سیاروں کی گنتی اس مادی دنیا کے تمام سیاروں سے کئی گنا زیادہ ہے۔ یہ مادی دنیا اندازاً تخلیق کا ایک چوتھائی ہے (ایکا مشین ستھتو جگت)۔ اس مادی ٹکڑے میں کروڑوں اربوں کائناتیں اور کھربوں سیارے، سورج، ستارے اور چاند موجود ہیں۔ لیکن یہ پوری مادی تخلیق

کُل تخلیق کا صرف چھوٹا سا حصّہ ہے۔ تخلیق کا زیادہ حصّہ روحانی آسمان میں ہے۔
جو کوئی بھی اعلیٰ ترین برہمن کے وجود میں مل جانا چاہتا ہے تو وہ ایک دم شخصیتِ اعظم بھگوان، کی برہم جیوتی میں منتقل کر دیا جاتا ہے اور اس طرح وہ روحانی آسمان کو پالیتا ہے۔ وہ بھگت جو بھگوان کی صحبت کا لطف اُٹھانا چاہتا ہے، ویکنٹھ سیاروں میں داخل ہوتا ہے جو بے شمار ہیں۔ وہاں شخصیتِ اعظم بھگوان اپنے مکمل پھیلاؤ سے چار ہاتھوں اور مختلف ناموں سے جیسے پردیُمنا، انی رودّھا، گووندا، وغیرہ نارائن کے روپ میں اُس کے ساتھ شرکت کرتا ہے۔ لہٰذا ماورا پرست زندگی کے اختتام پر برہم جیوتی، پرماتما یا شخصیت اعظم بھگوان شری کرشن کو یاد کرتے ہیں۔ ان تمام حالتوں میں وہ روحانی آسمان میں داخل ہوتے ہیں، لیکن صرف بھگت یا وہ جو مالک اعظم بھگوان کے ذاتی ربط میں ہے، ویکنٹھ سیاروں یا گو لوک برندابن میں داخل ہوگا۔ بھگوان اس کے متعلق مزید کہتے ہیں کہ "اس میں کوئی شک نہیں"۔ اس پر پکا یقین کرنا چاہیئے۔ ہمیں اس کو رد نہیں کرنا چاہیئے جو ہمارے خیال سے نہ ملتا ہو، ہمارا رویہ ارجن جیسا ہونا چاہیئے کہ جو کچھ بھی آپ نے کہا ہے مجھے اُس پر یقین ہے۔ اس لئے جب بھگوان کہتے ہیں کہ موت کے وقت جو کوئی بھی ان کو برہم، پرماتما یا بھگوان کے روپ میں یاد کرتا ہے، یقیناً روحانی آسمان میں داخل ہو جاتا ہے۔ تب اس پر یقین نہ کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔

بھگودگیتا وہ عام اصول بھی بیان کرتی ہے جس سے موت کے وقت ہستیٔ برتر کو یاد کرنے سے روحانی سلطنت میں داخل ہونا ممکن ہو جاتا ہے۔

یَمْ یَمْ وَاپِ سْمَرَنْ بھَاوَمْ تْیَجَتْیَنْتے کَلیوَرَمْ
تَمْ تَمْ اَیوَیتِ کَونْتیَیہ سَدَا تَدْ بھَاوَ بھَاوِتَہ

جس حالتِ ہستی کو یاد کرتا ہوا انسان اپنے موجودہ جسم کو چھوڑتا ہے، آئندہ زندگی میں وہ ایسی حالت کے وجود کو پالیتا ہے۔ اب ہمیں یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ مادّی قدرت مالک اعظم بھگوان کی بہت سی قوتوں میں سے ایک کا مظاہرہ ہے۔ وِشنو پران (۶۔۷۔۶۱) میں مالک اعظم کی تمام قوتوں کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔

وِشنُو شکتِح پَرا پرَوکتا   کشیتْرَ جنّا کھیا تتھا پَرا

اَوِدیا۔ کَرم۔ سَمجنّا نیا   ترِتیّیا شکتِر اِشیتے

مالک اعظم کی مختلف اور بے شمار قوتیں ہیں جو ہمارے تصوّر سے بھی ماورا ہیں البتہ فاضل ارباب معرفت یا نجات یافتہ روحوں نے ان قوتوں کا مطالعہ کیا ہے اور ان کا تین حصّوں میں تجزیہ کیا ہے۔ تمام قوتیں "وِشنُو شکتِ" کی ہیں۔ کہنے کا مطلب ہے کہ وہ بھگوان وِشنو کی مختلف طاقتیں ہیں اوّلین طاقت پَرا یعنی ماورائی ہے۔ جاندار ہستیاں بھی اعلیٰ طاقت سے تعلق رکھتی ہیں جیسا کہ پہلے واضح کیا جا چکا ہے۔ دوسری طاقتیں یا مادّی طاقتیں جہالت کی صفت رکھتی ہیں مرنے کے وقت یا تو ہم اس مادّی دُنیا کی ادنیٰ طاقت میں رہ سکتے ہیں یا ہم روحانی کی طاقت میں منتقل ہوسکتے ہیں۔ اس لئے بھگود گیتا کہتی ہے (۸۔۶)

یَم یَم وَاپِ سمَرنْ بھاوَمْ   تیَجَتیَنتے کلیوَرَمْ

تَم تَم اِیوَیتِ کونتیَیہ   سَدا تَد بھاوَ بھاوِتح

جس حالت ہستی کو یاد کرتا ہوا انسان اپنے موجودہ جسم کو چھوڑتا ہے، آئندہ زندگی میں وہ یقیناً اس حالت ہستی کے وجود کو پالیتا ہے۔

زندگی میں ہم مادی یا پھر روحانی طاقت کے بارے میں سوچنے کے عادی ہوگئے ہیں تو ہم اپنی توجہ کو مادی قوت کی طرف کیسے منتقل کر سکتے ہیں؟ ایسی بہت سی تصانیف ہیں جو ہمارے خیالوں کو مادی قوت سے بھر دیتی ہیں جیسے اخبار، رسائل، ناول وغیرہ ہماری سوچ کو جواب ان تصانیف میں کھو گئی ہے ویدک تصانیف کی طرف منتقل ہونی چاہیئے۔ اس لئے عظیم اہل معرفت نے بہت سی ویدک تصانیف لکھی ہیں جیسے کہ پُران وغیرہ۔ پُران فرضی نہیں ہیں وہ تاریخی تحریریں ہیں۔ چیتنیہ چرت امرت (مدھیہ ۲۰۔ ۱۲۲) میں مندرجہ ذیل شلوک ہے:

مَایا مُگدھ جیوٙیر نَاہِ سوَتَہ کرشن گیان

جیوٙیرے کرپَایَہ کیلا کرشن وید پُران

فراموش کار جاندار ہستیاں یا مقید روحیں مالک اعظم سے اپنا رشتہ بھول چکی ہیں اور مادی مشاغل کی فکر میں کھو گئی ہیں محض ان کی سوچنے کی طاقت کو روحانی آسمان کی طرف منتقل کرنے کے لئے کرشن دوائپاینہ ؤیاس نے ہمیں بہت سی تصانیف دی ہیں پہلے انھوں نے ویدوں کو چار حصوں میں بانٹ دیا۔ پھر ان کو پرانوں میں واضح کیا ہے اور کم قابل لوگوں کیلئے انھوں نے مہابھارت لکھی۔ مہابھارت میں بھگود گیتا دی گئی ہے۔ پھر تمام ویدک ادب کا خلاصہ ویدانت سوتر میں کیا گیا ہے اور مستقبل کی رہنمائی کے لئے انھوں نے ویدانت سوتر میں قدرتی تفسیر یعنی شریمد بھاگوتم دی ہے۔ ہمیں ہمیشہ اپنے دماغ کو اُن ویدک تصانیف کو پڑھنے میں مصروف رکھنا چاہیئے۔ بالکل جیسے مادیت پرست اپنے دماغ کو اخبارات، رسائل اور بہت سی مادی تصانیف کے پڑھنے میں مصروف رکھتے ہیں اسی طرح ہمیں اپنی توجہ کو ان تصانیف کی طرف منتقل کرنا چاہیئے جو کہ ویاس دیو نے ہمیں دی ہیں۔ اس طریقہ سے ہمارے لئے مالک اعظم کو موت کے وقت یاد رکھنا ممکن ہو جائے گا۔ بھگوان نے صرف یہی راستہ تجویز

کیا ہے اور وہ نتیجے کا ضامن ہے کہ "اس میں کوئی شک نہیں"۔

تسماتِ سَروِیشُ کالیشُو مام انُسمر یُدھیہ چ
میّرپِت منو بُدّھیر مام ایوئیشیسیہ اسمشیہ

"لہٰذا اے ارجن! تجھکو ہمیشہ مجھے یعنی کرشن روپ کو یاد کرنا چاہیئے ساتھ ہی اپنے لڑائی کے مقررہ فرض کو جاری رکھنا چاہیئے اپنے اعمال میری نذر کرتے ہوئے اور اپنے من اور عقل کو مجھ پر مرتکز کرتے ہوئے بغیر شک کے تو مجھ کو پالے گا"۔ (ب گ ۸-۷)

بھگوان ارجن کو یہ نصیحت نہیں کرتے ہیں کہ وہ صرف اُنہیں یاد کرے اور اور کام کو چھوڑ دے۔ نہیں بھگوان کبھی ایسی چیز تجویز نہیں کرتے جو ناقابلِ عمل ہو۔ اس مادّی دُنیا میں جسم کو برقرار رکھنے کے لیئے ہمیں کام کرنا پڑتا ہے۔ انسانی سماج کو تقسیم کار کے مطابق معاشرے کے چار طبقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ برہمن، کھشتری، ویشیہ، شودر۔ برہمن طبقہ یا عقل مند طبقہ ایک طرح کا کام کر رہا ہے، کھشتری یا انتظامی طبقہ دوسری طرح کا کام کر رہا ہے اور تاجر اور مزدور طبقہ اپنے اپنے خاص فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ انسانی سماج میں چاہے کوئی مزدور ہے، تاجر ہے، ناظم ہے یا کسان یا اگر کوئی اعلیٰ طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں جیسے کہ ادیب، سائنسدان یا عالم دین، ان سب کو اپنے بقائے وجود کے لیئے کام کرنا پڑتا ہے۔ بھگوان اس لیئے ارجن کو بتاتے ہیں کہ اپنے کام کو چھوڑنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن جب وہ کام میں مصروف ہو تو اُسے کرشن کو یاد رکھنا چاہیئے (مام انُسمر)۔ جب وہ جینے کے لئے جدوجہد کر رہا ہے، اگر وہ شری کرشن کو یاد کرنے کی مشق نہیں کرتا ہے تو پھر موت کے وقت بھی شری کرشن کو یاد کرنا اُس کے لیئے ممکن نہ ہو گا۔ شری چیتنیہ مہاپربھو بھی یہی ہدایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ہمیشہ بھگوان کے ناموں کو گانے کی مشق کرنی چاہیے (کیرتنیہ سدا ہرح)۔ بھگوان کے نام

اور بھگوان مختلف نہیں ہیں اس لئے بھگوان شری کرشن کی ارجن کو ہدایت "مجھے یاد کرو" اور شری چیتنیہ مہا پربھو کا فرمان کہ "بھگوان شری کرشن کے ناموں کو ہمیشہ گنگناؤ" ایک ہی ہدایت ہے ان میں کوئی فرق نہیں ہے کیونکہ شری کرشن اور شری کرشن کے نام الگ نہیں ہیں۔ مطلق العنان رتبہ میں تعلق اور متعلق میں کوئی فرق نہیں ہے، اس لئے اُس کے ناموں کو گنگنا کر اور اپنی زندگی کے اعمال کو اس طریقے سے ڈھال کر ہمیشہ اُن کو یاد رکھ سکیں گے۔ ہمیں ہمیشہ دن کے چوبیس ۲۴ گھنٹے بھگوان کو یاد کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

یہ کیسے ممکن ہے؟ اچاریوں نے مندرجہ ذیل مثال دی ہے۔ اگر شادی شدہ عورت کسی دوسرے مرد کی طرف راغب ہے یا کسی مرد کا اپنی بیوی کے بجائے دوسری عورت کی طرف لگاؤ ہے تب یہ لگاؤ بہت مضبوط مانا جاتا ہے۔ ایسے لگاؤ والا ہمیشہ اپنے محبوب کے بارے میں سوچتا رہتا ہے۔ بیوی جو اپنے عاشق کو یاد کرتی ہے، اپنے گھر کا کام کرتے ہوئے بھی ہمیشہ اُس سے ملنے کی آرزومند رہتی ہے۔ دراصل وہ اپنے گھر کا کام کاج اور بھی دھیان سے کرتی ہے تاکہ اُس کے شوہر کو اس کے لگاؤ پر شک نہ ہو جائے۔ اسی طرح ہمیشہ اعلیٰ عاشق شری کرشن کو یاد رکھنا چاہیئے اور ساتھ ہی اپنے مادّی فرائض بھی نہایت عمدہ طریقے سے سرانجام دینے چاہئیں۔ یہاں پیار کے مستحکم جذبے کی ضرورت ہے۔ اگر مالکِ اعظم کے لئے ہم پیار کا مستحکم جذبہ رکھتے ہیں تب ہم اپنا فرض نبھا سکتے ہیں اور ساتھ ہی اُسے یاد بھی رکھ سکتے ہیں بس ہمیں پیار کے اُس کے جذبے کو بڑھانا چاہیئے۔ مثال کے طور پر ارجن ہمیشہ شری کرشن کو یاد کرتے رہتے تھے۔ وہ شری کرشن کے مستقل ساتھی تھے اور ساتھ ہی وہ جنگجو سپاہی بھی تھے۔ شری کرشن نے اُنہیں یہ ہدایت نہیں کی تھی کہ وہ لڑائی چھوڑ کر دھیان لگانے کے لئے جنگلوں میں چلے جائیں۔ جب بھگوان کرشن ارجن کو یوگا نظام کی وضاحت کرتے ہیں تو ارجن کہتے ہیں کہ اس نظام کی مشق میرے لئے

ممکن نہیں ہے۔

ارجن اواچ

یو، یم یوگس تویا پروکتح سامیین مدھوسودن
ایتسیاہم ن پشیامی چنچلتوات ستھتم ستھرام

ارجن کہتے ہیں "اے مدھوسودن۔ یوگا کا یہ طریقہ جس کا آپ نے خلاصہ دیا ہے میرے لئے ناقابل عمل اور ناقابل برداشت دکھائی دیتا ہے کیونکہ من بے چین ہے اور بے قرار ہے۔" (ب۔گ۔۶-۳۳)

لیکن بھگوان کہتے ہیں

یوگنام اپ سروینام مدگتینا نتر اتمنا
شردھاوان بھجتے یو مام س مے یکتتمو متح

"تمام یوگیوں میں سے جو بڑے یقین کے ساتھ ہمیشہ مجھ میں رہتا ہے اور اپنے میں مجھے یاد کرتا ہے اور ماورائی پیار کی خدمت سے میری عبادت کرتا ہے وہ بڑی گہرائی سے میرے ساتھ یوگا میں مل گیا ہے اور سب سے عظیم ہے۔ یہ میری رائے ہے"۔ (ب۔گ ۶۔۴۷) لہٰذا وہ جو ہمیشہ مالک اعظم کو یاد کرتا ہے سب سے اعلیٰ ترین یوگی ہے، عظیم ترین گیانی ہے اور ساتھ ہی اعلیٰ ترین بھگت بھی ہے۔ بھگوان ارجن کو بتاتے ہیں کہ کھشتری ہوتے ہوئے وہ لڑنا نہیں چھوڑ سکتا۔ لیکن اگر شری کرشن کو یاد کرتے ہوئے ارجن لڑتا ہے تب وہ مرنے کے وقت بھی شری کرشن کو یاد کرنے کے قابل ہوگا۔ لیکن ہمیں اپنے آپ کو پوری طرح بھگوان کی ماورائی پیار بھری خدمت کے حوالے کر دینا چاہیئے۔

دراصل ہم اپنے جسم سے کام نہیں کرتے بلکہ من اور عقل سے کرتے ہیں اس لئے اگر عقل اور من ہمیشہ مالک اعظم کو یاد کرنے میں مصروف رہتے ہیں تب قدرتی طور پر حواس بھی اس کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں۔ سطحی طور پر کم سے کم، حواس کی سرگرمیاں وہی رہتی ہیں لیکن شعور بدل جاتا ہے، بھگوگیتا ہمیں سکھاتی

ہے کہ کس طرح من اور عقل کو بھگوان کے خیال میں مستغرق کرنا چاہیئے۔ ایسا استغراق ہمیں بھگوان کی سلطنت میں منتقل کرنے کے قابل بنا دے گا۔ اگر من شری کرشن کی خدمت میں مصروف ہے، تب حواس خود بخود ان کی خدمت کرنے میں مصروف ہونگے۔ یہی فن ہے اور یہی بھگود گیتا کا راز ہے: شری کرشن کے خیال میں استغراق۔

آج کے انسان نے چاند پر پہنچنے کے لئے بڑی سخت جدوجہد کی ہے، لیکن اُس نے اپنے آپ کو روحانی طور پر بلند کرنے کے لئے کوئی کوشش نہیں کی ہے۔ اگر انسان کی زندگی کے پچاس سال باقی ہیں تو اُسے اِس مختصر وقت کو شخصیت اعظم بھگوان کو یاد کرنے کی مشق میں صرف کر دینا چاہیئے۔ یہ مشق ہی بھگتی کا طریقہ ہے :

شْرَوَنَمْ کِیرْتَنَمْ وِشْنُوْح سْمَرَنَمْ پادَ ـ سَیوَنَمْ
اَرْچَنَمْ وَنْدَنَمْ داسْیَمْ سَکھیَمْ آتْمَ ـ نِوےْدَنَمْ

(شریمد بھاگوتم ۷-۵-۲۳)

ان نو طریقوں میں سے "شْرَوَنَمْ"، یعنی بھگود گیتا کو عارف کامل انسان سے سُننا سب سے آسان ہے، شْرَوَنَمْ سے ہمارا من ہستئی برتر کے خیال کی طرف مُڑ جائے گا اسے **مالک اعظم** بھگوان کی طرف راغب کرے گا اور جسم چھوڑنے پر اسے روحانی جسم پانے کے قابل بنا دے گا، جو کہ **مالک اعظم** بھگوان کے ساتھ شرکت کے لئے موزوں ہے۔

بھگوان آگے چل کر کہتے ہیں :-

اَبھیاسَ ـ یوگَ ـ یُکْتینَ چیتَسا نانیَہ ـ گامِنا
پَرَمَمْ پُرُشَمْ دِوْیَمْ یاتِ پارْتھانُچِنْتَیَنْ

"وہ جو مجھے شخصیتِ اعظم بھگوان سمجھ کر مجھ پر دھیان لگاتا ہے راہ سے بھٹکے بغیر ہمیشہ مجھے یاد کرنے میں محو رہتا ہے اے ارجن یقیناً مجھے پا لے گا"۔

یہ بڑا مشکل طریقہ نہیں ہے۔ تاہم انسان کو اُسے تجربہ کار شخص سے سیکھنا چاہیئے۔ تَدْ وِجْنَانَارْتھَمْ سَ گُرُوم اَیوَابِھگچھیت۔ ہمیں اس شخص کے پاس پہنچنا چاہیئے جو پہلے ہی ریاض کر رہا ہو۔ من ہمیشہ اِدھر اُدھر بھٹکتا پڑتا ہے۔ لیکن ہمیں من کو شخصیت اعظم بھگوان شری کرشن کی صورت پر یا ان کے نام کی آواز پر ہمیشہ مرکوز کرنے کی مشق کرنی چاہیئے۔ من قدرتاً بے چین ہے۔ اِدھر اُدھر بھٹکتا ہے۔ لیکن شری کرشن کی آواز کے ارتعاش ہی سے چین سے رہ سکتا ہے اس طرح ہمیں ہمیشہ روحانی سلطنت، روحانی آسمان یں شخصیت اعظم بھگوان پُرُم پُرُشم پر دھیان لگانا چاہیئے اور اس طرح اُسے پانا چاہیئے۔ آخری تکمیل یعنی خود شناسی کی آخری منزل حاصل کرنے کے طریقے بھگوت گیتا یں بیان کیئے گئے ہیں اور اس علم کے دروازے ہر ایک کے لئے کھلے ہیں کیسی کو ممانعت نہیں ہے۔ تمام جماعتوں کے انسان بھگوان شری کرشن کو یاد کرنے سے ان کے قریب پہنچ سکتے ہیں، کیونکہ ان کے بارے میں سننا اور اُنکو یاد کرنا ہر ایک کے لئے ممکن ہے۔

آگے چل کر بھگوان کہتے ہیں (ب۔گ ۹۔۲۳۲تا۳۳)

مَامْ ہِ پَارْتھَ وْیَپاشْرِتیَہ یَے، پِ شْیُح پَاپ۔ یَوْ نَیَح
شترِ یَوْ وَیْشیَاسْ تَتھَاشُوْدْرَاش تَے، پِ یَانْتِ پَرَامْ گَتِمْ

کِمْ پُنَرْ بْرَاھْمَنَاح پُنْیَا بھکتَا رَاجَرْ شَیَسْ تَتھَا
اَنِتْیَمْ اُسُکھَمْ لَوْکَمْ اِمَمْ پْرَاپْیَہ بھَجَسْوَ مَامْ

بھگوان کہتے ہیں کہ تاجر، گری ہوئی عورت یا مزدور یا زندگی کے حقیر طبقے کے انسان بھی ذاتِ اعظم کو پا سکتے ہیں۔ کسی کو زیادہ ذہانت کی ضرورت نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ جو کوئی بھگتی یوگا کے اصول کو قبول کرتا ہے اور مالک اعظم بھگوان کو زندگی کا خیر کثیر یعنی سب سے اونچا

بارف، آخری منزل مانتا ہے، روحانی آسمان میں بھگوان کے قریب تک پہنچ سکتا ہے۔ اگر کوئی بھگودگیتا میں بیان کیے گئے اصولوں کو اپناتا ہے وہ اپنی زندگی کو مکمل کر سکتا ہے اور زندگی کے تمام مسائل کو ہمیشہ کے لئے حل کر سکتا ہے۔ یہ تمام بھگودگیتا کا لب لباب ہے۔

حرف آخر یہ کہ بھگودگیتا ماورائی ادب ہے جسے بڑے غور سے پڑھنا چاہیئے۔

گیتا۔ شاسترم ادم پنیم یہ پٹھیت پریتہ پُمان

اگر کوئی بھگودگیتا کی ہدایت پر اچھی طرح سے عمل کرتا ہے تو وہ زندگی کے تمام تفکرات اور مصائب سے چھٹکارہ پا سکتا ہے۔ بھیہ۔ شوکادِ۔ وَرجتہ۔ وہ شخص اس زندگی کے تمام خوف و ہراس سے رہا ہو جائے گا اور اُس کی آئندہ زندگی روحانی ہو جائے گی۔ (گیتا۔ ماہاتمیہ۱)

اور ایک مزید فائدہ بھی ہے۔

گیتادھیئین۔ شیلسیہ پرانایمہ۔ پرشیہ چ
نیوسنتِ ھ باپان کوُ۔ د۔ کرمہ۔ کرتانی چ

"اگر کوئی شخص بھگودگیتا کا مطالعہ خلوص اور سنجیدگی سے کرے تو بھگوان کی کرپا سے اُس کے پچھلے بُرے کرموں کے ردّ عمل کا اثر نہیں ہوگا۔" (گیتا ماہاتمیہ۲) بھگوان نے بھگودگیتا کے آخری حصّے میں اعلانیہ کہا ہے۔

(بھ۔گ۔ ۱۸۔۶۶)

سَرو۔ دھرمان پریتجیہ مام ایکم شرنم ورج
اہم توام سرو۔ پاپیبھیو موکشیشیامی ما شچہ

"عقیدہ کی تمام قسموں کو چھوڑ دو اور اپنے آپ کو میرے حوالے کر دو۔ میں تمہیں تمام گناہوں کے ردِّ عمل سے بچا دوں گا۔ ڈرو مت۔" اس طرح بھگوان اس کو تمام ذمہ داری لیتے ہیں جو اپنے آپ کو ان کے حوالے کر دیتا

ہے۔ اور وہ اُس کے گناہوں کے تمام ردِّ عمل کی تلافی کر دیتے ہیں۔

مَالِنے مَوچَنَم پُمسَام جَل۔ سنانم دِنے دِنے
سکرِد گیتا مبھ سنانم سمسار۔ مل۔ ناشنم

کوئی ہر روز پانی میں نہا کر اپنے آپ کو صاف کر سکتا ہے لیکن کوئی اگر بھگود گیتا کے پوِتر گنگا جل میں ایک بار بھی نہا لیتا ہے تو مادی زندگی کی تمام گرد اُس سے مٹ جاتی ہے۔ (گیتا مہاتما ۳)

گیتا سُ۔گیتا کرتویا کِم انیہ شاستر۔وِستریہ
یا سویم پدم نابھسیہ مکھ۔پدم ماد وِنِسرِتا

کیونکہ بھگود گیتا کا پیغام شخصیتِ اعظم بھگوان نے دیا ہے، لہٰذا کسی اور ویدک ادب کو پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بھگود گیتا کو باقاعدہ توجہ سے سُننے اور پڑھنے کی ضرورت ہے۔ موجودہ دور میں لوگ دُنیاوی سرگرمیوں میں اتنا کھوئے ہوئے ہیں کہ ان کے لئے تمام ویدک تصانیف کو پڑھنا ممکن نہیں ہے۔ لیکن اس کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف یہ ایک کتاب بھگود گیتا کافی ہے، کیونکہ یہ ساری ویدک تصانیف کا نچوڑ ہے اور خاص کر کیونکہ خود شخصیتِ اعظم بھگوان نے پیغام دیا ہے (گیتا ماہاتمیہ۔۴)

بھارَت امرِتَ۔سَروَسوَم وِشنو۔وکترَد وِنِسرِتم
گیتا۔گنگودکم پیتوا پُنر جنم نہ وِدیَتے

"وہ جو گنگا جل پیتا ہے مکتی پا لیتا ہے۔ لیکن جو بھگود گیتا کا امرت پیتا ہے اُس کا کہنا ہی کیا؟ گیتا مہابھارت کا امرت ہے اور خود بھگوان شری کرشن سناتے ہیں جو اصلی وِشنو ہیں۔" (گیتا ماہاتمیہ۔۵) بھگود گیتا شخصیتِ اعظم بھگوان کے مُنہ سے نکلی ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ گنگا بھگوان کے کنول قدموں سے نکلی ہے۔ یقیناً شخصیتِ اعظم بھگوان کے مُنہ اور پاؤں میں کوئی فرق نہیں ہے، لیکن غیر جانبدارانہ رویے سے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ بھگود گیتا

گنگا جل سے بھی زیادہ اہم ہے۔

سَروَ اُپنشدو گاوو دوگدھا گوپال۔ نندن

پارتھو وتسہ سُدھیر بھوکتا دُگدھم گیتامرتم مہت

• یہ گیتوپنشد یعنی بھگود۔ گیتا جو تمام اُپنشدوں کا نچوڑ ہے گائے کی مانند ہے اور بھگوان کرشن جو کہ گوالے کی حیثیت سے مشہور ہیں اس گائے سے دودھ نکال رہے ہیں ارجن بچھڑے کی مانند ہے بقیہ عالم اور پاکیزہ بھگت بھگود۔ گیتا کا امرت بھرا دودھ پیتے ہیں۔ (گیتا ماہاتمیہ ۶)

شاگردانہ جانشینی

اَیوَم پَرَمپَرا ۔ پَرَاپتَم اِمَم رَاجَرشَیَوہ وِدُح

(بھگود ۔گیتا ۴ ۲۰) بھگود۔گیتا اصلی صورت میں ورثہ بہ ورثہ ہم تک اس شاگردانہ جانشینی کے ذریعے پہنچی ہے ۔

۱۔ شری کرشن
۲۔ برہما
۳۔ نارد
۴ ویاس
۵ ۔ مدھو
۶۔ پدم نابھ
۷۔ نرہری
۸۔ مادھو
۹۔ اکشوبھیہ
۱۰۔ جیئے تیرتھ
۱۱ ۔ گیان سِندھو
۱۲۔ دیا ندھی
۱۳۔ وِدّیا ندھی
۱۴۔ راجندر
۱۵۔ جیئے دھرم
۱۶۔ پرشوتم
۱۷۔ برہمنیاتیرتھ
۱۸۔ ویاس تیرتھ
۱۹۔ لکشمی پتی
۲۰۔ مادھویندرپوری
۲۱۔ ایشور پوری، (نتیانند، ادویت)
۲۲۔ شری چیتنیہ مہاپربھو
۲۳۔ رُوپ، (سورُوپ، سناتن)
۲۴۔ رگھوناتھ، جیو
۲۵۔ کرشن داس
۲۶۔ نروتم
۲۷۔ وشوَاناتھ
۲۸۔ بلدیو، جگناتھ
۲۹۔ بھکتی ونود
۳۰۔ گورکشور
۳۱۔ بھکتی سدھانت سرسوتی
۳۲۔ اے۔ سی ۔بھکتی ویدانت سوامی پربھوپاد

باب اول

کُرُوکشیتر کے میدانِ جنگ میں فوجوں کا مشاہدہ

شلوک ۔ ۱

धृतराष्ट्र उवाच
धर्मक्षेत्रे कुरुक्षेत्रे समवेता युयुत्सवः ।
मामकाः पाण्डवाश्चैव किमकुर्वत सञ्जय ॥१॥

دھرِتَراشٹرَ اُواچَ
دھرم َ۔کشیترے کُرُ۔کشیترے سَمَویتا یُیُتسوح
مامَکاح پانڈَواش چَیوَ ۔ کِم اکُروَت سَنجیَہ

دھرِتَراشٹرح اُواچَ ۔ راجا دھرت راشٹر نے کہا ؛ دھرم ۔کشیترے ۔ مقامِ زیارت میں ؛ کُرُو ۔ کشیترے ۔ کُرُوکشیتر نام کی جگہ میں ؛ سَمَویتا ۔ اِکھٹے ہوئے ؛ یُیُتسوح ۔ لڑنے کے خواہشمند ؛ مامَکاح ۔ ۔ میرے طرف دار (بیٹے) ؛ پانڈَواح ۔ پانڈو کے بیٹے ؛ چَ ۔ اور ؛ ایوَ ۔ یقیناً ؛ کِم ۔ کیا ؛

اُکْرَوَتَ ۔ انہوں نے کہا ؛ سَنْجَیَہ ۔ اے سنجیہ ۔

ترجمہ

دھرت راشٹر نے کہا : اے سنجیہ ، مُقدس مقام کُرُوکشیتر میں لڑنے کی غرض سے جمع ہوکر میرے اور پانڈُو کے بیٹوں نے کیا کیا ؟

مفہوم

شریمد بھگود۔گیتا پُوری کائنات میں مقبول ترین رُوحانی سائنس ہے۔گیتا ماہاتمیہ (گیتا کی تعریف) اِس سائنس کا خلاصہ دیتے ہوئے ہمیں ہدایت کرتی ہے کہ گیتا کو بڑے غور و خَوض سے پڑھنا چاہیئے۔لہذا ہمیں بھگود۔گیتا کو بغیر کسی ذاتی غرض کی وضاحت کے شری کرشن بھگوان کے بھگَت کی مدد سے سمجھنا چاہیئے۔گیتا میں خود ارجُن ہی اِسے واضح طور سے سمجھنے کی مثال ہیں جنہوں نے بھگود۔گیتا کی تعلیم کو براہِ راست شری کرشن بھگوان سے سُنا تھا۔اگر خوش قسمتی سے ہمیں شاگردانہ جانشینی میں بغیر ذاتی غرض کی وضاحت کے بھگود۔گیتا کو سمجھنے کا موقع ملتا ہے تو ہم تمام ویدک شاستروں اور پُوری دنیا کی تمام مُقدس کتابوں پر عبُور حاصل کر سکتے ہیں۔ بھگود۔گیتا سے وہ سب کچھ پایا جا سکتا ہے جو دوسری مُقدس کتابوں میں موجود ہے اِس کے علاوہ بھگود۔گیتا سے ہمیں اور بھی بہت سی معلومات ملیں گی جو اور کہیں نہیں مل سکتیں ۔ اِس لحاظ سے بھگود۔گیتا اعلیٰ معیار کی حامل ہے۔ یہ رُوحانی سائنس اِس لئے کامل ہے کہ اِسے شخصیتِ اعظم بھگوان شری کرشن نے براہِ راست فرمایا ہے۔

سنجیہ اور دھرت راشٹر کی بات چیت جس کی وضاحت مہابھارت میں کی گئی ہے اس عظیم فلسفہ کے لئے طرزِ بُنیاد ہے۔ ویدک عہد کے قدیم زمانے سے مقبول مقامِ زیارت کُرُوکشیتر کے میدانِ جنگ پر یہ فلسفہ ظہور پذیر ہوا۔اِس فلسفہ کا اظہار بھگوان نے اُس وقت کیا جب وہ بذاتِ خود اِس دھرتی پر انسان کی رہنمائی کے لئے موجُود تھے۔

لفظ دَھرمَ ۔ کْشیتْرَ (وہ جگہ جہاں پر مذہبی رسُومات سرانجام دی جاتی ہیں)

اہم ہے کیونکہ کُرُوکشیتر کے میدانِ جنگ میں شخصیّتِ اعظم بھگوان شری کرشن ارجُن کی طرف موجُود تھے۔ کوَردوں کا باپ، دھرت راشٹر اپنے بیٹوں کی انجام کار فتح کے امکان کے بارے میں بہت زیادہ مشکوک تھا۔ اپنے شک کی وجہ سے اس نے اپنے معتمد سنجیہ سے دریافت کیا" انہوں نے کیا کیا؟" اُسے پکا یقین تھا کہ دونوں اُس کے اور چھوٹے بھائی پانڈُو کے بیٹے کُرُوکشیتر کے میدان میں لڑنے کے لئے پکے ارادے سے اِکٹھے ہوئے ہیں۔ پھر بھی اُس کا دریافت کرنا معنی خیز تھا۔ وہ چچازادوں اور بھائیوں کے درمیان سمجھوتہ نہیں چاہتا تھا، اور میدانِ جنگ میں اپنے بیٹوں کی قسمت کے متعلق مکمل یقین کرنا چاہتا تھا۔ دوسری ویدک تصانیف میں بھی کُرُوکشیتر کو دیوتاؤں کے لئے بھی عبادت گاہ تسلیم کیا گیا ہے اور کیونکہ لڑائی کا انتظام کُرُوکشیتر میں کیا گیا تھا اس لئے دھرت راشٹر لڑائی کے نتیجے پر اِس مُتبرک مقام کے اثر سے بہت پریشان تھا۔ وہ بڑی اچھی طرح جانتا تھا کہ ارجُن اور پانڈُو کے بیٹوں پر اس کا اثر مفید ہوگا، کیونکہ قدرتی طور پر وہ سارے پاک دامن تھے۔ سنجیہ ویاس کا شاگرد تھا، اور اِس لئے ویاس کے کرم سے سنجیہ دھرت راشٹر کے کمرے میں بیٹھا ہوا بھی کُرُوکشیتر کے میدانِ جنگ کا نظارہ دیکھنے کے قابل تھا، اور اسی لئے دھرت راشٹر نے اُس سے میدان جنگ کی صورت حال کے متعلق پوچھا۔

دھرت راشٹر کے بیٹے اور پانڈو دونوں ایک ہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے لیکن دھرت راشٹر کے من کا بھید یہاں کُھلا کہ اُس نے جان بُوجھ کر صرف اپنے بیٹوں کو ہی کورَو ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور اُس نے پانڈُو کے بیٹوں کو خاندانی وراثت سے الگ کر دیا۔ اس سے ایک شخص بخوبی اُس حقیقی مَوقف کو سمجھ سکتا ہے جو دھرت راشٹر نے اپنے بھتیجوں، پانڈُو کے بیٹوں کے سلسلے میں اختیار کیا۔ جس طرح کسان دھان کی کھیت میں سے غیر ضروری پودے نکال دیتا ہے اُسی طرح شُروعات ہی میں یہ توقع کی جاتی ہے کہ دین کے بانی شری کرشن کُرُوکشیتر کے دینی میدان میں سے دھرت راشٹر کے بیٹوں دُریودھن وغیرہ کو ناکارہ پودے

کی طرح جڑ سے اُکھاڑ دیں گے اور یُدھِشٹھِر جیسے کامل دینی افراد کو مستحکم کر دیں گے۔ تاریخی اور ویدک اہمیت کے علاوہ بھی دھرم-کشیترے اور کُرو-کشیترے کے الفاظوں سے یہی مُراد ہے جیسے کہ دیر بیان کیا گیا ہے

شلوک-۲

सञ्जय उवाच
दृष्ट्वा तु पाण्डवानीकं व्यूढं दुर्योधनस्तदा ।
आचार्यमुपसंगम्य राजा वचनमब्रवीत् ॥२॥

سَنجیَہ اُواچ

دْرِشْٹْوَا تُ پَانْڈَوَانِیکَم وْیُوڈْھَم دُرْیَوْدھَنَسْ تَدَا
آچَارْیَم اُپَسَنْگَمْیَہ رَاجَا وَچَنَم اَبْرَوِیْت

سَنْجَیَہ اُوَاچ-سنجیہ نے کہا؛ دْرِشْٹْوَا-دیکھکر؛ تُ-لیکن؛ پَانْڈَوَ-اَنِیکَم-پانڈووں کے سپاہی؛ وْیُوڈْھَم-فوجی مربع پر امیں تنظیم دی گئی؛ دُرْیَوْدھَنَہ-راجہ دُریودھن؛ تَدَا-اُس وقت؛ آچَارْیَم-اُستاد؛ اُپَسَنْگَمْیَہ-پاس جاکر؛ رَاجَا-راجہ؛ وَچَنَم-الفاظ؛ اَبْرَوِیْت-فرمایا۔

ترجمہ

سنجیہ نے کہا: اے راجا، پانڈو فوج کی مِلٹری تنظیم کو دیکھ کر راجا دُریودھن اپنے اُستاد کے پاس گیا اور مخاطب ہوا۔

مفہوم

دھرت راشٹر پیدائشی اندھا تھا۔ بدقسمتی سے وہ روحانی بصیرت سے بھی بے بہرہ تھا۔ وہ بڑی اچھی طرح جانتا تھا کہ اس کے بیٹے دھرم کے معاملے میں برابر کے اندھے ہیں، اور اُسے یقین تھا کہ پیدائشی پارسا پانڈووں کے ساتھ اُن کا

کبھی بھی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ مقام زیارت کے اثر کے بارے میں اُسے اب بھی شک تھا۔ اور جنگ کے میدان کی صورتِ حال کو پوچھنے کے مُتعلق سنجیہ اُس کی نیّت کو سمجھ سکتا تھا۔ اس لئے سنجیہ دل شکستہ بادشاہ کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتا تھا، اور اِس لئے اُس نے اُسے یقین دلایا کہ اُس کے بیٹے مقامِ زیارت کے زیر اثر کسی قسم کا سمجھوتا کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ سنجیہ نے راجہ کو یہ بھی بتایا کہ اُس کا بیٹا دُریودھن پانڈووں کی فوجی طاقت کو دیکھکر فوراً سپہ سالارِ اعلیٰ درون آچاریہ کے پاس صحیح صورتحال کی اطلاع دینے گیا۔ حالانکہ دُریودھن کو بھی راجہ کہا گیا ہے، لیکن حالات کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے اُسے پھر بھی سپہ سالار کے پاس جانا پڑا۔ اس لئے وہ سیاست دان کہلانے کے قابل تھا۔ لیکن دُریودھن کی سفارتی نقاب اُس کے ڈر کو نہ چھپا سکی جو اُسے پانڈووں کی فوجی تنظیم کو دیکھکر محسوس ہوا۔

شلوک ــ ۳

पश्यैतां पाण्डुपुत्राणामाचार्य महतीं चमूम् ।
व्यूढां द्रुपदपुत्रेण तव शिष्येण धीमता ॥३॥

پَشیئیتامْ پانْڈُ-پُتْرانامْ آچارْیَہ مَہَتیمْ چَمُومْ
وْیُوڈْھامْ دْرُپَدَ-پُتْرینْ تَوَ شِشْیینَ دھِیْمَتا

پَشْیَہ: بغور دیکھئے؛ اَیتامْ: اس؛ پانْڈُ-پُتْرانامْ: پانڈو کے بیٹوں کی؛ آچارْیَہ: اے اُستاد؛ مَہَتیمْ: عظیم؛ چَمُومْ: فوج کو؛ وْیُوڈْھامْ: آراستہ کرنا؛ دْرُپَدَ-پُتْرینْ: دْرُپَد کے بیٹے سے؛ تَوَ: آپ کا؛ شِشْیینَ: شاگرد؛ دھِی-مَتا: بہت ہوشیار۔

ترجمہ

اے گرو دیو، پانڈووں کی اِس عظیم فوج کو بغور دیکھئے آپ ہی کے ہوشیار

شاگرد، ڈرُپد کے بیٹے نے کس تجربہ سے آراستہ کیا ہے۔

مفہوم

فنِ سفارتی کا بڑا ماہر دُریودھن، عظیم برھمن سپہ سالار درون آچاریہ کی خامیوں کی طرف اشارہ کرنا چاہتا تھا۔ درون آچاریہ کا دروپدی کے باپ (ارجن کے سسر) ڈرُپد راجہ سے کچھ سیاسی تنازعہ تھا، اس تنازعہ کی بناء پر ڈرُپد نے ایک بڑا یگیہ (قربانی) کا انتظام کیا جس سے اُسے ایک بیٹے کی بشارت ملی جو کہ درون آچاریہ کو مارنے کے قابل ہوگا۔ درون آچاریہ اِسے اچھی طرح جانتے تھے، پھر بھی ڈرُپد کا بیٹا دھرشٹ دیُمن فوجی تعلیم کے لئے اُن کی پناہ میں آیا تو فراخدل برھمن درون آچاریہ نے اُن کو تمام فوجی راز بغیر کسی ہچکچاہٹ کے سکھائے۔ اب کُروکشیتر کے میدانِ جنگ میں دھرشٹ دیُمن نے پانڈووں کا ساتھ دیا اور درون آچاریہ سے فوجی فن سیکھنے کے بعد اُنہی نے پانڈووں کی فوج کی تنظیم کی۔ دُریودھن نے درون آچاریہ کی اِس غلطی کی طرف اشارہ کیا تاکہ وہ چوکنا رہیں اور لڑائی میں سمجھوتہ کا راستہ اختیار نہ کریں۔ اِس سے وہ یہ بھی اشارہ کرنا چاہتا تھا کہ لڑائی میں اپنے پیارے شاگردوں (پانڈووں) کے خلاف اُنہیں اِسی طرح نرمی نہیں برتنی چاہیئے۔ ارجُن خاص طور پر اُن کے بے حد عزیز اور قابل شاگرد تھے۔ دُریودھن نے یہ بھی تنبیہ کی کہ اِس قسم کی نرمی لڑائی میں شکست کا سبب ہوگی۔

شلوک -۴

अत्र शूरा महेष्वासा भीमार्जुनसमा युधि ।
युयुधानो विराटश्च द्रुपदश्च महारथः ॥४॥

اَتر شُورَا مَہیشواسَا بھیمارجُن سَمَا یُدھِ
یُیُدھانو وِراٹش چَ دُرُپدَش چَ مَہا رَتھ

اَتْر : یہاں ؛ شُوْراح : عظیم بہادر ؛ مَہا۔اِشْو۔ آسَاح : طاقتور تیر انداز ؛ بِھیمَ۔ اَرْجُنَ : بھیم اور ارجن کے ؛ سَمَاح : برابر ؛ یُدھ : لڑنے میں ؛ یُیُدھانَح : یُیُودھان ؛ وِرَاٹَح : وِراٹ ؛ چَ : بھی ؛ دُرُپدَح : دُرُپدَ ؛ چَ : بھی ؛ مَہا۔ رَتھح : عظیم جنگجو۔

ترجمہ

اُس پانڈَوَ فوج میں بھیم اور ارجن کے برابر لڑنے والے بڑے بڑے عظیم تیر انداز، یُیُودھان، وِراٹ اور دُرُپد جیسے عظیم جنگجو ہیں۔

مفہوم

حالانکہ درونَ آچاریہ کے فوجی فن کی عظیم طاقت کے سامنے دھرشٹ دُیمن بہت بڑی رُکاوٹ نہیں تھا لیکن اور بھی بہت سے تھے جو ڈر کا سبب تھے۔ دُریودھن نے انہیں اپنی فتح کی راہ میں بڑی رُکاوٹیں بتایا ہے کیونکہ اُن میں ہر ایک اتنا ہی خوفناک تھا جتنے کہ بھیم اور ارجن وہ بھیم اور ارجن کی طاقت کو جانتا تھا اور اس لئے دوسروں کا مقابلہ اُس نے اُن سے کیا۔

شلوک ۔ ۵

धृष्टकेतुश्चेकितानः काशिराजश्च वीर्यवान् ।
पुरुजित् कुन्तिभोजश्च सैब्यश्च नरपुंगवः ॥५॥

دھرشْٹَکیتُش چیکِتانَح کاشِراجش چَ وِیرْیَوانْ
پُرُجِت کُنتِبھوجش چَ شَیبْیَش چَ نَرَ۔پُنگَوَح

دھرشْٹَکیتُح : دھرشٹ کیتو ؛ چیکِتانَح : چیکی تان ؛ کاشِراجَح : کاشی راج ؛ چَ : بھی ؛ وِیرْیَہ۔وانْ : بڑا طاقتور ؛ پُرُجِت : پُروجت ؛ کُنتِبھوجَح : کُنتی بھوج ؛ چَ : اور ؛ شَیبْیَح : شَیبیہ ؛ چَ : اور ؛ نَرَ۔پُنگَوَح : انسانی سماج میں بہادر۔

ترجمہ

اِن کے علاوہ دھرشٹ کیتُو، چیکی تان اور کاشی راج جیسے طاقتور جنگجو ہیں۔ پُروجت، کُنتی بھوج اور شیبھیہ جیسے بلند پایہ بہادر بھی ہیں۔

شلوک۔ ۶

युधामन्युश्च विक्रान्त उत्तमौजाश्च वीर्यवान् ।
सौभद्रो द्रौपदेयाश्च सर्व एव महारथाः ॥६॥

یُدھامَنیُش چَ وِکرانتَ اُتّموجاش چَ وِیرْیَوان
سَوبھدرو دْرَوپَدییاش چَ سَروَ ایوَ مَہا۔رتھاح

یُدھامَنیُح: یُدھامینو؛ چَ: اور؛ وِکرانتَح: بہادر؛ اُتّموجاح: اتموجا؛ چَ: اور؛ وِیرْیَہ۔وان: بڑا طاقتور؛ سَوبھدرَح: سُبھدرا کا بیٹا؛ دْرَوپَدییاح: دروپدی کے بیٹے؛ چَ: اور؛ سَروَ: سب؛ ایوَ: یقیناً؛ مَہا۔رتھاح: عظیم رتھ بان۔

ترجمہ

وہاں پر بہادر یدھامینو، بڑا طاقتور اُتّموجا، سُبھدرا کا بیٹا اور دروپدی کے بیٹے ہیں۔ یہ تمام جنگ جُو رتھ پر لڑنے والے عظیم نبرد آزما ہیں۔

شلوک۔ ۷

अस्माकं तु विशिष्टा ये तान्निबोध द्विजोत्तम ।
नायका मम सैन्यस्य संज्ञार्थं तान् ब्रवीमि ते ॥७॥

اَسماکَم تُ وِشِشٹا یے تان نِبودھ دوِجوتّم
نایَکا مَمَ سَینیَسیَہ سَمجناَرتھم تان بْرَوِیمِ تے

اَسْماکَمْ: ہمارے؛ تُ: لیکن؛ وِشِشْٹاح: خاص کر طاقتور؛ یے: جو؛ تان: اُن؛ نِبودھ: ذرا دھیان کر دو؛ دریافت کرتے رہو؛ دْوِجَ اُتَّمَ: اے عظیم ترین برہمن؛ نایَکاح: سپہ سالار؛ مَمَ: میرے؛ سَئینْیَسْیَہ: سپاہیوں کا؛ سَنْجْنارتھَم: اطلاع کے لئے؛ تان: انہیں؛ بْرَوِیمِ: میں بول رہا ہوں؛ تے: آپ کو۔

ترجمہ

اے عظیم ترین برہمن! اب آپ میری فوج کے قابلِ فخر سپہ سالاروں کے نام سُن لیجئے میں آپ کی اطلاع کے لئے اُن کے نام آپ کے رُو بَرو کہتا ہوں۔

شلوک۔ ۸

भवान् भीष्मश्च कर्णश्च कृपश्च समितिञ्जयः ।
अश्वत्थामा विकर्णश्च सौमदत्तिस्तथैव च ॥८॥

بھَوان بھیشْمَشْ چَ کرنَشْ چَ کرپَشْ چَ سَمِتِم جَیَح
اَشْوَتّھاما وِکَرنَشْ چَ سَومَدَتِّس تَتھَیْوَ چَ

بھَوان: آپ؛ بھیشْمَح: بھیشم پتامہا؛ چَ: بھی؛ کَرنَح: کرن؛ چَ: اور؛ کرپَح: کرپ؛ چَ: اور؛ سَمِتِم۔جَیَح: لڑائی میں ہمیشہ فتحیاب؛ اَشْوَتّھاما: اشوتھاما؛ وِکَرنَح: وکرن؛ چَ: مزید براں؛ سَومَدَتِّح: سوم دت؛ بیٹا؛ تَتھا: مزید براں؛ ایوَ: یقیناً؛ چَ: بھی۔

ترجمہ

میری فوج میں آپ، بھیشم، کرن، کرپ آچاریہ، اشوتھاما، وکرن اور سوم دت کا بیٹا بھوری شرَوا جیسی شخصیتیں ہیں جو جنگ میں ہمیشہ فتحیاب ہوتی ہیں۔

مفہوم

یہاں دُریودھن لڑائی میں غیر معمولی بہادروں کا ذکر کرتا ہے جو سب کے سب ہمیشہ فتحیاب ہیں۔ وکرن دُریودھن کا بھائی ہے، اشوتھاما درون آچاریہ کا بیٹا ہے اور سوم دتی یا بھوری شروا باھلیک دیش کے راجہ کا بیٹا ہے، کرن ارجن کا سوتیلا بھائی ہے کیونکہ وہ پاکدامن کنتی کے ہاں اُس کی پانڈو راجا کے ساتھ شادی سے پہلے پیدا ہوا تھا۔ کرپ آچاریہ کی جُڑواں بہن نے درون آچاریہ سے شادی کی تھی۔

شلوک-۹

अन्ये च बहवः शूरा मदर्थे त्यक्तजीविताः ।
नानाशस्त्रप्रहरणाः सर्वे युद्धविशारदाः ॥९॥

اَنیے چَ بَہَوَح شُورا مَد-اَرتھے تیکت-جیوِتاح
نانا-شَستر-پْرَہَرناح سَروے یُدّھ-وِشارَداح

اَنیے: دوسرے؛ چَ: بھی؛ بَہَوَح: بڑی تعداد میں؛ شُوراح: نامور بہادر؛ مَت-اَرتھے: میری خاطر؛ تیکت-جیوِتاح: جان کی پرواہ نہ کرنا؛ نانا: کئی؛ شَستر: ہتھیاروں سے؛ پْرَہَرناح: لیس؛ سَروے: وہ سب؛ یُدّھ-وِشارَداح: فنِ سپہ گری میں تجربہ کار۔

ترجمہ

اور بھی کتنے ہی جاں نثار بہادر ہمارے ساتھ ہیں جو مختلف اقسام کے ہتھیاروں سے پوری طرح لیس ہیں اور سب کے سب فنِ سپہ گری میں تجربہ کار ہیں۔

مفہوم

جہاں تک جیہ درتھ، کرت ورما اور شلیہ وغیرہ کا تعلق ہے سبھی دُریودھن کی خاطر اپنی جانوں کی بازی لگانے کا تہیہ کئے ہوئے تھے۔ دوسرے الفاظ میں یہ پہلے ہی طے ہو چکا تھا کہ گنہگار دُریودھن کی پارٹی میں شامل ہونے کے سبب کُرُوکشیتر کی لڑائی میں وہ سب کے سب کام آئیں گے۔ بے شک اپنے دوستوں کی مذکورہ بالا متحدہ طاقت کی بنا پر دُریودھن کو اپنی فتحیابی کا پورا یقین تھا۔

شلوک-۱۰

अपर्याप्तं तदस्माकं बलं भीष्माभिरक्षितम् ।
पर्याप्तं त्विदमेतेषां बलं भीमाभिरक्षितम् ॥१०॥

اَپَریاپتَم تَد اَسماکَم بَلَم بھیشمابھِرکشِتَم
پَریاپتَم تْوِدَم ایتیشام بَلَم بھیمابھِرکشِتَم

اَپَریاپتَم : ناقابلِ پیمائش؛ تَت : وہ؛ اَسماکَم : ہماری؛ بَلَم : طاقت؛ بھیشمَ : بھیشم پتامہا سے؛ اَبھِرکشِتَم : مکمل طور پر محفوظ؛ پَریاپتَم : محدُود؛ تُ : لیکن؛ اِدَم : یہ سب؛ ایتیشام : پانڈووں کا؛ بَلَم : طاقت؛ بھیمَ : بھیم سے؛ اَبھِرکشِتَم : محتاط حفاظت۔

ترجمہ

ہماری طاقت لامحدُود ہے اور ہم مکمل طور پر بھیشم پتامہا کی زیرِنگرانی ہیں، جبکہ بھیم کی محتاط نگہبانی میں پانڈووں کی طاقت محدود ہے۔

مفہوم

اس شلوک میں دُریودھن نے تقابلی طاقت کا اندازہ لگایا ہے۔ وہ سوچتا ہے کہ سب سے زیادہ تجربہ کار جرنیل بھیشم پِتا مہا کی حفاظت میں اُن کی مُسلح افواج کی طاقت بے انتہا ہے۔ دوسری طرف پانڈووں کی فوجیں کم تجربہ کار بھیم کی نگہبانی میں محدود ہیں جو کہ بھیشم دیو کی موجودگی میں ذرّے کی برابر ہیں۔ دُریودھن ہمیشہ بھیم سے حسد کرتا تھا کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اگر اُسے مرنا بھی ہوگا تو وہ صرف بھیم سے ہی مارا جائے گا۔ لیکن بیک وقت اُسے بھیشم دیو کی موجودگی کی وجہ سے جو کہ کئی درجے بہتر قائد تھے، اپنی فتح کا پورا یقین تھا۔ اُس کی فیصلہ کُن رائے اچھی طرح تحقیق شدہ تھی کہ وہ لڑائی میں فتحیاب ہوگا۔

شلوک۔ ۱۱

अयनेषु च सर्वेषु यथाभागमवस्थिताः ।
भीष्ममेवाभिरक्षन्तु भवन्तः सर्व एव हि ॥११॥

اَیَنیشُ چَ سَروِیشُ یَتھا۔ بھاگم اَوَستھِتاح
بھیشمَم ایوابھِرکشنتُ بھونتَح سَروَ ایوَ ہِ

اَیَنیشُ: لشکر کشی کے مورچوں پر؛ چ: بھی؛ سَروِیشُ: ہر جگہ؛ یَتھا۔ بھاگم: خصوصی انتظام کے مطابق؛ اَوَستھِتاح: ڈٹے ہوئے؛ بھیشمَم: بھیشم پِتا مہا کو؛ ایوَ: یقیناً؛ ابھِرکشنتُ: تائید کرنی چاہیے؛ بھونتَح: آپ؛ سَروَ: تمام الترتیب؛ ایوَ ہِ: یقیناً۔

ترجمہ

اب آپ سبھی کو لشکر کشی کے علیحدہ علیحدہ حصّوں میں اپنے اپنے مورچوں پر ڈٹ کر سب کو بھیشم پتامہا کی بھرپور حمایت کرنی چاہیئے۔

مفہوم

بھیشم پتامہا کی شجاعت کی تعریف کرنے کے بعد دُریودھن نے غور کیا کہ شاید دوسرے کہیں یہ نہ سوچیں کہ انھیں کم اہمیت دی گئی ہے، پس اُس نے اپنے حسبِ معمول سفارتی طریقے سے مذکورہ بالا الفاظ میں صورتحال کو ترتیب دینے کی کوشش کی۔ اُس نے زور دیا کہ بھیشم دیوٗ بلاشبہ عظیم ترین بہادر ہیں لیکن وہ بوڑھے ہو چکے ہیں اس لئے ہر ایک کو تمام اطراف سے خاص طور پر اُن کی حفاظت کے لئے سوچنا چاہیئے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ لڑائی میں مصروف ہو جائیں اور اُن کی مکمل مصروفیت کا دُشمن شاید فائدہ اُٹھائے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ دوسرے بہادر اپنے لشکر کشی کے مورچوں کو مت چھوڑیں اور دُشمن کو صفوں کی ترتیب نہ توڑنے دیں۔ دریودھن نے صاف طور پر محسوس کیا کہ کوروؤں کی فتح بھیشم دیوٗ کی موجودگی پر منحصر ہے۔ اُسے لڑائی میں بھیشم دیوٗ اور درونؔ آچاریہ کی بھرپور حمائت کا پورا بھروسہ تھا۔ کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ جب ارجن کی بیوی، دروپدی کو تمام عظیم جرنیلوں کے سامنے بے لباس کیا جا رہا تھا اور دروپدی نے بے بسی کی حالت میں انصاف کی بھیک مانگی تھی تو وہ چُپ سادھے بیٹھے رہے حالانکہ وہ جانتا تھا کہ دونوں جرنیلوں کے دِلوں میں پانڈووں کے لئے کچھ پیار رہے، اُسے اُمید تھی کہ یہ جرنیل اب اسے پوری طرح چھوڑ دیں گے جیسا کہ انھوں نے جُوئے بازی کے دوران کیا۔

شلوک ۔۱۲

तस्य सञ्जनयन् हर्षं कुरुवृद्धः पितामहः ।
सिंहनादं विनद्योच्चैः शंखं दध्मौ प्रतापवान् ॥१२॥

تسیہ سنجنین ہرشم کرو۔ ورددھ پتامہہ
سمہہ۔ نادم ونذیوچیئیح شنکھم ددھمو پرتاپوان

تسیہ : اپنا ؛ سنجنین : بڑھتی ہوئی ؛ ہرشم : خوش باش ؛
کرو۔ ورددھ : کورو خاندان کے بڑے بزرگ (بھیشم) ؛
پتامہہ : دادا ؛ سمہہ۔ نادم : شیر کی گرج جیسی آواز ؛ ونذیہ :
گونجتی ہوئی ؛ اچیئیح : بڑی اونچی آواز میں ؛ شنکھم : سنکھ ؛
ددھمو : بجایا ؛ پرتاپوان : دلیر۔

ترجمہ

دُریودھن کو خوش کرنے کے لئے کُرو خاندان کے دلیر اور محترم بزرگ بھیشم پتامہہ نے گرج شیر کی مانند گرجدار آواز میں اپنا سنکھ بجایا۔

مفہوم

کُرو خاندان کے محترم بزرگ اپنے پوتے دُریودھن کے دل کی بات کو جان گئے، لہٰذا انھوں نے فطری ترس کھاتے ہوئے شیر کی طرح گرجتی ہوئی آواز میں اپنا سنکھ بجا کر اُسے خوش کرنے کی کوشش کی۔ بالواسطہ سنکھ کے اشارے سے انھوں نے اپنے مایوس پوتے دُریودھن کو بتایا کہ لڑائی میں اس کی فتح کا کوئی امکان نہیں ہے کیونکہ مالکِ اعظم بھگوان

کرشن دوسری طرف ہیں۔ لیکن پھر بھی لڑنا اُن کا فرض تھا اور اِس کے لئے وہ جان پر بھی کھیل جائیں گے۔

شلوک-۱۳

ततः शंखाश्च भेर्यश्च पणवानकगोमुखाः ।
सहसैवाभ्यहन्यन्त स शब्दस्तुमुलोऽभवत् ॥१३॥

تَتَح شَنکھاش چَ بھیرْیَش چَ پَنَوانَک-گومُکھاح
سَہَسَیواَبھیہَنْیَنْت سَ شَبدَس تُمُلوْ، بھَوَت

تَتَح : اِس کے بعد؛ شَنکھاح : بہت سے سنکھ؛ چَ : بھی؛ بھیریہ : بڑے ڈھول؛ چَ : اور؛ پَنَو-آنَک : چھوٹے ڈھول اور نقارے؛ گومُکھاح : سینگ کے بگل؛ سَہَسَا : ایک دم؛ اِیوَ : یقیناً؛ اَبھیہَنْیَنْت : بیک وقت بجائے گئے؛ سَح : وہ؛ شَبدَح : ملی جلی آواز؛ تُمُلَح : ہنگامہ خیز؛ اَبھَوَت : ہوگیا۔

ترجمہ

اُس کے بعد، سنکھ، نقارے، ڈھول، بگل اور سینگ سارے ایک دم بج اُٹھے اور اُن کی ملی جلی آواز سے زمین و آسمان کانپ اُٹھے۔

شلوک-۱۴

ततः श्वेतैर्हयैर्युक्ते महति स्यन्दने स्थितौ ।
माधवः पाण्डवश्चैव दिव्यौ शंखौ प्रदध्मतुः ॥१४॥

تَتَح شْوِیتَیْر ہَیَئیْر یُکْتے مَہَت سْیَنْدَنے سْتھِتَو
مَادھَوَح پانْڈَوَش چَیوَ دِوْیَو شَنْکھَو پْرَدَدھمَتُح

تَتَح : اِس کے بعد ؛ شْوِیتَیْح : سفید ؛ ہَیَئیْح : گھوڑوں سے ؛
یُکْتے : جُتے ہوئے ؛ مَہَت : اعلیٰ ؛ سْیَنْدَنے : رتھ میں ؛
سْتھِتَو : واقع ؛ مَادھَوَح : کرشن (لکشمی یعنی خوش قسمتی کی دیوی کا شوہر) ؛
پانْڈَوَح : ارجن (پانڈو کا بیٹا) ؛ چَ : بھی ؛ اَیوَ : یقیناً ؛
دِوْیَو : روحانی ؛ شَنْکھَو : سنکھ ؛ پْرَدَدھمَتُح : بجائے۔

ترجمہ

دوسری طرف سفید گھوڑوں کے شاندار رتھ پر براجمان ہوئے بھگوان شری کرشن اور ارجن دونوں نے اپنے اپنے روحانی سنکھ بجائے۔

مفہوم

بھیشم دیو کے شنکھ کے مقابلہ میں شری کرشن اور ارجن کے سنکھ ماورائی نوعیت کے بیان کئے گئے ہیں۔ روحانی سنکھوں کا بجنا یہ اشارہ کرتا ہے کہ دوسری طرف کوئی فتح کا امکان نہیں ہے کیونکہ شری کرشن، پانڈووں کی طرف ہیں۔ جَیَس تُ پانْڈُ-پُتْرانام یِیشام پَکْشے جَنارْدَنَح۔ فتح ہمیشہ پانڈو جیسے اشخاص کے ہی قدم چومتی ہے، کیونکہ بھگوان شری کرشن اُن کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اور جہاں کہیں بھی بھگوان جاتے ہیں، لکشمی یعنی خوش قسمتی کی دیوی بھی وہیں ہوتی ہیں، کیونکہ لکشمی اپنے شوہر کے بغیر کبھی اکیلی نہیں رہتی۔ اس لئے فتح اور خوش قسمتی ارجن کا انتظار کر رہی تھی، جیسا کہ بھگوان وِشنو یعنی شری کرشن کے سنکھ کی ماورائی آواز سے واضح ہوتا ہے۔ اس کے

علاوہ جس رتھ میں دونوں دوست براجمان ہیں وہ ارجن کو اگنی (آگ کا دیوتا) نے دان میں دیا تھا۔ اس سے یہ اشارہ ہوتا ہے کہ سہ عالم میں جہاں بھی اس رتھ کو لے جایا جائے یہ فتح کر سکتا ہے۔

شلوک-۱۵

पाञ्चजन्यं हृषीकेशो देवदत्तं धनञ्जयः ।
पौण्ड्रं दध्मौ महाशंखं भीमकर्मा वृकोदरः ॥१५॥

پانچجنیم ہرشیکیشو دیودتم دھننجیہ
پونڈرم ددھمو مہا۔شنکھم بھیم۔کرما ورکودرح

پانچجنیم : پانچ جنیہ نامی سنکھ؛ ہرشیکیش۔ایشح : ہرشی کیش (کرشن بھگوان جو بھگتوں کے حواس کو ہدایت دیتے ہیں۔)؛ دیودتم : دیودت نامی سنکھ؛ دھنم۔جیح : دھننجیہ (فاتح امارت ارجن) ؛ پونڈرم : پونڈر نامی سنکھ؛ ددھمو : نے بجایا؛ مہا۔شنکھم : زبردست سنکھ؛ بھیم۔کرما : بھیانک کام کرنے والا؛ ورک۔اودرح : بیل کی مانند پیٹ والا۔

ترجمہ

شری کرشن نے اپنا پانچ جنیہ نامی سنکھ بجایا؛ ارجن نے دیودت نامی سنکھ بجایا، اور بڑے بھیانک کام کرنے والے بسیار خور بھیم نے اپنا زبردست سنکھ پونڈر بجایا۔

مفہوم

اِس شلوک میں بھگوان کرشن کو ہرشی کیش کہا گیا ہے کیونکہ وہ تمام حواس کے مالک ہیں۔ جاندار ہستیاں اُن کے اجزا اور حصے ہیں، اور اِس لئے جاندار ہستیوں کے حواس بھی اُن کے حواس کے حصے ہیں۔ جو لوگ شخصیت کی پوجا نہیں کرتے یعنی لاشخصیت پرست۔ وہ جاندار ہستیوں کے حواس کا سبب بتانے کے قابل نہیں ہیں اور اس لئے وہ ہمیشہ جاندار ہستیوں کو لاشخصی یا بغیر حواس کے بیان کرنے کے خواہاں اور متمنی رہتے ہیں۔ بھگوان تمام جاندار ہستیوں کے دلوں میں رہتے ہوئے اُن کے حواس کو ہدایت کرتے ہیں۔ لیکن وہ جاندار ہستی کی اطاعت کے مطابق اُس کو ہدایت کرتے ہیں۔ مگر سچے بھگت کے حواس براہ راست اُن کی گرفت میں ہوتے ہیں جیسے کہ کروکشیتر کے میدانِ جنگ میں بھگوان نے براہِ راست ارجن کے روحانی حواس کو گرفت میں لے لیا تھا۔ اِس لئے اُن کا خاص نام ہرشی کیش ہے۔ بھگوان کے مختلف معجزات (لیلاؤں) کے مطابق اُن کے مختلف نام ہیں۔ مثلاً انھوں نے مدھو نامی راکھشش کو مارا اِس لئے مدھوسودن کہلائے؛ گایوں اور حواس کو مسرت بخشتے ہیں اِس لئے گووند ہیں؛ وسودیو کے بیٹے کے روپ میں نمودار ہوئے تو واسودیو کہلائے؛ انھوں نے دیوکی کو اپنی ماں مانا اِس لئے دیوکی۔نندن ہیں؛ اپنے بچپن کی لیلاؤں سے ورنداون میں یشودا مئیا کو آنند بخشا اِس لئے یشودا۔ نندن اُن کا نام ہوا؛ اپنے دوست ارجن کے رتھ بان کا کام کرنے سے انہیں پارتھ۔ سارتھی کہا گیا۔ اِسی طرح کروکشیتر کے میدان جنگ میں ارجن کے رہ نما اور ہادی کے رُوپ میں اُن کا ایک نام ہرشی کیش ہے۔

ارجن کو اِس شلوک میں دھننجیہ کہا گیا ہے کیونکہ مختلف یگیوں (قربانیوں) کے ضروری اخراجات کے لئے انھوں نے دھن دولت اکٹھی کرکے

اپنے بڑے بھائی کی مدد کی تھی۔ اِسی طرح بھیم کو ورکودر کہا جاتا ہے کیونکہ وہ ہڈِمبَ راکھشش کو مارنے جیسے عظیم الشان کام کی طرح بسیار خوری کا مظاہرہ بھی کر سکتے تھے۔ پس پانڈووں کی طرف بھگوان اور مختلف شخصیتوں کی جانب سے خاص قسم کے سنکھ بجائے گئے جو لڑنے والے سپاہیوں کے لئے حوصلہ افزا تھے۔ دوسری طرف نہ قابلِ فخر اشخاص تھے نہ عظیم ترین سپہ سالار بھگوان شری کرشن اور نہ خوش قسمتی کی دیوی لکشمی۔ اِس لئے لڑائی ہارنا اُن کا مقدر تھا۔ اور سنکھوں کی آواز نے اِسی پیغام کا اعلان کیا۔

شلوک - ۱۶-۱۸

अनन्तविजयं राजा कुन्तीपुत्रो युधिष्ठिरः ।
नकुलः सहदेवश्च सुघोषमणिपुष्पकौ ॥१६॥
काश्यश्च परमेष्वासः शिखण्डी च महारथः ।
धृष्टद्युम्नो विराटश्च सात्यकिश्चापराजितः ॥१७॥
द्रुपदो द्रौपदेयाश्च सर्वशः पृथिवीपते ।
सौभद्रश्च महाबाहुः शंखान् दध्मुः पृथक् पृथक् ॥१८॥

اَنَنْتَوِجَیَمْ رَاجَا کُنْتی۔ پُتْرَوْ یُدھِشْٹھِرَح
نَکُلَح سَہَدیوَشْ چَ سُگھوشَ۔ مَنِیْپُشْپَکَوْ
کاشْیَشْ چَ پَرَمیشْوَاسَح شِکھَنْڈی چَ مَہَا۔ رَتھَح
دھْرِشْٹَدْیُمْنَو وِرَاٹَشْ چَ سَاتْیَکِشْ چَاپَرَاجِتَح
دْرُپَدَوْ دْرَوْپَدیَاشْ چَ سَرْوَشَح پْرِتھِوی۔ پَتے
سَوْبھَدْرَشْ چَ مَہَا۔ بَاہُح شَنْکھَانْ دَدھْمُح پْرِتھَکْ پْرِتھَکْ

اَنَنتَ۔ وِجَیَمْ : اننت وجیہ نامی سنکھ ؛ رَاجَا : بادشاہ ؛ کُنْتی۔ پُتْرَح ؛ کنتی کا بیٹا ؛ یُدھِشْٹھِرَح : یدھشٹھر ؛ نَکُلَح ؛ نکل ؛ سَہَدیُوَح : سہدیو ؛ چَ ؛ اور ؛ سُگھوش۔ مَنِیپُشپَکَوْ : سگھوش اور منی پشپک نامی سنکھ ؛ کاشْیَح : کاشی (وارانسی) کا راجہ ؛ چَ : اور ؛ پَرَمَ۔ اِشْوَ۔ آسَح : عظیم تیر انداز ؛ شِکھَنڈِیْ : شکھنڈی ؛ چَ : بھی ؛ مَہَا۔ رَتھَح : جو اکیلا ہزاروں سے لڑ سکتا ہے ؛ دھرِشْٹَدْیُمْنَح : دھرشٹدیمن (راجہ دُرپد کا بیٹا) ؛ وِرَاٹَح : وراٹ (شہزادہ جس نے پانڈووں کو پناہ دی تھی جب وہ بھیس بدلے ہوئے تھے) ؛ چَ : بھی ؛ سَاتْیَکِح : ساتیکی (یُیُدھان، بھگوان کرشن کا رتھ بان) ؛ چَ : اور ؛ اَپَرَاجِتَح : جنہوں نے کبھی مات نہ کھائی تھی ؛ دُرُپَدَح : درپد، پانچال کا راجہ ؛ دَرَوُپَدِیْیَاح : دروپدی کے بیٹے ؛ چَ : بھی ؛ سَرْوَشَح : سب ؛ پرِتھوی۔ پَتے : اے راجہ ؛ سُوْبَھدْرَح : ابھیمنیو، سبھدرا کا بیٹا ؛ چَ : بھی ؛ مَہَا بَاہُح : مضبوط ہاتھوں والا ؛ شَنکھَان : سنکھ ؛ دَدھمُح : بجائے ؛ پرِتھَک پرِتھَک : ہر ایک نے علیحدہ علیحدہ۔

ترجمہ

کُنتی کے بیٹے، یُدھشٹھر راجہ نے اپنا اننت وجیہ نامی سنکھ بجایا اور نکُل اور سہدیو نے سُگھوش اور منی پشپک سنکھ بجائے۔ اے راجہ، عظیم تیر انداز کاشی کا راجہ، عظیم جنگجو شکھنڈی، دھرشٹ دیُمن، وراٹ اور ناقابلِ تسخیر ساتیکی، دُرپد، دروپدی کے بیٹے اور دوسرے جیسے کہ سُبھدرا کا بیٹا جن کے ہاتھ بہت مضبوط تھے، سب نے اپنے اپنے سنکھ بجائے۔

مفہوم

سنجیہ نے بڑی ہوشیاری سے راجہ دھرت راشٹر کو اطلاع دی کہ اُس

کی پانڈو کے بیٹوں کو دھوکا دینے کی احمقانہ پالیسی اور اپنے بیٹوں کو سلطنت کے تخت پر بٹھانے کی کوشش قابلِ تعریف نہیں ہے۔ یہ آثار تھے کہ پورا کُرو خاندان اُس جنگِ عظیم میں مارا جائے گا۔ محترم بزرگ بھشم دیو سے لے کر ابھی منیو جیسے پوتے تک وہاں اکٹھے سارے کورو اور مختلف ریاستوں کے راجے بھی تباہ ہونے والے تھے۔ اپنے بیٹوں کی پالیسی کی حوصلہ افزائی کرنے کی وجہ سے راجہ دھرت راشٹر پر ہی اِس مکمل تباہی کی پوری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

شلوک ۔ ۱۹

स घोषो धार्तराष्ट्राणां हृदयानि व्यदारयत् ।
नभश्च पृथिवीं चैव तुमुलोऽभ्युनुनादयन् ॥१९॥

سَ گھوشو دھارتراشٹرانام ہِردَیانِ وِیَدارَیَت
نَبھَشْ چَ پرتھِوِیم چَیوَ تُمُلو، بھیَنُنادَیَن

سَہ : اُس ؛ گھوشہ : ارتعاش نے ؛ دھارتراشٹرانام : دھرت راشٹر کے بیٹوں کے ؛ ہِردَیانِ : دِلوں کو ؛ وِیَدارَیَت : ٹکڑے کر دیے ؛ نَبھَہ : آسمان ؛ چَ : اور ؛ پرتھِوِیم : زمین کی سطح کو ؛ چَ : بھی ؛ اَیوَ : یقیناً ؛ تُمُلَہ : ہولناک ؛ اَبھیَنُنادَیَن : گونجتی ہوئی۔

ترجمہ

ان سنکھوں کی ہولناک آواز نے زمین و آسمان میں گونج کر دھرت راشٹر کے بیٹوں کے دِلوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

مفہوم

بھشم دیوا اور دُریودھن کے دوسرے ساتھیوں کا اپنے اپنے سنکھ بجانے کا پانڈووں کے دلوں پر کیا اثر پڑا ہوگا اِسے بیان نہیں کیا گیا ہے۔ لیکن اِس شلوک میں یہ صاف بیان کیا گیا ہے، کہ دھرت راشٹر کے بیٹوں کے دل پانڈووں کی فوج کی گونجتی ہوئی آوازوں سے پاش پاش ہو گئے۔ اس کا سبب پانڈووں کی ذات اور بھگوان کرشن پر اُن کا پختہ یقین تھا۔ اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو مالکِ برتر کی پناہ لے لیتا ہے، اُس کو بڑی سے بڑی آفت میں بھی کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔

شلوک ۔ ۲۰

अथ व्यवस्थितान् दृष्ट्वा धार्तराष्ट्रान् कपिध्वजः ।
प्रवृत्ते शस्त्रसम्पाते धनुरुद्यम्य पाण्डवः ।
हृषीकेशं तदा वाक्यमिदमाह महीपते ॥२०॥

اَتھ وْیَوَسْتھِتانْ دْرِشْٹْوا دھارْتَراشْٹْرانْ کَپِ۔دھْوَجَ
پْرَوْرِتّے شَسْتْرَ۔سَمْپاتے دھَنُرْ اُدْیَمْیَ پانْڈَوَح
ہْرِشیکیشَمْ تَدا واکْیَم اِدَم آہَ مَہی۔پَتے

اَتھ : اس کے بعد؛ وْیَوَسْتھِتانْ : واقع؛ دْرِشْٹْوا : دیکھتے ہوئے؛ دھارْتَراشْٹْرانْ : دھرت راشٹر کے بیٹے؛ کَپِ۔دھْوَجَح : وہ جن کے جھنڈے پر ہنومان کا نشان ہے؛ پْرَوْرِتّے : تیار ہوتے ہوئے؛ شَسْتْرَ۔سَمْپاتے : تیر چلانے کے لئے؛ دَھنُح : کمان؛

اُدْیَمیہ : اُٹھاتے ہوئے ؛ پَانْڈَوَح : پانڈو کا بیٹا (ارجن)؛ ہرشیکیشم :
بھگوان کرشن کو ؛ تَدا : اُس وقت ؛ وَاکْیَمْ : الفاظ؛ اِدَمْ : یہ ؛
آہَہ : کہے ؛ مَہِی ۔ پَتے : اے راجا۔

ترجمہ

اُس رتھ پر براجمان ہو کر جس کے جھنڈے پر ہنومان کا نشان تھا ارجن نے اپنی کمان اٹھائی اور تیر چلانے کے لئے تیار ہوئے تب وہ دھرت راشٹر کے بیٹوں کو فوجی صفوں میں دیکھ کر بھگوان کرشن سے مخاطب ہوئے۔

مفہوم

جنگ ابھی شروع ہونے ہی والی تھی۔ مذکورہ بالا بیان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بھگوان شری کرشن کی براہِ راست رہنمائی میں پانڈو فوج کی غیر متوقع تنظیم دیکھ کر دھرت راشٹر کے بیٹے کم و بیش پست ہمت ہو گئے۔ ارجن کے جھنڈے پر ہنومان کا نشان فتح کی ایک اور علامت تھی، کیونکہ ہنومان نے رام راون کی لڑائی میں بھگوان رام کا ساتھ دیا تھا اور بھگوان رام کی فتح ہوئی تھی۔ اِس وقت رام اور ہنومان دونوں ہی ارجن کے رتھ پر اُن کی مدد کرنے کے لئے موجود تھے۔ بھگوان کرشن خود رام ہیں اور جہاں بھی بھگوان رام ہوں وہاں اُن کا ابدی خدمت گار ہنومان اور اُن کی دائمی شریک خوش قسمتی کی دیوی سیتا بھی موجود ہوتی ہیں اس لئے ارجن کو کسی دشمن سے بھی ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی۔ سب سے بڑھ کر حواس کے مالک، بھگوان کرشن اُنہیں ہدایت دینے کے لئے بذاتِ خود موجود تھے۔ جن سے ارجن کو جنگ لڑنے میں تمام اچھے مشورے میسر تھے۔ اپنے ابدی بھگت کے لئے بھگوان نے ایسے خوش آئند حالات ترتیب دیئے جن سے یقینی فتح کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔

شلوک ۔ ۲۱-۲۲

अर्जुन उवाच
सेनयोरुभयोर्मध्ये रथं स्थापय मेऽच्युत ।
यावदेतान्निरीक्षेऽहं योद्धुकामानवस्थितान् ॥२१॥
कैर्मया सह योद्धव्यमस्मिन् रणसमुद्यमे ॥२२॥

اَرجُن اُوَاچ
سَینَیورُ اُبھیَورْ مَدھیے رَتھَم ستھاپَیَہ مے، اچیُت
یاوَدْ ایتان نِرِیکشے، ہَم یوُدّھ۔ کامان اَوَستھِتان
کَیئِرْ مَیا سَہَہ یوُدّھوَیَم اَسمِن رَن۔ سَمُدیَمے

اَرجُنَح اُوَاچ : ارجن نے کہا ؛ سَینیَوح : فوجوں کا ؛ اُبھیَوح : دونوں ؛ مَدھیے : کے درمیان ؛ رَتھَم : رتھ کو ؛ ستھاپَیَہ : مہربانی کرکے کھڑا کیجیے ؛ مے : میرے ؛ اَچیُت : اے بے خطا کار ؛ یاوَت : جب تک ؛ ایتان : ان سب کو ؛ نِرِیکشے : دیکھ سکوں ؛ اَہَم : میں ؛ یوُدّھ۔ کامان : لڑنے کے خواہشمندوں کو ؛ اَوَستھِتان : میدانِ جنگ میں صف بندی کیے ہوئے ؛ کَیئِح : کن کے ؛ مَیا : مجھ سے ؛ سَہَہ : ساتھ ؛ یوُدّھوَیَم : لڑنا ہے ؛ اَسمِن : اِس میں ؛ رَن : معرکہ ؛ سَمُدیَمے : کوشش میں ۔

ترجمہ

ارجن نے کہا : اے معصوم ہستی! مہربانی کرکے میرے رتھ کو دونوں فوجوں کے درمیان لے چلیے تاکہ میں دیکھ سکوں کہ کون کون لڑنے کے خواہش مند ہیں جن سے مجھے

اِس عظیم معرکہ میں مقابلہ کرنا ہوگا۔

مفہوم

بذاتِ خود شخصیت اعظم بھگوان ہوتے ہوئے بھی شری کرشن اپنے بے وجہ رحم وکرم کے سبب اپنے دوست کی خدمت میں مصروف تھے۔ وہ اپنے بھگتوں کو اپنا پیار دینے سے کبھی نہیں چوکتے ہیں، اور اِس لئے اُنہیں یہاں معصوم کہا گیا ہے۔ رتھ بان ہوتے ہوئے اُنہیں ارجن کے احکام بجا لانا ہیں، اور چونکہ اُنہیں ایسا کرنے سے ہچکچاہٹ نہیں ہے اِس لئے اُنہیں معصوم کہا گیا ہے۔ اپنے بھگت کے لئے رتھ بان کا کام کرنے پر بھی بھگوان کی عظیم ترین حیثیت کی ساکھ برقرار رہتی ہے۔ اس طرح تمام حالات میں وہ شخصیتِ اعظم بھگوان ہرشی کیش ہیں یعنی تمام حواس کے مالک۔ بھگوان اور اُن کے خادم میں نہایت لطیف اور روحانی رشتہ ہے۔ خادم بھگوان کی خدمت کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہتا ہے۔ اِسی طرح بھگوان بھی ہمیشہ اپنے بھگت کی خدمت کرنے کا موقعہ ڈھونڈتے ہیں۔ بذاتِ خود حاکم ہونے کے بجائے اپنے سچّے بھگت کو اعلیٰ مرتبہ دے کر اُن کے احکام کو بجا لانے سے بھگوان زیادہ آنند محسوس کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ مالک ہیں، ہر ایک اُن کے حکم کے ماتحت ہے، اُنہیں حکم دینے کی طاقت کسی میں بھی نہیں ہے۔ لیکن جب وہ دیکھتے ہیں کہ سچا بھگت اُنہیں حکم دے رہا ہے تو اُنہیں روحانی خوشی ملتی ہے، حالانکہ وہ تمام حالات میں معصوم مالک ہیں۔

بھگوان کا سچا بھگت ہونے کی وجہ سے ارجن کی اپنے بھائیوں اور چچازاد بھائیوں سے لڑنے کی کوئی تمنا نہ تھی، لیکن ضدی دُریودھن کی ہٹ دھرمی نے اُنہیں میدانِ جنگ میں آنے پر مجبور کر دیا۔ دُریودھن امن کے کسی بھی فیصلے کو ماننے کے لئے راضی نہ تھا۔ لہٰذا ارجن یہ دیکھنے کے لئے بیتاب تھے کہ کون کون میدانِ جنگ میں اہم ترین شخصیات تھیں۔ حالانکہ میدانِ جنگ میں امن کی کوشش کرنے کا

کوئی امکان نہیں تھا، پھر بھی وہ انہیں ایک اور بار دیکھنا چاہتے تھے یہ دیکھنے کے لئے کہ ناپسندیدہ لڑائی کے لئے وہ کس قدر تُلے ہوئے تھے۔

شلوک ۲۳

योत्स्यमानानवेक्षेऽहं य एतेऽत्र समागताः ।
धार्तराष्ट्रस्य दुर्बुद्धेर्युद्धे प्रियचिकीर्षवः ॥२३॥

یُوتْسْیَمانانْ اَوَیکْشےہَمْ یَہ اَیتےَ، تْرَ سَماگَتاح
دَھارْتَراشْٹْرَسْیَہ دُرْبُدّھیرْ یُدّھے پْرِیَہ۔ چِکِیرْشَوَح

یُوتْسْیَمانانْ: لڑنے والوں کو؛ اَوَیکْشے: دیکھوں گا؛ اَہَمْ: میں؛ یے: جو؛ اَیتےَ: وہ؛ اَتْرَ: یہاں؛ سَماگَتاح: اکٹھے ہوئے؛ دَھارْتَراشْٹْرَسْیَہ: دھرت راشٹر کے بیٹے کو؛ دُرْبُدّھیح: بدذہن؛ یُدّھے: لڑائی میں؛ پْرِیَہ: خوشی؛ چِکِیرْشَوَح: چاہنے والے۔

ترجمہ

میں انہیں دیکھنا چاہتا ہوں جو دھرت راشٹر کے بداندیش بیٹے کو خوش کرنے کی غرض سے یہاں لڑنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔

مفہوم

یہ کوئی چھپی ہوئی بات نہیں تھی کہ دُریودھن اپنی بدنیتی کے سبب اپنے والد دھرت راشٹر سے مل کر پانڈوؤں کی سلطنت کو غصب کرنا چاہتا تھا۔ لہٰذا تمام وہ اشخاص جنہوں نے دُریودھن کا ساتھ دیا تھا، ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہوں گے۔ لڑائی شروع ہونے سے پہلے ارجن انہیں میدانِ جنگ

میں دیکھنا چاہتے تھے۔ وہ صرف یہ معلوم کرنا چاہتے تھے کہ کون کون میدانِ جنگ میں اُن کے مدِ مقابل ہیں، لیکن صُلح کی تجویز پیش کرنے کا اُن کا کوئی ارادہ نہ تھا۔ یہ بھی حقیقت تھی کہ وہ اِس طاقت کا اندازہ لگانا چاہتے تھے جس کا اُن کو سامنا کرنا ہے، حالانکہ اُنہیں فتح کا پورا یقین تھا کیونکہ شری کرشن اُن کے ساتھ تھے۔

شلوک ۔ ۲۴

सञ्जय उवाच
एवमुक्तो हृषीकेशो गुडाकेशेन भारत ।
सेनयोरुभयोर्मध्ये स्थापयित्वा रथोत्तमम् ॥२४॥

سَنْجَیَہ اُوَاچ
اَیوَمُ اُکتوْ ہرِشیکیشوْ گُڈاکیشیْنَ بھارَت
سَیْنَیوْرُ اُبھیوْرْ مَدھیے ستھاپَیِتوا رَتھوتَّمَمْ

سَنْجَیَہ اُوَاچ : سنجیہ نے کہا ؛ اَیوَمْ : یُوں ؛ اُکتَہ : مخاطب ہوئے ؛ ہرِشیکیشَہ : بھگوان کرشن ؛ گُڈاکیشیْنَ : ارجن سے ؛ بھارَت : اے بھرت کے خلف ؛ سَیْنَیوْح : فوجوں کے ؛ اُبھیوْح : دونوں ؛ مَدھیے : درمیان میں ؛ ستھاپَیِتوا : کھڑا کر کے ؛ رَتھَ اُتَّمَمْ : اُس شاندار رتھ۔

ترجمہ

سنجیہ نے کہا : اے بھارت (دھرت راشٹر) ارجن سے یوں مخاطب ہو کر بھگوان شری کرشن اُس شاندار رتھ کو دونوں فوجوں کے درمیان لے آئے۔

مفہوم

اس شلوک میں ارجن کو گڈاکیش کہا گیا ہے۔ گڈاکا مطلب ہے نیند اور جس نے نیند پر فتح پائی ہے، وہ گڈاکیش کہلاتا ہے۔ نیند کا مطلب جہالت بھی ہے، پس ارجن نے شری کرشن کے ساتھ دوستی کی وجہ سے نیند اور جہالت دونوں پر فتح پالی تھی۔ شری کرشن کا عظیم بھگت ہوتے ہوئے وہ شری کرشن کو ایک لمحے کے لئے بھی نہیں بھول سکتے تھے، کیونکہ بھگت کی یہ فطرت ہوتی ہے۔ بھگوان کا بھگت جاگتے ہوئے یا سوتے ہوئے شری کرشن کے نام کو، اُن کی شکل کو، اُن کے معجزات کو یاد کئے بغیر کبھی بھی نہیں رہ سکتا۔ اس طرح شری کرشن کا بھگت محض شری کرشن کو ہمیشہ یاد کرنے سے نیند اور جہالت دونوں پر فتح پا سکتا ہے یہ کرشن آگہی یا سمادھی کہلاتا ہے۔ ہرشی کیش یعنی ہر جاندار ہستی کے حواس اور من کے نگراں ہونے کی وجہ سے شری کرشن دونوں فوجوں کے درمیان رتھ کو کھڑا کرانے میں ارجن کا مقصد سمجھ سکتے تھے۔ اس لئے انھوں نے ایسا ہی کر کے مندرجہ ذیل الفاظ کہے۔

شلوک ۔ ۲۵

भीष्मद्रोणप्रमुखतः सर्वेषां च महीक्षिताम् ।
उवाच पार्थ पश्यैतान् समवेतान् कुरूनिति ॥२५॥

بھِیشْمَ۔ دْرَوْنَ۔ پْرَمُکھَتَح سَرْوےشَام چَ مَہی۔ کْشِتَام
اُوَاچَ پَارْتھَ پَشْیَیْتَانْ سَمَوےتَانْ کُرُوْنْ اِتِ

بھِیشْمَ : بھیشم پِتامہا ؛ دْرَوْنَ : اُستاد درون کے ؛ پْرَمُکھَتَح : سامنے ؛

۱۔ ۲۵

سَرْوَیْشَامْ : سب ؛ چ : بھی ؛ مَہی۔کْشِتَامْ : سرداران عالم ؛ اُوَاچ : کہا پَارْتھَ : اے پرتھا کے بیٹے ؛ پَشْیَہ : ذرا دیکھو ؛ اَیْتَانْ : اِن سب ؛ سَمَوْیتَانْ : اکٹھے ہوئے ؛ کُرُوْنْ : کورو خاندان کے تمام افراد ؛ اِتِ : اس طرح۔

ترجمہ

بھیشم، درونٔ اور تمام سرداروں کے سامنے، بھگوان نے کہا' اے پارتھ، تمام کورووں کو دیکھ لو جو اکٹھے کھڑے ہیں۔

مفہوم

تمام جاندار ہستیوں کی روح مافوق ہوتے ہوئے بھگوان کرشن سمجھ سکتے تھے کہ ارجن کے من پر کیا بیت رہی ہے۔ ہرشی کیش لفظ کا استعمال اس کے متعلق اشارہ کرتا ہے کہ وہ سب کچھ جانتے ہیں۔ ارجن کے بارے میں لفظ پارتھ یعنی کُنتی یا پرتھا کے بیٹے کے لفظ کا استعمال بھی ویسی ہی اہمیت رکھتا ہے۔ دوست کی حیثیت سے وہ ارجن کو بتانا چاہتے تھے کہ کیونکہ ارجن پرتھا کے بیٹے تھے جو اُن کے اپنے باپ وسودیو کی بہن تھی، اُنھوں نے ارجن کا رتھ بان بننا منظور کیا تھا۔ شری کرشن کا کیا مطلب تھا جب اُنھوں نے ارجن کو بتایا "کورووں کو دیکھ لو"؟ کیا ارجن وہاں لڑائی سے بچنا چاہتے تھے۔ شری کرشن کو اپنی پھوپی پرتھا کے بیٹے سے کبھی ایسی اُمید نہیں تھی۔ اس طرح بھگوان نے دوستانہ ہنسی مذاق میں ارجن کے من کا بھید پہلے سے ہی جان لیا تھا۔

شلوک۔۲۶

तत्रापश्यत् स्थितान् पार्थः पितॄनथ पितामहान् ।
आचार्यान्मातुलान् भ्रातॄन् पुत्रान् पौत्रान् सखींस्तथा ।
श्वशुरान् सुहृदश्चैव सेनयोरुभयोरपि ॥२६॥

تَتراپَشیَت ستھتاں پارتھ
آچاریان ماتلان بھراترن
شوشُران سُہرِدس چَیوَ

پترِن اتھ پتامہان
پُتران پوتران سکھینس تتھا
سینیور اُبھیور اپ

تتر: وہاں؛ اَپَشیَت: انھوں نے دیکھے؛ ستھتاں: کھڑے ہوئے؛ پارتھ: ارجن؛ پترِن: باپ جیسے بزرگوں کو؛ اتھ: بھی؛ پتامہان: داداؤں کو؛ آچاریان: اساتذہ؛ ماتلان: ماموں، بھراترن: بھائیوں؛ پُتران: بیٹوں؛ پوتران: پوتوں؛ سکھین: دوستوں؛ تتھا: بھی؛ شوشُران: سسرال والوں؛ سُہرِدہ: خیر خواہوں کو؛ چ: بھی؛ ایو: یقیناً؛ سینیوہ: فوجوں کا؛ اُبھیوہ: دونوں؛ اپ: بمعہ۔

ترجمہ

وہاں ارجن نے چچا، دادا، استاد، ماموں اور بھائیوں، بیٹوں، پوتوں، دوستوں، سسرال والوں اور خیر خواہوں کو دونوں فوجوں میں دیکھا۔

مفہوم

ارجن نے میدانِ جنگ میں تمام رشتہ داروں کو دیکھا۔ انھوں نے باپ کے برابر بزرگوں جیسے بھوری شروا، بھیشم اور سوم دت جیسے دادا، درون آچاریہ اور کرپ آچاریہ جیسے استاد، شلیہ اور شکونی جیسے ماموں، دریودھن جیسے بھائی، لکشمن جیسے بیٹے، اشوتھاما جیسے دوست، کرت ورم جیسے خیر خواہ وغیرہ کو دیکھا۔ انھوں نے ان فوجوں کو بھی دیکھا جن میں ان کے بہت سے دوست تھے۔

شلوک-۲۷

तान् समीक्ष्य स कौन्तेयः सर्वान् बन्धूनवस्थितान् ।
कृपया परयाविष्टो विषीदन्निदमब्रवीत् ॥२७॥

تاںْ سَمِیکْشیہ سَ کَونْتیہ سَروَاںْ بَنْدھوںْ اَوَسْتھِتَاںْ
کْرِپَیا پَرَیا وِشْٹو وِشِیدَنْ اِدَمْ اَبْرَوِیتْ

تاںْ: اُن سب؛ سَمِیکْشیہ: دیکھ کر؛ سَہ: وہ؛ کَونْتیہ: کُنتی کا بیٹا؛ سَروَاںْ: تمام؛ بَنْدھوںْ: رشتہ داروں کو؛ اَوَسْتھِتَاںْ: واقع؛ کْرِپَیا: رحم سے؛ پَرَیا: اونچے رتبے کا؛ آوِشْٹَہ: غالب آیا؛ وِشِیدَنْ: ماتم کرتے ہوئے؛ اِدَمْ: اِس طرح؛ اَبْرَوِیتْ: بولے۔

ترجمہ

اِن تمام دوستوں اور رشتہ داروں کو دیکھ کر کُنتی کے بیٹے ارجن نے گہرے رحم آمیز لہجے میں کہا کہ۔

شلوک-۲۸

अर्जुन उवाच
दृष्ट्वेमं स्वजनं कृष्ण युयुत्सुं समुपस्थितम् ।
सीदन्ति मम गात्राणि मुखं च परिशुष्यति ॥२८॥

اَرْجُنْ اُوَاچ
دْرِشْٹْوِیمَمْ سْوَجَنَمْ کْرِشْنَ یُیُتْسُمْ سَمُپَسْتھِتَمْ
سِیدَنْتِ مَمَ گاتْرانِ مُکھَمْ چَہ پَرِشُشْیَتِ

اَرجُنَح اُوَاچَ : ارجن نے کہا؛ دِرشٹوا : دیکھ کر؛ اِمَم : ان سب؛ سُوَ۔جَنَم : رشتہ داروں کو؛ کرشن : اے کرشن؛ یُیُتسُم : لڑائی کے جوش میں؛ سَمُپَستھتَم : موجود؛ سِیدَنتی : کانپ رہے ہیں ؛ مَمَ : میرے؛ گاتراݨی : جسم کے اعضاء؛ مُکھَم : مُنہ؛ چَ : بھی ؛ پَرِشُشیَتِ : سوکھا جاتا ہے۔

ترجمہ

میرے پیارے کرشن، اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو لڑائی کے ایسے جوش میں اپنے سامنے حاضر دیکھتے ہوئے میرا جسم کانپ رہا ہے اور میرا مُنہ خشک ہو گیا ہے۔

مفہوم

بھگوان سے سچی عقیدت رکھنے والے بھگت میں وہ تمام اچھے اوصاف ملیں گے جو خدا پرست لوگوں، فرشتوں یا دیوتاؤں میں ملتے ہیں، لیکن جو بھگوان کا بھگت نہیں ہے وہ مادّی طور پر تعلیم و تہذیب کے لحاظ سے کتنا بھی ترقی یافتہ کیوں نہ ہو، وہ خدائی اوصاف سے بے بہرہ ہوتا ہے۔ اس طرح ارجن اپنے بھائی بندوں، دوستوں اور رشتہ داروں کو میدانِ جنگ میں صف آرا دیکھ کر اُن کے لئے رحم کے جذبے سے مغلوب ہو گئے جنہوں نے آپس میں لڑنے کا تہیہ کیا ہوا تھا۔ اپنے سپاہیوں کے لئے تو اُن کا برتاؤ شروع ہی سے مخلصانہ تھا، لیکن اپنے مخالف سپاہیوں کی موت کو قریب دیکھ کر ارجن کو اُن پر بھی رحم آ گیا۔ آنے والی تباہی کے تصور سے ہی اُن کے اعضاء کانپنے لگ گئے اور رنگ فق ہو گیا۔ وہ لڑنے والوں کے جوش کو دیکھ کر کم و بیش حیران ہو گئے۔ تقریباً پوری برادری، ارجن کے تمام خون کے رشتہ دار اُن سے لڑنے آئے تھے۔ اس سبب سے نرم دل بھگت ارجن کے دل پر رحم کے جذبے نے غلبہ پا لیا۔ اگرچہ اس کا یہاں ذکر نہیں ہوا ہے پھر بھی ہم

تصوّر کر سکتے ہیں کہ صرف ارجن کا رنگ فق ہوتا تھا اور اعضا کی کپکپی ہی نہیں بلکہ وہ ازراہ رحم چیخ رہے تھے۔ اُن میں ایسی علامتیں کمزوری کی وجہ سے نہیں بلکہ نرم دلی کی وجہ سے پیدا ہوئی تھیں، جو کہ بھگوان کے سچے بھگت کی اہم خاصیت ہے۔ اس لیے یہ کہا جاتا ہے۔

یَسْیا سْتِ بھَکْتِرْ بھَگَوَتْیکِنْچَنا سَرْوَیْئرْ گُنَیْسْ تَتْرَ سَماسَتے سُراح
ہَراوْ اَبھَکْتَسْیَہ کُتوہ مَہَدْ-گُنا مَنورَتھینا سَتِ دھاوَتو بَہِح

شخصیتِ اعظم کے اُن مٹ عقیدہ والے بھگت میں دیوتاؤں جیسی تمام خوبیاں موجود ہوتی ہیں۔ لیکن وہ جو بھگوان کا بھگت نہیں ہے صرف مادّی اوصاف رکھتا ہے جن کی درحقیقت کوئی قدر نہیں ہے۔ وہ شخص صرف ذہنی سطح پر ہی چکّر کاٹنے کے سبب یقیناً مادّی قوت کی چمک دمک سے گرویدہ ہو گا۔"
(بھاگوتم ۔ ۵ ۔ ۱۸ ۔ ۱۲)

شلوک۔ ۲۹

वेपथुश्च शरीरे मे रोमहर्षश्च जायते ।
गाण्डीवं स्रंसते हस्तात् त्वक् चैव परिदह्यते ॥२९॥

وےپَتھُش چَ شَریرے مے رومَ-ہَرْشَشْ چَ جایَتے
گانْڈِیوَم سْرَمْسَتے ہَسْتات تْوَکْ چَیوَ پَرِدَہْیَتے

وےپَتھُح : جسم کا کانپنا ؛ چَ : بھی ؛ شَریرے : جسم پر ؛ مے : میرے ؛ رومَ-ہَرْشَح : رونگٹے کھڑے ہو جانا ؛ چَ : بھی ؛ جایَتے : ہو رہے ہیں ؛ گانْڈِیوَم : گانڈیو۔ ارجن کی کمان ؛ سْرَمْسَتے :

کھسک رہی ہے؛ ہَسْتات : ہاتھ سے ؛ تْوَک : جلد؛ چہ : بھی ؛
اَیوَ : یقیناً ؛ پَرِدَہیَتے : جل رہی ہے۔

ترجمہ

میرا تمام جسم کانپ رہا ہے، اور میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ میری گانڈیو کمان میرے ہاتھوں سے گری جاتی ہے، اور میری جلد جیسے جل رہی ہے۔

مفہوم

جسم کا کانپنا دو طرح کا ہوتا ہے، اور رونگٹے بھی دو طرح سے کھڑے ہوتے ہیں۔ ایسے مظاہر یا تو انتہائی روحانی وجد میں یا بھیانک خوف کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ روحانی عرفان میں کوئی ڈر نہیں ہوتا۔ لہٰذا اس وقت ارجن میں یہ علامتیں مادی خوف یعنی زندگی کو کھونے کے خوف سے پیدا ہوئی ہیں۔ دوسری علامتوں سے بھی یہ ظاہر ہے۔ وہ اس قدر بیتاب ہو گئے تھے کہ اُن کی مشہور کمان گانڈیو اُن کے ہاتھوں سے گری جاتی تھی، اور کیونکہ اُن کا دل جل رہا تھا، اس لئے اُنہیں اپنی جلد بھی جلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ یہ سب علامتیں زندگی کے مادی نظریہ کی وجہ سے تھیں۔

شلوک ۔ ۳۰

न च शक्नोम्यवस्थातुं भ्रमतीव च मे मनः ।
निमित्तानि च पश्यामि विपरीतानि केशव ॥३०॥

نَ چَ شَکْنومْیَوَسْتھاتُم بھْرَمَتیوَ چَ مے مَنَہ
نِمِتّانِ چَ پَشْیامِ وِپَریتانِ کیشَوَ

نَ چَ : اور نہ ہی ؛ شَکنومِ : میں قابل ہوں ؛ اَوَستھاتُم : کھڑا رہنے کے ؛ بھرمتِ اوَ : بھولتا سا جارہا ہوں ؛ چَ : اور ؛ مے : میرا ؛ منَح : من ؛ نمتّانِ : شگون کو ؛ چَ : بھی ؛ پشیامِ : میں دیکھتا ہوں ؛ وپریتانِ : بالکل اُلٹ ؛ کیشَوَ : اے کیشی راکھشش کو مارنے والے (کرشنؔ)۔

ترجمہ

اب مجھ میں یہاں اور کھڑا رہنے کی طاقت نہیں ہے میں اپنے آپ کو بھولتا جارہا ہوں ؛ اور میرا دماغ چکرا رہا ہے۔ اے کیشوؔ ، مجھے صرف بُرے شگون نظر آرہے ہیں۔

مفہوم

اپنے اضطراب کے سبب ارجُنؔ میدانِ جنگ میں لڑنے کے قابل نہ تھے۔ یہی نہیں اس اضطراب کے سبب وہ اپنے آپ کو بھولتے سے جارہے تھے۔ مادی چیزوں سے زیادہ رغبت انسان کو زندگی کی ایسی ہی اُلجھن میں ڈال دیتی ہے۔ بھیَم دوِتییابھنِوِیشتَسیہ سیات (بھاگوتم ۱۱-۲-۳۷) : وہ لوگ جو مادی حالات سے بہت متاثر ہوتے ہیں خوف میں گھر جاتے ہیں اور اپنا دماغی توازن کھودیتے ہیں۔ ارجُن کو میدانِ جنگ میں صرف دردناک پسپائی نظر آئی ، دشمن پر فتح پانے سے بھی اُنہیں خوشی حاصل نہیں ہوگی۔ نِمتّانِ وِپریتانِ الفاظ اہم ہیں۔ جب انسان اپنی زندگی میں صرف مایوسی دیکھتا ہے تو وہ سوچتا ہے، "میں یہاں کیوں ہوں ؟" حقیقت میں ہر کوئی اپنے آپ میں اور اپنی بہبودی میں دلچسپی رکھتا ہے۔ کوئی بھی روحِ برتر میں دلچسپی نہیں رکھتا۔ شری کرشنؔ کی رضا سے ارجُن اپنی حقیقی بہبود کو بھول رہے تھے۔ کسی کی حقیقی بہبود وِشنو یعنی شری کرشنؔ سے ہے۔ مُقید روح اس حقیقت کو بھول جاتی ہے، اور مادی مصائب جھیلتی ہے۔ ارجُنؔ نے سوچا کہ لڑائی

میں اُن کی فتح بھی صرف غم و ماتم کا سبب بنے گی۔

شلوک۔۳۱

न च श्रेयोऽनुपश्यामि हत्वा स्वजनमाहवे ।
न काङ्क्षे विजयं कृष्ण न च राज्यं सुखानि च ॥३१॥

نَ چَ شْریو، نُپَشیامِ ہَتْوا سْوَجَنَم آہَوے
نَ کانْکشے وِجَیَم کْرِشْنَ نَ چَ راجْیَم سُکھانِ چَ

نَ : نہ ہی؛ چَ : بھی؛ شْرییَح : بھلائی؛ اَنُپَشیامِ : میں دور اندیشی کرتا ہوں؛ ہَتْوا : مارنے سے؛ سْوَجَنَم : اپنے رشتہ داروں کو؛ آہَوے : لڑائی میں؛ نَ : نہ ہی؛ کانْکشے : میں چاہتا ہوں؛ وِجَیَم : فتح؛ کْرِشْنَ : اے کرشن؛ نَ : نہ ہی؛ چَ : بھی؛ راجْیَم : سلطنت کی؛ سُکھانِ : خوشی؛ چَ : بھی۔

ترجمہ

اس جنگ میں اپنے ہی رشتہ داروں کو مارنے سے مجھے کوئی بھلائی نظر نہیں آتی ہے اور نہ میرے پیارے کرشن، مجھے فتح کے بعد سلطنت یا خوشحالی کی ہی خواہش ہے۔

مفہوم

یہ جانے بغیر کہ کسی کی اپنی فلاح و بہبود وشنو یعنی کرشن (کی ذات) میں ہے، مُقید روحیں جسمانی رشتوں سے کشش پذیر ہوتی ہیں۔ وہ اُمید رکھتی ہیں کہ ایسے حالات میں اُنہیں خوشی حاصل ہوگی۔ زندگی کے اس مغالطے

میں وہ مادّی خوشی کے اسباب کو بھی بھول جاتی ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ ارجن کھشتری کے اخلاقی ضابطوں کو بھی بھُلا بیٹھے ہیں۔ شاستروں کے مطابق دو قسم کے آدمی درخشاں کُرّۂ سورج میں داخل ہونے کے قابل ہیں، یعنی وہ کھشتری جو شری کرشن کے ذاتی حکم کی تعمیل کرتے ہوئے میدانِ جنگ کی اگلی صفوں میں جان دیتا ہے، اور وہ سنیاسی جو کہ روحانی تہذیب کا بالکل پرستار ہوتا ہے۔ رشتہ داروں کی تو بات ہی کیا ارجن تو اپنے دشمنوں کو مارنے پر بھی راضی نہ تھے۔ انھوں نے سوچا کہ اپنے رشتہ داروں کو مارنے سے، اُن کی زندگی میں کوئی خوشی باقی نہیں رہے گی، اور اس لئے وہ لڑائی سے گُریز کر رہے تھے، ویسے ہی جیسے کسی آدمی کو بھوک محسوس نہ ہو تو وہ کھانے پکانے پر آمادہ نہیں ہوتا۔ ارجن نے اب فیصلہ کر لیا کہ وہ جنگلوں میں چلے جائیں گے اور مایوسی میں تنہائی کی زندگی بسر کرنے کے لئے جنگلوں میں جانا ضروری سمجھتے تھے۔

شلوک۔۳۲-۳۵

किं नो राज्येन गोविन्द किं भोगैर्जीवितेन वा ।
येषामर्थे काङ्क्षितं नो राज्यं भोगाः सुखानि च ॥३२॥
त इमेऽवस्थिता युद्धे प्राणांस्त्यक्त्वा धनानि च ।
आचार्याः पितरः पुत्रास्तथैव च पितामहाः ॥३३॥
मातुलाः श्वशुराः पौत्राः श्यालाः सम्बन्धिनस्तथा ।
एतान्न हन्तुमिच्छामि घ्नतोऽपि मधुसूदन ॥३४॥
अपि त्रैलोक्यराज्यास्य हेतोः किं नु महीकृते ।
निहत्य धार्तराष्ट्रान्नः का प्रीतिः स्याज्जनार्दन ॥३५॥

کِم نو رَاجْیَین گو وِنْدَ
بھوگَیر جِیوِتین وَا
ییشَام اَرتھے کانکشِتم نو
راجیَم بھوگاح سُکھانِ چَ
تَ اِمے، وَشتھتَا یُدّھے
پرانَانس تیکتوا دھنانِ چَ
آچاریاح پِتَرح پُتراس
تَتھیوَ چَ پِتامَہاح
ماتُلاح شوَشُراح پَوتراح
شیالاح سَمبَندھِنس تَتھا
ایتان نَ ہنتُم اِچّھامِ
گھنَتو 'پِ مدھوسُودَن
اَپِ تَریلوکیَ-راجیَسیَ
ہیتوح کِم نُو مَہی-کرِتے
نِہتیَ دَھارتَراشٹران نَح
کا پریتِح سیاج جناردن

کِم : کیا (فائدہ ہے)؛ نَح : ہمیں ؛ رَاجْیَین : سلطنت سے ؛ گووِنْدَ : اے کرشن ؛ کِم : کیا ؛ بھوگَیح : خوشی ؛ جِیوِتین : زندگی سے ؛ وَا : یا ؛ یِیشَام : جن ؛ اَرتھے : کے لئے ؛ کانکشِتم : مانگی گئی ہیں ؛ نَح : ہم سے ؛ رَاجْیَم : سلطنت ؛ بھوگاح : مادّی خوشی ؛ سُکھانِ : تمام خوشی ؛ چَ : بھی ؛ تے : وہ ہی ؛ اِمے : یہ سب ؛ اَوَشتھتاح : واقع ہیں ؛ یُدّھے : اس میدانِ جنگ میں ؛ پرانان : زندگی ؛ تیکتوا : چھوڑ کر ؛ دَھنانِ : امیری ؛ چَ : بھی ؛ آچاریاح : اُستاد ؛ پِتَرح : باپ جیسے بزرگ ؛ پُتراح : بیٹے ؛ تَتھا : مزید براں ؛ اَیوَ : یقیناً ؛ چَ : بھی ؛ پِتامَہاح : دادے ؛ ماتُلاح : مامے ؛ شوَشُراح : سُسر ؛ پَوتراح : پوتے ؛ شیالاح : سالے ؛ سَمبَندھِنح : رشتے دار ؛ تَتھا : مزید براں ؛ اَیتان : انہیں ؛ نَ : کبھی نہیں ؛ ہنتُم : مارنا ؛ اِچّھامِ : میں چاہتا ہوں ؛ گھنَتح : مارتے پر ؛ اَپِ : بھی ، مدھوسُودَن : اے مدھو راکشش

کو مارنے والے (کرشن)؛ اَپِ : بھی ؛ تْرَیْ - لَوْکْیَہ : تینوں جہان کی ؛ رَاجْیَسْیَہ : سلطنت کے ؛ ہیتوہ : بدلے میں ؛ کِم نُو : کہنا ہی کیا ؛ مَہِی - کِرِتے : زمین کے لئے ؛ نِہَتْیَہ : مارنے سے ؛ دھارْتَرَاشْٹْرَان : دھرت راشٹر کے بیٹوں کو ؛ نَہ : ہمیں ؛ کا : کیا ؛ پْرِیتِہ : خوشی ؛ سْیَات : ہوگی ؛ جَنَارْدَن : اے تمام زندہ ہستیوں کی پرورش کرنے والے۔

ترجمہ

اے گووند، سلطنت، خوشحالی اور حتیٰ کہ یہ زندگی بھی ہمارے کس کام کی ہے کیونکہ جن کے لئے ہم یہ سب کچھ چاہتے ہیں وہ ہی اِس میدانِ جنگ میں ہمارے سامنے ہیں۔ اے مدھوسودن اساتذہ، چچے، بیٹے، دادے، ماموں، سُسران، پوتے، سالے اور دیگر رشتہ دار بھی میرے سامنے اپنی جائیداد اور جانوں کو داؤ پر لگانے کے لئے آمادہ کھڑے ہیں۔ اپنی جان بچانے کے لئے بھی اُن کو مارنے کی خواہش میں نہیں کر سکتا ہوں۔ اے جناردان، دھرتی تو ایک طرف مجھے تینوں جہاں بھی بدلے میں ملیں تو میں پھر بھی اُن سے لڑنے کو تیار نہیں ہوں۔ دھرت راشٹر کے بیٹوں کو مارنے سے ہمیں کیا خوشی ملے گی۔

مفہوم

ارجن نے شری کرشن کو گووند کہہ کر مخاطب کیا ہے۔ کیونکہ شری کرشن گایوں اور حواس کے لئے تمام خوشیوں کا سرچشمہ ہیں۔ اس اہم لفظ کو استعمال کرتے ہوئے ارجن اشارہ کرتے ہیں کہ شری کرشن اُن کے حواس کو تسکین پہنچانے کی راہ سمجھتے ہوں گے۔ لیکن گووند کا کام ہمارے حواس کو تسکین دینا نہیں ہے۔ پھر بھی اگر ہم شری گووند کے حواس کو تسکین دینے

کی کوشش کریں تو ہمارے حواس کو خود بخود تسکین ملے گی۔ مادّی طور پر ہر شخص اپنے حواس کی تسکین چاہتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ بھگوان جاندار ہستیوں کے حواس کو اتنی ہی تسکین دیتے ہیں جتنی کے وہ لائق ہوتے ہیں، اُن کے لالچ کی حد تک نہیں۔ لیکن جب کوئی مختلف راستہ اختیار کرتا ہے۔ یعنی اپنے حواس کی تسکین کے بجائے گووند کے حواس کو تسکین دینے کی کوشش کرتا ہے۔ تب گووند کے کرم سے جاندار ہستی کی تمام خواہشات خود بخود پوری ہوجاتی ہیں۔ ارجن کا اپنے طبقے اور خاندان کے افراد کے لئے گہرا لگاؤ کچھ فطرتی رحم کی وجہ سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ لڑائی سے مُنہ موڑ رہے ہیں۔ ہر کوئی اپنے تمول کو دوستوں اور رشتہ داروں پر ظاہر کرنا چاہتا ہے، مگر ارجن ڈرتے ہیں کہ اُن کے تمام دوست اور رشتہ دار میدانِ جنگ میں مارے جائیں گے اور فتحیاب ہوکر وہ اپنی دولت سے لُطف اندوز نہیں ہوسکیں گے۔ مادّی زندگی میں فتحیاب انسان اِسی طرح سوچتا ہے۔ البتہ روحانی زندگی اس سے بالکل مختلف ہوتی ہے۔ چونکہ بھگت بھگوان کی خواہش کو پورا کرنا چاہتا ہے، اس لئے بھگوان چاہے تو بھگت تمام قسم کی دولت بھگوان کی خدمت کے لئے قبول کرسکتا ہے، اور اگر بھگوان نہ چاہے تو اُسے ایک کوڑی بھی قبول نہیں کرنی چاہیئے۔ ارجن اپنے شرپسند چچا زادوں اور بھائیوں سے بدلہ نہیں لینا چاہتا تھا، لیکن بھگوان کی یہ مرضی تھی کہ اُن سب کا خاتمہ ہو۔ بھگوان کے بھگت شرپسند کے ساتھ بدلہ نہیں لیتے، لیکن بھگتوں پر شرپسندوں کی ناانصافی بھگوان کو برداشت نہیں ہوتی، بھگوان اپنی خاطر انسان کو معاف کرسکتے ہیں لیکن جس نے اُن کے بھگتوں کو نقصان پہنچایا اُسے کبھی معاف نہیں کرتے ہیں اس لئے بھگوان شرپسندوں کے خاتمے پر آمادہ تھے۔ حالانکہ ارجن انہیں معاف کردینا چاہتے تھے۔

شلوک۔۳۶

पापमेवाश्रयेदस्मान् हत्वैतानाततायिनः ।
तस्मान्नार्हा वयं हन्तुं धार्तराष्ट्रान् सबान्धवान् ।
स्वजनं हि कथं हत्वा सुखिनः स्याम माधव ॥३६॥

پاپَم ایوَ اشرَیید اَسمان ہتوَیتان آتتاینہ
تسمان نا رہا وَیَم ہنتُم دھارترا شٹران س۔باندھوان
سو۔جنَم ہِ کتھم ہتوا سُکھنہ شیام مادھو

پاپَم : گناہ ؛ ایوَ : یقیناً ؛ آشریئیت : ضرور غلبہ پائے گا ؛ اَسمان : ہمیں ؛ ہتوا : مارنے سے ؛ ایتان : یہ سب ؛ آتتاینہ : ظالموں کو ؛ تسمات : اس لئے ؛ نَ : کبھی نہیں ؛ اَرہاح : مناسب ہونا ؛ وَیَم : ہم ؛ ہنتُم : مارنا ؛ دھارترا شٹران : دھرت راشٹر کے بیٹوں کو ؛ س۔باندھوان : دوستوں کے ساتھ ؛ سو۔جنَم : رشتہ دار ؛ ہِ : یقیناً ؛ کتھم : کیسے ؛ ہتوا : مارنے سے ؛ سُکھنہ : خوش ؛ شیام : ہوں گے ؛ مادھو : اے کرشن، خوش قسمتی کی دیوی کے شوہر۔

ترجمہ

اگر ہم ایسے جارحیت پسندوں کو ماریں تو گناہگار ہوں گے۔ اس لئے دھرت راشٹر کے بیٹوں اور اپنے دوستوں کو مارنا ہمارے لئے مناسب نہیں ہے۔ اے مادھو، اپنے رشتہ داروں کو مارنے سے ہمیں کیا حاصل ہوگا

اور ہم کیسے خوش ہو سکیں گے۔

مفہوم

ویدک فرمان کے مطابق چھ قسم کے جارحیت پسند ہوتے ہیں (۱) زہر دینے والا (۲)، گھر کو آگ لگانے والا (۳) مہلک ہتھیاروں سے حملہ کرنے والا (۴) دولت لوٹنے والا (۵) دوسرے کی زمین پر قبضہ کرنے والا (۶) بیوی کو اغوا کرنے والا، ایسے جارحیت پسندوں کو سامنے آتے ہی ایک دم مار دینا چاہیئے، اس سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا۔ ایسے جارحیت پسندوں کو مارنا معمولی انسان کے لئے مناسب ہو سکتا ہے۔ لیکن ارجن تو معمولی نہیں تھے۔ وہ مزاجاً ولی تھے، اور اس لئے وہ اُن سے بطور ایک ولی کے برتاؤ کرنا چاہتے تھے۔ حالانکہ اس قسم کا تقویٰ کھشتری کو زیب نہیں دیتا ہے۔ اگرچہ ریاست کی انتظامیہ میں ذمہ دار آدمی کو ولی صفت ہونا چاہیئے، اُسے بُزدل نہیں ہونا چاہیئے۔ مثال کے طور پر بھگوان رام اتنے تقویٰ پسند تھے کہ لوگ آج تک بھی بھگوان رام کے عہدِ سلطنت (رام راجیہ) میں رہنا چاہتے ہیں۔ لیکن بھگوان رام نے کبھی کوئی بُزدلی نہیں دکھائی، اپنی بیوی سیتا دیوی کو اغوا کرنے والے جارحیت پسند راون کو بھگوان رام نے وہ سبق سکھا دیا جس کی دنیا کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ لیکن ارجن کے معاملے میں ایک بڑا فرق ہے۔ یہاں جارحیت پسند اُن کے اپنے دادا، اُستاد، دوست، بیٹے، پوتے وغیرہ ہیں۔ اس لئے ارجن نے سوچا کہ اُن کے خلاف جارحیت پسندوں کے کئے جانے والے سخت اقدام مناسب نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ تقویٰ پرست لوگوں کو معاف کر دینے کی ہدایت ہوتی ہے اور ایسے فرمان کسی سیاسی ہنگامی اقدام سے زیادہ ضروری ہوتے ہیں۔ اس لئے ارجن نے سوچا کہ سیاسی وجوہ کے لئے اپنے رشتہ داروں کو مارنے کی بجائے انہیں دھرم اور تقویٰ کی بنا پر معاف کر دینا بہتر ہوگا۔

لہذا عارضی جسمانی خوشی کی خاطر ایسا قتل و غارت انہیں فائدہ مند نہیں لگا۔ آخر کار جب سلطنت اور اس سے ملنے والی خوشیاں بھی دائمی نہیں ہیں تو رشتہ داروں کا خون کر کے اپنی جان اور ابدی نجات کو خطرے میں کیوں ڈالا جائے؟ ارجن کا شری کرشن کو "مادھو" یعنی خوش قسمتی کی دیوی کا شوہر کہنا اس معاملے میں اہم ہے۔ وہ شری کرشن کو بتانا چاہتے تھے کہ خوش قسمتی کی دیوی کا شوہر ہوتے ہوئے انہیں ارجن کو ایسے کام کے لئے آمادہ نہیں کرنا چاہیئے جو بالآخر بدقسمتی لائے۔ شری کرشن جب کسی کے لئے بدقسمتی کا سبب نہیں لاتے تو ان کے بھگتوں کا تو کہنا ہی کیا۔

شلوک ۳۷-۳۸

यद्यप्येते न पश्यन्ति लोभोपहतचेतसः ।
कुलक्षयकृतं दोषं मित्रद्रोहे च पातकम् ॥३७॥
कथं न ज्ञेयमस्माभिः पापादस्मान्निवर्तितुम् ।
कुलक्षयकृतं दोषं प्रपश्यद्भिर्जनार्दन ॥३८॥

یَدْیَپْیِیتے نَ پَشْیَنْتِ لوبھوپَہَتَ۔ چیتَسَح
کُلَ۔ کْشَیَ۔ کْرِتَمْ دوشَمْ مِتْرَ۔ دْروہے چَ پاتَکَمْ

کَتھَمْ نَ جْنییَمْ اَسْمابھِح پاپاد اَسْمان نِوَرْتِتُمْ
کُلَ۔ کْشَیَ۔ کْرِتَمْ دوشَمْ پْرَپَشْیَدْبھِر جَنارْدَنَ

یَدِ: اگر؛ اَپِ: بھی؛ اَیتے: وہ؛ نَ: نہیں؛ پَشْیَنْتِ: دیکھتے ہیں؛ لوبھَ: لالچ؛ اُپَہَتَ: غلبہ پالیا؛

چیتَسَح : اُن کے دل ؛ کُلَ- کشَیَہ : خاندان کو مارنے میں ؛ کرِتَم : کیا ؛ دوشم : غلطی ؛ مِترَ- دَرُوہے : دوستوں سے جھگڑتے ہیں ؛ چَ : بھی ؛ پاتکم : گناہ آلود ردِ عمل ؛ کَتھم : کیوں ؛ نَ : نہ (جائے) جنییَم : جانا ؛ اَسمابھِح : ہم سے ؛ پاپات : پاپوں سے ؛ اَسمات : یہ ؛ نوَرتتُم : کم کرنا ؛ کُلَ- کشَیَہ : نسل کے خاتمے میں ؛ کرِتَم : کیا ہوا ؛ دوشم : جرم ؛ پرپشیدبھح : دیکھ سکنے والوں کے نزدیک ؛ جناردَن : اے کرشن۔

ترجمہ

اے جناردھن، اگرچہ اِن آدمیوں کو لالچ سے اندھے ہو کر کسی کے خاندان کو موت کے گھاٹ اُتارنے میں یا دوستوں کے ساتھ جھگڑے میں کوئی غلطی نظر نہیں آتی لیکن ہم اسے گناہ جانتے ہیں لہٰذا اس عمل میں کیوں ملوث ہوں۔

مفہوم

جب کسی حریف کی طرف سے لڑنے کی یا جُوا کھیلنے کی دعوت دی جائے تو کھشتری کو انکار کرنا زیب نہیں دیتا۔ اس احساسِ فرض کے تحت ارجن لڑنے سے انکار نہیں کر سکتے تھے، کیونکہ اُنہیں دُریودھن کی طرف سے چیلنج دیا گیا تھا۔ اس ضمن میں ارجن نے سوچا کہ حالانکہ دوسرا فریق شائد ایسے چیلنج کے نتائج کی طرف سے اندھا ہے۔ تاہم ارجن اس کے بُرے نتائج کو جانتے تھے اس چیلنج کو قبول نہ کر سکے۔ اگر نتیجہ بہتر ہو تو احساسِ فرض واقعی لازم ہے ورنہ نہیں۔ اس سارے نفع نقصان کو سوچتے ہوئے ارجن نے جنگ نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

شلوک - ۳۹

कुलक्षये प्रणश्यन्ति कुलधर्माः सनातनाः ।
धर्मे नष्टे कुलं कृत्स्नमधर्मोऽभिभवत्युत ॥३९॥

کُل۔ کشیئے پرنشینتِ کُل۔ دھرماح سناتناح
دھرمے نشٹے کُلم کرتسنم ادھرمو بھبھوتیُت

کُل۔ کشیئے : خاندان کی تباہی سے ؛ پرنشینتِ : ختم ہو جاتی ہیں ؛ کُل دھرماح : خاندانی روایات ؛ سناتناح : ابدی ؛ دھرمے : مذہب ؛ نشٹے : ختم ہو کر ؛ کُلم : خاندان ؛ کرتسنم : پورا ؛ ادھرمح : لا مذہبیت میں ؛ ابھبھوتِ : بدل جاتا ہے ؛ اُتَ : کہا جاتا ہے۔

ترجمہ

خاندان کی تباہی ہونے سے ابدی خاندانی روایات ختم ہو جاتی ہیں اور اس طرح باقی خاندان لا مذہبیت کے عمل کا شکار ہو جاتا ہے۔

مفہوم

ورن آشرم نظام میں ایسی مذہبی روایات کے بہت سے اصول ہیں جو خاندان کے افراد کے پھولنے پھلنے اور روحانی اقدار حاصل کرنے میں اُن کی مدد کرتے ہیں۔ جنم سے مرن تک خاندانی روایات کی پاکیزگی کو قائم رکھنے کے ذمہ دار بزرگ ہوتے ہیں لیکن بزرگوں کی موت سے خاندان کی پاکیزہ روایات ختم ہو سکتی ہیں۔ اس سے خاندان کے باقی چھوٹے افراد لا مذہبیت

کا شکار ہو سکتے ہیں اور اس طرح وہ روحانی نجات کے موقعہ کو ہاتھ سے کھو سکتے ہیں۔ اس لئے کوئی وجہ بھی ہو بزرگوں کو مارنا نہیں چاہیئے۔

شلوک - ۴۰

अधर्माभिभवात् कृष्ण प्रदुष्यन्ति कुलस्त्रियः ।
स्त्रीषु दुष्टासु वार्ष्णेय जायते वर्णसंकरः ॥४०॥

اَدَھرْمَا بھِبھَوات کرِشْنَ   پْرَدُشْیَنت کُلَ۔سْتْرِیَح
سْتْرِیْشُ دُشْٹاسُ وَارْشْنِیْیَہ   جَایَتے وَرْنَ سَنْکَرَح

اَدَھرْمَ : لامذہبیت ؛ اَبھِبھَوات : بڑھ جانے کے بعد ؛ کرِشْنَ : اے کرشن ؛ پْرَدُشْیَنتِ : گمراہ ہو جاتی ہیں ؛ کُلَ۔سْتْرِیَح : خاندان کی عورتیں ؛ سْتْرِیْشُ : نسوانی طبقے کے ؛ دُشْٹاسُ : اس طرح گمراہ ہونے سے ؛ وَارْشْنِیْیَہ : اے ورشنی کے خلف ؛ جَایَتے : پیدا ہوتی ہے ؛ وَرْنَ سَنْکَرَح : ناجائز اولاد۔

ترجمہ

اے کرشن! جب خاندان میں لامذہبیت کا دور دورہ ہو، تو خاندان کی عورتیں گمراہ کر دی جاتی ہیں اور اے ورشنی کی نسل، عورت کی گمراہی سے ناجائز اولاد پیدا ہوتی ہے۔

مفہوم

انسانی سماج میں امن، فروغ اور زندگی میں روحانی ترقی کے لئے نیک آبادی کا ہونا بنیادی اصول ہے۔ ورن آشرم دھرم کے اصول ایسے مرتب کئے

گئے تھے کہ ریاست اور فرقے کی عام روحانی ترقی کے لئے سماج میں اچھی آبادی موجود ہو۔ ایسی آبادی کا انحصار عورت ذات کی وفا شعاری اور پاک دامنی پر ہے۔ جیسے بچے گمراہ ہونے کی طرف مائل ہو جاتے ہیں، اس طرح عورتیں بھی گراوٹ کا رجحان رکھتی ہیں۔ اس لئے عورتوں اور بچوں دونوں کو خاندان کے بڑے افراد کی نگہبانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ طرح طرح کی مذہبی رسوم میں مصروف رہنے سے عورتیں حرام کاری کی طرف گمراہ نہیں کی جا سکتیں۔ چانکیہ پنڈت کے مطابق عورتیں عام طور پر زیادہ عقل مند نہیں ہیں اور اس لئے قابلِ اعتبار نہیں ہوتیں۔ اس لئے مختلف مذہبی خاندانی رسم و رواج میں اُنہیں ہمیشہ مصروف رکھنا چاہیئے۔ اُن کی پاکدامنی اور عقیدت ایسی نیک آبادی کو جنم دے گی جو ورن آشرم دھرم کے خاتمے پر عورتیں پرائے مردوں کے ساتھ ملنے اور کام کرنے میں آزاد ہو جاتی ہیں اور اس طرح ناپسندیدہ آبادی کا خطرہ مول لے کر حرام کاری ہوتی ہے۔ غیر ذمہ دار آدمی بھی سماج میں حرام کاری کی ترغیب دیتے ہیں اور اس طرح جنگ اور وبا کا خطرہ مول لے کر انسانی نسل ناجائز بچوں سے بھر جاتی ہے۔

شلوک-۴۱

संकरो नरकायैव कुलघ्नानां कुलस्य च ।
पतन्ति पितरो ह्येषां लुप्तपिण्डोदकक्रियाः ॥४१॥

سَنْکَرو نَرَکا یَیوَ کُل۔ گھنَا نامْ کُلَسْیَہ چ
پَتَنْتِ پِتَرو ہْیِیشامْ لُپْتَ۔پِنْڈودَکَ۔کْرِیاح

سَنکَرح : ایسے ناجائز بچے ، نَرکَایَہ : جہنمی زندگی کا سبب بنتے ہیں؛ اَیوَ : یقیناً ؛ کُل۔گھنَانَام : خاندان کے قاتلوں کے لئے؛ کُلَسْیَہ : خاندان کے لئے ؛ پَتَ : بھی ؛ پَتَنْتِ : زوال پذیر ہو جاتے ہیں ؛ پِتَرح : آباؤاجداد؛ ہِ : یقیناً؛ اَیشَام : ان کے ؛ لُپْت : بند ہو جانا؛ پِنڈَ : کھانے کے چڑھاوے ؛ اُدَک : اور پانی ، کِرِیَاح : کریا۔

ترجمہ

ناپسندیدہ آبادی میں اضافہ خاندانی اور خاندانی روایات کو تباہ کرنے والوں کے لئے جہنمی زندگی کا باعث بنتا ہے۔ ایسے بدچلن خاندان کے آباؤ اجداد تنزل پذیر ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کو پانی اور خوراک کے چڑھاوے بند ہو جاتے ہیں۔

مفہوم

ثمر بخش (اور مفید) سرگرمیوں کے، قواعد و ضوابط کے مطابق خاندانوں کے آباؤ اجداد کو وقتاً فوقتاً پانی اور کھانا نذر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ شری وشنو کی پوجا سے یہ رسم ادا کی جاتی ہے، کیونکہ شری وشنو کو پیش کئے ہوئے کھانے سے بچا کھچا کھانا تمام گناہوں سے نجات دلاتا ہے۔ مختلف گناہوں کی وجہ سے آباؤ اجداد کو دکھ جھیلنے پڑتے ہیں کبھی اُن میں سے کچھ تو کثیف مادی جسم بھی حاصل نہیں کر سکتے اور اُنہیں مجبوراً لطیف جسموں میں رہ کر بھوت پریت بننا پڑتا ہے۔ لہذا جب اُن کی اولاد پرشاد کا بچا کھچا آباؤ اجداد کو نذر کرتی ہیں تو وہ بھوت پریت یا دوسری قسموں کے دکھی جیون سے نجات پا لیتے ہیں۔ آباؤ اجداد کو ایسی مدد دینا خاندانی روایت ہے، اور جو بھگتی بھاؤ میں نہیں ہیں اُن پر تو ایسی رسوم لازم ہیں۔ وہ جو بھگتی میں مصروف رہتا ہے اُسے ایسے رسوا کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی محض بھگتی بھری خدمت

کرنے سے وہ سینکڑوں ہزاروں آباؤ اجداد کو ہر قسم کے دُکھ سے نجات دلا سکتا ہے۔ یہ بھاگوتم میں بیان کیا گیا ہے (۱۱-۵-۴۱)

دیو رشی۔ بھوتاپت۔ نرِنام پِترِنام
نَ کِنکرو نایم رِنی چ راجن
سَروا تمنا یہ شرنم شرنیم
گتو مُکندم پرِ ہرتیہ کرتم

"جو تمام قسم کے احساس فرض کو چھوڑ کر پوری سنجیدگی سے نجات دہندہ شری مُکند کے کنول چرنوں میں پناہ لے لیتا ہے، اُس کے دیوتاؤں، عارفوں، تمام جاندار ہستیوں، خاندان کے افراد، انسانی سماج اور آباؤ اجداد کے لیے نہ کوئی فرض ہے نہ وہ اُن کا مرہونِ منت ہی ہے۔ عظیم الشان شخصیت بھگوان کی بھگتی بھری خدمت سے ایسا احساسِ فرض خود بخود پورا ہو جاتا ہے۔

شلوک۔۴۲

दोषैरेतैः कुलघ्नानां वर्णसंकरकारकैः ।
उत्साद्यन्ते जातिधर्माः कुलधर्माश्च शाश्वताः ॥४२॥

دوشیر ایتیہ کُل۔ گھنانام ورن۔ سنکر۔ کارکیہ
اُتسادینتے جاتِ۔ دھرماح کُل۔ دھرماش چ شاشوتاح

دوشیہ: ایسی غلطیوں سے؛ ایتیہ: یہ سب؛ کُل۔گھنانام: خاندان کو تباہ کرنے والوں کے؛ ورن سنکر: غیر ضروری بچے؛ کارکیہ: جو وجہ ہیں؛ اُتسادینتے: تباہ ہو جاتے ہیں؛ جاتِ۔ دھرماح: جماعتی منصوبے؛ کُل۔ دھرماح: خاندانی روایات،

پَح : بھی ؛ شاشوَتاح : ابدی ۔

ترجمہ

خاندانی روایات کو تباہ کر کے ناجائز بچے پیدا کرنے والوں کے ان گناہوں سے تمام قسم کے جماعتی منصوبے اور خاندانی فلاح و بہبود بھی برباد ہو جاتی ہے ۔

مفہوم

سناتن دھرم یعنی ورن آشرم دھرم میں انسانی سماج کے چار ضابطوں کے لئے جماعتی منصوبے اور خاندانی فلاح و بہبود کی سرگرمیوں کا مقصد انسان کو آخری نجات دلوانا ہے ۔ لہٰذا سماج کے غیر ذمہ دار سربراہوں کے سناتن دھرم کی روایت کو توڑنے سے اُس سماج میں بدنظمی پھیلتی ہے اور نتیجتاً لوگ زندگی کے نصب العین یعنی وشنو کو بھول بیٹھتے ہیں ۔ ایسے سربراہوں کو نابینا کہتے ہیں اور ایسے سربراہوں کی پیروی کرنے والے یقیناً انتشار کا شکار ہو جاتے ہیں ۔

شلوک ۔ ۴۳

उत्सन्नकुलधर्माणां मनुष्याणां जनार्दन ।
नरके नियतं वासो भवतीत्यनुशुश्रुम ॥४३॥

اُتسنَ ۔ کُلَ ۔ دھَرماناام منُشیاناام جنارْدن
نَرکے نِیتَم واسو بھَوتیتیَنُشُشرُم

اُتسنَ : تباہ کیا ؛ کُلَ ۔ دھَرماناام : جن کی خاندانی روایتیں ہوتی

ہیں ؛ مَنُشیَانام : ایسے آدمیوں کا ؛ جَنَارْدَنَ : اے کرشن ؛ نَرَکے : جہنم میں ؛ نِیَتَم : ہمیشہ ؛ وَاسَح : رہائش ؛ بھَوَتِ : یوں بن جاتا ہے ؛ اِتِ : اس طرح ؛ اَنُشُشُرُم : میں نے شاگردانہ جانشینی سے سُنا ہے۔

ترجمہ

اے کرشن ! اے مخلوق کے قیوّم ، میں نے شاگردوں سے سُنا ہے کہ جو خاندانی روایات کو تباہ کرتے ہیں ہمیشہ جہنم میں رہتے ہیں۔

مفہوم

ارجن اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر ہی نہیں بلکہ جو کچھ انھوں نے معتبر لوگوں سے سُنا ہے اُس کی بنا پر یہ دلیل دے رہے ہیں کہ معتبر لوگوں سے ہی صحیح علم حاصل ہوتا ہے۔ کوئی شخص بھی حقیقی علم کے اصلی نکتے پر صحیح آدمی کی مدد کے بغیر جو پہلے ہی اِس علم میں ماہر ہو نہیں پہنچ سکتا۔

ورن آشرم کے دستور میں ایک طریقہ ہے جس کے مطابق انسان کو اپنی موت سے پہلے اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ جو ہمیشہ گناہوں میں مصروف رہتا ہے اُسے اِس سے ضرور فائدہ اُٹھانا چاہئے جسے پرایشچتہ کہتے ہیں۔ کفارہ ادا کئے بغیر انسان کو یقیناً گناہوں کی سزا پانے کے لئے دُکھ بھری زندگیاں گذارنے کو جہنم کے سیاروں میں بھیج دیا جائے گا۔

شلوک ۔۴۴

अहो बत महत् पापं कर्तुं व्यवसिता वयम् ।
यद् राज्यसुखलोभेन हन्तुं स्वजनमुद्यताः ॥४४॥

آہو بت مہت پاپم کرتم ویوسیتا ویم
یدراجیہ سکھ لوبھین ہنتم سو-جنم اُدیتاح

آہو : افسوس؛ بت : کتنا عجیب ہے؛ مہت : بڑا ؛ پاپم : گناہ ؛ کرتم : ادا کرنا؛ ویوسیتاح : فیصلہ کرلیا ؛ ویم : ہم نے ؛ یت : کیونکہ ؛ راجیہ-سکھ-لوبھین : شاہی خوشی سے اندھے ہوکر ؛ ہنتم : مارنا ؛ سو-جنم : رشتہ دار ؛ اُدیتاح : کوشش -

ترجمہ

آہ! کتنا عجیب ہے کہ ہم گناہِ کبیرہ کرنے پر آمادہ ہیں شاہی حسرت کی تمنا سے مغلوب ہوکر ہم اپنے رشتہ داروں کو مارنے پر تلے ہوئے ہیں -

مفہوم

خود غرضی کے زیر اثر انسان اپنے بھائی باپ ، یا ماں کو مارنے جیسے کبیرہ گناہ کی طرف مائل ہوسکتا ہے - دنیا کی تاریخ میں ایسی بہت سی مثالیں ہیں - لیکن ارجن بھگوان کے ولی صفت بھگت ہوتے ہوئے ہمیشہ اخلاقی اصولوں سے آگاہ تھے اور اس لئے ایسے کاموں سے گریز کرتے تھے -

شلوک-۴۵

यदि मामप्रतीकारमशस्त्रं शस्त्रपाणयः ।
धार्तराष्ट्रा रणे हन्युस्तन्मे क्षेमतरं भवेत् ॥४५॥

یدِ ماما اپرتیکارم اششترم ششتر-پانیح
دھارتر اشٹرا رنے ہنیوس تن مے کشیمترم بھویت

یدِ : پھر بھی اگر ؛ مام : مجھے ؛ اپرتیکارم : بغیر سامنا کئے ہوئے ؛ اششترم : غیر مسلح ؛ ششتر-پانیح : مسلح ؛ دھارتراشٹراح : دھرت راشٹر کے بیٹے ؛ رنے : میدانِ جنگ میں ؛ ہنیوس : بھلے ماریں ؛ تت : وہ ؛ مے : میرے لئے ؛ کشیمم-ترم : بہتر ؛ بھویت : ہوگا۔

ترجمہ

اگر دھرت راشٹر کے بیٹے ہتھیار بند ہو کر مجھ نہتے اور مقابلہ نہ کرنے والے کو میدانِ جنگ میں مار ڈالیں تو میرے لئے یہ بہتر ہوگا۔

مفہوم

کھشتری کے اصولِ جنگ کے مطابق یہ رواج ہے کہ نہتا دشمن جو لڑنے کا خواہاں نہ ہو اُس پر حملہ نہیں کرنا چاہیئے۔ البتہ ارجن نے یہ طے کیا کہ اگر دشمن ایسی ناموافق حالت میں اُن پر حملہ کرے تو وہ مقابلہ نہیں کریں گے۔ اُنھوں نے یہ غور نہیں کیا کہ دوسرا فریق لڑائی کرنے پر کس قدر تُلا ہوا ہے۔ یہ تمام علامتیں عظیم بھگت کی نرم دلی کی وجہ سے تھیں۔

شلوک-۴۶

सञ्जय उवाच

एवमुक्त्वार्जुनः संख्ये रथोपस्थ उपाविशत् ।
विसृज्य सशरं चापं शोकसंविग्नमानसः ॥४६॥

سنجیہ اُواچ
ایوَم اُکتوا ارجُنہ سنکھیے رتھوپستھ اُپاوِشت
وِسرِجیہ س۔شرم چاپم شوک۔سموِگن۔مانس

سنجیہ اُواچ: سنجیہ نے کہا؛ ایوَم: اس طرح؛ اُکتوا: کہہ کر؛ ارجُنہ: ارجن؛ سنکھیے: میدانِ جنگ میں؛ رتھ: رتھ کی؛ اُپستھے: سیٹ پر؛ اُپاوِشت: دوبارہ بیٹھ گئے؛ وِسرِجیہ: ایک طرف رکھ کر؛ س۔شرم: تیروں کے ساتھ؛ چاپم: کمان کو؛ شوک: غم سے؛ سموِگن: پریشان ہو کر؛ مانس: من میں۔

ترجمہ

سنجے نے کہا! میدانِ جنگ میں اس طرح کہتے ہوئے ارجُن اپنے تیر اور کمان ایک طرف چھوڑ کر رتھ پر بیٹھ گئے۔ اُن کا من غم سے بوجھل تھا۔

مفہوم

اپنے دُشمن کی حالت کو دیکھتے ہوئے ارجن رتھ پر کھڑے ہوئے لیکن وہ غم سے اس قدر نڈھال ہو گئے کہ اپنے تیر اور کمان ایک طرف رکھ کر پھر بیٹھ گئے۔ بھگوان کی بھگتی میں ایسا مہربان اور نرم دل شخص ہی عرفانِ خودی پانے کے قابل ہوتا ہے۔

اس طرح کُروکشیتر کے میدانِ جنگ میں فوجوں کا مشاہدہ کرنے کے معاملے میں شریمد بھگود۔گیتا کے پہلے باب کے بھگتی ویدانت مفاہیم کا اختتام ہوا۔

گیتا کے مضامین کا خلاصہ

شلوک-۱

सञ्जय उवाच
तं तथा कृपयाविष्टमश्रुपूर्णाकुलेक्षणम् ।
विषीदन्तमिदं वाक्यमुवाच मधुसूदनः ॥१॥

سَنجَیہ اُوَاچ
تَم تَتھا کرِپیا وِشٹَم اَشرُ-پُورنا کُلیکشَنَم
وِشِیدَنتَم اِدَم واکیَم اُواچَ مَدھُسُودَنَہ

سَنجَیہ اُوَاچ : سنجیہ نے کہا ؛ تَم : ارجن کو ؛ تَتھا : اس طرح ؛ کرِپیا : رحم سے ؛ اَوِشٹَم : مغلوب ؛ اَشرُن-آکُل : آنسوؤں سے

بھرا ہوا؛ اِکشَنم: آنکھیں؛ وِشیدنتم: ماتم کرتے ہوئے؛ اِدَم: یہ؛ وَاکیم: الفاظ؛ اُوَاچ: کہے؛ مَدُھو-سُودَنَ: مدھو کو مارنے والا۔

ترجمہ

سنجیہ نے کہا:

اُس رحم اور افسوس سے مغلوب، آبدیدہ ارجن سے بھگوان شری مدھوسودن نے مندرجہ ذیل الفاظ کہے۔

مفہوم:

مادّی رحم، سوگواری اور اشک ریزی یہ تمام علامتیں حقیقی خودی سے لاعلمی کی وجہ سے ہیں۔ ابدی رُوح کے لئے رحم وکرم عرفان خودی کی علامت ہے۔ اِس شلوک میں موھوسدن لفظ اہم ہے۔ بھگوان شری کرشن نے مدھو راکھشش کو مارا تھا۔ اس لئے ارجن چاہتے تھے کہ شری کرشن غلط فہمی کے راکھشش کو ماریں، جو ان کے ادائے فرض میں حائل ہوا تھا۔ کوئی نہیں جانتا کہ رحم کہاں برتنا چاہیئے۔ ڈوبتے ہوئے آدمی کو بچانے کے لئے اُس کے لباس پہ رحم کرنا بیوقوفی ہوگی، محض ظاہری لباس یعنی کثیف مادّی جسم کو بچانے سے جہالت کے سمندر میں گرے ہوئے انسان کو بچایا نہیں جاسکتا ہے۔ ایسا نہ جان کر جو ظاہری لباس کے لئے سوگوار ہوتا ہے وہ شُودر ہے یعنی بلاضرورت ماتم کرنے والا! ارجن تو کھشتری تھے اور اِس لئے ایسے رویّے کی اُن سے اُمید نہ تھی۔ بھگوان شری کرشن لاعلم آدمی کی سوگواری کو دُور کر سکتے ہیں، اور اِسی مقصد کیلئے اُنھوں نے بھگود-گیتا کا پیغام دیا تھا۔ اس باب میں مُعتمدِ اعظم بھگوان شری کرشن نے مادّی جسم اور پاک روح کے تجزیاتی مطالعہ کے ذریعے خودی کے عرفان کی وضاحت کی ہے۔ یہ عرفان اُس وقت ممکن ہے جب کوئی پھل سے بے نیاز ہو کر حقیقی خودی کے اٹل نظریے پر قائم ہوتا ہے۔

شلوک ۔ ۲

श्रीभगवानुवाच
कुतस्त्वा कश्मलमिदं विषमे समुपस्थितम् ।
अनार्यजुष्टमस्वर्ग्यमकीर्तिकरमर्जुन ॥२॥

شری بھگوان اُواچ
کُتش تْوا کشمَلَمْ اِدمْ وِشمے سَمُپَسْتھِتَمْ
اَناریہ۔جُشٹَمْ اَسْوَرگیَمْ اَکیرتِ۔کرَمْ اَرجُنَ

شریْ بھگوان اُواچ : شخصیتِ اعظم بھگوان نے کہا؛ کُتَح : کہاں سے؛ تْوا : تم کو؛ کشمَلَمْ : آلودہ؛ اِدَمْ : یہ رنجیدگی؛ وِشَمے : اس نازک لمحے پر؛ سَمُپَسْتھِتَمْ : پہنچے؛ اَناریہ : زندگی کی قدر نہ جانے والوں کا؛ جُشٹَمْ : دستور ہے؛ اَسْوَرگیَمْ : بلند تر سیاروں تک نہ پہنچانے والا؛ اَکیرتِ : بدنامی؛ کرَمْ : کی وجہ؛ اَرجُنَ : اے ارجن۔

ترجمہ

شخصیتِ اعظم بھگوان نے کہا:

میرے عزیز ارجن یہ کمزوریاں کیوں تمہارے راستے میں حائل ہوگئیں؟ یہ ہرگز اُن لوگوں کے شایانِ شان نہیں ہیں جو زندگی کی قدر جانتے ہیں۔ یہ اعلیٰ سیاروں کی طرف نہیں بلکہ بدنامی کی طرف لے جاتی ہیں۔

مفہوم

شری کرشن اور عظیم ترین اُلوہی شخصیت یہ دونوں ہم معنیٰ ہیں۔گیتا میں شروع سے آخر تک شری کرشن کو بھگوان کہا گیا ہے۔ بھگوان حق مُطلق کی حد ہیں۔ حقِ مُطلق کے ادراک کے تین مدارج ہیں برہمن یعنی لاشخصی، ہر جگہ پھیلی ہوئی روح، پرماتما یعنی تمام جاندار ہستیوں کے دلوں کے اندر حقِ مُطلق کی جلوہ گری، بھگوان یعنی عظیم ترین اُلوہی شخصیت بھگوان شری کرشن شریمد بھاگوتم میں حقِ مُطلق کے اس تصوّر کی یوں وضاحت کی گئی ہے۔
(بھاگوتم - ۱ - ۲ - ۱۱)

وَدَنْتِ تَتْ تَتّوَ۔وِدَش تَتّوَم یَجْ جْنَانَم اَدْوَیَم
بْرَہمیتِ پَرَماتمیتِ بھگَوانْ اِتِ شَبْدْیَتے

حقِ مُطلق کا ادراک، برہمن، پرماتما، اور بھگوان علم و فہم کے ان تین مدارج میں ہوتا ہے، جن میں سب ایک ہی ہیں یعنی برہمن پرماتما اور بھگوان۔

اِن تینوں روحانی پہلوؤں کو سورج کی مثال سے بیان کیا جا سکتا ہے۔ سورج کے بھی تین پہلو ہیں یعنی سورج کی روشنی، سورج کی سطح اور خود سورج ایک سیارے کی حیثیت سے۔ جو شخص صرف سورج کی روشنی کا مطالعہ کرتا ہے ابتدائی طالب علم ہے۔ وہ محض جو کائنات میں پھیلی ہوئی سورج کی روشن سطح کا ادراک کرتا ہے مزید ترقی یافتہ ہے اور وہ شخص جو خود سورج میں داخل ہو جاتا ہے۔ بلند ترین ہے۔ ایسے عام طالب علم کو حقِ مُطلق کے محض برہمن پہلو یعنی اس کی لاشخصی فطرت کی چکا چوند کا عرفان ہوتا ہے۔ جو سورج کی سطح کو سمجھتا ہے وہ زیادہ ترقی یافتہ ہے۔ اور جو سورج سیارے میں داخل ہو سکتا ہے۔ بلند ترین ہے۔ عام طالب علم جو محض سورج کی روشنی کو اس کے کائناتی پھیلاؤ اور اس کی شخصی فطرت

کی چکا چوند کرنے والی روشنی کو سمجھ لینے سے تسلی پا لیتے ہیں، اُن کا مقابلہ اُن سے کیا جا سکتا ہے جو حقِ مُطلق کے صرف برہمن پہلو کا احساس کر سکتے ہیں۔ جس طالب علم نے اور بھی ترقی کر لی ہے سورج کے قُرص کو جان سکتا ہے اُس کا مقابلہ حقِ مُطلق کے پرماتمائی پہلو کے علم سے کیا جا سکتا ہے۔ آخر میں وہ طالب علم جو سورج سیّارے کے اندر داخل ہو سکتا ہے اُس کا مقابلہ اُن سے کیا جاتا ہے جو عظیم الشان حقِ مُطلق کے ذاتی پہلوؤں کا احساس کرتے ہیں۔ نتیجتاً بھگت یعنی ماورا پرست جنہوں نے حقِ مُطلق کے بھگوان پہلو کا احساس کر لیا ہے اعلیٰ ترین ماورا پرست ہیں۔ حالانکہ حقِ مُطلق کے سب طالب علم ایک ہی موضوع کے مطالعہ میں مصروف ہیں۔ سورج کی روشنی، سورج کا قُرص اور سورج سیّارے کے اندرونی معاملات ایک دوسرے سے الگ نہیں کئے جا سکتے۔ پھر بھی تین مختلف پہلوؤں کے طالب علم ایک ہی درجہ کے نہیں ہیں۔

سنسکرت لفظ بھگوان کی وضاحت، ویاس دیو کے والد عظیم ماہر پراشر منی نے کی ہے۔

وہ عظیم ترین شخصیت جس کے پاس تمام ثروت، تمام طاقت، تمام شہرت، تمام حسن و جمال، تمام علم اور تمام ترک و تجرّد ہے۔ بھگوان کہلاتا ہے۔ بہت سے لوگ ہیں جو بڑے ثروت مند، بڑے طاقتور، بڑے خوبصورت، بڑے مشہور، بڑے عالم اور بڑے تارک ہیں لیکن کوئی بھی دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اُس کے پاس تمام تر ثروت، تمام تر طاقت، پوری طرح موجود ہے۔ صرف شری کرشن ہی یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کیونکہ وہ عظیم ترین الوہی شخصیت رکھنے والے بھگوان ہیں۔ برہما، بھگوان شیو یا نرائن سمیت کوئی بھی جاندار ہستی شری کرشن کے برابر تمام تر خوبیاں نہیں رکھ سکتی۔ اس لئے برہم سمہتا میں برہما جی نے بذاتِ خود نتیجہ نکالا ہے کہ شری کرشن ہی شخصیت اعظم بھگوان ہیں۔ کوئی بھی اُن کا ثانی یا اُن سے بالاتر نہیں ہے وہ قدیم ترین

مالک (لارڈ) گووند ہیں ۔ اور وہی علت العلل اور مُسبب الاسباب ہیں ۔

اِیشوَرَح پَرَمح کرِشنَح
سَچ۔ چِد۔ آنَند۔ وِگرَہح
اَنادِر آدِر گووِندَح
سَروَ۔ کارَن۔ کارَنَم

"بہت سی شخصتیں ہیں جو بھگوان کی صفات رکھتی ہیں، لیکن شری کرشن بڑے ہیں کیونکہ کوئی بھی اُن پر سبقت نہیں لے جا سکتا۔ وہ عظیم الشان شخصیت ہیں اُن کا جسم ابدی ہے، علم اور آنند سے بھرپور ہے۔ وہ قدیم بھگوان گووند ہی علت العلل ہیں۔" (برہم سمہتا ۵-۱)

بھاگوتم میں بھی شخصیت اعظم بھگوان کے بہت سے اوتاروں کی فہرست ہے، لیکن شری کرشن کو اصلی شخصیت اعظم بھگوان بیان کیا گیا ہے، شری کرشن جن سے تمام اوتاروں کا ظہور ہوا۔

اَیتے چانشَ۔ کَلاح پُمسح کرِشنَس تُ بھگوان شوَیَم
اِندرارِ۔ وِیاکُلَم لوکَم مرِڈَینتِ یُگے یُگے

"بھگوان کے تمام مندرجہ بالا اوتار یا تو عظیم الشان بھگوان کے کامل مظہر ہیں یا کامل مظہر کے حصے ہیں، لیکن شری کرشن بجائے خود شخصیت اعظم بھگوان ہیں" (بھاگ ۱-۳-۲۸)

لہٰذا شری کرشن اصلی شخصیت اعظم بھگوان، حق مُطلق ہیں، رُوحِ مافوق اور لاشخصی برہمن دونوں کا سرچشمہ ہیں۔

شخصیتِ اعظم بھگوان کے سامنے ارجن کا اپنے بھائی بندوں پر ترحُم یقیناً نامناسب تھا۔ اس لئے شری کرشن نے لفظ کُوتہ یعنی (کہاں سے) کہہ کر اپنی حیرت ظاہر کی۔ آریاؤں یعنی مہذب انسانوں سے یہ اُمید نہیں تھی کہ وہ ایسے غیر مردانہ (غیر شریفانہ) جذبات ظاہر کریں گے۔ لفظ آریہ، اُن لوگوں

کے لئے استعمال ہوتا ہے، جو زندگی کی قدر جانتے ہیں اور جن کی تہذیب روحانی عرفان پر مبنی ہے۔ وہ اشخاص جو مادّی نظریۂ زندگی کی پیروی کرتے ہیں، نہیں جانتے کہ زندگی کا مقصد حقِ مطلق، وشنو یا بھگوان کا عرفان ہے۔ مادّی دُنیا کے ظاہری پہلوؤں سے گرویدہ ہونے کے سبب وہ نجات کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ مادّی بندش سے آزادی کا علم نہ رکھنے والے غیر آریہ کہلاتے ہیں۔ کھشتری ہوتے ہوئے بھی لڑنے سے گریز کر کے ارجن اپنے مقررہ فرائض سے منحرف ہو رہے تھے۔ یہ بُزدلی صرف غیر آریہ لوگوں کو زیب دیتی ہے۔ بُزدلی روحانی ترقی کے راستے میں حائل ہے اسی لئے شری کرشن کو ارجن کا ترحُّم اپنے عزیزوں کے لئے پسند نہیں آیا۔

شلوک۔۳

क्लैब्यं मा स्म गमः पार्थ नैतत्त्वय्युपपद्यते ।
क्षुद्रं हृदयदौर्बल्यं त्यक्त्वोत्तिष्ठ परन्तप ॥३॥

کلَیْبْیَم ماسْم گمَہ پارْتھ نَیْتَت تْوَیہ اُپَپدْیَتے
کشُدْرَم ہْردَیہ۔دَوُرْبلْیَم تْیکْتْوَوتِّشْٹھ پَرَنْتَپ

کلَیْبْیَم: نامردی؛ مَاسْم: مت؛ گمَہ: مغلوب ہو؛ پارْتھ: اے پرتھا کے بیٹے؛ نَ: کبھی نہیں؛ اَیْتَت: یہ؛ تْوَیہ: تمہیں؛ اُپَپدْیَتے: موزوں ہے؛ کشُدْرَم: ادنیٰ؛ ہْردَیہ: دل کی؛ دَوُرْبلْیَم: کمزوری؛ تْیکْتْوا: چھوڑ دو؛ اُتِّشْٹھ: اُٹھو؛ پَرَم۔تَپ: اے دشمنوں کو پسپا کرنے والے۔

ترجمہ

اے پرتھا کے بیٹے، اس پست ہمتی کے سامنے مت جُھکو۔ ایسی ذلیل نامردی تمہیں زیب نہیں دیتی۔ اس حقیر بُزدلی کو چھوڑو اور اُٹھو، اے دشمن کو مغلوب کرنے والے!

مفہوم

یہاں ارجن کو "پرتھا کا بیٹا" کہا گیا ہے۔ پرتھا یعنی کُنتی شری کرشن کی پھوپھی تھیں۔ اس تعلق سے ارجن شری کرشن کے رشتہ دار ہوئے۔ اگر کھشتری کا بیٹا مبارزطلبی پر بھی لڑنے سے گریز کرتا ہے تو صرف نام کا کھشتری ہے۔ اسی طرح براہمن کا بیٹا جو ناپاک عمل کرتا ہے، صرف نام کا براہمن ہے۔ ایسے کھشتری اور براہمن اپنے والدین کے نالائق بیٹے ہوتے ہیں۔ شری کرشن نہیں چاہتے تھے کہ ارجن کھشتری کا نالائق بیٹا بنے۔ ارجن شری کرشن کے سب سے زیادہ قریبی دوست تھے، اور شری کرشن رتھ پر براہِ راست اُن کی رہنمائی کر رہے تھے۔ اس باعثِ فخر رُتبے کے باوجود بھی اگر ارجن لڑائی سے مُنہ موڑ لیتے تو وہ بدنام کر دینے والے عمل کے مرتکب ہوتے، لہذا شری کرشن نے کہا کہ ارجن کا ایسا رویہ اُن کی شخصیت کے مطابق نہیں ہے۔ اس کے جواب میں ارجن یہ دلیل دے سکتے تھے کہ وہ نہایت باعزت بھیشم اور اپنے دوسرے رشتہ داروں کی خاطر فراخدلانہ رویے کی بناء پر لڑائی سے دستبردار ہو رہے ہیں، لیکن شری کرشن کے خیال میں اس قسم کی فراخدلی محض بُزدلی تھی۔ یہ جھوٹی فراخدلی کسی بھی معتبر شخص کے شایانِ شان نہیں۔ اس لئے ارجن جیسے اشخاص جو شری کرشن کی براہِ راست رہنمائی میں ہوں انہیں ایسی فراخدلی یا نام نہاد عدم تشدد کو ترک کر دینا چاہیئے۔

Scanned by CamScanner

شلوک-۴

अर्जुन उवाच
कथं भीष्ममहं संख्ये द्रोणं च मधुसूदन ।
इषुभिः प्रतियोत्स्यामि पूजार्हावरिसूदन ॥४॥

اَرْجُنَ اُوَاچَ
کَتھَمْ بِھیشْمَمْ اَہَمْ سَنْکھیے دْرَوْنَمْ چَ مَدھُسُوْدَنَ
اِشُبھِح پْرَتِیَوْتْشیَامِ پُوْجَارْہاوْ اَرِ۔سُوْدَنَ

اَرْجُنَ اُوَاچَ : ارجن نے کہا ؛ کَتھَمْ : کیسے ؛ بِھیشْمَمْ : بھیشم پر ؛ اَہَمْ : میں ؛ سَنْکھیے : لڑائی میں ؛ دْرَوْنَمْ : درون پر ؛ چَ : بھی ؛ مَدھُ۔سُوْدَنَ : اے مدھوکُش ؛ اِشُبھِح : تیروں سے ؛ پْرَتِیَوْتْشیَامِ : جوابی حملہ کروں ؛ پُوْجا۔اَرْہَوْ : وہ جو پوجنے کے لائق ہیں ؛ اَرِ۔سُوْدَنَ : اے دشمنوں کو مارنے والے ۔

ترجمہ

ارجن نے کہا اے دشمنوں کو ہلاک کرنے اور مدھو کو قتل کرنے والے ! بھیشم اور درون میرے لئے پرستش کے قابل ہیں؛ میں جوابی حملے میں اُن پر تیر کیسے چلاؤں ۔

مفہوم

بھیشم پتا مہا اور گرو درون آچاریہ جیسے معزز بزرگ ہمیشہ پرستش

کے قابل ہیں اُن کے حملہ کرنے پر بھی جوابی حملہ مُناسب نہیں ہے بزرگوں سے زبانی تکرار تک نہ کرنا اخلاقی تقاضا ہے اگر وہ بعض اوقات سخت سلوک بھی کریں تو بھی اُن کے ساتھ سختی سے پیش نہیں آنا چاہیئے۔ تب ارجن کے لیے اُن پر جوابی حملہ کرنا کیسے ممکن ہوسکتا ہے؟ کیا شری کرشن اپنے دادا اُگریسن یا اپنے گرو ساندی پنی مُنی پر کبھی حملہ کر سکتے ہیں؟ اس طرح ارجن نے شری کرشن کے سامنے لڑنے کے خلاف یہ دلائل پیش کیے۔

شلوک-۵

गुरूनहत्वा हि महानुभावान्
श्रेयो भोक्तुं भैक्ष्यमपीह लोके ।
हत्वार्थकामांस्तु गुरूनिहैव
भुञ्जीय भोगान् रुधिरप्रदिग्धान् ॥५॥

گُرُوْن اَہَتْوَا ہِ مَہانُبھَاوَانْ
شْرِیْیو بھُوکتُم بھَیْکشْیَم اَپِیہا لوکے
ہَتْوارتھ کاماںس تُ گُرُوْن اِہَیْوَ
بھُنجِیْیَہ بھُوگان رُدھِر۔ پْرَدِگدھانْ

گُرُوْن: معزز بزرگ؛ اَہَتْوَا: نہ مار کر؛ ہِہ: یقیناً؛ مہا۔ اَنُبھَاوَانْ: عظیم شخصیتیں؛ شْرِیْیَہ: یہ بہتر ہے؛ بھُوکتُم: زندگی کا لُطف اُٹھانا؛ بھَیْکشْیَم: بھیک مانگ کر؛ اَپِ: بھی؛ اِہ: اس زندگی میں؛ لوکے: اس دُنیا میں؛ ہَتْوَا: مار کر؛ اَرتھ: مفاد کے؛ کامانْ: خواہاں؛ تُ: لیکن؛ گُرُوْن: معزز بزرگوں کو؛

۲-۵

اِہہ : اس دنیا میں ؛ اَیوَ : یقیناً ؛ بُھنجیت : لُطف اُٹھانا ہوگا ؛ بھوگان : لُطف اندوز چیزیں ؛ رُدھِر : خون سے ؛ پردِگدھان : داغدار۔

ترجمہ

عظیم گرُوؤں کو قتل کر کے زندہ رہنے کے بجائے اس دُنیا میں بھیک مانگ کر جینا بہتر ہے۔ دنیا وی مفاد کے طالب ہونے کے باوجود وہ بزرگ ہیں، اگر میں اُن کو قتل کروں تو مجھے مسّرت بخشنے والی چیزیں خون سے آلودہ ہو جائیں گی۔

مفہوم

الہامی کتابوں کے مطابق جو گرُو نفرت انگیز کام کرتا ہے اور اپنی حسِ تمیز کھو دیتا ہے، قابل ترک ہے۔ دُریودھن سے مالی امداد پانے کی وجہ سے بھیشم دیو اور درون اُس کا ساتھ دینے پر مجبور تھے۔ حالانکہ محض مالی مفادات کے لئے اُنہیں ایسا کرنا مُناسب نہ تھا۔ ان حالات میں وہ گرُو جیسی عظمت کھو بیٹھے تھے۔ لیکن ارجن سوچتے تھے کہ وہ اب بھی اُن کے بزرگ ہیں، اور اُن کو مارنے کے بعد مادّی فائدہ اُٹھانے کا مطلب خون سے داغدار مالِ غنیمت کا لُطف اُٹھانا ہوگا۔

شلوک - ۶

न चैतद् विद्मः कतरन्नो गरीयो
यद् वा जयेम यदि वा नो जयेयुः ।
यानेव हत्वा न जिजीविषामस्
तेऽवस्थिताः प्रमुखे धार्तराष्ट्राः ॥६॥

نَ چَیتَدْ وِدْمَح کَترَنْ نو گَرِییو یَدْ وا جَیَیمَ یَدِ وا نو جَییُح
یان اَیوَ ہَتوا نَ جِجیوِشامَسْ تے 'وَستھِتاح پْرَمُکھے دھارترَاشٹراح

نَ : نہیں ؛ چَ : بھی ؛ اَیتَتْ : یہ ؛ وِدْمَح : جانتے ؛ کَترَتْ : کیا (کرنا) ؛ نَح : ہمارے لیے ؛ گَرِییو : بہتر ہے ؛ یَتْ وا : جو ؛ جَیَیمَ : ہم جیت جائیں گے ؛ یَدِ : اگر ؛ وا : یا ؛ نَح : ہم پر ؛ جَییُح : (وہ) فتح پالیں ؛ یان : جن کو ؛ اَیوَ : یقیناً ؛ ہَتوا : مار کر ؛ نَ : کبھی نہیں ؛ جِجیوِشامَح : (ہم) جینا چاہیں گے ؛ تے : وہ سب ؛ اَوَستھِتاح : واقع ہیں ؛ پْرَمُکھے : سامنے ؛ دھارترَاشٹراح : دھرت راشٹر کے بیٹے ۔

ترجمہ

ہم نہیں جانتے ہیں کہ بہتر کیا ہے اُن پر فتح پالینا یا اُن کا ہم پر فتح پانا۔ اگر ہم نے دھرت راشٹر کے بیٹوں کو قتل کر دیا تو ہمیں جینے کی مسرت نہیں رہے گی لیکن وہی اس وقت ہمارے سامنے (میدانِ جنگ میں) صف آراء ہیں۔

مفہوم

ارجن یہ فیصلہ نہ کر پا رہے تھے کہ وہ جنگ کریں اور غیر ضروری خونریزی کا خطرہ مول لیں۔ جو کھشتریوں کا فریضہ ہے۔ یا لڑائی سے گریز کر کے بھیک مانگ کر زندہ رہیں۔ اگر وہ دشمن پر فتح نہیں پاتے ہیں تو صرف بھیک پر اُن کا گزارہ ہوگا نہ یقینی فتح کی اُمید تھی، کیونکہ کسی طرف بھی فتح ہوسکتی تھی۔ اگر اُنکی فتح یقینی بھی ہوئی (کیونکہ وہ حق پر تھے) تب بھی جنگ میں مارے

جلنے والے دھرت راشٹر کے بیٹوں کے بعد پانڈوں کے لئے زندہ رہنا نہایت مشکل ہوگا۔ ان حالات میں فتح بھی اُن کے لئے دوسری قسم کی شکست ہوگی۔ ارجن کا یہ تمام سوچ بچار صاف طور پر ثابت کررہا تھا کہ وہ نہ صرف بھگوان کے ہی عظیم بھگت تھے بلکہ بڑے روشن خیال بھی تھے اور اپنے من اور حواس پر اُنہیں پورا قابو حاصل تھا۔ شاہی گھرانے میں پیدا ہونے پر بھی بھیک مانگ کر زندہ رہنے کی خواہش اُن کے ترک تعلق کی ایک اور علامت تھی۔ وہ واقعی پارسا تھے جیسا کہ اُن کی صفات سے اور اپنے روحانی گُرو شری کرشن کی ہدایت پر اُن کے اعتماد سے ظاہر ہوتا ہے۔ یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ ارجن نجات کے بالکل قابل تھے۔ جب تک حواس قابو میں نہ ہوں معرفت کی سطح پر پہنچنا ممکن نہیں، علم اور بھگتی کے بغیر نجات پانے کا کوئی امکان نہیں۔ اپنی ان تمام مادّی حیثیتوں میں ظاہر ہونے والے اوصاف کے علاوہ ارجن ان مذکورہ بالا روحانی صفات میں بھی کامل تھے۔

شلوک۔ ۷

कार्पण्यदोषोपहतस्वभावः
पृच्छामि त्वां धर्मसम्मूढचेताः ।
यच्छ्रेयः स्यान्निश्चितं ब्रूहि तन्मे
शिष्यस्तेऽहं शाधि मां त्वां प्रपन्नम् ॥७॥

کارْپَنْیَہ۔ دوشوپَہَت۔ سْوَبھاوَح
پرِچّھامِ تْوام دھرم۔ سَمّوڈھَہ۔ چیتاح

کارپنیہ دوشوپہت سوبھاوہ
پرچھامی توام دھرم سموڈھ چیتاہ
یچ چھریہ سیات نشچیتم برو ہی تن مے
ششیس تے ہم شادھی مام توام پرپنّم

کارپنیہ : بخیل کے ؛ دوش : عیب سے ؛ اپہت : مغلوب ؛ سو-بھاوہ : خصوصیت والا ؛ پرچھامی : میں پوچھ رہا ہوں ؛ توام : آپ سے ؛ دھرم : دین ؛ سموڈھ : اُلجھا ہوا ؛ چیتاہ : من ؛ یت : جو ؛ شریہ : تمام اچھائی ؛ سیات : ہو ؛ نشچیتم : تحقیق شدہ ؛ بروہی : بتائیے ؛ تت : وہ ؛ مے : میرے لئے ؛ ششیہ : شاگرد ؛ تے : آپ کا ؛ اہم : میں ؛ شادھی : ہدایت دیجیے ؛ مام : مجھے ؛ توام : آپ کی ؛ پرپنّم : پناہ شدہ۔

ترجمہ

اب میں اپنے فرض کے متعلق اُلجھ گیا ہوں اور بخل آمیز کمزوریوں کے سبب تمام اطمینانِ قلب کھو چکا ہوں۔ اس حالت میں، میں آپ سے دریافت کر رہا ہوں کہ مجھے صاف صاف بتائیے کہ میرے لئے کیا بہتر ہے۔ اب میں آپ کا مُرید ہوں اور اپنے آپ کی اپنی پناہ میں دے چکا ہوں۔ برائے کرم مجھے ہدایت دیجیے۔

مفہوم

یہ قانونِ قُدرت ہے کہ مادّی سرگرمیوں کا پورا انظام ہی سب کے لئے باعث تردّد ہے۔ تمام ویدک لٹریچر نے ہمیں یہ ہدایت کی ہے کہ ہمیں یہ دُنیاوی اُلجھنوں سے آزاد ہونے کے لئے کسی سچّے روحانی گرو تک رسائی حاصل کرنی چاہیئے۔
دُنیاوی اُلجھنیں جنگل کی آگ کی طرح ہی جو کسی کے بجھائے نہیں بجھتی۔ دنیا کی صورتحال کچھ ایسی ہے کہ یہ اُلجھنیں ہماری خواہش کے بغیر خود بخود پیدا

ہوتی ہیں۔ ویدک گیان کی ہدایت یہ ہے کہ ان پیچیدگیوں کو سلجھانے اور نجات کے علم اور طریقے کو سمجھنے کے لئے کسی روحانی گرو تک پہونچنا چاہئے۔ جو خود کسی (گرو) کا شاگرد ہو۔ ایک شخص کسی روحانی گرو کی نگرانی میں ہی ہر چیز کی حقیقت کو سمجھ سکتا ہے۔ کسی شخص کو دنیا کی اُلجھنوں اور پریشانیوں میں پھنسے رہنے کے بجائے کسی روحانی گرو تک پہونچنا چاہئے۔ یہ ہے اس شلوک کا نچوڑ۔

مادی پریشانیوں سے کون گھرا ہوا ہے؟ جو زندگی کے مسائل کے متعلق نہیں جانتا۔ برہد۔ آرنیک اُپنشد۔ (۳۔۸۔۱۰) میں پریشان شخص کی مندرجہ ذیل تعریف دی گئی ہے یو وا ایتد اکشرم گارگیو دتوا سمال لوکات پریتی سہ کرپنہ ایسا قابل رحم شخص وہ ہے جو زندگی کے مسئلوں کو انسان کی طرح حل نہیں کرسکتا اور جو کتے بلی کی طرح دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے، عرفانِ خودی کی سائنس کو سمجھے بغیر! وہ بخیل ہے۔" یہ انسانی شکل جاندار ہستی کا سب سے قیمتی سرمایہ ہے اس کے استعمال سے وہ زندگی کے مسائل کو حل کرسکتا ہے۔ اس لئے جو اس موقع سے پوری طرح فائدہ نہیں اٹھاتا وہ قابل رحم ہے۔ دوسری طرف برہمن وہ ہے جو عقل مندی سے اس جسم کا بھرپور استعمال کرکے زندگی کے مسائل سے آزاد ہو جائے۔ یہ ایتد اکشرم گارگی ودتوا اسمال لوکات پریتی سہ برہمنہ۔

کرپن، یعنی تنگ دل کنجوس اشخاص زندگی کے مادی نظریہ کے مطابق اپنے خاندان، سماج، وطن، وغیرہ سے بہت زیادہ لگاؤ رکھ کر اپنا قیمتی وقت ضائع کرتے ہیں۔ اکثر وہ "جلدی بیماریوں" کی بناء پر خاندانی زندگی سے یعنی بیوی سے، بچوں سے اور دوسرے افراد سے گہری وابستگی رکھتے ہیں۔ کرپن سوچتا ہے کہ وہ اپنے خاندان کے افراد کو موت سے بچا سکتا ہے یا اُس کے رشتہ دار ہی اُس کو موت کے منہ سے بچا سکتے ہیں۔ خاندان سے ایسی

وابستگی اپنے بچوں کی حفاظت کرنے والے ادنیٰ جانوروں میں ملتی ہے ارجن عقل مند ہونے کی بنا پر جانتے ہیں کہ خاندانی افراد سے اُن کا پیار اور موت سے بچانے کی اُن کی خواہش ہی اُن کی تمام پریشانیوں کا سبب ہے۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ لڑنا اُن کا فرض تھا وہ تنگ نظری کی وجہ سے اپنے فرائض کو سرانجام نہ دے سکے۔ اس لیے اب وہ عظیم الشان روحانی گرو شری سے قطعی حل دریافت کر رہے ہیں۔ اُنھوں نے بحیثیت شاگرد کے شری کرشن کے سامنے خود کو پیش کیا۔ وہ دوستانہ بات چیت ختم کرنا چاہتے ہیں۔ دراصل اُستاد اور شاگرد کی بات چیت بڑی گمبھیر ہوتی ہیں، اور اب ارجن بھی مسلمہ روحانی گرو کے سامنے بڑی سنجیدگی سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ شری کرشن بھگود۔گیتا کے علوم کے اصل روحانی گرو ہیں، اور ارجن گیتا کو سمجھنے والے پہلے شاگرد ہیں۔ ارجن نے بھگودگیتا کو کس طرح سمجھا اس کا بیان خود گیتا میں ہے۔ اس پر بھی دنیا کے بیوقوف عالم ڈھائی سے یہ کہتے ہیں کہ بھگوان شری کرشن کی نہیں بلکہ شری کرشن کے اندر اجنما وصف کی پناہ لینی چاہیئے شری کرشن کے ظاہر و باطن میں کوئی فرق نہیں ہے اِس حقیقت کو نہ سمجھتے ہوئے بھی جو بھگود۔گیتا کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے وہ بیشک اوّل درجہ کا نادان ہے۔

شلوک-۸

न हि प्रपश्यामि ममापनुद्याद्
यच्छोकमुच्छोषणमिन्द्रियाणाम् ।
अवाप्य भूमावसपत्नमृद्धं
राज्यं सुराणामपि चाधिपत्यम् ॥८॥

نَ ہِہ پْرَپَشْیامِ مَماپَنُدْیادْ یَچْ چھوکَمُچھوشَنَمْ اِنْدرِیاناَمْ
اَواپْیہ بھُوماوَسَپَتْنَمْ رِدّھَمْ راجْیَمْ سُراناَمْ اَپِ چادِھپَتْیَمْ

نَ : نہیں ؛ ہِ : یقیناً ؛ پْرَپَشْیَامِ : میں دیکھتا ہوں ؛ مَمَ : میرا ؛ اَپَنُدْیَاتْ : دور کر سکے ؛ یَتْ : جو ؛ شُوکَمْ : رنجیدگی ؛ اُچھوشَنَمْ : سوکھانے والے ؛ اِنْدْرِیَانَامْ : حواس کو ؛ اَوَاپْیَه : پاکے ؛ بھُومَو : زمین پر ؛ اَسَپَتْنَمْ : بلغیر حریف کے ؛ رِدّھَمْ : مال و دولت سے بھرپور ؛ رَاجْیَمْ : سلطنت ؛ سُرَانَامْ : دیوتاؤں کا ؛ اَپِ : بھی ؛ چَ : اور ؛ آدھِپَتْیَمْ : حاکمیت۔

ترجمہ

میں ایسا کوئی ذریعہ نہیں دیکھتا ہوں جو میرے حواس کو معطل کردینے والے رنج کو دور کر سکے۔ میں اس رنج وغم کو دھرتی پر لاثانی سلطنت اور جنت کا سا اقتدار عالی حاصل کرنے پر بھی نہ بھلا سکوں گا۔

مفہوم

اگرچہ ارجن اخلاقی ضابطوں اور مذہبی اصولوں پر مبنی بہت سی دلیلیں پیش کر رہے تھے مگر ایسا لگتا تھا کہ وہ اپنے روحانی گرو بھگوان شری کرشن کی مدد کے بغیر اپنا اصلی مسئلہ حل کرنے کے قابل نہیں تھے۔ وہ جان گئے تھے کہ اُن کا نام نہاد علم اُس مشکل کو حل نہیں کر سکتا جو اُن کے تمام وجود کو کھوکھلا کر رہی تھی۔ بھگوان شری کرشن جیسے روحانی گرو کی مدد کے بغیر ایسی اُلجھنوں کو حل کرنا ان کے لئے ممکن نہ تھا۔ زندگی کے مسائل کو حل کرنے کے لئے اکاڈیمک معلومات، علم وفضل، بلند رتبہ وغیرہ سب غیر مفید ہیں۔ صرف شری کرشن جیسے روحانی گرو ہی ان الجھنوں کو دور کر سکتے ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ ایسا روحانی گرو جس میں سو فیصدی کرشن آگہی ہو، وہی روحانی گرو ہے، کیونکہ اُن میں زندگی کے مسائل کو حل کرنے کی بھرپور قابلیت ہے۔ شری چیتنیہ مہاپربھو کا قول ہے کہ جو کرشن کی سائنس سے آگاہ ہوں وہ گرو بننے کے قابل ہیں خواہ اُن کی سماجی پوزیشن کچھ بھی ہو۔

کِبَا وِپْرَ کِبَا نیاسی شُودْرَ کینے نَیَه یَیْ کرشن تَتوَ وِیتَا سَیْ گُرو ہَیَه

"اس کی کوئی اہمیت نہیں کہ ایک شخص وِپر یعنی ویدک علم کا فاضل اسکالر،

سنیاسی (تارک الدنیا) یا پیدائشی شودر ہی کیوں نہ ہو۔ اگر وہ کرشن کی سائنس کا ماہر ہے وہ کامل اور اصل گرو ہے۔" (چیتنیہ چرت امرت۔ مدھیا۔ ۸-۱۲۸)
پس جو کرشن آگاہی کی سائنس کا ماہر نہیں ہے وہ اصل گرو نہیں ہو سکتا۔ ویدک لٹریچر میں بھی یہ کہا گیا ہے کہ:

شَٹ۔کَرمَ۔نِپُنو وِپرو منتْرَ۔تنتْرَ۔وِشارَدح
اَوَیشنَوو گُرور نَ سیاد وَیشنَوح شوَ۔پَچو گُروح

"تمام ویدک مضامین میں ماہر برہمن ہونے کے باوجود اگر کوئی ویشنو یعنی کرشن کی سائنس کا ماہر نہیں ہے تو وہ روحانی گرو بننے کے قابل نہیں ہو سکتا اس کے برعکس کمتر ذات کے خاندان میں پیدا ہوا شخص اگر ویشنو ہے یعنی کرشن شعور میں کامل ہے تو وہ روحانی گرو بننے کا پورا اہل ہے۔" (پدم پران)

مادی ہستی کے مسائل۔ پیدائش، بڑھاپا، بیماری اور موت دولت اکٹھا کرنے سے یا اقتصادی ترقی سے حل نہیں کیے جا سکتے۔ دنیا کے بہت سے حصوں میں ایسی ریاستیں ہیں جو تمام ضروریاتِ زندگی اور دولت سے مالا مال ہیں اور اقتصادی طور پر ترقی یافتہ ہیں، پھر بھی وہاں مادی زندگی کے مسائل موجود ہیں۔ وہ مختلف طریقوں سے سکون کو تلاش کرتی ہیں، لیکن وہ حقیقی خوشی تبھی پا سکتی ہیں جب وہ شری کرشن کے اصلی نمائندے یعنی کرشن آگاہ شخص کے ذریعے شری کرشن یا بھگود۔گیتا اور شریمد بھاگوتم سے ہدایت حاصل کریں جو کرشن سائنس کے خزانے میں مستقل ہیں۔

اگر اقتصادی ترقی یا مادی آسائشیں کسی کے خاندان، معاشرے، قوم یا بین الاقوامی مجبوریوں کے رنج و غم کو دور کر سکتیں، تو ارجن یہ نہ کہتے کہ زمین پر لاثانی سلطنت یا آسمانی سیاروں پر دیوتاؤں جیسا اقتدارِ اعلیٰ اس کی سوگواری کو دور کرنے کے قابل نہیں ہو گا۔ بالآخر انھوں نے کرشن آگہی میں ہی پناہ ڈھونڈی اور یہی امن و سکون حاصل کرنے کا صحیح راستہ ہے اقتصادی ترقی یا دنیا پر اقتدار کا کسی لمحے بھی مادی قدرت کے تغیرات سے خاتمہ ہو سکتا ہے۔ یہاں تک کہ بہشتی زندگی

بھی جیسے انسان آجکل چاند پر تلاش کر رہے ہیں ایک ہی جھٹکے میں ختم ہو سکتی ہے۔ بھگود۔ گیتا اس کی تصدیق کرتی ہے : ——— کشینے پُنیے مَرتیہ لوکم وشنتِ۔

"جب اعمال خیر کے نتائج ختم ہو جاتے ہیں تو انسان خوشیوں کی انتہا سے پھر زندگی کی ادنیٰ ترین سطح پر گر جاتا ہے" اس دُنیا میں بہت سے سیاست دان بھی اس طرح زوال پذیر ہوئے ہیں۔ اس طرح کی زوال پذیری سے زیادہ سے زیادہ محرومی و مایوسی کی وجوہ پیدا ہوتی ہیں۔

اگر ہم محرومی کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنا چاہیں تو ارجن کی پیروی کرتے ہوئے شری کرشن کی پناہ لینی ہوگی۔ ارجن نے شری کرشن سے اپنی اُلجھن کو واضح طور پر حل کرنے کی التجا کی اور یہی کرشن آگہی کا طریقہ ہے۔

شلوک۔۹

सञ्जय उवाच
एवमुक्त्वा हृषीकेशं गुडाकेशः परन्तपः ।
न योत्स्य इति गोविन्दमुक्त्वा तूष्णीं बभूव ह ॥९॥

سَنجَیہ اُوَاچ
اَیوَم اُکتوا ہرِشیکیشَم گُڈاکیشَہ پَرنتپَہ
نَ یوتسیہ اِتِ گووِندَم اُکتوا تُشنیم بَبھووَ ہَ

سَنجَیہ اُوَاچ : سنجے نے کہا ؛ اَیوَم : اس طرح ؛ اُکتوا : کہہ کر ؛ ہرِشیکیشَم : شری کرشن (حواس کے مالک) کو ؛ گُڈاکیشَہ : جہالت پر فتح پانے والا (ارجن) ؛ پَرنتپَہ : دشمنوں کو زیر کرنے والا ؛ نَ یوتسیہ : میں نہیں لڑوں گا ؛ اِتِ : یہ ؛ گووِندَم : شری کرشن، حواسوں کو خوشی دینے والے سے ؛ اُکتوا : کہہ کر ؛

تُوشْنِیْمْ: خاموش، بَبھُوْوَ: ہو گیا؛ ہَ - یقیناً ۔

ترجمہ

سنجے نے کہا: یہ کہہ کر دشمنوں پر فتح پانے والے ارجن نے شری کرشن سے کہا "گووند، میں نہیں لڑوں گا" پھر خاموش ہو گیا۔

مفہوم

دھرت راشٹر یہ جان کر بڑا خوش ہوا ہوگا کہ ارجن لڑنا نہیں چاہتے اور لڑنے کے بجائے بھکاری بننے کے لئے میدانِ جنگ کو چھوڑ رہے ہیں۔ لیکن سنجیہ یہ کہہ کر اُسے پھر مایوس کردیا کہ ارجن "پرنتپ"، یعنی دشمنوں پر فتح پانے کا پوری طرح اہل ہے۔ خاندانی لگاؤ کی وجہ سے عارضی غم سے کچھ وقت کے لئے مغلوب ہو جانے کے باوجود ارجن نے بحیثیت شاگرد کے عظیم ترین روحانی گرُو بھگوان شری کرشن کی پناہ لی۔ اِس سے پتہ چلتا تھا کہ ارجن جلدی خاندانی لگاؤ سے پیدا ہونے والے وقتی رنج و غم سے چھٹکارا پالیں گے اور عرفانِ خودی یعنی کرشن آگہی کے کامل علم سے فیضیاب ہو کر یقیناً لڑیں گے۔ اِس طرح دھرت راشٹر کی خوشی ایک بار پھر نا اُمیدی میں بدل جائے گی، کیونکہ ارجن شری کرشن سے نورِ ہدایت پا کر یقیناً تا آخر لڑیں گے۔

شلوک - ۱۰

तमुवाच हृषीकेशः प्रहसन्निव भारत
सेनयोरुभयोर्मध्ये विषीदन्तमिदं वचः ॥१०॥

تَمْ اُوَاچَ ہْرِشِیکیشَح پْرَہَسَنْ اِوَ بھَارَتَ
سینَیور اُبھَیور مَدھیے وِشِیدَنْتَمْ اِدَمْ وَچَح

تَمْ: اُن سے؛ اُوَاچَ: کہا؛ ہْرِشِیکیشَح: حواس کے مالک کرشن نے؛ پْرَہَسَنْ اِوَ: ہنستے ہوئے؛ بھَارَتَ: اے دھرت راشٹر، بھرت کی اولاد؛ سینَیوح: افواج کے؛ اُبھَیوح: دونوں کی؛ مَدھیے: درمیان؛ وِشِیدَنْتَمْ: رنجیدگی میں ڈوبے ہوئے؛ اِدَمْ: مندرجہ ذیل؛ وَچَح: الفاظ۔

ترجمہ

اے بھرت کی اولاد! شری کرشن نے دونوں فوجوں کے درمیان غم زدہ ارجن سے مسکراتے ہوئے یہ الفاظ کہے۔

مفہوم

بات چیت بے تکلف دوستوں یعنی ہرشی کیش اور گوڈاکیش کے درمیان ہو رہی تھی، بطور دوست وہ دونوں ایک ہی سطح پر تھے لیکن ایک اپنے آپ دوسرے کا پیرو بن گیا۔ شری کرشن مسکرا رہے تھے کیونکہ اُن کے دوست نے پیرو بننے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ سب کے بھگوان ہوتے ہوئے وہ ہر ایک کے مالک ہیں اور ہمیشہ مافوق پوزیشن میں ہیں۔ پھر بھی بھگوان اپنے بھگت کے لیے، اُس کی تمنا کے مطابق دوست، بیٹا یا عاشق بننے پر راضی ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جب انہیں گرو مان لیا گیا تو اُنھوں نے ایکدم وہی کردار اختیار کر لیا اور ہنما سب سنجیدگی کے ساتھ اُستاد کی طرح شاگرد کو ہدایت دینے لگے۔ بظاہر اُستاد اور شاگرد کی بات چیت دونوں افواج کے سامنے کھلم کھلا ہوئی تاکہ سب ہی فیضیاب ہوں۔ لہٰذا بھگود۔گیتا کا عالمگیر پیام و کلام کسی خاص شخص، سماج یا

طبقے کے لئے نہیں، بلکہ سب کے لئے ہے۔ اور دوست یا دشمن دونوں اسے سننے کے لئے برابر کے حقدار ہیں۔

شلوک - ۱۱

श्रीभगवानुवाच
अशोच्यानन्वशोचस्त्वं प्रज्ञावादांश्च भाषसे ।
गतासूनगतासूंश्च नानुशोचन्ति पण्डिताः ॥११॥

شری بھگوان اُواچ
اَشوچیان اَنوشوچس تُوَم پرَجنا۔واداںش چ بھاشسے
گتا سُون اَگتا سُونش چ ناَنوشوچنت پنڈِتہ

شری بھگوان اُواچ: شخصیتِ اعظم بھگوان نے فرمایا؛ اَشوچیان: قابلِ سوگ نہیں ہیں؛ اَنوشوچح: سوگ کر رہا ہے؛ تُوَم: تو؛ پرَجنا۔وادان: عالمانہ باتیں؛ چ: بھی؛ بھاشسے: بولتے ہوئے؛ گتا سُون: جن کی زندگی چلی گئیں ہیں؛ اَگتا سُون چ: اور جن کی زندگی نہیں گذری گئیں ہیں؛ نَ: کبھی نہیں؛ اَنوشوچنتِ: سوگ کرنا؛ پنڈِتاح: عالم۔

ترجمہ

شخصیتِ اعظم بھگوان نے فرمایا: ارجن! اہلِ علم کی طرح باتیں کرنے کے باوجود تُو ان کے لئے سوگ منا رہا ہے جو سوگ کے قابل نہیں۔ جو دانشمند ہوتے ہیں وہ نہ زندوں کا سوگ مناتے ہیں نہ مردوں کا!

مفہوم

بھگوان نے فوراً گرو کی حیثیت اختیار کر لی اور طالب علم کو بالواسطہ نادان کہہ کر اُس کو تنبیہ کی۔ بھگوان نے کہا، ”عالموں کی طرح گفتگو کر رہا ہے، لیکن اتنا بھی نہیں جانتا کہ عالم کسے کہتے ہیں۔ عالم وہ ہے جو جانتا ہے کہ جسم کیا ہے اور روح کیا ہے وہ جسم کا کسی مقام پر سوگ نہیں کرتے نہ زندہ حالت میں نہ مُردہ حالت میں۔“ جیسا کہ اگلے ابواب میں بیان کیا جائے گا، یہ صاف ظاہر ہے کہ علم کے معنی، جسم اور روح کا علم اور یہ جاننا ہے کہ ان کا مالک و منتظم کون ہے۔ ارجن نے دلیل کے طور پر کہا کہ سیاست یا سوشیالوجی کے بجائے مذہب کو زیادہ اہمیت حاصل ہے لیکن ارجن کو یہ علم نہ تھا کہ جسم، روح اور عظمت کا ملہ کا علم مذہبی رسوم سے زیادہ وقعت رکھتا ہے۔ اس علم سے بے بہرہ ہونے کے سبب انہیں اپنے آپ کو عالم انسان کی شکل میں پیش نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ چونکہ وہ عالم نہیں تھے، اس لئے وہ ان لوگوں کا سوگ منانے پر تیار تھے۔ جو اس قابل نہ تھے۔ جسم پیدا ہوتا ہے تو اس کا خاتمہ بھی ضرور ہوگا۔ اس لئے جسم اتنا اہم نہیں جتنی کہ روح۔ جو اس حقیقت سے واقف ہے وہ درحقیقت عالم ہے کیونکہ جسم خواہ کسی حالت میں ہو اُس کے لئے سوگ منانے کا کوئی سبب نہیں۔

شلوک-۱۲

न त्वेवाहं जातु नासं न त्वं नेमे जनाधिपाः ।
न चैव न भविष्यामः सर्वे वयमतः परम् ॥१२॥

نَ تْوَیْوَاہَمْ جَاتُ نَاسَمْ نَ تْوَمْ نیمے جَنَادھِپاح
نَ چَئیْوَ نَ بھَوِشْیَامَح سَروے وَیَمَتَح پَرَمْ

نَ : کبھی نہیں؛ تُ ، تو ؛ اَیوَ : یقیناً؛ اَہم : میں؛ جاتُ : کبھی بھی؛
نَ : نہیں؛ آسَمْ : تھا؛ نَ : نہیں (تھا)؛ تُوَم : تو؛ نَ : نہیں (تھے)؛
اِمے : یہ سب ہی؛ جَنَ۔اَدِھپاح : راجے؛ نَ : کبھی نہیں؛ چَ : بھی؛ اَیوَ : یقیناً؛
نَ : نہیں؛ بھوِشیامح : رہیں گے؛ سَروے وَیَم : ہم سب؛ اَتح پَرَم : اس سے آگے۔

ترجمہ

ایسا کوئی وقت نہیں آیا جب میں نہیں تھا، تو نہیں تھا، یہ سارے مہاراجے نہیں تھے، نہ ہی ایسا کبھی وقت آئیگا جب ہم سب نہیں رہیں گے۔

مفہوم

ویدوں، کٹھ اُپنشد اور شوِے تا شوتر اُپنشد میں یہ کہا گیا ہے کہ شخصیتِ اعظم بھگوان جاندار ہستیوں کو اُن کے عمل اور ردّ عمل کے مطابق مختلف اجسام دیتے ہوئے اُن کے وجود کو قائم رکھتے ہیں۔ شخصیتِ اعظم بھگوان اپنے مکمل اجزا کے ذریعے ہر جاندار ہستی کے دل میں براجمان ہیں۔ عارف صفت لوگ جو ظاہر و باطن دونوں میں ایک ہی شخصیت اعظم بھگوان کو دیکھ سکتے ہیں وہی دراصل مکمل اور ابدی سکون پاتے ہیں۔

نِتیو نِتیانام چیتنش چیتنانام ایکو بہونام یو ودھاتی کامان
تَم آتم۔ستھم یے نُپشینتی دھیراس تیشام شانتح شاشوتی نیتریشام

(کٹھ اُپنشد ۲-۲-۱۳)

جو ویدک سچائی ارجن کو دی گئی تھی وہی دُنیا کے اُن سب اشخاص کو دی جا رہی ہے جو اپنے آپ کو بڑا عالم ظاہر کرتے ہیں لیکن دراصل بہت کم علم رکھتے ہیں۔ بھگوان صاف صاف کہتے ہیں کہ وہ بذاتِ خود ارجن اور تمام راجے جو میدانِ جنگ میں اکٹھے ہوئے ہیں، ابدی طور پر غیر فانی ہستیاں ہیں اور یہ کہ جاندار ہستیوں کی مقید اور نجات یافتہ دونوں حالتوں میں وہ اُن سب کو قائم رکھنے والے ہیں۔ شخصیتِ اعظم بھگوان مافوق اور برتر شخصیت ہیں اور اُن کے دائمی ساتھی ارجن کا اور وہ تمام راجے مہاراجے جو وہاں اکٹھے ہوئے تھے

اپنی اپنی ابدی انفرادیت کے مالک ہیں ایسا نہیں کہ وہ ماضی میں انفرادی طور پر موجود نہیں تھے، اور یہ بھی نہیں کہ وہ دائمی اشخاص نہیں رہیں گے۔ ان کی انفرادیت ماضی میں قائم تھی، اور انفرادیت مستقبل میں بدستور قائم رہے گی۔ اس لئے کسی کے لئے بھی ماتم کرنے کا کوئی سبب نہیں ہے۔

مایا وادیوں کا نظریہ یہ ہے کہ مایا یعنی طلسم فریب سے جدا ہونے اور نجات پانے کے بعد انفرادی روح لاشخصی برہمن میں مدغم ہوکر اپنا تشخص کھو بیٹھتی ہے۔ قادر کل شری کرشن اس نظریئے کی تائید نہیں کرتے نہ ہی اس نظریئے کی، کہ ہم انفرادیت کا صرف مقیّد حالت میں تصور کرتے ہیں، اس شلوک میں شری کرشن صاف صاف کہتے ہیں کہ بھگوان اور جاندار ہستیوں کی اپنی اپنی انفرادیت مستقبل میں بھی دائمی طور پر بدستور قائم رہے گی جس کی اُپنشدوں میں تصدیق کی گئی ہے شری کرشن کا یہ بیان مُستند ہے کیونکہ شری کرشن فریب خوردہ نہیں ہو سکتے۔ اگر انفرادیت بنیادی حقیقت نہیں ہوتی تو شری کرشن نے اس پر اتنا زور نہ دیا ہوتا۔ مایا وادی یہ دلیل دے سکتا ہے کہ شری کرشن کی مذکورہ انفرادیت کا تصور روحانی نہیں بلکہ مادّی ہے۔ لیکن اگر انفرادیت کے تصور کو مادّی مان بھی لیا جائے تب بھی شری کرشن کی انفرادیت میں کوئی کیسے امتیاز کر سکتا ہے؟ شری کرشن اپنے ماضی اور مستقبل کی انفرادیت پر اس طرح اصرار نہ کرتے، انھوں نے اپنی انفرادیت کا مختلف طریقوں سے اقرار کیا ہے، اور لاشخصی برہمن کو اُن کے ماتحت بتایا ہے۔ شروع سے ہی شری کرشن کی اپنی انفرادیت روحانی ہے۔ اگر اُنہیں منفرد شعور رکھنے والی عام مُقیّد روح مان لیا جاتا ہے، تب اُن کی بھگود گیتا کی بحیثیت مُستند الہامی کتاب کے کوئی وقعت نہیں رہ جائے گی۔ چار قسم کی انسانی خامیوں والا عام آدمی قابلِ سماعت پیغام کی نہیں بلکہ صرف فضول تعلیم دے سکتا ہے گیتا ایسے لڑیچر سے بالاتر ہے۔ کوئی بھی الہامی کتاب بھگود گیتا کا مقابلہ نہیں کر سکتی ہے۔ اگر شری کرشن کو معمولی آدمی مان لیا جائے تو گیتا کی تمام اہمیت ختم ہو جاتی ہے۔

مایا وادی بحث کرتے ہیں کہ دوئی جس کا اس شلوک میں ذکر ہے روائتی ہے

اور یہ جسم سے متعلق ہے۔ لیکن پچھلے شلوک میں ایسا جسمانی نظریہ پہلے ہی رد کیا جا چکا ہے۔ جاندار ہستیوں کے جسمانی نظریئے کو رد کر کے پھر شری کرشن کے لئے یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ جسم پر مبنی ایک مفروضہ قائم کر لیں۔ لہٰذا انفرادیت روح کی وجہ سے ہے، اور شری رامانج جیسے عظیم آچاریوں نے اس کی تائید کی ہے۔ گیتا کے بھی کئی اشلوکوں میں صاف بیان کیا گیا ہے کہ یہ روحانی انفرادیت صرف بھگوان کے بھگتوں کی سمجھ میں آتی ہے۔ جو لوگ شری کرشن شخصیت اعظم بھگوان سے حسد کرتے ہیں اُن کی اس عظیم تصور تک حقیقی رسائی نہیں ہو سکتی۔ گیتا کے پیغام کو سمجھنے میں غیر بھگتوں کا رویہ ایسا ہے جیسا کہ شہد کی بوتل پر چاٹنے والی مکھی کا۔ بوتل کو کھولے بغیر شہد کا ذائقہ نہیں چکھا جا سکتا۔ اسی طرح بھگود۔گیتا کے اسرار کو صرف بھگت ہی سمجھ سکتے ہیں، اور دوسرا کوئی اس کا ذائقہ نہیں چکھ سکتا، جیسا کہ چوتھے باب میں بیان کیا گیا ہے۔ شری بھگوان کے وجود سے حسد کرنے والے تو گیتا کی روح کو چھو بھی نہیں سکتے ہیں۔ لہٰذا گیتا کی مایا وادی تشریح مکمل سچائی کی نہایت گمراہ کُن شکل ہے۔ شری چیتنیہ مہاپربھو نے مایا وادیوں کی تعبیرات پڑھنے سے ہمیں منع کیا ہے اور تنبیہ کی ہے کہ جو مایا وادی فلسفے کو تسلیم کرتا ہے وہ گیتا کے اصلی راز کو سمجھنے کی تمام طاقت کھو دیتا ہے۔ اگر انفرادیت کا تعلق محسوس کائنات سے ہی ہوتا تو بھگوان کی تعلیم کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ انفرادی روح اور بھگوان کی دوئی ابدی حقیقت ہے، اور ویدوں نے اس کی تصدیق کی ہے جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

شلوک۔ ۱۳

देहिनोऽस्मिन् यथा देहे कौमारं यौवनं जरा ।
तथा देहान्तरप्राप्तिर्धीरस्तत्र न मुह्यति ॥१३॥

دیہنوؕ، سمن یتھا دیہے کومارم یَووَنم جرا
تتھا دیہانتر۔ پراپتر دھیرس تتر نَ مُہیَتِ

دیہنح : جسم؛ اسمن : اس؛ یتھا : جیسے؛ دیہے : جسم؛ کومارم : لڑکپن؛ یَووَنم : جوانی؛ جرا : بڑھاپا؛ تتھا : ویسے ہی؛ دیہہ۔انتر : دوسرے جسم کا؛ پراپتح : حصول (ہوتا ہے)؛ دھیرح : متین؛ تتر : ایسا ہونے پر؛ نَ : کبھی نہیں؛ مُہیَتِ : فریب زدہ۔

ترجمہ

جس طرح روح، اس جسم کے اندر، بچپن، جوانی، بڑھاپے کے دور سے گذرتی رہتی ہے اسی طرح موت کے وقت روح دوسرے جسم میں منتقل ہوجاتی ہے ایسے تغیر سے حقیقت پسند شخص اُلجھتا نہیں ہے۔

مفہوم

ہر جاندار ہستی ایک انفرادی روح کی مالک ہے۔ وہ ایسا جسم ہر لمحہ بدل رہی ہے۔ کبھی بچے کی شکل میں، کبھی نوجوان کی اور کبھی بوڑھے کے روپ ہیں۔ لیکن ان سب مختلف حالتوں میں وہی روح کسی تبدیلی کے بغیر رہتی ہے۔ آخرکار موت کے وقت یہ روح اس جسم کو ترک کردیتی ہے اور دوسرے جسم میں آجاتی ہے۔ اسی طرح اگلے جنم میں بھی روح کے لئے کوئی نہ کوئی مادّی یا روحانی جنم لینا یقینی ہے اس لئے بھیشم اور درون کی موت کے خیال سے ارجن کی سوگوار کی بیکار تھی، کیونکہ وہ موت کے ذریعے پُرانے جسم کو چھوڑ کر نئے جسم حاصل کرلیں گے۔ ان کا شباب پھر واپس آجائے گا اس خیال سے تو ارجن کو تو خوش ہونا چاہیئے تھا۔ انسانی اعمال کے مطابق جسم کی یہ تبدیلیاں سُکھ یا دُکھ کا سبب ہوتی ہیں۔

بھیشم اور درون کو پاک روحوں کے مالک ہونے کے سبب اگلے جنم میں روحانی

اجسام پانے تھے یا پھر کم سے کم بہشتی جسم میں جنت کے اندر اعلیٰ مادّی مسّرت حاصل کرنا تھی۔ ان میں سے کوئی حالت بھی سوگواری کی وجہ نہیں ہو سکتی۔ انفرادی روح۔ برتر روح اور فطرت کی روحانی اور مادّی تشکیل کو جاننے والا شخص دھیرہ یعنی سنجیدہ ترین انسان کہلاتا ہے۔ ایسا انسان جسموں کی تبدیلی سے کبھی فریب نہیں کھاتا ہے۔

پاک روح کی وحدت کا مایا وادی نظریہ قابلِ تسلیم نہیں ہے کیونکہ روح کو اجزاء میں تقسیم نہیں کیا جا سکتا اگر اِس مایا وادی اصول کو قبول کر لیا جائے کہ روح برتر ہی مختلف انفرادی روحوں کی شکل میں تقسیم کی گئی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ روحِ مافوق قابلِ تقسیم یا تغیر پذیر ہے لیکن یہ نظریہ عظیم روح کے غیر تغیر پذیر نظریے کے بالکل خلاف ہے۔ جیسا کہ گیتا میں تصدیق کی گئی ہے، شخصیت اعظم بھگوان کے اجزاء ابدی (سناتن) ہیں اور وہ "شدہ" کہلاتے ہیں یعنی مادّی قدرت میں تنزل پذیر ہوتا اُن کا رُجحان ہے۔ یہ حصّے ہمیشہ جزوی رہتے ہیں، نجات کے بعد بھی انفرادی روح جزوی ہی رہتی ہے۔ لیکن نجات پا لینے کے بعد تو شخصیت اعظم بھگوان کے ساتھ آنند اور مکمل علم کے عالم میں ابدی زندگی گذارتی ہے۔ ہر ایک جسم میں انفرادی روح کے علاوہ روحِ مافوق یعنی پرماتما کی موجودگی کو انعکاس کی مثال سے سمجھا جا سکتا ہے۔ جب آسمان پانی میں منعکس ہوتا ہے۔ تو سورج اور چاند اور ستاروں کی بھی عکاسی کرتا ہے۔ ستاروں کا مقابلہ جاندار ہستیوں سے کیا جا سکتا ہے جبکہ سورج یا چاند کا شخصیت اعظم بھگوان سے۔ جزوی پاک روح کی نمائندگی ارجن کرتے ہیں اور عظیم روحِ مافوق عظیم الشان شخصیت رکھنے والے یعنی بھگوان شری کرشن ہیں۔ یہ دونوں ایک ہی سطح پر نہیں ہیں، جیسا کہ چوتھے باب کے شروع میں ظاہر ہوگا۔ اگر یہ مان لیا جائے کہ ارجن شری کرشن کے ساتھ ایک ہی سطح پر ہیں، یعنی شری کرشن ارجن سے بلند تر نہیں ہیں، تو اُن کا اُستاد اور شاگرد کا رشتہ بے معنی ہو جاتا ہے۔ اگر دونوں مایا سے فریب خوردہ ہیں تو ایک کو دوسرے کا اُستاد بن کر اُسے تعلیم دینے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ کیونکہ جو خود مایا

کے شکنجوں میں جکڑا ہوا ہو تو اُس کے لئے غیر مستند اُستاد کی تعلیم بھی بے سود ہو گی۔ لہذا یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ شری کرشن عظیم الشان مالک ہیں اور وہ مایا سے فریب کھائی ہوئی جاندار ہستی ارجن سے ہمیشہ بالاتر ہیں۔

شلوک-۱۴

मात्रास्पर्शास्तु कौन्तेय शीतोष्णसुखदुःखदाः ।
आगमापायिनोऽनित्यास्तांस्तितिक्षस्व भारत ॥१४॥

مَاترا سپَرشاس تُ کَونتیَیہ شیتوشن سُکھ۔ دُکھ۔ دَاح
آگماپاینو، نِتیاس تامس تِتِکششو بھَارَت

مَاترَا۔ سپَرشَاح : حسیاتی اِدراک ؛ تُ : تو ؛ کَونتیَیہ : اے کنتی کے بیٹے ؛ شِیت : سرما ؛ اُشن : گرما ؛ سُکھ : خوشی ؛ دُکھ : اور درد ؛ دَاح : دینے والا ؛ آگمَ : ظاہر ہونا ؛ اَپایِنَح : غائب ہونا ؛ نِتیاح : غیر مستقل ؛ تَان : اُن سب کو ؛ تِتِکششو : ذرہ سہنے کی کوشش کر ؛ بھَارَت : اے بھرت خاندان کی اولاد۔

ترجمہ

اے کُنتی کے بیٹے ! دُکھ اور سُکھ کا غیر مستقل اظہار سردی اور گرمی کے آنے اور جانے کی طرح ہے یہ حس ادراک سے پیدا ہوتا ہے۔ اے بھرت کے چشم و چراغ تو انہیں برداشت کر۔

مفہوم

فرض کو ٹھیک طرح سے ادا کرنے کے لئے ہمیں خوشی اور غم کی ناپائیداری کو

برداشت کرنا سیکھنا ہوگا۔ ویدک فرمان کے مطابق ہمیں صبح سویرے ماگھ (جنوری، فروری) کے مہینے کے دوران بھی غسل کرنا ہوتا ہے۔ اُس وقت نہایت سردی ہوتی ہے؛ لیکن اس کے باوجود جو آدمی مذہبی اصولوں پر قائم رہتا ہے غسل کرنے سے نہیں ہچکچاتا۔ اسی طرح عورت موسم گرما کے سب سے گرم حصے، مئی اور جون کے مہینوں میں رسوئی میں کھانا پکانے سے نہیں ہچکچاتی۔ آب و ہوا کی مشکلات کے باوجود بھی اپنا فرض ادا کرنا لازم ہے۔ اسی طرح لڑنا کھشتریوں کا مذہبی اصول ہے، چاہے دوست یا رشتہ داروں سے ہی کیوں نہ لڑنا پڑے۔ کسی حالت میں بھی ہمیں اپنے فرض سے مُنہ نہیں موڑنا چاہیئے۔ معرفت کا مقام پانے کے لئے اصول کے مقرّرہ قواعد اور ضوابط کی پیروی کرنا ہوگی، کیونکہ علم اور بھگتی کے سبب ہی مایا (فریب) کے چنگل سے نجات پائی جا سکتی ہے۔

ان دونوں نام جن سے ارجن کو مخاطب کیا گیا ہے، اہم ہیں۔ اُنہیں کُنتیا اور بھارت کہہ کر مخاطب کرنا اُن کے ماں اور باپ کے خاندان کی طرف سے اُن کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے۔ دونوں ہی اطراف سے اُن کی وراثت عظیم ہے۔ عظیم وراثت کا مطلب ہے کہ فرائض کی ادائیگی ٹھیک طریقے سے سرانجام دینی چاہیئے۔ اس لئے ارجن لڑائی سے مُنہ نہیں موڑ سکتے تھے۔

شلوک۔ ۱۵

यं हि न व्यथयन्त्येते पुरुषं पुरुषर्षभ ।
समदुःखसुखं धीरं सोऽमृतत्वाय कल्पते ॥१५॥

یَم ہِی نَ وْیَتھینْتْییَتے پُرُشَم پُرُشَرْشَبھَ
سَمَ۔ دُحکھَ۔ سُکھَمْ دھِیرَم سوٗمْرِتَتْوَایَہ کَلْپَتے

یَم : جن کو ؛ ہِہ : یقیناً ؛ ن : کبھی نہیں ؛ وْیَتھَینْتِ : پریشان نہیں کر سکتے ؛ اَیتے : یہ تمام ؛ پُرُشَم : شخص کو ؛ پُرُش۔رْشَبھَ : اے عظیم ترین انسان ؛ سَم : بغیر تبدیلی ؛ دُکھ : غم ؛ سُکھَم اور خوشی میں ؛ دھیرَم : صبر والا ؛ سَہ : وہ ؛ اَمرِتتْوایَہ : نجات کے ؛ کَلپتے : قابل ہے۔

ترجمہ

اے بہترین انسان (ارجن) جو دُکھ اور سُکھ کو ایک جیسا سمجھ کر ان دونوں سے اثر نہیں لیتا وہی نجات کا مستحق ہے۔

مفہوم

جو شخص روحانی عرفان کے اعلیٰ مقام کے لئے اپنے ارادے میں پکا ہے اور دُکھ اور سُکھ کے تھپیڑوں کو یکساں طور پر سہہ سکتا ہے وہ یقیناً نجات پانے کا مستحق ہے۔ ورن آشرم نظام میں زندگی کا چوتھا مقام یعنی ترک (سنیاس) بڑا صبر آزما مرحلہ ہے۔ لیکن جو اپنی زندگی کو بھرپور بنانے کے بارے میں سنجیدہ ہے وہ تمام مشکلات کے باوجود زندگی کے سنیاس آشرم کو ضرور اپناتا ہے۔ عام طور پر یہ دشواریاں بیوی بچوں سے تعلق توڑنے سے یعنی خاندانی رشتوں کو قطع کرنے سے پیدا ہوتی ہیں۔ لیکن اگر کوئی ان دُشواریوں کو برداشت کرنے کے قابل ہے تو اُس کی راہِ عرفان یقیناً مکمل ہے۔ اِسی طرح ارجن کو بہ حیثیت کھشتری کے فرائض ادا کرنے میں ثابت قدم رہنے کی ہدایت کی گئی ہے، اگرچہ اُن کے لئے اپنے رشتہ داروں اور دوسرے عزیزوں سے لڑنا نہایت مشکل تھا۔ چیتنیہ مہاپربھو نے چوبیس برس کی عمر میں سنیاس لے لیا تھا، جبکہ اُن کی جوان بیوی اور بوڑھی ماں کی دیکھ بھال کرنے والا اور کوئی نہیں تھا۔ اس پر بھی انھوں نے عظیم مقصد کی خاطر سنیاس لے لیا اور اعلیٰ ترین فرائض کو سرانجام دینے میں وہ ثابت قدم رہے۔ حقیقت میں مادّی قید سے رہائی پانے کا یہی راستہ ہے۔

شلوک - ۱۶

नासतो विद्यते भावो नाभावो विद्यते सतः ।
उभयोरपि दृष्टोऽन्तस्त्वनयोस्तत्त्वदर्शिभिः ॥१६॥

نَا سَتَوْ وِدْیَتے بھَاوَوْ نَابھَاوَوْ وِدْیَتے سَتَح
اُبھَیَوْرَ اَپِ ڈْرِشْٹَوْ، نْتَسْ تْوَنَیَوْس تَتْوَ۔ دَرْشِبھِح

نَ: کبھی نہیں؛ اَسَتَح: نیست والے کا؛ وِدْیَتے: ہے؛ بھَاوَح: کچھ دیر رہنا؛ نَ: کبھی نہیں؛ اَبھَاوَح: تبدیلی کی صفت؛ وِدْیَتے: ہے؛ سَتَح: دائم رہنے والے کا؛ اُبھَیَوْح: دونوں کا؛ اَپِ: واقعی؛ ڈْرِشْٹَح: دیکھا گیا ہے؛ اَنْتَح: انجام؛ تُ: ہی؛ اَنَیَوْح: اُن؛ تَتْوَ: سچائی؛ دَرْشِبھِح: عارفین سے؛

ترجمہ

جس کا وجود نہیں ہے (یعنی مادّی جسم) اس کے لئے دوام نہیں ہے اور وجود دائم ہے یعنی روح اُس کے لئے تغیّر نہیں ہے دونوں کی فطرت کے مطالعہ کے بعد عارفینِ حق اسی نتیجے تک پہنچتے ہیں۔

مفہوم

تغیّر پذیر جسم کو ثبات نہیں ہے۔ موجودہ طبّی سائنس بھی تسلیم کرتی ہے کہ خلیوں کے عمل اور ردِّعمل سے جسم ہر لمحہ بدل رہا ہے، اس طرح جسم میں نشو و نما اور بڑھاپے کے اثرات بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن تن اور من کی تبدیلیوں کے باوجود بھی پاک روح وہی رہتی ہے جو تھی۔ یہی مادہ اور روح کا فرق ہے۔ اپنی فطرت کے لحاظ سے جسم ہمیشہ بدلتا رہتا ہے، اور روح ابدی ہے۔ حق

کے عارفین نے خواہ وہ حقیقت مطلق کو شخصی مانتے ہوں یا غیر شخصی۔ اس نتیجے کی توثیق کی ہے۔

وشنو پران (۲-۱۲-۳۸) میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ وشنو اور اُن کے مقامات خود درخشندہ روحانی وجود کی بدولت پُر نور ہیں۔ (جیوتیمشی وِشنُر بھُوَنانِ وِشنُح) ہست اور نیست کے الفاظ صرف، روح اور مادہ سے تعلق رکھتے ہیں حق کے تمام عارفین کا یہ بیان ہے جہالت میں بھٹکی ہوئی جاندار ہستیوں کے لئے یہاں سے شری بھگوان کی مفید ہدایات شروع ہوتی ہیں۔ جہالت دُور ہوجائے تو پرستار اور قابل پرستش کے درمیان ابدی رشتہ پھر سے قائم ہوجاتا ہے۔ جس سے جزوی جاندار ہستیوں اور شخصیت اعظم بھگوان میں جو فرق ہے۔ ہم اپنے آپ کو پہچاننے سے مالکِ اعظم کی حقیقت کو سمجھ سکتے ہیں، ہمارے اور مالک اعظم کے درمیان وہی فرق ہے جس طرح جزو اور کل کے درمیان ویدانت سُوتر اور شری مد بھاگوتم میں بھی مالکِ اعظم کو تمام ظہور کا آغاز سمجھا گیا ہے۔ ایسے ظہور کا تجربہ اعلیٰ اور ادنیٰ فطری منزلوں میں ہوتا ہے۔ ساتویں باب میں کہا گیا ہے کہ جاندار ہستیاں اعلیٰ فطرت سے تعلق رکھتی ہیں۔ اگرچہ طاقت اور طاقتور کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ طاقتور عظیم ترین کو مانا گیا ہے اور طاقت یعنی قدرت کو ماتحت تسلیم کیا گیا ہے۔ اس لئے نوکر یا شاگرد کے جیسے جاندار ہستیاں ہمیشہ ہی مالکِ اعظم کے ماتحت رہتی ہیں۔ ایسا واضح علم جہالت کے زیر اثر سمجھنا ناممکن ہے، لہٰذا جہالت کو دور کرنے کے لئے بھگوان ہمیشہ کے لئے تمام جاندار ہستیوں کی روشن خیالی کے لئے گیتا کی تعلیم دیتے ہیں۔

شلوک - ۱۷

अविनाशि तु तद् विद्धि येन सर्वमिदं ततम् ।
विनाशमव्ययस्यास्य न कश्चित् कर्तुमर्हति ॥१७॥

اَوِناشِ تُ تَدْ وِدّھِ یَیْنَ سَرْوَمْ اِدَمْ تَتَمْ
وِناشَمْ اَوْیَیَیاسْیَہ نَ کَشْچِتْ کَرْتُمْ اَرْہَتِ

اَوِناشِ : لافانی؛ تُ : تو؛ تَتْ : اُسے؛ وِدّھِ : جان؛ یَیْنَ : جس سے؛ سَرْوَمْ : تمام جسم؛ اِدَمْ : یہ؛ تَتَمْ : رچا ہوا؛ وِناشَمْ : تباہی؛ اَوْیَیَسْیَہ : لافنا کا؛ اَسْیَہ : اس کا؛ نَ کَشْچِتْ : کوئی بھی نہیں؛ کَرْتُمْ : کرنے کے؛ اَرْہَتِ : لائق ہے۔

ترجمہ

لافانی تو اُس کو جان جو تمام جسم میں رچا بسا ہے۔ کوئی بھی اُس لافانی روح کو فنا نہیں کر سکتا۔

مفہوم

یہ شلوک روح کی صحیح حقیقت کو واضح کرتا ہے جو تمام جسم میں پھیلی ہوئی ہے۔ یہ حقیقت سب ہی سمجھ سکتے ہیں کہ تمام جسم میں ایک ہی شعور پھیلا ہوا ہے۔ ہر شخص جسم یا جسم کے عضو کی تکلیف اور راحت سے آگاہ ہے۔ شعور کا یہ پھیلاؤ ہمارے اپنے جسم تک محدود ہے۔ ایک جسم کی تکلیف اور راحت کو دوسرا نہیں جان سکتا، اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہر ایک جسم میں ایک ایک انفرادی روح مُقیّد ہے، اور روح کی موجودگی کی علامت انفرادی آگہی کا احساس ہے۔ یہ روح حجم میں بال کے اوپر

کے سرے کا دس ہزارواں حصّہ بیان کی گئی ہے۔ شویتاشوتر اپنشد (۵-۹) اس کی تصدیق کرتا ہے،

بَالاگرَ۔ شَتَ۔ بھاگسیہ شَتَدھا کلپتَسیہ چَ
بھاگو جیوہ سَ وِجنییہ سَ چانتیایہ کلپتے

"جب بال کے اوپر کا سرا ایک سو حصّوں میں تقسیم کر دیا جائے، اور پھر ہر ایسا حصّہ ایک سو حصّوں میں مزید تقسیم کر دیا جائے تو ایسا ہر حصّہ پاک روح کے حجم کا ایک پیمانہ ہے۔ مندرجہ ذیل شلوک میں بھی یہی بیان کیا گیا ہے۔

کیشاگر۔ شَتَ۔ بھاگسیہ شَتانشَع سادرِشاتمکہ
جیوہ سوکشم۔ سوروپوءیَم سنکھیاتیتو ہی چِت۔ کنہ

"بے شمار روحانی جوہر ہیں، جن کا حجم بال کے اوپر کے سرے کا دس ہزارواں حصّہ ہے۔"

اس طرح پاک روح ایک روحانی منفرد جوہر کی حیثیت رکھتی ہے جو مادّی ایٹموں سے بھی چھوٹا ہے۔ ساتھ ہی ایسے روحانی جوہر بے شمار ہیں۔ ننھا سا روحانی شرارہ مادّی جسم کی بنیادی حقیقت ہے، اور اس روحانی شرارے کا تاثر شعور کی طرح تمام جسم میں پھیل جاتا ہے جیسے کسی دوا کے فعّال اثر کو تمام جسم محسوس کرتا ہے۔ پاک روح کا یہ اثر جسم میں آگہی کی شکل میں محسوس ہوتا ہے، اور روح کی موجودگی کا یہی ثبوت ہے۔ عام آدمی بھی یہ جانتا ہے کہ مادّی جسم شعور کے بغیر مُردہ ہے، اور یہ شعور کسی مادّی طریقے سے، جسم کے اندر پھر بحال نہیں کیا جا سکتا ہے، بلکہ اس کا سبب پاک روح ہے۔ مُنڈک اُپنشد (۳-۱-۹) میں جوہری پاک روح کی مزید تشریح کی گئی ہے۔

ایشنو، تُما آتما چیتسا وِیدِتویو یسمن پرانہ پنچدھا سموِیش
پرانیش چِتّم سروَم اوتم پرجانام یسمن وِشُدّھے وِبھوتییش آتما

"روح حجم میں جوہر کے برابر ہے، اور مکمل آگہی کے ذریعے محسوس کی جا سکتی ہے۔

پانچ قسم کی ہوا میں تیرتی ہوئی یہ جوہری روح (پران، اپان، ویان، سمان اور اُدان) قلب میں قائم رہ کر مجسم جاندار ہستیوں کے سارے جسم میں اپنا اثر پھیلاتی ہے۔ جب روح پانچ قسم کی مادی ہوا کی آلودگی سے پاک ہو جاتی ہے تو اُس کے روحانی اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔"

ہٹھ یوگا کے مختلف آسنوں کے ذریعے، پاک روح کو گھیرنے والی پانچ طرح کی ہوا پر قابو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یہ عمل کسی مادی فائدے کے لئے نہیں، بلکہ رفیق روح کو مادی ماحول کے اُلجھاؤ سے نجات دلانے کے لئے کیا جاتا ہے۔

پس جوہری روح کی ساخت تمام ویدک تصانیف میں تسلیم کی گئی ہے، اور یہ واقعی ہر ہوشمند انسان عملی تجربے سے محسوس کر سکتا ہے۔ صرف پاگل انسان اس جوہری روح کو تمام پھیلا ہوا وِشنُو۔ تتو خیال کر سکتا ہے۔

جوہری روح کا اثر کسی ایک جسم میں ہی پھیلا رہتا ہے۔ مُنڈک اُپنشد کے مطابق یہ جوہری روح ہر جاندار ہستی کے دل میں قائم ہے۔ اور چونکہ جوہری روح کا ادراک مادہ پرست سائنس دانوں کے امکان سے باہر ہے اس لئے اُن میں سے کچھ بیوقوفی سے روح کے باوجود سے انکار کر دیتے ہیں۔ انفرادی جوہری روح یقیناً روحِ مطلق کے ساتھ انسانی قلب میں موجود ہے، اور اس طرح جسمانی حرکت کی تمام قوتیں جسم کے اس حصے سے پھوٹ رہی ہیں۔ جیسے جو پھیپھڑوں سے آکسیجن کھینچتے ہیں، رُوح سے ہی قوت حاصل کرتے ہیں۔ روح کے اِس مقام سے گذر جانے پر خون کی پیدائش اور روانی کا عمل بھی رُک جاتا ہے۔ طبی سائنس سُرخ ذرّات کی اہمیت کو تسلیم کرتی ہے۔ لیکن یہ تحقیق نہیں کر سکتی کہ سُرخ ذرّات کی اس قوت کا سرچشمہ رُوح ہے۔ تاہم، طبی سائنس اتنا تو قبول کرتی ہی ہے کہ جسم کی تمام قوتوں کا مرکز قلب ہے۔

سالم روح کے ان جوہری اجزاء کا مقابلہ سورج کی روشنی کے ذرّات سے کیا جاتا ہے۔ سورج کی روشنی میں بے شمار چمکدار ذرّات ہیں۔ اسی طرح شخصیت اعظم بھگوان کے اجزاء اُن کے نور کے جوہری

نسرا رے ہیں، جن کو پَرَ بَھایا قدرت کامل یا قوت اعلیٰ کہا گیا ہے۔ پس چاہے کوئی ویدک علم کا پیروکار بنے یا جدید سائنس کا، وہ جسم کے اندر پاک روح کے وجود سے انکار نہیں کرسکتا، اور روح کی سائنس واضح طور پر بھگود۔گیتا میں خود شخصیت اعظم بھگوان نے بیان کی ہے۔

شلوک ۔۱۸

अन्तवन्त इमे देहा नित्यस्योक्ताः शरीरिणः ।
अनाशिनोऽप्रमेयस्य तस्माद् युध्यस्व भारत ॥१८॥

اَنْتَوَنْتَ اِمے دیہا نِتْیَسْیوکْتاح شَرِیرِنَح
اَنا شِنوْ ، پْرَمیْیَسْیَہ تَسْماد یُدْھیَسْوَ بھارَتَ

اَنْت۔وَنْتَح : تباہ ہونے والا؛ اِمے : یہ تمام ؛ دیہاح : مادّی جسم؛ نِتْیَسْیَہ : وجود میں لازوال؛ اُکْتاح : کہے جاتے ہیں؛ شَرِیرِنَح : مجسّم ؛ اَناشِنَح : روح کے؛ اَپْرَمیْیَسْیَہ : لافانی؛ تَسْمات : لامحدود ؛ یُدْھیَسْوَ : لڑ؛ بھارَتَ : اے بھارت کی اولاد۔

ترجمہ

لافانی، لامحدود اور ابدی جاندار ہستی کا مادّی جسم یقیناً مٹ جانے والا ہے، اس لئے بھرت کے بیٹے جنگ کر۔

مفہوم

مادّی جسم طبعاً فنا پذیر ہے۔ اس کا خاتمہ فوراً ہو یا سو سال بعد یہ صرف وقت کا سوال ہے۔ ہمیشہ کے لئے اس کو قائم رکھنے کا کوئی امکان نہیں دوسری طرف

پاک روح اس قدر نازک ہے کہ مارے جانے کی بات تو ایک طرف دشمن اسے دیکھ بھی نہیں سکتا۔ جیسا کہ پچھلے شلوک میں بیان کیا گیا ہے، یہ اس قدر رقیق ہے کہ اس کے قطر کو ناپنے کے لئے سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ اس دونوں نظریات کی رو سے ماتم اور سوگواری کی کوئی وجہ نہیں ہے، کیونکہ جاندار ہستی یعنی روح کو مارا نہیں جا سکتا۔ نہ ہی مادّی جسم کو ہمیشہ کے لئے محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ مادّی جسم کو سالم روح کے نازک اجزا اپنے اعمال کے مطابق نصیب ہوتے ہیں اور اس لئے مذہبی اصولوں پر پابند رہنا چاہیئے۔ ویدانت سوتر میں جاندار ہستی کو نورانی وجود کہا گیا ہے کیونکہ وہ نورِ مطلق کا حصّہ ہے جیسے سورج کی روشنی تمام کائنات کو برقرار رکھتی ہے، اسی طرح روح کا نور اس مادّی جسم کو برقرار رکھتا ہے۔ جونہی پاک روح اس مادّی جسم سے باہر نکل آتی ہے، جسم سڑنے لگتا ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پاک روح ہی جسم کو برقرار رکھتی ہے۔ جسم بذاتِ خود اہمیت نہیں رکھتا ہے۔ ارجن کو اس لئے لڑنے کی ہدایت دی گئی تھی اور مذہب کے مقصد کو مادّی اور جسمانی مقاصد کے لئے قربان کرنے کیلئے نہیں کیا گیا۔

شلوک۔ ۱۹

य एनं वेत्ति हन्तारं यश्चैनं मन्यते हतम् ।
उभौ तौ न विजानीतो नायं हन्ति न हन्यते ॥१९॥

یَہ اَینَمْ وَیتّ ہَنْتَارَمْ یَش چَینَمْ مَنْیَتے ہَتَمْ
اُبھؤ تَؤ نَ وِجَانِیتَو نَایَمْ ہَنْتِ نَ ہَنْیَتے

یَح: جو بھی؛ اَینَمْ: اس کو؛ وَیتِ: جانتا ہے، ہَنْتَارَمْ: مارنے

والا؛ یَہ : جو بھی ؛ چَ : اور؛ اینَمْ : اِسے؛ مَنْیَتے : مانتا ہے؛ ہَتَمْ: مارا گیا؛ اُبھَو : دونوں ؛ تَو : وہ ؛ نَ : کبھی نہیں ، وِجانیتَہ : علم میں ہیں؛ نَ : کبھی نہیں؛ اَیَمْ : یہ ؛ ہَنْتِ : مارتا ہے ؛ نَ : نہیں ؛ ہَنْیَتے : مارا جاتا ہے ۔

ترجمہ

جو اِس روح کو قاتل والی خیال کرتا ہے اور جو اِسے مقتول سمجھتا ہے وہ دونوں ہی جہالت میں ہیں، کیونکہ رُوح نہ قتل کرتی ہے نہ ہی قتل ہوتی ہے۔

مفہوم

جب کسی جاندار کو کسی مُہلک ہتھیار سے ضرب لگتی ہے تو جسم میں جاندار ہستی نہیں مرتی ہے۔ پاک روح اتنی نازک ہے کہ کسی مادّی ہتھیار سے اُسے مارنا ممکن نہیں۔ جیسا کہ اگلے شلوکوں سے ظاہر ہوگا۔ اپنی روحانی ساخت کی وجہ سے جاندار ہستی کو مارا نہیں جا سکتا ہے۔ خاتمہ تو صرف جسم کا ہی ہوتا ہے۔ تاہم، اس کا مطلب جسم کے خاتمے کی حوصلہ افزائی کرنا نہیں ہے۔ ویدک فرمان ہے مَا ہِمْسْیات سَرْوَ بھُوتَانِ۔ کسی کے ساتھ کبھی تشدّد مت کرو۔ جاندار ہستی ناقابلِ فنا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ جانوروں کو ذبح کیا جائے۔ بغیر اختیار کے کسی جسم کو مارنا نفرت انگیز عمل ہے، اور ملک اور بھگوان دونوں قانون کے مطابق سزا کے مستحق ہے۔ تاہم ارجن کو دین کے اصول کی خاطر مارنے پر آمادہ کیا جا رہا تھا من کی موج کی خاطر نہیں۔

شلوک - ۲۰

न जायते म्रियते वा कदाचिन्
नायं भूत्वा भविता वा न भूयः ।
अजो नित्यः शाश्वतोऽयं पुराणो
न हन्यते हन्यमाने शरीरे ॥२०॥

نَ جَایَتے مْرِیَتے وَا کَدَاچِتْ نَایَمْ بھُوتْوَا بھَوِتَا وَانَ بھُویَح
اَجو نِتْیَح شَاشْوَتوْ یَمْ پُرَانوْ نَ ہَنْیَتے ہَنْیَمَانے شَرِیْرے

نَ : کبھی نہیں، جَایَتے : پیدا ہوتی ہے ؛ مْرِیَتے : مرتی ہے؛ وَا : یا ؛ کَدَاچِتْ : کسی وقت بھی (ماضی، حال، مستقبل) ؛ نَ : کبھی نہیں ؛ اَیَمْ : یہ ؛ بھُوتْوَا : وجود میں آکر ؛ بھَوِتَا : وجود میں آئے گی ؛ وَا : یا ؛ نَ : نہیں ؛ بھُویَح : یا دوبارہ وجود میں آرہی ہے ؛ اَجَح : غیر پیدائش ؛ نِتْیَح : ابدی ؛ شَاشْوَتَح : مستقل ؛ اَیَمْ : یہ ؛ پُرَانَح : قدیم ترین ؛ نَ : کبھی نہیں؛ ہَنْیَتے : ماری جاتی ہے ؛ ہَنْیَمَانے : مارے جانے پر بھی ؛ شَرِیْرے : جسم کے ۔

ترجمہ

روح نہ کبھی پیدا ہوتی ہے، نہ کبھی مرتی ہے۔ وہ نہ وجود میں آتی ہے، نہ وجود میں آئی ہے، اور نہ وجود میں آئے گی ۔ یہ اجنما، ابدی، ہمیشہ رہنے والی اور قدیم ہے۔ جسم کے مارے جانے پر بھی روح نہیں ماری جاتی ہے ۔

مفہوم

کیفیت کے اعتبار سے روحِ برتر کے جوہری اجزاء روحِ اعلیٰ کے ساتھ یکساں ہیں۔ جسم کی طرح ان میں تبدیلیاں نہیں آتیں۔ لبعض اوقات روح کو مستقل یا کُوٹ۔ سْتھ کہا جاتا ہے۔

جسم چھ قسم کی تبدیلیوں کے زیرِ اثر ہے۔ یہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے کچھ دیر اسی طرح رہتا ہے پھر بڑھتا ہے، کچھ اثرات پیدا کرتا ہے۔ آہستہ آہستہ سمٹتا ہے اور آخر کار نیست و نابود ہوجاتا ہے، تاہم روح ایسے تغیرات سے آزاد ہے۔ روح پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ مادّی جسم اپناتی ہے۔ اس

لئے جسم پیدا ہوتا ہے۔ روح اس وقت پیدا نہیں ہوتی اور وہ پھر کبھی مرتی نہیں۔ جو پیدا ہوتا ہے اُسے موت بھی آتی ہے۔ کیونکہ روح کی پیدائش نہیں ہے۔ اس لئے اس کا کوئی ماضی، حال یا مستقبل نہیں ہے۔ وہ ابدی ہے ہمیشہ رہنے والی اور قدیم ہے۔ یعنی اس کے وجود میں آنے کی کوئی تاریخ نہیں ہے جسمانی تصوّر کے زیر اثر ہم روح کی تاریخ پیدائش وغیرہ جاننا چاہتے ہیں۔ جسم کی طرح کسی وقت بھی بوڑھی نہیں ہوتی۔ نام نہاد بوڑھا آدمی اس لئے اپنے آپ کو اُسی اسپرٹ میں محسوس کرتا ہے۔ جس اسپرٹ میں اپنی جوانی یا بچپن میں محسوس کرتا تھا۔ جسم کی تبدیلیاں روح پر اثر نہیں کرتی ہیں۔ روح میں درخت کی طرح یا کسی مادّی شے کی طرح زوال نہیں ہوتا۔ نہ روح کی کوئی پیداوار ہی ہے۔ جسم کی پیداوار یعنی بچے بھی مختلف انفرادی ارواح ہیں اور جسم کی وجہ سے وہ کسی آدمی کے بچے نظر آتے ہیں۔ روح کی موجودگی کی وجہ سے جسم بڑھتا ہے لیکن روح کی شاخیں نہیں ہیں نہ ہی اس کو تغیّر ہے لہٰذا روح جسم کی چھ تبدیلیوں سے مبّرا ہے۔ کٹھ اُپنشد میں (۱-۲-۱۸) بھی ہم کو اسی طرح کا شلوک ملتا ہے۔

نَ جایتے مْریتے وا وِپَشچِتْ نایَمْ کُتَشچِنْ نَ بَبھُوْوَ کَشچِتْ
اَجوْ نِتیہ شاشوَتوہ یَمْ پُرانوْ نَ ہنیَتے ہنیَمانے شریرے

اس شلوک اور بھگود گیتا کے زیر نظر شلوک کا مطلب اور مفہوم ایک ہی ہے۔ لیکن یہاں اس شلوک میں ایک خاص لفظ ہے "وِپشچت" جس کا مطلب ہے عالم یا باعلم۔

روح علم سے معمور ہے یعنی ہمیشہ شعور سے بھرپور ہے، لہٰذا شعور روح کی علامت ہے اگر کوئی روح کو دل کے اندر نہیں پاتا جہاں اس کا قیام ہے، پھر بھی وہ روح کی موجودگی کو محض شعور کی موجودگی سے سمجھ سکتا ہے۔ بعض اوقات بادلوں کے سبب یا کسی اور وجہ سے ہم سورج کو آسمان میں نہیں پاتے، لیکن سورج کی روشنی سے ہمیں یقین ہوتا ہے کہ یہ دن کا وقت ہے۔ جونہی صبح سویرے

آسمان میں تھوڑی سی روشنی نظر آتی ہے۔ ہم سمجھ لیتے ہیں کہ سورج آسمان میں موجود ہے۔ اسی طرح انسان اور حیوانوں یعنی تمام جاندار ہستیوں میں کچھ شعور موجود ہوتا ہے جس سے روح کی موجودگی کو سمجھا جاسکتا ہے۔ البتہ روح کا یہ شعور روحِ مطلق کے شعور سے مختلف ہے۔ کیونکہ روحِ مطلق کا شعور سراپا علم ہے۔ ماضی، حال اور مستقبل میں جبکہ انفرادی روح کی شعوری کیفیت فراموشی پر مائل ہوتی ہے جب وہ اپنی اصلی فطرت کو بھول جاتی ہے تو انفرادی روح شری کرشن کی اعلیٰ تعلیمات سے علم اور روشنی حاصل کرتی ہے۔ لہٰذا یہ ثابت ہوا کہ شری کرشن کی روح کی طرف فراموشی کار نہیں ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو بھگود گیتا کی تعلیمات بے فائدہ ہوتیں۔ روحیں دو قسم کی ہیں یعنی لطیف اجزا پر مشتمل جزوی روح (اَنُ آتما) اور روحِ مطلق (وِبھُ آتما)۔ کٹھ اُپنشد (۱-۲-۲۰) میں بھی اسکی تصدیق کی گئی ہے۔

اَنوڑ اَنِیّیان مَہَتوڑ مَہِییان آتماسیہ جنتوڑ نہِتوڑ گُہایام
تَم اکرتُع پَشیَتِ وِیت شوکو دھاتُع پرَسادان مہِمانم آتمنہ

”روحِ مطلق (پرماتما) اور جوہری روح (جیو آتما) دونوں ایک ہی جاندار ہستی یعنی جسمانی قلب کے اندر قائم ہیں۔ جو شخص تمام مادی خواہشات اور سوگواریوں سے مالک کے فضل کے سبب رہا ہوچکا ہے۔ وہی روح کی عظمت و شان کو سمجھ سکتا ہے“، شری کرشن روحِ مطلق کا بھی سرچشمہ ہیں۔ جیسے کہ آنے والے ابواب میں ظاہر کیا جائے گا۔ دوسری طرف ارجن جوہری روح ہیں جو اپنی اصلی فطرت کو بھول بیٹھے ہیں لہٰذا انہیں شری کرشن سے یا اُن کے اصلی نمائندے (روحانی گرو) سے نورِ ہدایت درکار ہے۔

شلوک ۔ ۲۱

वेदाविनाशिनं नित्यं य एनमजमव्ययम् ।
कथं स पुरुषः पार्थ कं घातयति हन्ति कम् ॥२१॥

وِیدَاوِنَاشِنَم نِتْیَم یَہ اینَم اَجَم اَوْیَیَم
کَتھَم سَ پُرُشَح پَارْتھ کَم گھَاتَیَتِ ہَنْتِ کَم

وَیدَ : جانتا ہے ؛ اَوِنَاشِنَم : لافانی ؛ نِتْیَم : دائمی ؛ یَح : جو ؛ اَیْنَم : اس (روح) کو ؛ اَجَم : غیر پیدائش ؛ اَوْیَیَم : غیر تغیر پذیر ؛ کَتھَم : کیسے ؛ سَح : وہ ؛ پُرُشَح : شخص ؛ پَارْتھَ : اے پارتھ (ارجن) ؛ کَم : کس کو ؛ گھَاتَیَتِ : مرواتا ہے ؛ ہَنْتِ : مارتا ہے ؛ کَم : کس کو ۔

ترجمہ

اے پارتھ، جو روح کو لافانی، ابدی، اجنما اور غیر تغیر پذیر جانتا ہے وہ کسی کو کیسے قتل کر سکتا یا قتل کروا سکتا ہے ۔

مفہوم

ہر شے کی اپنی خاص افادیت ہوتی ہے اور وہ انسان جسے پورا علم ہے جانتا ہے کہ کیسے اور کہاں اس کی افادیت سے استفادہ کیا جائے۔ اسی طرح تشدد کی بھی اپنی افادیت ہے اور ایک ذی علم ہی سمجھ سکتا ہے کہ تشدد کو کیسے استعمال میں لایا جائے ۔ ایک منصف قتل کے مجرم کو سزائے موت دیتا ہے۔ تو اس سلسلے میں منصف کو قصوروار نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ کیونکہ وہ دوسرے شخص

کو انصاف کے ضابطوں کے مطابق تشدد کا حکم دیتا ہے۔ منوسمیتا نوع انسانی
کی کتاب قانون میں اس بات کی تائید کی گئی ہے کہ قاتل کو موت کی سزا ملنی
چاہیئے تاکہ جو گناہ کبیرہ اُس نے کیا ہے اگلے جنم میں اسے اس کی سزا بھگتنی نہ
پڑے لہذا جب بادشاہ کسی قاتل کو پھانسی کی سزا دیتا ہے تو وہ سزا درحقیقت
فائدہ ثابت ہوگی۔ اسی طرح جب شری کرشن لڑنے کا حکم دیتے ہیں تو یہ نتیجہ
اخذ کرنا پڑے گا کہ یہ تشدد اعلیٰ انصاف کی خاطر روا رکھا گیا ہے۔ لہذا
ارجن کو یہ تسلیم کرلینا چاہیئے کہ شری کرشن کی خاطر جنگ میں خونریزی قطعی
تشدد نہیں ہے۔ اس لئے ان کو بھگوان کے حکم پر عمل کرنا چاہیئے۔ کسی طرح بھی
انسان یعنی روح کو ہلاک نہیں کیا جاسکتا لہذا انصاف حاصل کرنے کے لئے
تشدد کی اجازت ہے۔ جراحی (سرجری) کا عمل مریض کو مارنے کے لئے نہیں،
اس کا علاج کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ پس شری کرشن کی ہدایت پر ارجن کا جنگ
کرنا علم کامل کے سبب تھا اور اس کے گناہ آمیز ردعمل کا کوئی امکان نہیں تھا۔

شلوک ۔۲۲

वासांसि जीर्णानि यथा विहाय
नवानि गृह्णाति नरोऽपराणि ।
तथा शरीराणि विहाय जिर्णान्य-
न्यानि संयाति नवानि देही ॥२२॥

وَاسَانسِ جیرنانِ یتھا وِہایہ نَوانِ گرہنّاتِ نرو، پرانِ
تتھا شریرانِ وِہایہ جیرنا نیئنیانِ سَمیاتِ نوانِ دیہی

وَاسَامسِ : لباس کو ؛ جِیرنَانِ : پُرانے اور گھسے پٹے ؛ یتھا : جس طرح ؛ وِہایَہ : چھوڑ کر ؛ نوانِ : نئے لباس ؛ گرہنَاتِ : قبول کرتا ہے ؛ نَرَح : انسان ؛ اپَرانِ : دوسرے ؛ تتھا : اسی طرح ؛ شریرانِ : اجسام کو ؛ وِہایَہ : چھوڑ کر ؛ جِیرنَانِ : پُرانے اور ناکارہ انیانِ : دوسرے ؛ سَنیَاتِ : واقعی حاصل کرتا ہے ؛ نَوانِ : نئے جوڑے ؛ دیہی : مجسّم ۔

ترجمہ

جس طرح انسان پُرانا لباس چھوڑ کر نیا لباس پہنتا ہے ۔ اسی طرح روح پُرانے اور ناکارہ اجسام چھوڑ کر نئے اجسام حاصل کرتی ہے ۔

مفہوم

جوہری انفرادی روح کے جسم بدلنے کا نظریہ مُسلّمہ حقیقت ہے۔ اس عہد کے سائنسدان جو بقائے روح کے قائل نہیں ۔ وہ اس طاقت کی تشریح نہیں کر سکتے جو قلب سے منعکس ہوتی ہے وہ جسم کی لگاتار تبدیلیوں کو تسلیم کرتے ہیں جو بچپن سے لڑکپن تک ، لڑکپن سے جوانی تک اور پھر جوانی سے بڑھاپے تک رونما ہوتی ہیں ۔ بڑھاپے کے بعد تبدیلی کا یہ سلسلہ دوسرے جسم میں منتقل ہو جاتا ہے ۔ یہ پچھلے شلوک میں بیان کیا جا چکا ہے ۔ (۲-۱۳)

جوہری انفرادی روح کا دوسرے جسم میں منتقل ہونا روحِ مطلق کے کرم سے ہی ہو سکتا ہے ۔ روحِ مطلق جوہری روح کی خواہش کو اس طرح پورا کرتی ہے جیسے ایک دوست دوسرے دوست کی خواہش کو پورا کرتا ہے ۔ وید جیسے کہ منڈک اور شوے تا شوتر اُپنشد انفرادی روح اور روحِ مطلق کا تذکرہ ایک ہی درخت پر بیٹھے ہوئے دو دوست پرندوں سے کرتے ہیں ۔ ایک پرندہ (منفرد

جوہری روح) درخت کے پھل کو کھا رہا ہے اور دوسرا پرندہ (شری کرشن) اپنے دوست کا مشاہدہ کر رہا ہے۔ حالانکہ وہ دونوں پرندے ایک ہی کیفیت کے مالک ہیں۔ اُن میں سے ایک مادی درخت کے پھلوں پر فریفتہ ہے۔ جبکہ دوسرا محض اپنے دوست کے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔ شری کرشن دیکھنے والا اور ارجن کھانے والے پرندے ہیں۔ دوست ہونے کے باوجود بھی ایک مالک کی حیثیت رکھتا ہے اور دوسرا خدمت گار کی۔ جوہری روح کا اس باہمی رشتہ کو بھول جانا ہی اس کے ایک درخت سے دوسرے درخت پر جانے یعنی جسم بدلنے کا سبب ہے۔ جیو آتما مادی جسم کے درخت پر سخت جدوجہد میں مصروف ہے لیکن جونہی وہ دوسرے پرندے کو روحانی گرو مان لیتی ہے جسطرح ارجن ہدایت لینے کی خاطر اپنے آپ کو شری کرشن کی پناہ میں دے دیا تھا۔ ماتحت پرندہ فوراً تمام دل تنگیوں سے آزاد ہو جاتا ہے۔ منڈک اُپنشد (۳-۱-۲) شویتاشوتر اُپنشد (۴-۷) دونوں اس کی تصدیق کرتے ہیں:-

سَمانے وْرِکشے پُرُشو نِمَگنوہ نِشیا شوچتِ مُہیَمانَح
جُشٹَم یَدا پشیَتی اَنیَم اِیشَم اَسیَہ مَہِمانَم اِتِ وِیت شوکَح

"ایک شاخ پر بیٹھے دونوں پرندوں میں سے جو پرندہ درخت کے پھل کا مزہ چکھ رہا ہے وہ فکر اور کشاکش میں پوری طرح ڈوبا ہوا ہے۔ اگر دکھ جھیلتا ہوا پرندہ کسی طرح سے اپنے دوست شری بھگوان کی طرف رُخ موڑ کر ان کی شان و عظمت کو جان لے تو تمام افکار سے ایک دم آزاد ہو جاتا ہے۔"

ارجن بھی اس وقت اپنے ابدی دوست سے شری کرشن کی طرف رُخ موڑ کر اُن سے بھگود گیتا کی ہدایات کو سمجھ رہے ہیں۔ اس طرح شری کرشن سے بھگود گیتا سُنتے ہوئے وہ بھگوان کے جاہ و جلال کو سمجھ کر ضرور سوگ سے آزاد ہو جائیں گے۔

شری بھگوان نے اس شلوک میں ارجن کو ہدایت کی ہے وہ اپنے بوڑھے دادا اور اپنے گرو کی جسمانی تبدیلی کے لئے سوگ نہ کرے۔ ان کی دلیل

ہے کہ حق کی لڑائی میں ان کے اجسام کو قتل کر کے انہیں مختلف گناہوں سے بری کر دینے سے ارجن کو تو خوش ہونا چاہیئے۔ وہ جو اپنی زندگی کو دھرم کے لئے قربان کرتا ہے یا جنگ میں اپنی جان کی بازی لگا دیتا ہے۔ وہ ایک دم گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے اور زندگی کے بلند مرتبے پر پہنچا دیا جاتا ہے پس ارجن کے لئے سوگواری کا کوئی جواز نہیں تھا۔

شلوک۔۲۳

नैनं छिन्दन्ति शस्त्राणि नैनं दहति पावकः ।
न चैनं क्लेदयन्त्यापो न शोषयति मारुतः ।।२३।।

نَیْنَمْ چِھنْدَنْتِ شَسْتْرانِ نَیْنَمْ دَہَتِ پاوَکَہ
نَ چَیْنَمْ کْلیدَیَنْتیاپو نَ شوشَیَتِ مارُتَہ

نَ: کبھی نہیں؛ اَیْنَمْ: اس روح کو؛ چھِنْدَنْتِ: ٹکڑوں میں کاٹ سکتے ہیں۔ شَسْترانِ: ہتھیار؛ نَ: کبھی نہیں؛ اَیْنَمْ: اس روح کو؛ دَہَتِ: جلا سکتی ہے؛ پاوَکَہ: آگ؛ نَ: کبھی نہیں؛ چَ: بھی؛ اَیْنَمْ: اس روح کو؛ کْلیدَیَنْتِ: گیلا کر سکتا ہے؛ آپَہ: پانی؛ نَ: کبھی نہیں؛ شوشَیَتِ: سوکھا سکتی ہے؛ مارُتَہ: ہوا۔

ترجمہ

کسی ہتھیار کے ذریعے روح کو پارہ پارہ نہیں کیا جا سکتا۔ نہ آگ اسے جلا سکتی ہے، نہ اُسے پانی گیلا کر سکتا ہے، نہ ہوا اسے سُکھا سکتی ہے۔

مفہوم

تلواریں، آتشی ہتھیار، آبی ہتھیار، طوفانی ہتھیار وغیرہ تمام اقسام کے ہتھیاروں سے پاک روح کو ہلاک نہیں کیا جا سکتا۔ یوں دکھائی دیتا ہے کہ جدید عہد کے آتشی ہتھیاروں کے علاوہ پرانے زمانے میں مٹی، پانی، ہوا، اتیھر (آسمانی ہوا) وغیرہ سے بنے ہوئے بہت سی اقسام کے ہتھیار تھے۔ جدید جوہری ہتھیاروں کا ذکر بھی آتشی ہتھیار کے نام سے کیا گیا ہے۔ لیکن اُس زمانے میں ہر قسم کے مادّی عناصر سے بنے ہوئے دوسرے قسم کے ہتھیار بھی تھے۔ آتشی ہتھیاروں کا مقابلہ آبی ہتھیاروں سے کیا جاتا تھا، جن کا موجودہ سائنس کو علم تک نہیں نہ موجودہ سائنس دانوں کو طوفانی ہتھیاروں کا علم ہے۔ چاہے کتنے بھی سائنسی آلہ جات ہوں روح کو پارہ پارہ نہیں کیا جا سکتا، نہ اُسے نیست و نابود کیا جا سکتا ہے۔

مایا وادی اس بات کی تشریح نہیں کر سکتے کہ جہالت اور لاعلمی کے سبب انفرادی روح وجود میں آئی اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مایا کے طلسم فریب سے مغلوب ہو گئی۔ انفرادی ارواح کو ابتدائی روح مُطلق سے منقطع کرنا کبھی ممکن نہیں تھا، بلکہ انفرادی ارواح ازل سے روحِ مطلق سے علیحدہ ہیں۔ کیونکہ وہ ازلی (سناتن) طور پر جوہری انفرادی ارواح ہیں۔ لیکن وہ مایا طلسم فریب سے متاثر ہونے کا رجحان رکھتی ہیں اور اس طرح بھگوان کی عظیم الشان شخصیت سے ان کا رشتہ منقطع ہو جاتا ہے جس طرح آگ کی چنگاریاں آگ کی ہم صفت ہوتے ہوئے بھی آگ سے باہر ہو کر بجھ جاتی ہیں۔ وراہ پُران میں جاندار ہستیوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ شخصیتِ اعظم بھگوان کے وہ حصے ہیں جو الگ ہو گئے ہیں۔ بھگود گیتا کے مطابق بھی ان کی ازلی و ابدی حیثیت یہی ہے۔ پس طلسم فریب سے نجات پا لینے کے بعد بھی جاندار ہستی الگ حیثیت رکھتی ہے۔ جیسے اس پیغام سے ظاہر ہے جو ارجن کو بھگوان نے دیا۔ ارجن نے شری کرشن سے گیان پا کر نجات حاصل کر لی تھی۔ پھر

بھی وہ شری کرشن سے کبھی متحد نہیں ہوئے ۔

شلوک-۲۴

अच्छेद्योऽयमचिन्त्योऽयमविकार्योऽयमुच्यते ।
नित्यः सर्वगतः स्थाणुरचलोऽयं सनातनः ॥२४॥

اَچّھیدْیوْ، یَمْ اَداہْیَوْ، یَمْ اَکْلیدْیوْ، شَوْشْیَہ اَیْوَ چَ
نِتْیَہ سَروَ-گَتَہ سْتھانُرْ اَچَلوْ، یَمْ سَناتَنَہ

اَچّھیدْیَہ : نہ ٹوٹنے والا ؛ اَیَمْ : یہ روح ؛ اَداہْیَہ : نہ جلائے جانے کے قابل ؛ اَیَمْ : یہ روح ؛ اَکْلیدْیَہ : غیر منحل (غیر حل پذیر) ؛ اَشَوْشْیَہ : نہ سوکھائے جانے کے قابل ؛ اَیْوَ : یقیناً ؛ چ : اور ؛ نِتْیَہ : دائمی ؛ سَروَ-گَتَہ : ہر جگہ موجود ؛ سْتھانُہ : غیر تغیر پذیر ؛ اَچَلَہ : غیر متحرک ؛ اَیَمْ : یہ روح ؛ سَناتَنَہ : ابدی طور پر یکساں ۔

ترجمہ

یہ انفرادی روح اٹوٹ اور ناقابلِ حل ہے نہ اسے جلایا جاسکتا ہے نہ سکھایا جاسکتا ہے وہ دائمی ہے۔ ہر جگہ موجود ہے نا تغیر پذیر ہے غیر متحرک اور ابدی طور پر یکساں ہے۔

مفہوم

جوہری رُوح کی یہ تمام صفات قطعی طور پر ثابت کرتی ہیں کہ انفرادی روح ہمیشہ سے رُوحِ کُل کا جوہری جز ہے اور وہ ہمیشہ بغیر کسی تغیر کے اسی جوہری

روپ میں رہتی ہے لہٰذا اس صورت میں وحدت کے نظریے کو ثابت کرنا ناممکن ہے کیونکہ انفرادی روح کسی طرح رُوحِ مُطلق کے ساتھ ایک نہیں ہو سکتی۔ مادّی آلودگی سے نجات پالینے کے بعد کچھ جوہری ارواح شخصیت اعظم بھگوان کی درخشندہ کرنوں میں روحانی چنگاری کی طرح چمکنے کو ترجیح دیتی ہیں لیکن حقیقت پسند روحیں شخصیت اعظیم بھگوان کی رفاقت حاصل کرنے کے لئے روحانی سیاروں میں داخل ہوتی ہیں۔

سَرۡوَ گَتَہ (ہر جگہ موجود) کا لفظ بہت اہم ہے کیونکہ بیشک جاندار ہستیاں بھگوان کی خدائی کے کونے کونے میں رَچی بسی ہیں۔ وہ زمین پر رہتی ہیں۔ پانی کے اندر موجود ہیں۔ ہوا میں ہیں، دھرتی اور آگ کے اندر بھی رہتی ہیں۔ یہ عقیدہ کہ وہ سب آگ میں فنا ہو جاتی ہیں قابل قبول نہیں ہے کیونکہ یہاں صاف طور پر بیان کیا گیا ہے کہ روح آگ سے نہیں جل سکتی۔ اس لئے اس میں کوئی شک نہیں کہ سورج سیّارے میں بھی جاندار ہستیاں موزوں اجسام میں موجود ہیں۔ اگر سورج کے کُرے میں آبادی نہ ہوتی تو لفظ سَرۡوَ گَتَہ "ہر جگہ رہنے والی" بالکل بے معنیٰ رہ جاتا۔

شلوک ۲۵

अव्यक्तोऽयमचिन्त्योऽयमविकार्योऽयमुच्यते ।
तस्मादेवं विदित्वैनं नानुशोचितुमर्हसि ॥२५॥

اَوۡیکتوۡ، یَم اَچِنتیوۡ یَم اَوِکاریوۡ یَم اُچیتے
تَسمادۡ اِیوَمۡ وِدِتۡوَیۡنَم نانُشوۡچِتُمۡ اَرۡہَسِ

اَوْیَکْتَہ : جو نظر نہ آسکے ؛ اَیَم : یہ روح ؛ اَچِنْتْیَہ : ناقابلِ فہم ؛ اَیَم : یہ روح ؛ اَوِکَارْیَہ : غیر تغیر پذیر ؛ اَیَم : یہ روح ؛ اُچْیَتے : کہا جاتا ہے ؛ تَسْمَات : اس لئے ؛ اَیوَم : اس طرح ؛ وِدِتْوَا : یہ اچھی طرح جانتے ہوئے ؛ اَینَم : اس روح کو ؛ نَ : نہیں ؛ اَنُشوچِتُم : رنجیدہ ہونے کا ؛ اَرْہَسِ : تو مستحق ہے۔

ترجمہ

یہ کہا جاتا ہے کہ روح نادیدہ، ناقابلِ تصور اور غیر تغیر پذیر ہے۔ یہ جانتے ہوئے تجھے جسم کے لئے رنجیدہ نہیں ہونا چاہیئے۔

مفہوم

جیسے پہلے بیان کیا گیا ہے کہ روح کی عظمت و وسعت ہمارے مادی اندازے سے اتنی کم ہے کہ وہ نہایت طاقتور خوردبین سے بھی نہیں دیکھی جا سکتی، اس لئے وہ نادیدہ ہے۔ جہاں تک روح کے وجود کا تعلق ہے کوئی بھی شروتی یعنی ویدک گیان کے ثبوت کے علاوہ اس کے وجود کو تجربہ سے ثابت نہیں کر سکتا ہے کہ ہمیں یہ سچائی قبول کرنی پڑے گی کیونکہ روح کے وجود کو سمجھنے کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے، اگرچہ ادراک کی رُو سے روح کا وجود حقیقت ہے ایسی بہت سی چیزیں ہیں جو محض مستند ہدایت کی بنا پر ہی قبول کرنی پڑتی ہیں۔ کوئی بھی اپنی ماں کے بیان کی بنا پر اپنے باپ کے با وجود سے انکار نہیں کر سکتا۔ ماں کے بیان کے بغیر باپ کے وجود کو تسلیم کرنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔ اسی طرح ویدوں کے مطالعہ کے علاوہ روح کو سمجھنے کا کوئی ذریعہ نہیں۔ دوسرے الفاظ میں انسان کے تجرباتی علم کے ذریعے روح ناقابلِ فہم ہے۔ روح شعور بھی ہے اور باشعور بھی ہے۔ یہ بھی ویدوں کا بیان ہے اور ہمیں اسے تسلیم کرنا پڑے گا جسمانی تبدیلیوں کی طرح روح میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ ابدی طور پر غیر تغیر پذیر ہوتے ہوئے روح، لامحدود رُوح

برتر کے مقابلے میں جوہری حیثیت ہی رکھتی ہے۔ رُوحِ برتر لامحدود ہے اور جوہری رُوح ازحد چھوٹی ہے۔ اس لئے روح اپنی کم تری کے سبب، غیر تغیر پذیر ہوتے ہوئے بھی لامحدود رُوح یعنی شخصیت اعظم بھگوان کے برابر کبھی نہیں ہوسکتی۔ ویدوں میں اس نظریئے کو مختلف اندازے سے محض روح کے تصوّر کے استحکام کی تصدیق کرنے کے لیے، دُہرایا گیا ہے۔ کسی بات کا دُہرانا ضروری ہے۔ تاکہ ہم موضوع کو پوری طرح، غلطی کئے بغیر سمجھ سکیں۔

شلوک ۔ ۲۶

अथ चैनं नित्यजातं नित्यं वा मन्यसे मृतम् ।
तथापि त्वं महाबाहो नैनं शोचितुमर्हसि ॥२६॥

اَتھَ چَیْنَمْ نِتیَہ۔جاتَمْ نِتیَمْ وَا مَنْیَسے مْرِتَمْ
تَتھاپِ تْوَمْ مَہا۔باہو نَیْنَمْ شوچِتُمْ اَرْہَسِ

اَتھَ: تاہم اگر؛ چَ: اور؛ اَیْنَمْ: یہ روح؛ نِتیَہ۔جاتَمْ: ہمیشہ پیدائش لیتی ہے؛ نِتیَمْ: ہمیشہ؛ وَا: یا؛ مَنْیَسے: تو ایسا سوچتا ہے؛ مْرِتَمْ: مرجاتی ہے؛ تَتھا اَپِ: پھر بھی؛ تْوَمْ: تُو؛ مَہا۔باہو: اے طاقتور بازوؤں والے؛ نَ: کبھی نہیں؛ اَیْنَمْ: روح کے متعلق؛ شوچِتُمْ: رنجیدہ ہونے کا؛ اَرْہَسِ: مستحق ہے۔

ترجمہ

تاہم اگر تیرا یہ خیال ہو کہ روح (یا زندگی کی علامت) ہمیشہ پیدا ہوتی اور مرتی رہتی ہے، تو بھی اے قوی بازؤں والے، تجھے سوگ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

مفہوم

انسانی سماج میں فلاسفہ کی ایک ایسی جماعت ہمیشہ رہی ہے جو بدھ مت کے مفکروں کی طرح یہ نہیں مانتے کہ جسم سے الگ روح کا کوئی وجود بھی ہے۔ یہ اندازہ ہوتا ہے کہ جب شری کرشن نے بھگود۔گیتا کا پیغام دیا تو اُس وقت بھی ایسے فلسفی موجود تھے۔ وہ لوکائتک اور ویبھاشک کے ناموں سے معروف تھے۔ ایسے فلاسفہ مانتے ہیں کہ زندگی کی علامات مادّی اِتصال کی کسی خاص پختہ حالت میں ظہور پذیر ہوتی ہیں۔موجودہ مادّی سائنس دان اور مادہ پرست فلاسفہ بھی انہیں کی طرح سوچتے ہیں۔اُن کے نظریئے کے مطابق جسم طبیعی عناصر کا مُرکب ہے، اور خاص مقام پر طبیعی اور کیمیاوی عناصر کے ہمہ گیر عمل سے زندگی کی علامات ارتقا پذیر ہوتی ہیں، علم البشریات اسی فلسفہ پر مبنی ہے۔آج کل مغربی ممالک میں بہت سے نقلی مذاہب کا فیشن چل پڑا ہے۔ جو اِس فلسفہ اور تخریب پسند، غیر عقیدت مند، بدھ فرقوں کے پیرو بن رہے ہیں۔ اگر ویبھاشک فلسفے کی طرح ارجن کو بقائے روح پر یقین نہیں ہے۔ پھر بھی سوگواری کا کوئی سبب نہیں۔کیمیاوی اجزار کی معمولی مقدار ضائع ہوجانے پر افسوس کر کے کوئی بھی اپنے مقررہ فرض سے منہ نہیں موڑتا۔ اِس کے برعکس موجودہ وجدید سائنسی دور اور سائنسی جنگ میں کتنے ہی ٹن کیمیاوی مرکبات دُشمن پر فتح پانے کے لئے ضائع کر دیئے جاتے ہیں۔ ویبھاشک فلسفہ کے مطابق، جسم کے زوال پذیر ہونے کے ساتھ ہی یہ نام نہاد روح یا آتما ختم ہوجاتی ہے۔ پس ارجن اگر اس ویدک فلسفے کو قبول

کرتے ہیں کہ جوہری روح کا وجود ہے یا اس کا انکار کردیتے ہیں دونوں صورتوں میں اُن کے لئے سوگ کرنے کا کوئی منطقی سبب نہیں تھا۔ ویبھاشک نظریہ کے مطابق، کتنی ہی جاندار ہستیاں ہر لمحے مادہ سے پیدا ہوتی رہتی ہیں، اور کتنی ہی ہر لمحہ ختم ہوتی رہتی ہیں، اس لئے ایسے واقعات پر رنجیدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ دادا اور گرو کی ہلاکت کے گناہ آمیز ردِ عمل سے ارجن کو ڈرنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ اس فلسفہ کے مطابق روح تو دوبارہ پیدا ہوتی ہی نہیں۔ شری کرشن نے طنزاً ارجن کو مہا۔ باہو، یعنی قوی بازوں والا مخاطب کیا، کیونکہ اُنھوں نے کم سے کم ویبھاشک کے نظریئے کو قبول نہیں کیا جو ویدک گیان کو بالائے طاق رکھ دیتا ہے۔ کھشتری ہوتے ہوئے ارجن ویدک تہذیب سے تعلق رکھتے تھے، اور اِس کے اصولوں کی پیروی کرتے رہنا ہی اُنہیں زیب دیتا تھا۔

شلوک ۔ ۲۷

जातस्य हि ध्रुवो मृत्युर्ध्रुवं जन्म मृतस्य च ।
तस्मादपरिहार्येऽर्थे न त्वं शोचितुमर्हसि ॥२७॥

جَاتَسْیَہ ہِہ دھُرُوْوْ مْرِتْیُرْ دھُرُوَمْ جَنْمَ مْرِتَسْیَہ چَ
تَسْمَادْ اَپَرِہَارْیےَ، رْتھےَ نَ تْوَمْ شُوْچِتُمْ اَرْہَسِ

جَاتَسْیَہ : اُس کا جس نے جنم لیا ہے؛ ہِہ : یقیناً؛ دھُرُوَح : حقیقت؛ مْرِتْیُح : موت؛ دھُرُوَمْ : یہ بھی حقیقت ہے؛ جَنْمَ : پیدائش؛

مرتَسیہ : مرے ہوئے کا ؛ چ : بھی ؛ تسمات : اس لئے ؛ اپرہارئے : اُس کا جو ناقابل گریز ہے ؛ اَرتھے : معاملے میں ؛ نَ : نہیں ؛ توَم : تو ؛ شوچیتم : رنجیدہ ہونے کا ؛ اَرہسِ : مستحق ہے ۔

ترجمہ

جو پیدا ہوا ہے اسے مرنا ضرور ہے اور جو مر گیا ہے وہ ضرور پیدا ہوگا۔ اس لئے تجھے اپنے فرض کی اٹل ادائیگی پر غمزدہ نہیں ہونا چاہیئے۔

مفہوم

اپنی زندگی کے اعمال کے مطابق انسان کو جنم لینا پڑتا ہے اس لئے اعمال کی ایک میعاد ختم ہونے پر اُس کو اگلی میعاد کی خاطر جنم لینے کے لئے مرنا پڑتا ہے۔ اس طرح انسان جنم دن کے چکر سے یکے بعد دیگرے بغیر نجات پائے گزر رہا ہے۔ تاہم، جنم مرن کے اس چکر کا یہ مطلب نہیں کہ غیر ضروری جنگ اور قتل و غارت پر عمل کیا جائے، لیکن انسانی سماج میں نظم و ضبط کے لئے تشدد اور جنگ کرنا کبھی کبھی ناگزیر ہو جاتا ہے۔

شخصیت اعظم بھگوان کی حیثیت کے مطابق جنگِ کروکیشتر ناگزیر واقعہ تھا، اور حق کے لئے لڑنا کھشتری کا فرض بھی ہے۔ لہٰذا وہ اپنا مناسب فرض ادا کرنے میں اپنے رشتہ داروں کی موت سے خوف زدہ اور رنجیدہ کیوں ہو؟ ارجن قانون توڑنے کے مستحق نہیں تھے، کیونکہ ایسا کرنے پر وہ اُنہی گناہوں میں پھنس جائیں گے جن کے ردِّ عمل سے وہ اتنا ڈر رہے تھے۔ اپنے صحیح فرض کی ادائیگی سے گریز کرنے پر بھی اپنے رشتہ داروں کی موت کو وہ نہیں روک سکیں گے اور وہ غلط راہِ عمل کا انتخاب کرکے نظروں سے گر جائیں گے۔

شلوک - ۲۸

अव्यक्तादीनि भूतानि व्यक्तमध्यानि भारत ।
अव्यक्तनिधनान्येव तत्र का परिदेवना ॥२८॥

اَوْیَکْتَا دِیْنِ بھُوْتَانِ ‌ ‌ ‌ وْیَکْتَ-مَدْھیَانِ بھَارَت
اَوْیَکْتَ-نِدْھنَانْیِیْوَ ‌ ‌ ‌ تَتْرَ کَا پَرِدیْوَنَا

اَوْیَکْتَ- آدِیْنِ : ابتدا میں غیر ظہور پذیر؛ بھُوْتَانِ : تمام جو تخلیق ہوا ہے؛ وْیَکْتَ : ظاہر ہوتے ہیں؛ مَدْھیَانِ : درمیان میں؛ بھَارَت : اے بھرت کی اولاد؛ اَوْیَکْتَ : غیر ظہور پذیر؛ نِدْھنَانِ : فنا ہونے پر؛ اِیْوَ : ایک ہی بات ہے؛ تَتْرَ : پس؛ کَا : کیا؛ پَرِدیْوَنَا : رنجیدہ-

ترجمہ

تمام مخلوقات اپنی ابتدا میں غیر مرئی (نا آشکار) رہی ہیں، درمیان میں آشکار ہوتی ہیں اور فنا ہونے پر پھر غیر مرئی ہو جاتی ہیں۔ اس لئے غمزدہ ہونے کی کیا ضرورت ہے؟

مفہوم

یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ فلسفیوں کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم وہ جو روح کے وجود پر یقین رکھتا ہے اور دوسری قسم وہ جو یقین نہیں رکھتا ان دونوں نظریات کے با وجود روح کے بارے میں فلاسفر کے نظریے کے مطابق سوگ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جو روح کے وجود پر یقین نہیں کرتے انہیں ویدک گیان کے پیروکار ملحد کہتے ہیں۔ اگر بحث کی خاطر اس ملحدانہ نظریہ کو قبول

کر بھی لیا جائے تو بھی سوگواری کی کوئی وجہ نہیں۔ روح کے علیحدہ وجود کے علاوہ مادی عناصر تخلیق سے پہلے غیر مرئی رہتے ہیں۔ اِسی لطیف غیر مرئی حالت سے نمود ظہور میں آتی ہے، بالکل جیسے ایتھر (آسمانی ہوا) سے ہوا، ہوا سے آگ، آگ سے پانی، اور پانی سے دھرتی ظہور پذیر ہوتی ہے دھرتی سے کئی ظہور کی بہت سی انواع پیدا ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر فلک بوس عمارت دھرتی سے ظہور میں آتی ہے۔ جب یہ عمارت گرائی جاتی ہے تو ظہور غیب بن جاتا ہے اور آخری درجے میں صرف ایٹم رہ جاتے ہیں۔ بقائے توانائی کے قانون کی رُو سے قوت کبھی تباہ نہیں ہوتی ہے البتہ وقت کی میعاد کی رُو سے اشیاء ظاہر اور غائب ہوتی ہیں۔ تب ظہور یا غیب کی حالت میں سوگ کرنے کی کیا وجہ؟ کسی نہ کسی طرح نادیدہ حالت میں بھی اشیاء پورے طور پر تباہ نہیں ہوتی ہیں۔ ابتداء میں اور آخر میں تمام عناصر نادیدہ رہتے ہیں، صرف درمیان میں وہ ظہور میں آتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان دونوں حالتوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

اگر ہم گیتا میں بیان کردہ اس ویدک اصول کو مانتے ہیں کہ یہ مادی جسم مقررہ وقت کے بعد فنا ہو جاتے ہیں (اَنْتَوَنْتَ اِمے دیہاح) جبکہ روح لافانی ہے (نِتْیَسْیَوکْتاح شَرِیرِنَح)، تو یہ بھی ہمیشہ یاد رہنا چاہیئے کہ جسم لباس کی طرح ہے۔ لہٰذا لباس کے بدلنے پر سوگ کیوں کیا جائے؟ مادی جسم کا ابدی روح کی نسبت سے کوئی حقیقی وجود نہیں ہے۔ یہ ایک خواب کی طرح ہے۔ ہم اپنے کو خواب میں آسمان پر اڑتے ہوئے پاتے ہیں یا بادشاہ بن کر رتھ پر بیٹھے ہونے کا نظارہ کر سکتے ہیں، لیکن جاگنے پر جان جاتے ہیں کہ ہم نہ تو آسمان میں پرواز کر رہے ہیں اور نہ ہی رتھ پر براجمان ہیں۔ ویدک گیان مادی جسم کی نیستی پر زور دے کر عرفانِ خودی کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ لہٰذا چاہے روح کے وجود کو مانیں یا نہ مانیں دونوں ہی صورتوں میں جسم کے ضائع

ہونے پر افسوس کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

شلوک۔۲۹

आश्चर्यवत् पश्यति कश्चिदेनम्
आश्चर्यवद् वदति तथैव चान्यः ।
आश्चर्यवच्चैनमन्यः शृणोति
श्रुत्वाप्येनं वेद न चैव कश्चित् ॥२९॥

آشچرْیَہ۔وَت پشْیَتِ کَشْچِدْ اَینَمْ
آشچرْیَہ۔وَدْ وَدَتِ تَتھَیْوَ چانْیَہ
آشچرْیَہ۔وَچ چَیْنَم اَنْیَہ شْرِنوتِ
شْرُتْواپْیَینَمْ وَیدَ نَ چَیْوَ کَشْچِت

آشچرْیَہ۔وَت : حیرت انگیز جیسا ؛ پشْیَتِ : دیکھتا ہے ؛ کَشْچِت : کوئی ؛ اَینَمْ : اس روح کو ؛ آشچرْیَہ۔وَت : حیرت انگیز جیسی ؛ وَدَتِ : کہتا ہے ؛ تَتھا : اس طرح ؛ اَیوَ : ہی ؛ چَ : بھی ؛ اَنْیَہ : دوسرا ؛ آشچرْیَہ۔وَت : اس طرح حیرت انگیز ؛ چَ : بھی ؛ اَینَمْ : اس روح کو ؛ اَنْیَہ : دوسرا ؛ شْرِنوتِ : سنتا ہے ؛ شْرُتْوا : سنکر ؛ اَپِ : بھی ؛ اَینَمْ : اس روح کو ؛ وَیدَ : جانتا ہے ؛ نَ : کبھی نہیں ؛ چَ : اور اَیوَ : ہی ؛ کَشْچِت : کوئی کوئی۔

ترجمہ

کچھ لوگ روح کو عجوبہ سمجھتے ہیں کچھ اُسے عجوبہ بیان کرتے ہیں، اور کچھ عجوبہ سُننے کے باوجود بالکل نہیں سمجھ سکتے۔

مفہوم

گیتا اُپنشد زیادہ تر اُپنشدوں کے اصولوں پر مبنی ہے۔ اس لئے کٹھ اُپنشد (۱-۲-۷) میں مندرجہ ذیل شلوک کا ملنا بھی تعجب خیز نہیں ہے۔

شْرَوَنَایاپِ بَہُبھِر یُو نَ لَبھیَح
شْرِنْوَنْتوپِ بَہَوُ یَمْ نَ وِدْیُح
آشْچَرْیُو وَکْتا کُشَلو اَسْیَہ لَبْدھا
آشْچَرْیُو، سْیَہ جْنَاتا کُشَلا نُشِشْٹَح

جوہری روح بڑے بڑے جانوروں، گھنے بڑ کے پیڑ میں اور خوردبینی جراثیم میں بھی ہے، جن میں سے لاکھوں اور کھربوں صرف ایک بھر جگہ گھیرتے ہیں یہ حقیقت یقیناً بہت حیرت انگیز ہے۔ کم علم اور ناپرہیز گار لوگ مخلوقِ اوّل برہما کے اُستاد، عظیم ترین فاضل شری بھگوان کی تعلیم کے باوجود بھی منفرد روحانی چنگاری کے عجائبات کو سمجھ نہیں پاتے ہیں، ٹھوس مادی تصوّر کی وجہ سے اِس دور میں بہت سے آدمی یہ نہیں سمجھ سکتے کہ ایسا چھوٹا سا ذرہ اتنا بڑا اور اتنا چھوٹا کیسے بن سکتا ہے، اس لئے لوگ روح کو کمیت یا کیفیت کے لحاظ سے عجوبہ سمجھتے ہیں۔ مادّی طاقت کے فریب میں لوگ تسکینِ نفس کے معاملات میں اس قدر غلطاں ہیں کہ اُن کے پاس اپنے آپ کو پہچاننے کیلئے وقت ہی نہیں ہے، حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ بغیر اس خودشناسی کے زندگی کی جد وجہد میں تمام سرگرمیوں کا نتیجہ آخر کار شکست ہے۔ یہ خیال کوئی نہیں کرتا کہ روح کے بارے میں سوچنے کے سبب مادّی پریشانیوں سے نجات حاصل کریں۔

جو لوگ روح کے متعلق کچھ سننے کے خواہاں ہوتے ہیں، وہ اچھی صحبت میں تقاریر سنتے ہیں، لیکن بعض اوقات جہالت کی وجہ سے اس فرق کو نظرانداز کردیتے ہیں جو روح برتر اور جوہری روح کے درمیان وسعت وعظمت کے سبب پایا جاتا ہے اس لئے کہ وہ دونوں کو ایک ہی سمجھتے ہیں۔ ایسے آدمی کا ملنا مشکل ہے جو روح برتر اور جوہری روح کی حیثیت، ان کی کارگزاریوں، رشتوں اور دیگر چھوٹی بڑی تفصیلات سے واقف ہو۔ ایسے آدمی کو پانا اور بھی بڑا مشکل ہے جس نے روح کے علم سے واقعی پورا فائدہ اٹھایا ہو، اور جو روح کی حالت کو مختلف پہلوؤں میں بیان کرنے کے قابل ہو۔ لیکن اگر کسی نہ کسی طرح، کوئی روح کے موضوع کو سمجھ لے تو اس کی زندگی کامیاب ہوجاتی ہے۔

انسانی خودی کے موضوع کو سمجھنے کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ دوسرے نظریات کو ٹھکرا کر بھگود-گیتا کے ان بیانات کو قبول کرلیا جائے، جو شری کرشن کے ہیں۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ وہی شخص شری کرشن کو شخصیتِ اعظم بھگوان مان سکتا ہے جس نے اس زندگی میں یا پچھلی زندگیوں میں بہت قربانی اور کفارے ادا کئے ہوں۔ سچے بھگت اپنے حقیقی فیضان سے ہی شری کرشن کو بھگوان مان سکتا ہے۔ اس کا اور کوئی طریقہ نہیں ہے۔

شلوک-۳۰

देही नित्यमवध्योऽयं देहे सर्वस्य भारत ।
तस्मात् सर्वाणि भूतानि न त्वं शोचितुमर्हसि ॥३०॥

دیہی نِتیَم اَوَدھیوء یَم دیہے سَروَسیَہ بھارَتَ
تَسماتْ سَروانِ بھوتانِ نَ تْوَمْ شوچِتُمْ اَرہسِ

دِیہی : مادّی جسم کا مالک ؛ نِتیَم : ابدی طور پر ؛ اَوَدھیَہ : نہیں مارا جا سکتا ؛ اَیَم : یہ روح ؛ دیہے : جسم میں ؛ سَروَسیہ : ہر ایک کے بھارَت : اے بھرت کی اولاد ؛ تَسمات : اس لئے ؛ سَروانی : سب ؛ بھوتانی : جاندار ہستیاں (جو پیدا ہوئی ہیں) ؛ نَ : کبھی نہیں ؛ تُوَم : تُو ؛ شوچِتُم سوگ کرنے کے ؛ اَرہسی : مستحق ہے ۔

ترجمہ

جسم کے اندر رہنے والی روح کبھی نہیں ماری جا سکتی۔ اس لئے اے ارجن تجھے کسی بھی جاندار کے مرنے پر غم نہیں کرنا چاہیئے ۔

مفہوم

اس شلوک میں بھگوان ناقابل تسخیر پاک روح کے متعلق اپنی ہدایات کو ختم کرتے ہیں۔ شری کرشن نے مختلف طریقوں سے لافانی روح کی وضاحت کرتے ہوئے یہ ثابت کیا ہے کہ روح لافانی ہے اور جسم عارضی۔ اس لئے کھشتری ہونے کے ناطے ارجن کو اس طرح ڈر کر اپنے فرائض سے گریز نہیں کرنا چاہیئے کہ اُن کے دادا اور گرو ۔ بھیشم اور درون دونوں جنگ میں مارے جائیں گے ۔

شری کرشن کی سند کی بنا، پر یہ ماننا ہوگا کہ روح کا وجود مادّی جسم سے مختلف ہے، یہ نہیں کہ روح صرف ایک تصوّر ہے، یا زندگی کی نشوونما کیمیاوی اجزاء کے عمل سے بلوغت کے خاص درجے پر ہوتی ہے۔ اگرچہ روح لافانی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ تشدد کی ضرورت پڑنے پر اس سے گریز کیا جائے۔ جنگ کی حالت میں ضرورت پڑنے پر اپنے من کی موج کے سبب نہیں بلکہ بھگوان کی اجازت سے تشدد کو جائز سمجھنا چاہیئے ۔

شلوک-۳۱

स्वधर्ममपि चावेक्ष्य न विकम्पितुमर्हसि ।
धर्म्याद्धि युद्धाच्छ्रेयोऽन्यत् क्षत्रियस्य न विद्यते ॥३१॥

سْوَ۔ دَھرمَمْ اَپِ چاوَیکْشیہ نَ وِکَمْپِتُمْ اَرْہَسِ
دَھرْمْیادْ دھِ یُدّھاچ چھریُونْیَتْ کْشَتْرِیَشیہ نَ وِدْیَتے

سْوَ۔ دَھرمَمْ: ایسے مذہبی اصول ؛ اَپِ : بھی ؛ چ : ہی ؛ اَوَیکْشیہ : زیرِ نظر رکھ کر ؛ نَ : کبھی نہیں ؛ وِکَمْپِتُمْ : جھجھکنا ؛ اَرْہَسِ : تو مستحق ہے ؛ دَھرْمْیاتْ : مذہبی اصولوں پر ؛ ہِ : بے شک ؛ یُدّھاتْ : لڑنے سے ؛ شْرِیَہ : بہتر کام ؛ اَنْیَتْ : کوئی دوسرا ؛ کْشَتْرِیَشیہ : کھشتری کا ؛ نَ : نہیں ؛ وِدْیَتے : ہوتا۔

ترجمہ

اپنے مذہبی فرض کو مدِنظر رکھتے ہوئے تمہیں ہچکچانا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ کھشتری کے لئے جہاد سے بڑھ کر مبارک کام کوئی نہیں ہے۔

مفہوم

سماجی نظام کے چار ضابطوں میں اچھے نظم و نسق کو قائم رکھنے والا دوسرا ضابط، کْشَتْرِیَہ کھشتری کہلاتا ہے۔ لفظ کْشَتْ کا مطلب ہے تکلیف۔ وہ جو تکلیف سے بچاتا ہے، کْشَتْرِیَہ کہلاتا ہے (لفظ تْرایَتے کا مطلب بچانا ہے)۔ کھشتریوں کو فنِ جنگ کی تربیت جنگلوں میں دی جاتی ہے۔ کھشتری

جنگل میں جاتا تھا اور دو بدو شیر کو للکار کر تلوار سے لڑتا تھا۔ اُس کے ساتھ تب شیر مارا جاتا تو اُسے شاہانہ ضابطے سے سُپردِ آتش کیا جاتا تھا۔ جسے پور ریاست کے کھشتری اس سلسلے کی ابھی تک پیروی کرتے رہے ہیں۔ کھشتریوں کو للکارنے اور مارنے کی خاص طور پر تربیت دی جاتی ہے، کیونکہ مذہبی اعتبار سے جنگ و تشدد بعض اوقات ضروری ہوتا ہے اس لئے براہِ راست سنیاس یعنی ترک کے ضابطے کھشتری کے لئے قابلِ قبول نہیں ہیں۔ عدم تشدد کو سیاسی حکمتِ عملی کے طور پر استعمال کیا جاسکتا، لیکن وہ لازمی جز یا بنیادی اصول نہیں ہے مذہب کی قانونی کتابوں میں یہ بیان کیا گیا ہے۔

آہَوِیشُ مِتھَہْ ، نیوْنیَمْ جِگھا مْسَنتوْ مہی ۔ کِشِتَح
یُدّھمانَاح پَرَمْ شَکْتیَا شوَرْگمْ یانْتیَپَرانْمُکھاح
یَجْنیشُ پَشَوْ بْرَہمَنْ ہَنیَنْتے سَتَتَمْ دْوِجَیح
سَمسْکرِتَاح کِل مَنْتْرَیشْچ تے، پ شوَرْگمْ اَوَاپْنوَنْ

"میدانِ جنگ میں، راجا یا کھشتری جو اپنے حاسد حریف راجا سے لڑتے ہوئے شہید ہوتا ہے وہ بہشت میں داخل ہونے کا مستحق ہوتا ہے، اس طرح براہمن بھی، آگ میں جانوروں کو قربان کرنے سے بہشت میں داخل ہوتے ہیں" اس لئے جہاد میں انسان کو مارنا اور قربانی کی آگ میں جانوروں کو ہلاک کرنا انہیں ہرگز تشدد کے اعمال سے تعبیر نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ اُن کے متعلقہ مذہبی اصولوں سے ہر ایک مستفید ہوتا ہے۔ قربانی کا جانور ایک شکل سے دوسری شکل میں منتقل ہونے کے آہستہ رَو سلسلے سے گزرے بغیر فوراً انسانی شکل میں جنم لیتا ہے۔ اور میدان جنگ میں شہید کھشتری اور قربانی دینے والے براہمن بھی بہشت میں داخل ہوتے ہیں۔

سوا۔ دھرم یعنی، مخصوص فرائض کی دو اقسام ہیں۔ جب تک کوئی نجات

نہیں پالیتا، تب تک اُسے نجات پانے کے لئے مذہبی اصولوں کے مطابق اپنے خاص جسم سے تعلق رکھنے والے فرائض سرانجام دینے ہوتے ہیں۔ جب کوئی نجات پالیتا ہے تو اس کا سوا دھرم یعنی مخصوص فرض روحانی بن جاتا ہے جس کا مادّی جسمانی تصوّر سے تعلق نہیں رہتا۔ جب کوئی مادّی فرائض ادا کرتے ہوئے جسمانی تصوّر رکھتا ہے تب تک اُسے برہمن اور کھشتری وغیرہ کے لئے مقرر کردہ مخصوص فرائض انجام دینے ہوتے ہیں۔ سوا۔ دھرم بھگوان کے حکم سے ہے، اور اس کی وضاحت چوتھے باب میں کی جائے گی۔ جسمانی سطح پر سوا۔ دھرم ورن آشرم دھرم کہلاتا ہے، جو انسان کے لئے روحانی آگہی کا زینہ ہے۔ اس ورن آشرم۔ دھرم سے (یا مخصوص فرائض جو جسم کی مخصوص قدرتی صفات کے مطابق مقرر کئے گئے ہیں) انسانی تہذیب کی ابتدا ہوتی ہے۔ عمل کے کسی بھی میدان میں عظیم ماہرین کے احکام کے مطابق اپنے مخصوص فرض کو سرانجام دینے سے زندگی کا بلند رتبہ حاصل ہو سکتا ہے۔

شلوک ۔ ۳۲

यदृच्छया चोपपन्नं स्वर्गद्वारमपावृतम् ।
सुखिनः क्षत्रियाः पार्थ लभन्ते युद्धमीदृशम् ॥३२॥

یَدْرِچّھیا چوپَپَنّم سْوَرگ۔دْوارَم اَپاوْرِتَم
سُکھِنَہ کْشَتْرِیاح پارْتھ لَبھَنْتے یُدّھَم اِیدْرِشَم

یَدْرِچّھیا : اپنے آپ ؛ چہ : بھی ؛ اُپَپَنّم : حاصل ہوئے ؛

شُوَرْگَ : بہشتی سیاروں کے ؛ دْوَارَمْ : دروازے ؛ اَپَاوْرِتَمْ : کھلے ہوئے ؛ سُکھنَح : بہت خوش ؛ کْشَتْرِیَاح : شاہی ضابطے کے اراکین ؛ پَارْتھَ : اے پرتھا کے بیٹے ؛ لَبھَنْتے : پا لیتے ہیں ؛ یُدّھَمْ : جنگ کو ؛ اِیدْرِشَمْ : ایسے ۔

ترجمہ

اے پارتھ، اتفاق سے پیش آنے والی یہ جنگ بہشت کا کھُلا دروازہ ہے ۔ خوش قسمت ہے وہ کھشتری جسے لڑنے کا ایسا موقع ملتا ہے ۔

مفہوم

"مجھے اس جنگ میں کوئی بھلائی نظر نہیں آتی ، بلکہ اس کے باعث مجھے ہمیشہ کے لئے جہنم میں بھیج دیا جائے گا" ایسا کہنے والے ارجن کے رویے پر عظیم پیشوائے جہاں شری کرشن ملامت کر رہے ہیں ۔ ارجن کے ایسے بیانات صرف جہالت کی وجہ سے تھے ۔ وہ اپنے مخصوص فرض کو ادا کرتے ہوئے بھی عدم تشدد سے کام لینا چاہتے تھے ۔ لیکن ایک کھشتری کے لئے میدانِ جنگ میں آکر عدم تشدد سے کام لینا بیوقوفوں کا فلسفہ ہے ۔ مذہبی ضابطہ پراشر سمرتی میں دیاس دیو کے والد عظیم عارف پراشر منی نے فرمایا ہے :

کْشَتْرِیو ہِ پْرَجَا رَکْشَنْ شَسْتْرَ پَانِح پْرَدَنْڈَیَنْ
نِرْجِتْیَہ پَرَ۔ سَیْنْیَادِ کْشِتِم دھرْمینَ پَالَیَیتْ

"کھشتری کا فرض شہریوں کو ہر قسم کی مشکلات سے محفوظ رکھنا ہے، اور اس لئے مناسب حالات میں نظم و ضبط قائم رکھنے کے لئے اس کو تشدد پر عمل کرنا پڑھتا ہے ۔ لہٰذا دشمن راجاؤں کے سپاہیوں پر فتح پا کر اُسے مذہبی اصولوں کے مطابق پوری دنیا پر حکمرانی کرنی چاہیئے ۔

تمام پہلوؤں پر غور کرتے ہوئے ارجن کے لئے لڑائی سے احتراز کرنے کو کوئی وجہ نہ تھی ۔ اگر وہ اپنے دشمنوں پر فتح پائیں تو سلطنت کی

خوشی ملے گی اور اگر لڑائی میں شہید ہو جائیں تو اُن بہشتی سیاروں کو پائیں گے جن کے دروازے اُن کے لئے بالکل کھلے ہوئے تھے۔ اس طرح دونوں ہی حالتوں میں جنگ کرنا اُن کے لئے مفید ہوگا۔

شلوک ۔۳۳

अथ चेत्त्वमिमं धर्म्यं संग्रामं न करिष्यसि ।
ततः स्वधर्मं कीर्तिं च हित्वा पापमवाप्स्यसि ॥३३॥

اَتھ چیت تْوَم اِمَمْ دھرمْیَم سَنگرامَم نَ کَرِشْیَسِ
تَتَح سْوَ۔ دھرمَم کیرتِم چَ ہِتْوا پاپَم اَواپْسْیَسِ

اَتھ : اس لئے ؛ چیت : اگر ؛ تْوَم : تو ؛ اِمَم : اس ؛ دھرمْیَم : ایک مذہبی فرض کی طرح ؛ سَنگرامَم : جہاد ؛ نَ : نہیں ؛ کَرِشْیَسِ : سرانجام دے گا ؛ تَتَح : تو ؛ سْوَ۔ دھرمَم : تیرے مذہبی فرض کو ؛ کیرتِم : شہرت کو ؛ چَ : بھی ؛ ہِتْوا : کھو کر ؛ پاپَم : گناہ کے ردِ عمل کو ؛ اَواپْسْیَسِ : حاصل کرے گا۔

ترجمہ

اس پر بھی اگر تو جہاد نہیں کرے گا تو یاد رکھ تو اپنے مذہب اور اپنی عزت کو داؤ پر لگائے گا اور گناہ کا مرتکب الگ ہوگا۔

مفہوم

ارجن مشہور جنگجو تھے۔ انھوں نے بڑے بڑے دیوتاؤں کے ساتھ لڑ کر شہرت حاصل کی تھی۔ ارجن بھگوان شیو کے ساتھ بھی لڑے جنہوں نے

شکاری کا لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔ ارجن نے شیو کو شکست دیکر اُن کو خوش کر دیا اور بطور انعام اُن سے پاشُپت نامی ہتھیار حاصل کیا۔ ہر شخص جانتا ہے کہ ارجن عظیم فاتح تھے۔ دروناچاریہ نے بھی اُنہیں آشیر باد دے کر خاص ہتھیار عطا کیا تھا جس سے وہ اپنے گرو تک کو بھی مار سکتے تھے۔ اس طرح بہشت کے راجا یعنی ارجن کے موہنہ بولے باپ اندر سمیت بہت سے ماہرین جنگ سے اُنھوں نے فوجی اسناد حاصل کیں۔ اتنا سب کچھ ہوتے ہوئے بھی اگر وہ لڑائی سے پرہیز کرتے تو وہ نہ صرف اپنے کھشتری فرض کو بھول جاتے، بلکہ اپنی تمام شہرت اور نیک نامی کھو کر وہ جہنم کی شاہراہ پر چلنے لگتے۔ دوسرے الفاظ میں وہ لڑنے کی وجہ سے نہیں بلکہ لڑائی سے مُنہ موڑنے کی وجہ سے جہنم میں جاتے۔

شلوک-۳۴

अकीर्तिं चापि भूतानि कथयिष्यन्ति तेऽव्ययाम् ।
सम्भावितस्य चाकीर्तिर्मरणादतिरिच्यते ॥३४॥

اَکیِرتِم چاپِ بھُوتانِ کَتھیشیَنتِ تےٗ وْیَیام
سَمبھاوِتَسیَ چاکیِرتِر مَرنادْ اَتِرِچیَتے

اَکیِرتِم: رسوائی کی؛ چَ: بھی؛ اَپِ: دیگر؛ بھُوتانِ: تمام لوگ؛ کَتھیشیَنتِ: کہیں گے؛ تے: تیرے؛ اَوْیَیَم: ہمیشہ؛ سَمبھاوِتَسیَ: باعزت آدمی کے لئے؛ چَ: بھی؛ اَکیِرتِح: بدنامی؛ مَرنات: مرنے سے؛ اَتِرِچیَتے: زیادہ ہوتا ہے۔

ترجمہ

لوگ ہمیشہ تیری بدنامی کے چرچے کریں گے، جبکہ ایک باعزت شخص کے لئے ذلت سہنے سے موت بہتر ہے۔

مفہوم

اس شلوک میں بھگوان شری کرشن دوست اور فلسفی دونوں کی حیثیت سے ارجن کے جنگ سے انکار کرنے پر اپنا آخری فیصلہ دیتے ہیں بھگوان کہتے ہیں "اے ارجن اگر تو جنگ شروع ہونے سے پہلے ہی میدان جنگ چھوڑ دے گا، تو لوگ تجھے بزدل کہہ کر پکاریں گے۔ اگر تو یہ سوچتا ہے کہ لوگوں کی گالیاں کھا کر بھی تو میدانِ جنگ سے بھاگ کر اپنی جان بچالے گا، تو میری نصیحت ہے کہ تیرا جنگ میں مرنا بہتر ہوگا۔ تیرے جیسے باعزت آدمی کے لئے بدنامی موت سے بھی بدتر ہے۔ پس تجھے جان کے ڈر سے بھاگنا نہیں چاہیئے بلکہ تیرے لئے لڑائی میں مرجانا بہتر ہے۔ اس طرح تو نہ صرف اس بدنامی سے بچ جائے گا کہ تو نے میری دوستی کا ناجائز فائدہ اُٹھایا بلکہ تو سماج میں اپنا وقار بھی کھو دے گا۔" پس بھگوان کا آخری فیصلہ ارجن کے لئے لڑائی میں مرنا تھا اور لڑائی سے پیچھے ہٹنا نہ تھا۔

شلوک - ۳۵

भयाद् रणादुपरतं मंस्यन्ते त्वां तवाहिताः ।
येषां च त्वं बहुमतो भूत्वा यास्यसि लाघवम् ॥३५॥

بھَیادْ رَنادْ اُپَرَتَمْ مَنْسْیَنْتے تْوامْ مَہا۔رَتھاح
یےشامْ چَ تْوامْ بَہُہ۔مَتوْ بھُوتْوا یاسْیَسِ لاگھَوَمْ

بَھیات : ڈر سے ؛ رَنات : میدانِ جنگ ؛ اُپَرَتَم : پیچھے ہو گئے؛ مَنسینتے : مانیں گے ؛ توام : تجھے ؛ مَہا۔رَتھاح : عظیم جرنیل؛ یَیشام : جن کے لیے ؛ چَ : بھی، توم : تو ؛ بَہو۔مَتح : بڑی عزت والا ؛ بھوتوا : ہو کر ؛ یاسیسِ : تو جائے گا؛ لاگھَوم : وقعت میں گر گیا۔

ترجمہ

عظیم سپہ سالار جو تیرے نام کی عزت کرتے ہیں سمجھیں گے کہ ارجن ڈر کے مارے میدانِ جنگ سے بھاگ گیا اور پہلے جن لوگوں کی نظروں میں تیری وقعت اور شہرت تھی وہی تجھے حقیر خیال کرنے لگیں گے۔

مفہوم

بھگوان کرشن نے ارجن کو اپنا فیصلہ سُناتے ہوئے کہا "یہ نہ سوچ کہ دریودھن، کرن اور دوسرے بڑے بڑے جنگجو جو یہاں اکٹھے ہیں ہرگز یہ نہ سوچیں گے کہ تو اپنے بھائیوں اور دادا پر رحم کر کے میدان جنگ سے بھاگ آیا ہے۔ بلکہ وہ تو یہی سمجھیں گے کہ اپنی جان کے ڈر کے مارے فرار ہوا ہے۔ اس طرح تیری شخصیت ان کی نظر میں ملیامیٹ ہو جائے گی"۔

شلوک ۔ ۳۶

अवाच्यवादांश्च बहून् वदिष्यन्ति तवाहिताः ।
निन्दन्तस्तव सामर्थ्यं ततो दुःखतरं नु किम् ॥३६॥

اَواچیہ۔وادانس چَ بَہون وَدِشینتی تَواہِتاح
نِندَنتس تَوَ سامرتھیم تَتو دُحکھتَرَم نُ کِم

اَوَاچیَہ : نامہربان ؛ وَادَاںْ : کُھردے ہوئے الفاظ؛ چَ : بھی؛ بَہُوْن : بہت ؛ وَدِشْیَنْتِ : کہیں گے ؛ تَوَ : تیرے؛ اَہِتَاح : دشمن؛ نِنْدَنْتَح : ذلیل کرتے ہوئے؛ تَوَ : تیری ؛ سَامَرْتھْیَم : لیاقت کو؛ تَتَح : اُس سے ؛ دُحکھَ ترَم : تکلیف دہ ؛ نُ : بے شک ؛ کِم : اور کیا ہوگا ۔

ترجمہ

تیرے دشمن بھی بہت سے سخت الفاظ کہہ کر تیرے زورِ بازو کا مذاق اڑائیں گے۔ تو سوچ کہ اُس وقت تجھے کتنا دُکھ ہوگا ۔

مفہوم

بھگوان کرشن شروع میں ارجن کے رحم کے نامناسب عذر پر حیران ہوئے تھے اور اُنھوں نے اس رحمدلی کو غیر آریاؤں کے فعل سے تعبیر کیا ۔ اب انھوں نے تفصیلی طور پر ارجن کے نام نہاد رحم کے خلاف اپنے بیانات کو ثابت کیا ۔

شلوک ۔ ۳۷

हतो वा प्राप्स्यसि स्वर्गं जित्वा वा भोक्ष्यसे महीम् ।
तस्मादुत्तिष्ठ कौन्तेय युद्धाय कृतनिश्चयः ॥३७॥

ہَتوَ وَا پْرَاپْسْیَسِ سْوَرْگَمْ جِتْوَا وَا بھُوکْشْیَسے مَہِیْم
تَسْمَادُ اُتِّشْٹھَ کَوْنْتیَیَہ یُدّھایَہ کْرِت۔نِشْچَیَح

ہَتَح : مرکر؛ وَا : یا تو ؛ پْرَاپْسْیَسِ : تو حاصل کرے؛

شُوَرگَمْ : بہشت کو؛ جِتْوَا : فتح پاکے ؛ وَا : یا ؛ بھوکْشْیَسے : تو مزے کرے گا ؛ مَہِیْم : دنیا کا ؛ تَسْمات : لہذا ؛ اُتِشْٹھَ : کھڑا ہو؛ کَونْتیَیہ : اے کُنتی کے بیٹے ؛ یُدّھایہ : لڑنے کے لئے ؛ کرِت : مصمم ارادہ کے ساتھ ؛ نِشْچَیہ : یقیناً۔

ترجمہ

اے کنتی کے بیٹے اگر تو لڑائی میں مارا گیا تو جنت حاصل ہو گی اگر فتح پائی تو سلطنت ہاتھ آئے گی۔ اس لئے اے ارجن، جنگ آزمائی کے لئے پکا ارادہ کر کے کھڑا ہو جا۔

مفہوم

اگرچہ ارجن کی طرف فتح کا کوئی یقین بھی نہیں تھا، پھر بھی اُنہیں لڑنا ہوگا، کیونکہ جنگ میں مارے جاکر ہی وہ بہشت کو پا سکتے تھے۔

شلوک - ۳۸

सुखदुःखे समे कृत्वा लाभालाभौ जयाजयौ ।
ततो युद्धाय युज्यस्व नैवं पापमवाप्स्यसि ॥३८॥

سُکھَہ - دُکھے سَمے کرِتْوَا لَابھالَا بھوْ جیا جَیَوْ
تَتو یُدّھایہ یُجْیَسْوَ نَیْوَم پاپَم اَواپْسیَسِ

سُکھَہ : خوشی ؛ دُکھے : اور مصیبت میں ؛ سَمے : ٹھنڈے دل سے؛ کرِتْوَا : ایسا ہو کر ؛ لابھ - اَلابھو : نفع اور نقصان میں ؛ جَیَہ - اَجیَوْ : فتح اور شکست ، تتہ : اس کے بعد؛ یُدّھایہ : لڑنے

کی خاطر؛ یُدھیائے: جنگ؛ یُجیَسْو: (لڑائی) کر؛ نَ: کبھی؛ اِیوَم: اس طرح؛ پاپَم: گناہ کے؛ اَواپسیَسی: مرتکب نہیں ہوگا۔

ترجمہ

رنج و راحت، نفع وضرر اور فتح وشکست کو یکساں سمجھ کر بغیر کسی دوسرے خیال کے لڑ۔ اِس طرح جنگ کرنے سے تو کبھی گناہ کا مرتکب نہ ہوگا۔

مفہوم

بھگوان کرشن اب براہِ راست کہتے ہیں کہ ارجن کو لڑائی کی خاطر لڑنا چاہیئے، کیونکہ وہ ایسا ہی چاہتے ہیں۔ کرشن شعور کی رَو میں رنج یا خوشی، نفع یا ضرر، فتح یا شکست کا کوئی خیال نہیں کیا جاتا۔ سب کام شری کرشن کی خاطر سرانجام دینے چاہیئے یہی ماورائی آگہی ہے، اس طرح مادّی سرگرمیاں کرنے سے کوئی ردِعمل نہیں ہوتا۔ اُسے جو اپنے تسکین نفس کی خاطر نیکی یا ہوس کاری کرتا ہے، اچھے یا بُرے ردِّعمل کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے، لیکن جس نے مکمل طور پر اپنا آپ کرشن آگہی کی سرگرمیوں کے لئے نذر کر دیا ہے کسی اور کا ممنون نہیں ہے، نہ ہی وہ کسی کا مقروض ہے، جیسے عموماً کاروبار میں ہوتا ہے۔

دیوَرشی۔ بھُوتاپتَ۔ نرِنام۔ پِترِنام
نَ کِنکَرو نایَم رِنی چ راجَن
سَروَاتمنا یہ شرنَم شرنیم
گتو مُکندَم پَرہرتیہ کرتَم

" دوسرے تمام فرائض سے کنارہ کشی کر کے جو اپنے آپ کو مکمل طور پر شری کرشن یعنی مُکند کی نذر کر دیتا ہے، وہ دیوتاؤں، اہلِ معرفت، عام لوگوں، رشتہ داروں، نوعِ انسان اور پُرکھوں کا ممنون اور مقروض نہیں رہتا۔"

(بھاگ ۱۱-۵-۴۱) یہ بھگود گیتا کے اس اشلوک میں شری کرشن کا ارجن کو بالواسطہ اشارہ ہے، اور آنے والے شلوکوں میں یہ مضمون مزید وضاحت سے بیان کیا جائے گا۔

شلوک۔۳۹

एषा तेऽभिहिता सांख्ये बुद्धिर्योगे त्विमां शृणु ।
बुद्‌ध्या युक्तो यया पार्थ कर्मबन्धं प्रहास्यसि ॥३९॥

اَیْشَا تے، بھِہتَا سَانکھیے بُدّھِرْیوگے تُوِمَامْ شْرِنُ
بُدّھیا یُکتو یَیا پارْتھ کَرْمَ۔ بَنْدھَمْ پْرَہاسْیَسِ

اَیْشَا: یہ تمام ؛ تے : تجھے ؛ اَبھِہِتَا : بیان کیا ہے ؛ سَانکھیے : تجرباتی مطالعہ سے ؛ بُدّھِح : عقل؛ یوگے : پھل کی خواہش کے بغیر کام میں ؛ تُ : لیکن ؛ اِمَام : یہ؛ شْرِنُ : ذرا سُن ؛ بُدّھیَا : عقل سے ؛ یُکتح : جوڑا ہوا ؛ یَیا : جس سے ؛ پارتھ : اے پرتھا کے بیٹے ؛ کَرْمَ۔ بَنْدھَمْ : ردّعمل کے بندھن سے ؛ پْرَہاسْیَسِ : تو اس سے چھوڑ سکتا ہے۔

ترجمہ

میں نے اب تک تجھے تحلیاتی مطالعہ کی تعلیم دی ہے۔ اے پارتھا کے بیٹے سُن۔ اب میں ثمر کی توقع رکھے بغیر کام کی وضاحت کرتا ہوں۔ جب تو اس طرح کام کرے گا تو اپنے کو کام کے بندھن سے آزاد کرائے گا۔

مفہوم

ویدک لغت "نروکتی" کے مطابق، سنکھیا کا مطلب یہ ہے کہ وہ علم

جو اشیاء کو تفصیل سے بیان کرے، اور سانکھیہ اُس فلسفے سے متعلق ہے جو روح کی حقیقی فطرت کو بیان کرتا ہے۔ یوگا حواس پر قابو پانے کی تعلیم دیتا ہے۔ ارجن کی نہ لڑنے کی تجویز تسکینِ حواس پر مبنی تھی۔ اپنے اصلی فرض کو بھول کر وہ لڑائی سے منہ موڑنا چاہتے تھے، کیونکہ وہ سوچتے تھے کہ اپنے چچا زاد بھائیوں یعنی دھرت راشٹر کے بیٹوں پر فتح پا کر سلطنت پانے کی بہ نسبت وہ اپنے رشتہ داروں اور بھائی بندوں کو نہ مار کر زیادہ خوش ہوں گے۔ ان کے دونوں نقطۂ نظر حواس کی تسکیں پر مبنی تھے۔ فتح سے حاصل ہونے والی خوشی اور بھائی بندوں کو زندہ دیکھنے کی مسرت ان دونوں کی بنیاد تسکینِ حواس کی خواہش تھی۔ علاوہ ازیں زیرِ نظر دونوں نقطۂ نظر میں دانائی اور فرض کو ارجن نے نظر انداز کیا ہے۔ شری کرشن ارجن پر واضح کرنا چاہتے تھے کہ وہ اپنے دادا کے مارنے سے اُن کی روح کو نہیں مار رہا۔ اُنھوں نے یہ بھی وضاحت کی کہ تمام اشخاص کی اور بذاتِ خود بھگوان کو بھی ابدی انفرادیت حاصل ہے۔ ماضی میں بھی اُن کی اپنی انفرادیت تھی حال میں بھی ہے اور مستقبل میں بھی اُن سب کی انفرادیت قائم رہے گی محض ہم اپنا جسماتی لباس مختلف انداز میں بدلتے ہیں، مختلف طریقوں سے ہم صرف اپنے جسمانی لباس تبدیل کرتے ہیں لیکن اپنی انفرادیت کو جسمانی بندھن سے نجات پانے کے بعد بھی قائم رکھتے ہیں۔ روح اور جسم کے تجزیاتی مطالعہ کو بھگوان کرشن نے بڑی وضاحت سے بیان کیا۔ مختلف نقطۂ نگاہ سے یہ روح اور جسم کا تفصیلی مطالعہ نُروکتی لُغت کے لحاظ سے سانکھیہ کی اصطلاح میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ یاد رہے کہ اس سانکھیہ فلسفے کا مُنکر کپل کے سانکھیہ فلسفہ سے کوئی تعلق نہیں۔ فریب کار کپل کے سانکھیہ سے بہت پہلے شریمد بھاگوتم میں بھگوان کے حقیقی اوتار کپل دیو نے اصل سانکھیہ فلسفہ بڑی تفصیل سے اپنی ماں دیوہوتی کو سمجھایا

تھا۔ اُنھوں نے یہ صاف طور پر بیان کیا ہے کہ پُرش یعنی عظیم ترین آقا سرگرم عمل ہے اور وہ پرکرتی پر نظر ڈال کر تخلیق کرتے ہیں۔ یہ ویدوں اور گیتا میں تسلیم کیا گیا ہے۔ ویدوں کی تشریح اِشارہ کرتی ہے کہ بھگوان نے پرکرتی یعنی قدرت پر نظر ڈالی اور اسے جوہری انفرادی ارواح سے حاملہ کردیا۔ یہ تمام انفرادی ہستیاں مادّی دُنیا میں تسکینِ حواس کی خاطر کام کر رہی ہیں، اور مادّی طاقت کے فریب میں اپنے آپ کو لُطف اندوز کر رہی ہیں۔ اس خیال کا اثر اس حد تک ہے کہ جاندار ہستی مادّی وجود سے نجات پاکر بھی بھگوان کے ساتھ ایک ہوجانا چاہتی ہے۔ یہ مایا، یا فریبِ تسکینِ حواس کا آخری جال ہے۔ بہت سی پیدائشوں کے بعد ہی تسکینِ حواس کی یہ تمنّا کوئی ایک عظیم روح (صوفی) واسودیو یعنی بھگوان شری کرشن کی پناہ لینے سے حق مطلق کی تلاش سے پوری کرتا ہے۔

شری کرشن کی پناہ لینے سے ارجُن پہلے ہی اُنہیں اپنا روحانی گرو تسلیم کر چکے ہیں۔ شِشیش تے، ہَم شَادِھ مَامْ تُوَامْ پْرَپَنَّم اس لئے شری کرشن اب اُنہیں بُدھی یوگا یعنی کرم یوگا کا طریق کار بتائیں گے، یا دوسرے الفاظ میں بھگوان کی رضا مندی کے لئے ہی بھگتی سے لبریز عقیدت کی مشق! دسویں باب کے دسویں شلوک میں صاف طور پر بیان کیا گیا ہے کہ "بُدھی یوگا" بھگوان کے ساتھ براہِ راست رابطہ ہے جو ہر دل میں پرماتما کے روپ میں براجمان ہیں۔ لیکن بھگوان سے ایسا رابطہ بھگتی سے لبریز عقیدت کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ اس لئے بھگوان کی بھگتی یعنی ماروائی عشق آمیز عقیدت میں یا دوسرے الفاظ میں کرشن شعور میں قائم بھگت ہی بھگوان کی خاص برکت سے اِس بُدھی یوگا کو پاتے ہیں۔ بھگوان بذاتِ خود کہہ رہے ہیں کہ وہ صرف اُن کو عشق سے بھری ہوئی عقیدت کا پاکیزہ علم عطا کرتے ہیں جو ہمیشہ ماروائی عشق اور بھگتی سے بھری ہوئی خدمت میں

مصروف ہیں۔ اس ذریعے سے بھگت بھگوان کی بابرکت سلطنت میں بآسانی پہنچ سکتا ہے۔

لہٰذا اس شلوک میں مذکورہ بُدھی یوگا بھگوان کی بھگتی بھری خدمت ہے، اور یہاں سانکھیہ جو لفظ استعمال کیا گیا ہے اس کا قریب کا رِ کپِل کے پیش کردہ منکرانہ سانکھیہ یوگا سے کوئی رشتہ نہیں۔ اس لئے یہاں سانکھیہ کے تصور یوگا کو منکرانہ سانکھیہ فلسفہ کے متعلق نہیں سمجھنا چاہیئے۔ علاوہ ازیں بھگوان کرشن کے زمانے میں منکرانہ سانکھیہ کا کوئی اثر نہیں تھا، نہ بھگوان کرشن نے ہی ایسی منکرانہ فلسفیانہ قیاس آرائیوں کا ذکر کرنے کی ضرورت سمجھی ہوگی۔ اصلی سانکھیہ فلسفہ بھگوان کپل نے شریمد بھاگوتم میں بیان کیا ہے، لیکن حالیہ موضوعات کا اس سانکھیہ سے بھی تعلق نہیں ہے۔ یہاں سانکھیہ کا مطلب ہے جسم اور روح کی تجزیاتی تشریح بھگوان کرشن نے روح کی تجزیاتی تشریح کی تاکہ ارجن بُدھی یوگا یعنی بھگتی یوگا کو سمجھنے کے قابل ہو جائے۔ پس بھگوان کرشن کا سانکھیہ اور بھگوان کپل کا سانکھیہ جیسے کہ بھاگوتم میں بیان کیا گیا ہے، ایک ہی ہے۔ دونوں بھگتی یوگا ہیں۔ اس لئے بھگوان کرشن نے کہا کہ صرف کم عقل لوگ سانکھیہ یوگا اور بھگتی یوگا میں امتیاز کرتے ہیں سانکھیہ یوگو پرتھگ بالاع پرودنت ن پنڈتاح

بیشک مُلحدانہ سانکھیہ یوگا کا بھگتی یوگا سے کوئی تعلق نہیں ہے، پھر بھی بیوقوف دعویٰ کرتے ہیں کہ بھگود۔گیتا میں مُنکرانہ سانکھیہ یوگا کا ذکر کیا گیا ہے۔

بالآخر یہ سمجھنا ضروری ہے کہ بُدھی یوگا کا مطلب کرشن شعور میں بھگتی بھری خدمت سے جو کامل مسرّت اور علم حاصل ہوتا ہے اس میں کام کرنا ہے۔ جو صرف بھگوان کی رضا کے لئے کام کرتا ہے وہ شخص مشکل سے مشکل کام کرتے ہوئے بھی بُدھی یوگا کے اصولوں کے تحت کام کرتا ہے اور ہمیشہ ماروائی مسرت محسوس کرتا ہے۔ ایسی ماروائی مصروفیت سے انسان خود بخود

بھگوان کے کرم سے تمام مادّی فہم حاصل کر لیتا ہے۔ اس طرح اُس کی نجات حصولِ علم کی بیرونی کوشش کے بغیر اپنے آپ میں مکمل ہوتی ہے۔ کرشن شعور اور بار آور نتائج میں کام کرنے میں بڑا فرق ہے۔ خاص کر خاندانی یا مادّی خوشی کی ترقی سے حاصل ہونے والی حواسوں کی خوشی کے معاملے میں بڑا فرق ہے۔ اس لئے بُدھی یوگا ہمارے اعمال کو روحانیت فراہم کرتا ہے۔

شلوک۔ ۴۰

नेहाभिक्रमनाशोऽस्ति प्रत्यवायो न विद्यते ।
स्वल्पमप्यस्य धर्मस्य त्रायते महतो भयात् ॥४०॥

نیہابھکرم۔ ناشوستِ پرتیوایون وِدیتے
سوَلپم اپیسیہ دھرمسیہ ترایتے مہتو بھیات

نَ : نہیں ؛ اِہہ : اس یوگا میں ؛ اَبھکرم : سعی و کوشش میں ؛ ناشح : خاتمہ ؛ اَستِ : ہوتا ہے ؛ پرتیوایح : گھٹاؤ ؛ نَ : کبھی نہیں ؛ وِدیتے : ہوتا ہے ؛ سُ۔ اَلپم : تھوڑا ؛ اَپ : اگرچہ ؛ اَسیہ : اس ؛ دھرمسیہ : پیشہ کا ؛ ترایتے : چھٹکارہ دلاتا ہے ؛ مہتح : نہایت ؛ بھیات : خطرے سے۔

ترجمہ

کرشن شعور کے لئے جو کچھ کیا جاتا ہے اُس کا نہ تو کبھی خاتمہ ہوتا ہے اور نہ اس میں کمی ہوتی ہے بلکہ اس راہ پر تھوڑی سی پیشرفت انسان کو

خوفِ عظیم سے بچا لیتی ہے۔

مفہوم

کرشن شعور میں سرگرم ہونا یعنی تسکین حواس کی اُمید کے بغیر شری کرشن کے لئے کام کرنا بلند ترین ماورائی فعل ہے۔ اگر ایسا کام تھوڑا سا بھی کیا جائے تو اُس میں نہ تو کوئی رکاوٹ آتی ہے اور نہ ہی کبھی اُس کا خاتمہ ہوتا ہے۔ یہ اصول ہے کہ کسی مادّی فعل کو شروع کر کے پورا کرنا ضروری ہے نہیں تو تمام کوشش ناکام ہو جاتی ہے۔ لیکن کرشن شعور میں فعل کی یہ خصوصیت ہے کہ ادھورا رہ جانے پر بھی اُس کا مستقل اثر قائم رہتا ہے۔ اس لئے ایسا کام سرانجام دینے والا، نقصان نہیں اُٹھاتا چاہے کرشن شعور میں اُس کا کام اُدھورا ہی ہو۔ کرشن شعور میں ایک فیصد کئے گئے کام کے بھی مستقل نتائج ہوتے ہیں، تاکہ اگلی شروعات دو فیصدی سے ہو، جبکہ مادّی کام میں سو فیصدی کامیابی کے بغیر کوئی فائدہ نہیں۔ اجامل نے کرشن آگہی میں کچھ فی صد اپنا فرض سرانجام دیا، لیکن بھگوان کے کرم سے آخر میں جو نتیجہ اُسے حاصل ہوا وہ سو فیصدی تھا۔ شریمد بھاگوتم میں اس کے متعلق ایک عمدہ شلوک ہے (۱-۵-۱۷)

تیکتوا سُوَ۔ دھرمم چرنا مبُجم ہریر
بھجنّ اپکوو، تھ پتیت تتو یدِ
یتر کو وا بھدرم اُبھود اُمشیہ کم
کو وارتھ آپتو، بھجتام سُو۔ دھرمتح

"اگر کوئی اپنے منصبی فرائض سے کنارہ کر لیتا ہے اور کرشن شعور پر عمل کرتا ہے، پھر اپنے کام کو مکمل نہ کرنے کی وجہ سے گر بھی جائے تو اُس کا کیا نقصان ہے؟ اس کے برعکس مادّی کام پوری طرح سرانجام دینے سے وہ کیا فائدہ حاصل کر سکتا ہے؟" یا جیسے عیسائی لوگ کہتے ہیں۔ "کیا فائدہ اگر انسان

تمام دُنیا حاصل کرے لیکن اپنی ابدی روح کو کھو دے۔"

مادّی سرگرمیاں اور اُن کے نتائج جسم کے ساتھ ہی ختم ہو جاتے ہیں۔ لیکن کرشن شعور کا عمل جسم کے مٹ جانے کے بعد پھر سے انسان کو کرشن شعور کی طرف لے جاتا ہے۔ کم سے کم اتنا تو یقینی ہے کہ اگلے جنم میں اُسے مہذب براہمن طبقے میں یا نجیب و رئیس انسانی خاندان میں پیدا ہونے کا موقع ملے گا جس سے وہ بآسانی مزید ارتقاء کی طرف جا سکے گا۔ کرشن شعور کے عمل کی یہ بے مثال صفت ہے۔

شلوک۔ ۴۱

व्यवसायात्मिका बुद्धिरेकेह कुरुनन्दन ।
बहुशाखा ह्यनन्ताश्च बुद्धयोऽव्यवसायिनाम् ॥४१॥

وِیَوَسَایَاتمِکَا بُدّھِر اَیکیہہ کُرُ۔ نَنْدَنَ
بَہُ۔شَاکھَا ہِیَننتَاشْ چَ بُدّھیَوْ، وِیَوَسَایِنَامْ

وِیَوَسَایَہ۔ آتمکَا: کرشن آگہی میں باعزم؛ بُدّھِح: عقل؛ اَیکَا: صرف ایک؛ اِہَہ: اس دُنیا میں؛ کُرُ نَنْدَنَ: اے کُرُوؤں کے پیارے بیٹے؛ بَہُ۔ شَاکھَاح: مختلف شاخیں رکھتے ہوئے؛ ہِہ: واقعی؛ اَنَنْتَاح: لامحدود؛ چَ: بھی؛ بُدّھیَح: عقل؛ اَوِیَوَسَایِنَامْ: ان کا جو کرشن آگہی میں نہیں ہیں۔

ترجمہ

جو اِس راہ پر گامزن ہیں وہ ارادے میں راسخ ہیں، اور اُن کا مرکز

ایک ہی ہے۔ لیکن اے کرُو نندن مُتذبذب اشخاص کے خیالات شاخ در شاخ ہوتے ہیں۔

مفہوم

کرشن شعور کے ذریعے ایک شخص زندگی کی عظیم تکمیل حاصل کر لے گا، ایسے مستحکم اعتماد کو "ڈیوَسایاتمِکا" عقل کہتے ہیں۔

چیتنیہ چرت آمرت (مدھیہ ۲۲ - ۶۲) میں لکھا ہے

شرَدّھا۔ شبدَے — وِشواس کہِئے سُدرڑھ نِشچیہ
کرِشنے بھکتِ کئیلے سَرو۔ کرم کرت ہیہ

اعتماد کا مطلب ہے کسی ارفع شئے پر پختہ یقین۔ جب کوئی کرشن شعور کے فرائض کی تکمیل میں مشغول ہے، اُسے مادّی دنیا کے ربط کے سبب احساس ذمہ داری سے خاندانی روایت، انسانیت، یا قومیت کے لئے کام کرنے کی ضرورت نہیں۔ پچھلے نیک اور بُرے اعمال کا ردّ عمل ہی انسان کو بار آور سرگرمیوں میں مشغول رکھتا ہے۔ اگر کوئی کرشن شعور میں بیدار رہے تو اُسے اپنی سرگرمیوں میں اچھے نتائج کے لئے مزید کوشش کرنے کی ضرورت نہیں۔ جب کوئی کرشن آگہی میں قائم ہوجاتا ہے، تو اُس کی تمام سرگرمیاں نیکی اور بدی جیسی دُوئی کے ماتحت نہیں رہتیں اس لئے وہ تمام مطلق سطح پر ہے۔ کرشن شعور کی بلند ترین تکمیل زندگی کے مادّی تصوّر کی نفی سے ملتی ہے۔ کرشن شعور میں تبدریج ترقی کرنے سے یہ کیفیت خود بخود حاصل ہوجاتی ہے۔

کرشن آگاہ شخص کا مصمم ارادہ علم پر مبنی ہے۔ "واسُدیوَ ح سَروَم اِتِ سَ مَہاتما سُ۔ دُرلَبھَح"، کرشن آگاہ شخص وہ نادر نیک روح ہے جو پوری طرح جانتا ہے کہ واسودیو یعنی شری کرشن تمام اسباب ظاہر کی علتِ اولیٰ ہے۔ جس طرح درخت کی جڑوں کو پانی دینے کے ساتھ ہی پتوں

اور شاخوں کو بھی سیرابی حاصل ہوتی ہے، اسی طرح کرشن شعور میں عمل کرنے سے ہی اپنی، اپنے خاندان کی سماج کی، وطن کی، نوع بشر کی، غرض سب کی بلند ترین خدمت کی جا سکتی ہے۔ ہمارے اعمال سے اگر شری کرشن مطمئن ہو جائیں تو سب مطمئن ہو جائیں گے۔

البتہ کرشن شعور کی بہترین خدمت کسی روحانی گرو کی قابل رہنمائی میں ہوتی ہے، جو شری کرشن کا حقیقی نمائندہ ہو وہ طالب علم کی فطرت کو جانتے ہیں اور کرشن شعور میں کام کرنے میں اس کی رہنمائی کر سکتے ہیں۔ اس طرح کرشن شعور میں پوری طرح تربیت یافتہ ہونے کے لئے مستقل مزاجی سے کام کرنا پڑتا ہے اور شری کرشن کے نمائندہ کا حکم بھی ماننا پڑتا ہے، اور صحیح روحانی گرو کی ہدایت اپنی زندگی کا مقصد سمجھ کر قبول کرنی چاہیئے۔ شریلہ وشوناتھ چکرورتی ٹھاکر نے شری گرودیو آشٹک نامی مشہور دعا میں ہمیں یہ ہدایت کی ہے۔

یَسْیَہ پْرَسادادْ بھگوتْ۔پْرَسادوْ یَسْیاپْرَسادانْ نَ گَتِح کُتوہ، پی
دھیایَنْ سْتُوَمْش تَسْیَہ یَشَش تْرِ۔ سَنْدھیَمْ وَنْدے گُرُوح شْرِی چَرَنارَوِنْدَمْ

"روحانی گرو کے مطمئن ہونے سے شخصیت اعظم بھگوان اطمینان پاتے ہیں۔ روحانی گرو کو مطمئن نہ کرنے سے کرشن شعور کی سطح پر ترقی پانے کا کوئی امکان نہیں۔ اس لئے اُس کے رحم و کرم کے لئے دن میں تین بار دھیان لگا کر دُعا کرنی چاہیئے اور اپنے روحانی گرو کو عقیدت پیش کرنی چاہیئے۔"

تاہم یہ پورا نظام روح کے اُس مکمل علم پر منحصر ہے، جس کے بعد ہم جسمانی تصور سے بلند تر ہو جاتے ہیں۔ روح کے اس علم کو صرف نظریاتی طور پر تسلیم کرنا کافی نہیں بلکہ عملی طور پر اس کی تکمیل چاہیئے۔ ایسا ہونے پر بار آور سرگرمیوں میں تسکین حواس کا کوئی امکان باقی نہیں رہتا۔ مختلف قسم کی بار آور سرگرمیوں سے وہی گمراہ ہوتا ہے جس کے من میں ٹھہراؤ نہیں ہے۔

شلوک - ۴۲ - ۴۳

यामिमां पुष्पितां वाचं प्रवदन्त्यविपश्चितः ।
वेदवादरताः पार्थ नान्यदस्तीति वादिनः ॥४२॥
कामात्मानः स्वर्गपरा जन्मकर्मफलप्रदाम् ।
क्रियाविशेषबहुलां भोगैश्वर्यगतिं प्रति ॥४३॥

یام اِمام پُشپیتام واچم پَرَوَدَنتیو پَشچِتَح
وید۔ واد۔ رتاح پارتھ نانیَد اَستیِتِ وادِنَح
کامَاتماَنَح سوَرگ۔ پرا جنم۔ کرم۔ پھل۔ پرَدام
کِریا۔ وِشیش۔ بہلام بھوگَیشوَریَہ۔ گتِم پرَتِ

یام اِمام : ان سب ؛ پُشپیتام : پھول کی مانند ؛ واچم : الفاظوں سے ؛ پَرَوَدَنتِ : کہتے ہیں ؛ اَوِ پَشچِتَح : تھوڑا علم رکھنے والے ؛ وید۔ واد۔ رتاح : ویدوں کے نام نہاد پیروکار ؛ پارتھ : اے پرتھا کے بیٹے ؛ نَ : کبھی نہیں ؛ اَنیَت : اور کچھ ؛ اَستِ : ہے ؛ اِتِ : اس طرح ؛ وادِنَح : حامی ؛ کام۔ آتمانَح : تسکینِ حواس کے خواہشمند ؛ سوَرگ۔ پَراح : جنت کو پانے کے آرزومند ؛ جنم۔ کرم۔ پھل۔ پرَدام : اچھی پیدائش اور دوسرے ثمربار آور ردِعمل دینے والے ؛ کِریا۔ وِشیش : بھاری بھرکم رسومات ؛ بہلام : کئی طرح کے ؛ بھوگ : نفسانی خوشی ؛ اَیشوَریَہ : اور امارت ؛ گتِم : ترقی ؛ پرَتِ : کی طرف۔

ترجمہ

کم علم لوگ ویدوں کے اُن مرصع الفاظ سے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں جن میں اچھا جنم، طاقت اور جنت کو پانے کے لئے انواع و اقسام کی بار آور رسومات کی سفارش کی جاتی ہے۔ اے ارجن! وہ لوگ تسکینِ حواس اور دولت مندانہ زندگی کے شائق ہیں اور اُن کی نظر میں اس سے بڑھ کر اور کچھ بھی نہیں ہے۔

مفہوم

تمام لوگ زیادہ تر ذہین نہیں ہوتے، اور اپنی لاعلمی کے باعث ویدوں کے کرم۔کانڈ حصوں میں مذکورہ بار آور سرگرمیوں سے زیادہ وابستہ ہوجاتے ہیں۔ وہ جنت میں جانا چاہتے ہیں جہاں شرابِ طہور اور حوریں میسر ہوں اور مادی تمول عام ہو اور ایسی تسکینِ حواس کی تجاویز کے علاوہ وہ مذہب سے اور کچھ نہیں چاہتے۔ ویدوں کے اندر جنت میں جانے کے لئے بہت سی قربانیوں کی سفارش کی گئی ہے، خاص کر جیوتشٹوم قربانیاں۔ دراصل یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو کوئی جنت میں جانا چاہتا ہے اِن قربانیوں کو ضرور سرانجام دے اور کم علم لوگ سمجھتے ہیں کہ ویدک گیان کا یہی پورا مقصد ہے۔ ایسے ناتجربہ کار لوگوں کے لئے کرشن شعور کے عمل میں ثابت قدم رہنا مشکل ہے۔ جس طرح بیوقوف لوگ ایسی شیفتگی کے نتائج سے بے پرواہ، زہریلے درختوں کے پھولوں پر فریفتہ ہوجاتے ہیں۔ اسی طرح لاعلم لوگ ایسے بہشتی تمول اور اس کی نفسیاتی تسکین سے گرویدہ ہوجاتے ہیں۔

ویدوں کے کرم۔کانڈ حصے میں یہ بیان کیا گیا ہے۔ اَپام سومم اَمرتا اَبھوم ..... اَکشّیّم ہ وئی چاتُرماسیہ۔ یاجنیہ سُکرتم بھوَت دوسرے الفاظ میں جو چوماہی کفارہ ادا کرتے ہیں وہ لافانی ہوتے اور ہمیشہ خوش رہنے کے لئے سوم۔رس (شرابِ طہور) پینے کے اہل ہوجاتے ہیں۔ اس دھرتی

پربھی کچھ لوگ لذّتِ حواس کے لئے، طاقتور اور صحت مند بننے کے لئے سَوْم رَس کے مشتاق ہیں۔ ایسے لوگ مادّی قید سے نجات پانے میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتے، اور وہ ویدک قربانیوں کی بھاری بھرکم رسوم سے بہت زیادہ وابستہ ہوتے ہیں۔ وہ عموماً نفس پرست ہوتے ہیں اور زندگی کی بہشتی عیاشی کے علاوہ اور کچھ نہیں چاہتے۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ جنت میں نندن۔کانن۔ نامی کئی باغات ہیں جن میں حسین، خوبصورت حوروں سے ملنے، اور سَوْم۔رَس (شرابِ طہور) کی فراوانی ہے، اس لئے ایسے لوگ اپنے آپ کو اس مادّی دُنیا کا مالک سمجھتے ہوئے عارضی مادّی خوشی کے لُطف سے وابستہ رہتے ہیں۔

شلوک۔۴۴

भोगैश्वर्यप्रसक्तानां तयापहृतचेतसाम् ।
व्यवसायात्मिका बुद्धिः समाधौ न विधीयते ॥४४॥

بھوگَئیشْوَرْیَہ۔پْرَسکْتَانَامْ تَیاپَہْرِتَ۔چیتَسَامْ
وْیَوَسَایَاتْمِکَا بُدّھِح سَمَادھَوْنَ وِدھِیَتے

بھَوْگَ : مادی خوشی ؛ اَئِیْشْوَرْیَہ : اور امارت سے ؛ پْرَسکْتَانَامْ : جو وابستہ ہیں ؛ تَیَا : ایسی چیزوں سے ؛ اَپَہْرِتَ۔چیتَسَامْ : جس کا من پریشان ہے (اُن کے) ؛ وْیَوَسَایَہ۔آتْمِکَا : پختہ ارادے میں قائم ؛ بُدّھِح : بھگوان کی عشق بھری خدمت ؛ سَمَادھَوْ : کنٹرول شدہ من میں ؛ نَ : کبھی نہیں ؛ وِدِھیَتے : ہوتا ہے۔

ترجمہ

جو لوگ نفسانی خوشی اور مادّی تمول سے بہت زیادہ وابستہ اور سرگشتہ

ہیں اُن کے من میں شخصیت اعظم بھگوان کی عقیدت کا عزم راسخ قائم نہیں رہتا۔

مفہوم

سَمادِھ کا مطلب ہے "مرتکز توجہ" (ایک نقطہ پر جما ہوا من)۔ ویدک لُغت نَروکتی کے مطابق سَمیک آدِھییَتے، سِمن آتمَ۔ تتوَ۔ یَتھا تَمیَم۔ جب من خودی کو سمجھنے میں جما ہوا ہوتا ہے تو کہا جاتا ہے سمادھی میں ہے۔ سمادھی مادّی نفسانی خوشی میں دلچسپی لینے والوں کے لئے ممکن نہیں ہے، نہ ہی اُن کے لئے ممکن ہے جو ایسی عارضی چیزوں سے سرگشتہ ہیں۔ انہیں تو بس مادّی قوت کے چکر میں ہی ہمیشہ سزا دی جاتی ہے۔

شلوک۔ ۴۵

त्रैगुण्यविषया वेदा निस्त्रैगुण्यो भवार्जुन ।
निर्द्वन्द्वो नित्यसत्त्वस्थो निर्योगक्षेम आत्मवान् ॥४५॥

ترَیَ۔ گُنیَہ۔ وِشَیا وَیدَ نِشترَیَ۔ گُنیو بھَوا ارجُنَ
نِرۡدوَنۡدوَ نِتیَہ۔ سَتوَ۔ شتھو نِرۡیوگ۔ کشیمَ آتموانۡ

ترَیَ۔ گُنیَہ: مادی قدرت کی تین صفات سے متعلق؛ وِشَیاح: موضوع پر؛ وَیدَاح: ویدک تصانیف؛ نِشترَیَ۔ گُنیَح: مادّی قدرت کی تین صفات سے پرے؛ بھَو: ہو؛ ارجُنَ: اے ارجن
نِرۡدوَنۡدوَح: دوئیوں سے بری؛ نِتیَہ۔ سَتوَ۔ شتھَح: روحانی وجود کی پاکیزہ حالت میں؛ نِرۡیوگ۔ کشیمَح: حفاظت اور فائدے کے

خیالات سے بری ؛ آتْمَ۔ وَانْ ؛ خودی میں قائم ۔

ترجمہ

وید زیادہ تر مادّی نوعیت کی تین صفات کے موضوع کا ذکر کرتے ہیں۔ اے ارجن ان تین صفات سے بالاتر ہو جا۔ تمام دُوئی. نفع اور تحفظ کی تمام افکار سے بَری ہو جا، اور خودی میں قائم ہو جا ۔

مفہوم

مادّی نوعیت کی تمام سرگرمیوں میں تین طرح کا عمل اور ردِّ عمل ہوتا ہے، وہ بار آور نتائج کیلئے مقصود ہیں اور یہ مادّی دُنیا سے بندھ جانے کا سبب بنتے ہیں۔ وید زیادہ تر عوام کو آہستہ آہستہ تسکین حواس کے مقام سے ماروائی کیفیت کی سطح پر لے جانے کے لئے بار آور سرگرمیوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ لیکن ارجن کی کی حیثیت تو اعلیٰ ہے وہ بھگوان شری کرشن کے شاگرد اور دوست ہیں۔ اس لئے اُنہیں براہِ راست ویدانت فلسفہ کی ماروائی کیفیت میں پہنچنے کی تلقین کی جاتی ہے، جس کی شروعات بْرَہْمَ۔جِگْیاسا، یعنی اعلیٰ ماروائی تصورات کے تحت ہوتی ہے۔ مادّی دُنیا میں تمام جاندار ہستیاں جینے کے لئے بڑی سخت جدوجہد کر رہی ہیں۔ اُن کی نجات کے لئے بھگوان نے مادّی دُنیا کی تخلیق کے بعد، ویدک گیان دیا جو بتاتا ہے کہ زندگی کس طرح بسر کی جائے اور مادّی بندش سے کیسے چھٹکارا پایا جائے۔ جب تسکین حواس کی سرگرمیاں (یعنی کرم کانڈ باب) ختم ہوتی ہیں، تب روحانی تکمیل کا موقع اُپنشدوں کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے، جو مختلف ویدوں کا حصّہ ہیں، جیسے بھگود۔گیتا پانچویں وید یعنی مہابھارت کا حصّہ ہے۔ اُپنشد سے ماورائی زندگی کی ابتداء ہوتی ہے ۔

جب تک مادّی جسم وجود میں ہے تب تک عمل اور ردِّ عمل کی نوعیت مادّی رہے گی۔ لہٰذا دوئی کے پیشِ نظر ہمیں خوشی اور غم یا سردی اور گرمی وغیرہ برداشت کرنی ہے اور ایسی دوئی کو برداشت کرتے ہوئے، نفع اور نقصان کی اُلجھنوں سے آزاد ہونا ہے۔ جب کوئی مکمل طور پر کرشن آگاہ ہو کر شری کرشن کی رضا پر پورا انحصار کرے تب وہ ماورائی کیفیت پا لیتا ہے۔

شلوک۔۴۶

यावानर्थ उदपाने सर्वतः सम्प्लुतोदके ।
तावान् सर्वेषु वेदेषु ब्राह्मणस्य विजानतः ॥४६॥

یَاوَانْ اَرْتھَ اُدَپَانے سَرْوَتَہ سَمْپْلُتَوْدَکے
تَاوَانْ سَرْوِیْشُ وِیْدَیشُ بْرَاہْمَنَسْیَہ وِجَانَتَہ

یَاوَانْ : جتنا بھی؛ اَرْتھَہ : افادیت ؛ اُدَ۔پَانے : پانی کے کنوئیں میں ؛ سَرْوَتَہ : ہر طرح سے ؛ سَمْپْلُتَ۔اُدَکے : پانی کے بڑے تالاب میں ؛ تَاوَانْ : اسی طرح ؛ سَرْوِیْشُ : سب ؛ وِیْدَیشُ : ویدک تصانیف میں ؛ بْرَاہْمَنَسْیَہ : جو اعظم برہمن کے ؛ وِجَانَتَہ : جس کا جو مکمل علم میں ہے۔

ترجمہ

وہ کام جو چھوٹے کنوئیں سے لئے جا سکتے ہیں اُنہیں بڑے تالاب سے بھی لیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح جو شخص ویدوں کا مقصدِ اعلیٰ جانتا ہے اُن کے تمام مقاصد سے بہرہ ور ہو سکتا ہے۔

مفہوم

ویدک ادب کے کرم کانڈ باب میں جن قربانیوں کا ذکر کیا گیا ہے ان کا مقصد یہ ہے کہ تدریجی طور پر عرفانِ خودی کے ارتقار کو حاصل کیا جائے۔ علاوہ ازیں عرفان کے مفہوم کو بھگود۔گیتا کے پندرھویں باب (۱۵-۵) میں صاف طور پر واضح کیا گیا ہے۔ ویدوں کے مطالعہ کا حاصل بھگوان کرشن کو جاننا ہے جو ہر شے کی علتِ اولیٰ ہیں۔ پس عرفانِ خودی کا مطلب شری کرشن کو سمجھنا اور اُن کے ساتھ اپنے ابدی رشتے کو سمجھنا ہے۔ بھگود۔گیتا کے پندرھویں باب میں شری کرشن کے ساتھ جاندار ہستیوں کے رشتہ کا بھی ذکر کیا گیا ہے (۱۵-۷) جاندار ہستیاں شری کرشن کے اجزار ہیں، اس لئے اجزار کے ذریعے اپنے دل میں سوئے ہوئے کرشن شعور کو پھر سے جگانا ہی ویدک علم کا بلند ترین تکمیلی مرحلہ ہے۔

شری مد بھاگوتم (۳-۳۳-۷) میں اس کی مندرجہ ذیل تصدیق کی گئی ہے۔

اَہَوْ بَتَ شْوَپَچو، تَوْ گَرِیَیان یَجّ جِھوَاگرے وَرْتَتے نَام تُبھیَم
تیپُسْ تَپَسْ تے جُھوحُ سَسْنُر آرْیا بْرَہْما نُوچُر نَام گْرِنَنْتِ یے تے

"اے میرے بھگوان! جو شخص آپ کا مقدس نام الاپ رہا ہے، اگرچہ وہ حقیر چانڈال (سگ خور) گھرانے میں پیدا ہوا ہے، عرفانِ خودی کی بلند ترین سطح پر قائم ہے۔ ایسے شخص نے ضرور ویدک رسومات کے مطابق تمام قسم کے کفارے اور قربانیاں سرانجام دی ہوں گی اور تمام مقدس مقامات میں غسل کرنے کے بعد کئی بار ویدک تصانیف کا مطالعہ کیا ہوگا۔ ایسا شخص آریہ خاندان کے افراد سے بھی بہتر سمجھا جاتا ہے۔" لہٰذا محض رسومات سے وابستہ ہوئے بغیر ویدوں کا مقصد سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور بہشت کو پانے کی لالچ نہیں کرنی چاہیئے۔ اس دور میں عام آدمی کے لئے ویدک رسومات کے تمام قاعدے قوانین کی پیروی کرنا ممکن نہیں، نہ ویدانت اور اُپنشدوں کا پورا مطالعہ ممکن ہے۔ ویدوں کے

مقاصد کی تفہیم اور تعمیل کے لئے بہت وقت، طاقت، علم اور وسائل کی ضرورت ہے اور اِس دور میں یہ ممکن نہیں، تاہم بھگوان کا مقدس نام الاپنے سے ویدک تہذیب کے بہترین مقصد کو پورا کیا جاتا ہے، جیسے کہ گری ہوئی ارواح کے نجات دہندہ سے شری چیتنیہ مہاپربھو نے تلقین کی ہے۔ عظیم ویدک وِدوان پرکاش نندسرسوتی نے جب شری چیتنیہ مہاپربھو سے پوچھا کہ ویدانت فلسفہ کا مطالعہ کرنے کی بجائے وہ ایک جذباتی انسان کی طرح کیوں بھگوان کے مقدس نام کا الاپ کر رہے ہیں، تو انھوں نے جواب دیا کہ اُن کے روحانی گرو نے اُن کو بڑا کم سمجھ پایا اس لئے بھگوان کرشن کا مقدس نام الاپنے کے لئے کہا۔ اُنھوں نے ایسا ہی کیا اور ایک پاگل کی طرح وجد کرنے لگے۔ اس کالی (تاریک) عہد میں زیادہ تر لوگ بیوقوف ہیں اور ویدانت فلسفہ کو سمجھنے سے قاصر ہیں، معصومانہ طریق سے بھگوان کا مقدس نام الاپنے سے ویدانت فلسفہ کے بہترین مقصد کو پورا کیا جاتا ہے۔ ویدک گیان میں ویدانت آخری لفظ ہے اور ویدانت فلسفے کے مصنف اور عالم بھگوان کرشن ہیں اور بلند ترین ویدانتی وہ عظیم صوفی ہے جو بھگوان کا مقدس نام الاپنے سے خوشی حاصل کرتا ہے، تمام ویدک تصّوف کا یہی آخری مقصد ہے۔

شلوک ۔ ۴۷

कर्मण्येवाधिकारस्ते मा फलेषु कदाचन ।
मा कर्मफलहेतुर्भूर् मा ते संगोऽस्त्वकर्मणि ॥४७॥

کَرمَنْیےوادھِکارَسْ تے مَا پھَلیشُو کَدَاچَن
مَا کَرمَ۔پھَلَ۔ہیتُرْ بھُوْرْ مَاتے سَنْگوْ شْتوَکَرمَنِ

کَرمَنِ : مقررہ فرائض میں ؛ اَیْوَ : یقیناً ؛ اَدھِکارَح : حق ؛ تے : تیرا ؛ مَا : کبھی نہیں ؛ پھَلیشُو : پھلوں میں ؛ کَدا چَنَ : کبھی ؛ مَا : کبھی نہیں ؛ کَرمَ پھَلَ ہیتُح : سبب ؛ بھُوح : ہو ؛ مَا : کبھی نہیں ؛ تے : تیری ؛ سَنگَح : وابستگی ؛ اَستُ : ہونا چاہیئے ؛ اَکَرمَنِ : مقررہ فرائض نہ سرانجام دینے میں ۔

ترجمہ

تجھے اپنے مقررہ فرض کو سرانجام دینے کا حق ہے، لیکن نتیجے پر تیرا کوئی اختیار نہیں۔ کبھی اپنے آپ کو اپنے افعال کے نتائج کا سبب نہ سمجھو، اور ترکِ افعال سے لگاؤ نہ رکھ ۔

مفہوم

یہاں تین چیزیں قابل غور ہیں۔ مقررہ فرائض، من موجی کام اور بے عملی مقررہ فرائض کسی کی حاصل کردہ صفاتِ قدرت کے مطابق مُتعیّنہ سرگرمیاں ہیں۔ من موجی کام کا مطلب ہے وہ کام جو گرُو کی منظوری کے بغیر ہیں، اور بے عملی کا مطلب ہے اپنے مقررہ فرائض ادا نہ کرنا۔ بھگوان ارجن کو تلقین کرتے ہیں کہ وہ بے عمل نہ ہو کر پھل کی خواہش کئے بغیر اپنا مقررہ فرض ادا کرے۔ جو اپنے کام کے انجام سے وابستہ ہے وہ اپنے عمل کا بھی سبب ہے۔ اس لئے وہ ایسے اعمال کے نتائج بھگتتا ہے یا اُن سے لطف اندوز ہوتا ہے ۔

جہاں تک مقررہ فرائض کا تعلق ہے، اُن کو تین اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے یعنی معمول کا کام، ہنگامی کام اور مطلوبہ سرگرمیاں۔ معمول کا کام جو بغیر نتائج کی خواہش کے روحانی ہدایات کے زیر اثر احساسِ ذمہ داری سے سرانجام دیا جاتا ہے نیکی کے لئے عمل کرنا ہے۔ نتائج کے لئے عمل کرنا بندش کا سبب بنتا ہے، اس لئے ایسا کام مُبارک نہیں ہے۔ مقررہ فرائض کے لئے ہر ایک کا اپنا مالکانہ حق ہے لیکن نتیجے سے وابستگی کے بغیر عمل کرنا چاہیئے۔

ایسے بے لوث لازمی فرائض انسان کو بے شک نجات کی راہ پر لے جاتے ہیں۔ اس لئے بھگوان نے ارجن کو نتیجہ سے وابستہ ہوئے بغیر لڑنے کی تلقین کی تھی۔ اُن کا جنگ سے گریز وابستگی کا دوسرا رُخ تھا۔ ایسی وابستگی کبھی انسان کو نجات کی راہ پر نہیں لے جاتی۔ کوئی بھی وابستگی ہو، مثبت یا منفی، بندھن کا سبب ہے، بے عملی گناہ ہے۔ لہٰذا ارجن کے لئے فرض سمجھ کر لڑنا ہی نجات کی مُبارک راہ تھی۔

شلوک۔۴۸

योगस्थः कुरु कर्माणि संगं त्यक्त्वा धनञ्जय ।
सिद्ध्यसिद्ध्योः समो भूत्वा समत्वं योग उच्यते ॥४८॥

یوگ۔ شتھح کُرو کرمانڑ سنگم تیکتوا دھننجیہ
سِدھیسِدھیوح سموبھوتوا سمتوم یوگ اُچیتے

یوگ۔شتھح: یوگا میں مستحکم؛ کُرو: سر انجام دے؛ کرمانڑ: تیرے فرائض؛ سنگم: وابستگی؛ تیکتوا: چھوڑ کر؛ دھننجیہ: اے ارجن؛ سِدھ۔اسِدھیوح: کامیابی اور ناکامی میں؛ سمح: توازن؛ بھوتوا: ہو کر؛ سمتوم: من کی یکسانیت؛ یوگح: یوگا؛ اُچیتے: کہا جاتا ہے۔

ترجمہ

اے ارجن! تمام تعلقات سے کنارہ کشی کر کے کامیابی و ناکامی سے قطع نظر کر کے اپنے مقررہ فرائض سر انجام دے۔ ہر حال میں یکساں رہنے ہی

کو یوگا کہتے ہیں ۔

مفہوم

شری کرشن ارجن کو بتاتے ہیں کہ انہیں یوگا پر عمل کرنا چاہیئے اور یوگا کیا ہے ؟ یوگا کا مطلب ہے ہمیشہ پریشان کرنے والے حواس پر قابو پاکر من حقیقت مطلق پر مرکوز کرنا ۔ یہ حقیقت مطلق کون ہے ؟ یہ حقیقت مطلق بھگوان ہے ۔ وہ بذاتِ خود ارجن کو لڑنے کے لیے حکم دے رہے ہیں ۔ لہذا ارجن کا لڑائی کے نتائج سے کوئی تعلق نہیں ۔ کامیابی یا فتوحات کا خیال شری کرشن کیا کریں، ارجن کو تو محض شری کرشن کی ہدایات کے مطابق عمل کرنا ہے ۔ شری کرشن کے احکام پر چلنا ہی اصلی یوگا ہے ۔ کرشن شعور نامی طریق میں اسی کی مشق کی جاتی ہے ۔ صرف کرشن شعور سے ہی ہم احساسِ ملکیت ترک کر سکتے ہیں ۔ ہمیں شری کرشن کا خدمتگار بننا ہوگا، یا شری کرشن کے خدمتگار کا خدمتگار ۔ ایسی کرشن آگہی میں اپنے فرائض کو سرانجام دینا ہی واحد طریقہ ہے، جس سے ہم یوگا پر صحیح عمل کر سکتے ہیں ۔

ارجن کھشتری ہیں اور اس طرح وہ ورن آشرم ۔ دھرم میں شرکت کر رہے ہیں ۔ وِشنو پُران کے مطابق مکمل ورن آشرم ۔ دھرم کا مقصد شری وِشنو کو خوش کرنا ہے ۔ مادی دنیا کے قانون کے برعکس ہمیں اپنے حواسوں کو آسودہ کرنے کے بجائے شری کرشن کو خوش کرنا چاہیئے، اس لئے جب تک کوئی شری کرشن کو خوش نہیں کرتا ہے، وہ ورن آشرم ۔ دھرم کے اصولوں پر ٹھیک طریقے سے عمل نہیں کر سکتا ۔ بالواسطہ ارجن کو شری کرشن کے ارشاد کی تعمیل کی تلقین کی گئی ہے ۔

شلوک ۔ ۴۹

दूरेण ह्यवरं कर्म बुद्धियोगाद्धनञ्जय ।
बुद्धौ शरणमन्विच्छ कृपणाः फलहेतवः ॥४९॥

دُوْرینَ ہْیَوَرَم کَرْمَ بُدّھِ یوْگادْ دھَنَنْجَیَہ
بُدّھَو شَرَنَم اَنْوِچّھَ کْرِپَناح پھَلَ ہیتَوَح

دُوْرینَ : اس سے دوری اپنالو ؛ ہِ : یقیناً ؛ اَوَرَم : نفرت انگیز ؛ کَرْمَ : سرگرمی ؛ بُدّھِ ۔ یوْگات : کرشن آگہی کی طاقت سے ؛ دھَنَنْجَیَہ : اے دولت کے فاتح ؛ بُدّھَو : ایسی آگہی میں ؛ شَرَنَم : مکمل پناہ ؛ اَنْوِچّھَ : کیلئے کوشش کر ؛ کْرِپَناح : کنجوس ؛ پھَلَ ۔ ہیتَوَح : پھل ، نتائج چاہنے والے ۔

ترجمہ

اے دھننجے ، بھگتی سیوا کے ذریعے تمام قابلِ نفرت افعال سے دور رہ کر اُس شعور میں بھگوان کی پناہ لے ۔ جو اپنے کرموں کے نتائج چاہتے ہیں انہیں کنجوس کہا جاتا ہے ۔

مفہوم

جو بھگوان کے دائمی خدمت گار کی شکل میں اپنی فطری حیثیت کی حقیقت جان جاتا ہے وہ شخص کرشن شعور میں کام کرنے کے سوا تمام مصروفیات کو چھوڑ دیتا ہے ۔ جیسا کہ پہلے واضح کیا گیا ہے ، بُدھی یوگا کا مطلب ہے بھگوان کی ماورائی پریم بھری خدمت ! جاندار ہستی کے لئے ایسی بھگتی سیوا

عمل کی صحیح راہ ہے۔ صرف خسیس لوگ ہی اپنے کام کے پھل پانے کی خواہش کرتے ہیں، جس سے وہ مادّی بندھن میں مزید پھنس جاتے ہیں۔ کرشن شعور میں کام کے علاوہ تمام افعال نفرت انگیز ہیں کیونکہ ایسے اعمال انسان کو لگاتار جنم اور موت کے چکر میں پھنسا دیتے ہیں۔ اس لئے کسی کو افعال کے صادر ہونے کی علّت بننے کی خواہش نہیں کرنی چاہیئے۔ کرشن شعور میں ہر کام شری کرشن کی خوشی کے لئے کرنا چاہیئے۔ خسیس لوگ قسمت کی خوبی یا سخت محنت سے حاصل کی ہوئی دولت کو استعمال کرنا نہیں جانتے۔ ہماری زندگی کی کامیابی اسی میں ہے کہ ہم اپنی تمام قوتیں کرشن شعور کی سرگرمیوں میں صرف کریں، بدقسمت اشخاص وہ ہیں جو کنجوس کی طرح اپنی انسانی قوت کو بھگوان کی خدمت میں استعمال نہیں کرتے۔

شلوک۔۵۰

बुद्धियुक्तो जहातीह उभे सुकृतदुष्कृते ।
तस्माद् योगाय युज्यस्व योगः कर्मसु कौशलम् ॥५०॥

بُدّھی۔ یُکتو جہاتیہہ اُبھے سُکرِت۔ دُشکرِتے
تسماد یوگایہ یُجیَسْوَ یوگہ کرمسُ کَوشلم

بُدّھی۔ یُکتہ: وہ جو بھگوان کی بھگتی بھری خدمت میں مصروف ہے؛ جہاتی: چھٹکارا پا سکتا ہے؛ اِیہہ: اسی زندگی میں؛ اُبھے: دونوں؛ سُکرِت۔ دُشکرِتے: اچھے اور بُرے نتائج سے؛ تسمات: اس لئے؛ یوگایہ: بھگتی سیوا کی خاطر؛ یُجیَسْوَ: ایسے مصروف ہو؛ یوگہ: کرشن

آ گہی ؛ کَرْمَسُ : تمام سرگرمیوں میں ؛ کَوْشَلَمْ ؛ فن ۔

ترجمہ

جو بھگتی سیوا میں مصروف ہوتا ہے وہ اسی زندگی میں اچھے اور بُرے دونوں اعمال سے نجات پالیتا ہے، اس لئے اے ارجن! یوگ کے لئے جدوجہد کر، کیونکہ یہی تمام اعمال کا آرٹ ہے۔

مفہوم

ہر جاندار ہستی قدیم ترین زمانے سے اپنے اچھے اور بُرے اعمال کے مختلف ردِ عمل کو جمع کر رہی ہے، اس طرح وہ اپنی فطری حیثیت سے سدا بے خبر رہتی ہے۔ اس بے خبری کو بھگود گیتا کی ہدایت سے دور کیا جا سکتا ہے، گیتا ہمیں ہر طرح سے شری کرشن کی پناہ میں لے کر پیدائش بعد از پیدائش کے عمل اور ردِ عمل کی زنجیر سے آزاد ہونا سکھاتی ہے، اس لئے ارجن کو کرشن شعور کے دائرے میں پاکیزہ عمل کی تلقین کی گئی ہے، کیونکہ صرف یہی طریقہ عمل اور ردِ عمل سے چھٹکارا دلاتا ہے۔

شلوک ۔ ۵۱

कर्मजं बुद्धियुक्ता हि फलं त्यक्त्वा मनीषिणः ।
जन्मबन्धविनिर्मुक्ताः पदं गच्छन्त्यनामयम् ॥५१॥

کَرْمَ ۔ جَمْ بُدّھِ ۔ یُکْتا ہِ پھَلَمْ تْیَکْتْوا مَنِیْشِنَح
جَنْمَ ۔ بَنْدْھَ ۔ وِنِرْمُکْتاح پَدَمْ گَچھَنْتِ اَنامَیَمْ

کَرْمَ ۔ جَمْ ؛ پھلدار سرگرمیوں کی وجہ سے ؛ بُدّھِ یُکْتاح ؛ بھگتی سیوا میں

مصروف ؛ ہِ : یقیناً ؛ پھلم : نتائج کو ؛ تیکتوا : چھوڑ کر ؛ منیشنہ : عظیم صوفی یا بھگت ؛ جنم بندھ : جنم مرن کے بندھن سے ؛ ونرمکتاہ : نجات شدہ ؛ پدم : حیثیت ؛ گچھنتی : وہ حاصل کرتے ہیں ؛ انامیم : مصائب کے بغیر۔

ترجمہ

بھگوان کی بھگتی سیوا میں مشغول ہونے سے عظیم صوفی یا بھگت مادّی دُنیا کے اعمال کے نتائج کو چھوڑ کر جنم مرن کے چکر سے نجات پا لیتے ہیں۔ اس طرح اُنہیں وہ مقام حاصل ہوتا ہے جو تمام مصائب سے بالاتر ہے (یعنی وہ بھگوان کے پاس واپس چلے جاتے ہیں۔

مفہوم

نجات شدہ جاندار ہستیاں اُس مقام سے تعلق رکھتی ہیں جہاں پر مادّی مصائب نہیں ہوتے ہیں۔ بھاگوتم (۱۰-۱۴-۵۸) میں فرمایا گیا ہے :

سماشرتا یے پد پلوَ پلوم مہت پدم پنیہ یشو مرارِہ
بھواَمبدھِر وتسہ پدم پرم پدم پدم پدم یدِ وِپدام نہ تیشام

"جس نے پوری کائنات کو پناہ دینے والے اور مکند یا مُکتی دینے والے شری بھگوان کے کنول جیسے قدموں کی کشتی کو پا لیا ہے اُس کے لئے مادّی دُنیا کا سمندر ایسا ہے جیسے کہ بچھڑے کے نقش قدم میں بھرا ہوا پانی۔ پرم پدم یعنی وہ مقام جہاں مادّی مصائب نہیں، یعنی ویکنٹھ، اُس کی منزل ہے نہ کہ وہ مقام جہاں ہر قدم پر خطرہ ہے"۔ لاعلمی کی وجہ سے، انسان نہیں جانتا کہ حقیقت میں یہ مادّی دُنیا دُکھ بھرا مقام ہے جہاں ہر قدم پر خطرہ ہے۔"

کم عقل اشخاص صرف لاعلمی کے سبب بار آور سرگرمیوں کیلئے ان حالات کے مطابق ڈھلنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ بار آور افعال اُنہیں مسرّت بخشیں۔ اُنہیں معلوم نہیں کہ کائنات کے اندر مادّی جسم کے ساتھ کہیں بھی بغیر مصائب کے

زندگی نہیں مل سکتی۔ زندگی کے مصائب مثلاً پیدائش، موت، بڑھاپا اور بیماری، مادّی دُنیا کے اندر ہر جگہ موجود ہیں۔ لیکن جو شخص بھگوان کے دائمی خدمت گار کی شکل میں اپنی فطری حیثیت اور ساتھ ہی شخصیتِ اعلیٰ بھگوان کے مقام کو سمجھتا ہے وہ بھگوان کی ماروائی محبت آمیز خدمت میں مصروف ہو جاتا ہے۔ نتیجتاً وہ اُن ویکنٹھ سیاروں میں داخل ہونے کا اہل بن جاتا ہے، جہاں نہ تو مادّی دُکھ بھری زندگی ہے نہ وقت اور موت کی رسائی۔ اپنی فطری حیثیت کو جاننے کا مطلب بھگوان کی ارفع حیثیت کو جاننا بھی ہے۔ جو شخص جاندار ہستی کا مقام اور بھگوان کا مقام ایک ہی سطح پر جانتا ہے تنگ نظر ہے اور اسی لئے وہ بھگوان کی بھگتی سیوا کرنے کے ناقابل ہے وہ خود مالک بن جاتا ہے، اور اس طرح بار بار پیدا ہونے اور مرنے کی راہ ہموار کرتا ہے۔ لیکن جو یہ سمجھتا ہے کہ اُس کی حیثیت خدمت گار کی سی ہے، اپنے آپ کو بھگوان کی خدمت میں لگا لیتا ہے اور فوراً ویکنٹھ لوک کے قابل بن جاتا ہے۔ بھگوان کی خدمت کرنے کو ہی کرم یوگا، یا بُدھی یوگا کہتے ہیں یا سادہ الفاظ میں بھگوان کی بھگتی سیوا۔

شلوک-۵۲

यदा ते मोहकलिलं बुद्धिर्व्यतितरिष्यति ।
तदा गन्तासि निर्वेदं श्रोतव्यस्य श्रुतस्य च ॥५२॥

یَدا تے موہہ۔ کلِلَم بُدّھِر وِیَتِترِشیَتِ
تَدا گنتاسِ نِروِیدَم شروتوِیَسیہ شرُتَسیہ چَ

یَدا : جب ؛ تے : تیری ؛ مَوہَ : فریب ؛ کَلِلَم : گھنے جنگل سے ؛ وِیَتی تَرِشیَتی : عقل سے ماورائی خدمت ، بُدّھیہ : سبقت لے جاتا ہے ؛ تَدا : اُس وقت ؛ گنتاسی : تو جائے گا ؛ نِروِیدَم : بے نیازی ؛ شروتویَسیہ : تمام کی طرف سے جو سُنا جائے گا ؛ شروتَسیہ : تمام جو پہلے سُنا جا چکا ہے ؛ چَ : بھی۔

ترجمہ

جب تیری عقل وہم کے گھنے جنگل سے باہر نکل آئے گی تب جو کچھ تو نے سُنا ہے اور جو کچھ بھی سُننے کے لائق ہے اُس سے تو بے نیاز ہو جائے گا۔

مفہوم

بھگوان کے عظیم بھگتوں کی زندگی میں ایسی بہت سی اعلیٰ مثالیں ملتی ہیں جو بھگوان کی بھگتی کے ذریعے ویدوں کی رسومات سے بے نیاز ہو گئے۔ جب انسان واقعی بارآور سرگرمیوں کی رسومات سے بے نیاز ہو جاتا ہے، چاہے وہ تجربہ کار برہمن ہی کیوں نہ ہو۔ ایک عظیم بھگت اور آچاریہ شری مادھونِدر پوری کہتے ہیں ۔

سَندھیا۔ وَندَن بھَدرَم اَستُ بھَوتو بھَوح سنانَ تُبھیَم نَمو
بھو دیوا اے پِتَرَش چَ تَرپن۔ وِدھو ناہم کَشَم کَشَمیَتام
یتر کواپی نِشَدیہ یادَوَ۔ کُلو تَمَسیہ کَمسَ۔ دوِشَح
سمارَم سمارَم اَگھَم ہَرامِ تَد اَلَم مَنیے کِم اَنیَینَ مے

”اے میری سہ گانہ دُعا، تیری جے (زندہ باد) اے اشنان، تمہیں اپنی اطاعت شعاری پیش کرتا ہوں۔ اے دیوتا وَ اے پُرکھو! میں تمہیں پرنام نہیں کر سکتا، مجھے معذور جانو اب میں جہاں بھی بیٹھا ہوں یدو خاندان کی عظیم اولاد (شری کرشن) کنس کے دشمن کو یاد کرتا ہوں، اور اس طرح کرتے کرتے تمام گناہ آلود بندھنوں سے آزاد ہو سکتا ہوں۔ میں سوچتا ہوں یہ

میرے لئے کافی ہے۔"

سہ گانہ دعائیں، صبح سویرے اشنان، پُرکھوں کو پرنام وغیرہ ہیں۔ ویدک رسوم کی بجا آوری مبتدیوں کے لئے اشد ضروری ہے۔ لیکن جب کوئی تمام تر کرشن شعور میں غرق ہو اور اُن کے ماورائی پریم میں مصروف ہو، تو وہ اِن تمام باضابطہ رسموں سے بے نیاز ہو جاتا ہے کیونکہ وہ پہلے ہی کامل ہو چکا ہے۔ اگر کوئی شخصیت اعلیٰ بھگوان کی خدمت کرنے سے بالاتر ادراک کی سطح تک پہنچ سکتا ہے تو اُسے الہامی کتابوں میں مختلف اِقسام کی قربانیوں اور کفاروں کو ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔ دوسری طرف جو محض رسومات وغیرہ میں مگن ہے یہ جانے بغیر کہ ویدوں کا مقصد شری کرشن تک پہنچنا ہے تو وہ وقت ضائع کر رہا ہے۔ کرشن شعور میں لوگ شبد۔ برہم کی حد سے یعنی ویدوں اور اُپنشدوں کے دائرے سے بھی بالاتر ہو جاتے ہیں۔

شلوک ۔ ۵۳

श्रुतिविप्रतिपन्ना ते यदा स्थास्यति निश्चला ।
समाधावचला बुद्धिस्तदा योगमवाप्स्यसि ॥५३॥

شُرتِ۔ وِپْرَتِپَنّا تے یَدا سْتھاسْیَتِ نِشْچَلا
سَمادھاواَچَلا بُدّھِش تَدا یوگَمْ اَواپْسْیَسِ

شُرتِ : ویدوں کے ؛ وِپْرَتِپَنّا : بارآور نتائج سے اثر لئے بغیر ؛ تے : تیری ؛ یَدا : جب ؛ سْتھاسْیَتِ : رہتی ہے ؛ نِشْچَلا : غیر متحرک ؛ سَمادھَو : ماورائی شعور یعنی کرشن آگہی میں ؛ اَچَلا : پختہ ؛

مُبدّھِح : عقل؛ تَدا : اُس وقت ؛ یُوگَمْ : عرفان خودی کو ؛ اَوَاپْسیَسِ : تو پائے گا۔

ترجمہ

جب تیری عقل ویدوں کی مرصع زبان سے اثر لئے بغیر عرفانِ خودی کی مستی میں قائم ہوجائے گی تب تو شعورِ الٰہی کو پالے گا۔

مفہوم

سمادھی میں قائم شخص وہی کہلاتا ہے جس نے پوری طرح سے کرشن آگہی کا ادراک کرلیا ہے، دوسرے الفاظوں میں جو شخص سمادھی میں پوری طرح قائم ہے اس نے برہمن، پرماتما اور بھگوان کو پا لیا ہے۔ عرفانِ خودی کی بلند ترین تکمیل یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو شری کرشن کا دائمی خدمتگار جان لے اور کرشن آگہی میں اپنے فرائض کو سرانجام دینا اپنا واحد فرض سمجھے۔ کرشن آگاہ شخص یعنی بھگوان کے پکے بھگت کو ویدوں کی سجی سجائی زبان سے اثر انداز نہیں ہونا چاہیئے۔ جنت میں داخل ہونے کے لیے نفع بخش سرگرمیوں میں مشغول ہونا چاہیئے۔ کرشن آگہی میں شری کرشن سے براہ راست رابطہ قائم ہوجاتا ہے اور اس طرح اس ماورائی کیفیت میں تمام ہدایات سمجھی جاتی ہیں۔ ایسی سرگرمیوں سے یقیناً نتائج حاصل ہوں گے اور فیصلہ کن علم پایا جائے گا۔ اس کے لئے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ شری کرشن یا اُن کے نمائندے یعنی روحانی گرو کے احکام کو بجالائیں۔

شلوک۔۵۴

अर्जुन उवाच
स्थितप्रज्ञस्य का भाषा समाधिस्थस्य केशव ।
स्थितधीः किं प्रभाषेत किमासीत व्रजेत किम् ॥५४॥

اَرجُنَ اُوَاچَ

سِتھِت۔پَرجنَسیَہ کا بھاشا سَمادھِ۔سِتھَسیَہ کیشَوَ
سِتھِتَ۔دھیہ کِم پَربھاشیت کِمَ آسیت وَرجیتَ کِم

اَرجُنَح اُوَاچ : ارجن نے کہا ؛ سِتھِتَ۔پَرجنَسیَہ : کرشن آگہی میں پختگی سے قائم ہوئے شخص کی ؛ کا : کیا ؛ بھاشا : زبان ؛ سَمادھِ۔سِتھَسیَہ : وجد آفرین شخص ؛ کیشَوَ : اے کرشن ؛ سِتھِتَ۔دھیہ : جو کرشن آگہی میں قائم ہے ؛ کِم : کیسے ؛ پَربھاشیت : بولتا ہے ؛ کِم : کیسے ؛ آسیتَ : رہتا ہے ؛ وَرجیتَ : چلتا ہے ؛ کِم : کیسے ۔

ترجمہ

ارجن نے کہا : اے کرشن جس شخص کا شعور ماورائیت میں اس طرح مدغم ہو تو اس کی کیا علامات ہیں ؟ وہ کیسے بولتا ہے ، اور اُس کی زبان کیا ہے ؟ وہ کیسے بیٹھتا ہے اور کس طرح چلتا پھرتا ہے ۔

مفہوم

جس طرح ہر آدمی کی اُس کی مخصوص حالت میں خاص علامات ہوتی ہیں ، اِسی طرح کرشن شعور رکھنے والے شخص کی بھی خاص فطرت ہوتی ہے ۔ اُس کے بولنے ، چلنے ، محسوس کرنے وغیرہ کا خاص ڈھنگ ہوتا ہے ۔ جس طرح امیر آدمی کی اپنی نشانیاں ہیں ، بیمار آدمی کی خاص علامات ہیں جن سے وہ بیمار کہا جاتا ہے ، جس طرح عالم کی علامات ہیں ، اِسی طرح شعورِ کرشن رکھنے والے بھگت کی مختلف مصروفیات میں خاص خاص علامات ہوتی ہیں ۔ اُس کی خاص علامات کو بھگود۔گیتا سے جانا جا سکتا ہے ۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ کرشن آگاہ شخص کیسے بات چیت کرتا ہے ، کیونکہ بات چیت کسی آدمی کی سب سے زیادہ اہم صفت ہے ۔ یہ کہا جاتا ہے کہ جب تک کوئی گفتگو نہیں کرتا ہے وہ بیوقوف پہچانا نہیں جاتا ، اور یقیناً خوش لباس احمق جب

تک بولتا نہیں پہچانا نہیں جا سکتا ، لیکن جونہی وہ بولتا ہے، ایک دم اپنا آپ فاش کر دیتا ہے۔ کرشن آگاہ شخص کی لازمی علامت یہ ہے کہ وہ صرف شری کرشن یا اُن سے متعلقہ امور کے بارے میں بات کرتا ہے۔ اس سے اُس میں وہ سب علامات خود بخود ظاہر ہوتی ہیں جن کا آگے ذکر ہے۔

شلوک ۔ ۵۵

श्रीभगवानुवाच
प्रजहाति यदा कामान् सर्वान् पार्थ मनोगतान् ।
आत्मन्येवात्मना तुष्टः स्थितप्रज्ञस्तदोच्यते ॥५५॥

شری۔ بھگوان اُواچ
پرجہاتِ یدا کامان سروان پارتھ منو-گتان
آتمنیےواتمنا تشٹہ ستھت-پرجنس تدوچیتے

شری۔ بھگوان اُواچ : شخصیتِ اعظم بھگوان نے کہا ؛ پرجہاتِ : چھوڑ دیتا ہے ؛ یدا : جب ؛ کامان : تسکینِ حواس کی خواہشات کو ؛ سروان : تمام اقسام کی ؛ پارتھ : اے پرتھا کے بیٹے ؛ منہ-گتان : من گھڑت ؛ آتمن : روح کی پاک حالت میں ؛ ایو : یقیناً ؛ آتمنا : پاک شدہ من کے ذریعے ؛ تشٹہ : مطمئن ؛ ستھت-پرجنہ : ماورائی طور پر قائم ؛ تدا : تب ؛ اُچیتے : کہا جاتا ہے۔

ترجمہ

شخصیتِ اعلیٰ بھگوان نے فرمایا : اے پارتھ، جب انسان تسکینِ حواس

کی تمام اُن خواہشات سے دستبردار ہوجاتا ہے جو ذہنی تصنع سے پیدا ہوتی ہیں ایسا مطہر قلب صرف خودی میں سکون پاتا ہے۔ تب وہ خالص ماورائیت کی منزل پر ہوتا ہے۔

مفہوم

بھاگوتم تصدیق کرتی ہے کہ جو شخص پوری طرح کرشن آگہی یعنی بھگوان کی بھگتی سیوا میں ہے، اُس میں عظیم عارفوں کی تمام صفات موجود ہیں، جب کہ وہ شخص جو اِس طرح ماورائیت میں قائم نہیں اچھی صفات سے محروم ہے، کیونکہ وہ یقیناً اپنی ذہنی قیاس آرائیوں میں پناہ لے رہا ہوگا۔ لہٰذا یہاں ٹھیک ہی کہا گیا ہے کہ ذہنی تصنّع سے پیدا ہوئی تمام اقسام کی نفسانی خواہشات کو ترک کردینا ضروری ہے۔ مصنوعی طور پر ایسی نفسانی خواہشات روکی نہیں جاسکتیں۔ لیکن اگر کوئی کرشن آگہی میں سرگرم ہے تو نفسانی خواہش بغیر کسی بیرونی کوشش کے خود بخود مدھم پڑجاتی ہیں۔ اِس لیے ہمیں بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اپنے آپ کو کرشن آگہی میں غرق کردینا چاہیئے، کیونکہ یہ بھگتی سیوا ہمیں فوراً ماورائی شعور کی سطح پر پہنچا دیتی ہے۔ روح اپنے آپ کو شخصیت اعلیٰ بھگوان کا دائمی خدمتگار محسوس کرتے ہوئے ہمیشہ خودی میں مطمئن رہتی ہے۔ ایسے ماورا پرست شخص میں اسفل مادہ پرستی سے پیدا شدہ نفسانی خواہشات باقی نہیں رہتی، بلکہ وہ شخصیت اعلیٰ بھگوان کے دائمی خدمتگار کی شکل اپنی فطری حالت میں ہمیشہ مطمئن رہتا ہے۔

شلوک-۵۶

दुःखेष्वनुद्विग्नमनाः सुखेषु विगतस्पृहः ।
वीतरागभयक्रोधः स्थितधीर्मुनिरुच्यते ॥५६॥

دُحکھیشوِ اَنُدوِگنَ۔مَناح سُکھیشُ وِگت۔سپرہح
وِیت۔راگ۔بھیَہ۔کرودھح سِتھت۔دھیرمُنِر اُچیَتے

دُحکھیشُ : تین تہ والے مصائب میں؛ **اَنُدوِگنَ۔مَناح** : جن کا من مضطرب رہتا ہے؛ **سُکھیشُ** : خوشی میں؛ **وِگت۔سپرہح** : بلغیر دلچسپی کے؛ **وِیت** : آزاد؛ **راگ** : لگاؤ؛ **بھیَہ** : ڈر؛ **کرودھح** : اور غصہ سے؛ **سِتھت۔دھیح** : ساکن عقل؛ **مُنِح** : عارف؛ **اُچیَتے** : کہا جاتا ہے۔

ترجمہ

جس کا من تین طرح کے دُکھوں میں پریشان نہیں ہوتا اور نہ شادمانی ہی میں مسرور ہوتا اور جو واقعی خوف اور غصہ سے آزاد ہے، اُسے راسخ العقیدہ عارف کہتے ہیں۔

مفہوم

لفظ مُنی اُسے کہا جاتا ہے جو اپنے من کو ذہنی قیاس آرائیوں میں اُلجھلنے کے سبب واتعاتی نتیجے پر نہیں پہنچتا۔ کہا جاتا ہے کہ ہر مُنی کا اپنا مختلف نقطۂ نظر ہوتا ہے، جب تک ایک مُنی دوسرے مُنیوں سے اختلاف نہیں رکھتا وہ صحیح معنوں میں مُنی نہیں کہلا سکتا۔ نَ چاسَاو رِشِر یَسیَہ مَتَم نَ بھِنّم (مہابھارت، وَنَ۔پَروَ ۳۱۳-۱۱۷) لیکن سِتھت۔دھِیر مُنی، جس کا بھگوان نے یہاں ذکر کیا ہے، عام مُنی سے مختلف ہے۔ سِتھت۔دھیر مُنی، ہمیشہ کرشن آگہی میں ہے، کیونکہ اُس نے تخلیقی قیاس آرائی کے اپنے سارے رجحانات کو ختم کر دیا ہے، وہ پرشانت۔نِحشیَش۔مَنوہ۔رتھانترح (ستوتر۔رتن ۴۳) کہلاتا ہے، یعنی وہ جو ذہنی قیاسات کی منزل سے آگے بڑھ گیا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ بھگوان شری کرشن یعنی واسودیو ہی سب کچھ ہیں (واسُدیوح

سَرۡ دَم اِت سَ مُنی اُچّیَتے) وہ راسخ العقیدہ مُنی کہلاتا ہے۔ ایسا مکمل کرشن آگاہ شخص سہ گونہ مصائب کے سخت حملوں سے بالکل نہیں گھبراتا، کیونکہ وہ اپنے آپ کو گذشتہ اعمالِ بد کے باعث زیادہ تکلیف کا سزاوار سمجھتے ہوئے تمام مصائب کو بھگوان کی دین جان کر قبول کرتا ہے، اور وہ دیکھتا ہے کہ اُس کے مصائب بھگوان کے رحم وکرم سے بہت ہی کم ہو گئے ہیں۔ اسی طرح جب وہ خوش ہوتا ہے، تو اپنے آپ کو خوشی کا اہل نہ سمجھتے ہوئے بھگوان کی قدر کرتا ہے، وہ محسوس کرتا ہے کہ یہ صرف بھگوان کی مہربانی سے ہے کہ وہ ایسی پُرسکون حالت میں ہے اور بھگوان کی خدمت کرنے کے لائق ہے اور بھگوان کی خدمت کرنے کے لئے وہ ہمیشہ جُرأت مند، نڈر اور سرگرم کار رہتا ہے اور وابستگی یا منافرت سے اثر پذیر نہیں ہوتا۔ وابستگی کا مطلب اپنی تسکین حواس کے لئے کسی شئے کو قبول کرنا ہے، جبکہ وابستگی کا نہ ہونا ترکِ تعلق کہلاتا ہے۔ لیکن کرشن آگہی میں قائم انسان نہ تعلق میں ہے نہ ہی ترک تعلق میں۔ کیونکہ اُس کی زندگی بھگوان کی خدمت کے لئے وقف ہے۔ نتیجتاً جب اُس کی کوششیں بھی رائیگاں جاتی ہیں تب بھی وہ ناراض بالکل نہیں ہوتا۔ کامیابی ہو یا ناکامی، کرشن آگاہ شخص ہمیشہ اپنے ارادے پر قائم رہتا ہے۔

شلوک-۵۷

यः सर्वत्रानभिस्नेहस्तत्तत्प्राप्य शुभाशुभम् ।
नाभिनन्दति न द्वेष्टि तस्य प्रज्ञा प्रतिष्ठिता ॥५७॥

یَہ سَرۡوَتْرانَبھِسْنیہَش تَت تَت پْراپْیَہ شُبھاشُبھَم
نابھِنَنْدَتِ نَہ دْوَیشْٹِ تَسْیَہ پْرَجْنا پْرَتِشْٹھِتا

یَہ : جو ؛ سَرؤتر : ہر جگہ ؛ اَنَبھِسنیہَہ : پیار بغیر ؛ تَت تَت : اُس اُس ؛ پراپیہ : حاصل کر ؛ شُبھم : اچھائی ؛ اَشُبھم : بُرائی کو ؛ نَ : کبھی ؛ اَبھِنندتِ : تعریفیں ؛ نَ : کبھی نہیں ؛ دوِیشٹِ : رشک کرنا ؛ تَسیہ : اُس کا ؛ پرَجنا : مکمل علم ؛ پرَتِشٹھِتا : جمع ہوا۔

ترجمہ

جو شخص مادّی دنیا میں سب سے بے تعلق رہتا ہے، اور نیکی یا بدی کے پیش آنے پر اُس کی تعریف یا بُرائی نہیں کرتا وہ کامل علم میں مضبوطی سے قائم ہے۔

مفہوم

مادّی دنیا میں ہمیشہ کوئی اچھی یا بُری ہلچل برپا ہوتی رہتی ہے۔ جو شخص اس مادّی ہلچل سے مضطرب نہیں ہوتا اور اچھائی اور بُرائی سے متاثر نہیں ہوتا اُسے کرشن آگہی میں قائم سمجھا جاتا ہے۔ جب تک ہم مادّی دُنیا میں ہیں، اچھائی اور بُرائی کا ہمیشہ امکان ہے کیونکہ یہ دُنیا دوئی سے بھری ہے۔ لیکن وہ جو کرشن آگہی میں قائم ہے اچھائی اور بُرائی سے متاثر نہیں ہوتا ہے، کیونکہ وہ محض شری کرشن سے تعلق رکھتا ہے، جو خیرِ مُطلق ہیں۔ شری کرشن سے ایسی آگہی انسان کو مکمل ماورائی کیفیت میں قائم کر دیتی ہے، جسے سمادھی کہتے ہیں۔

شلوک۔۵۸

यदा संहरते चायं कूर्मोऽङ्गानीव सर्वशः ।
इन्द्रियाणीन्द्रियार्थेभ्यस्तस्य प्रज्ञा प्रतिष्ठिता ॥५८॥

یَدا سَمْہَرَتے چایَمْ کُورْمو 'نْگانیوَ سَروَشَح
اِنْدرِیانْیِنْدرِیارْتھیبْھیَش تَسْیَہ پْرَجْنا پْرَتِشْٹھِتا

یَدا : جب ؛ سَمْہَرَتے : سمیٹ لیتا ہے۔ چَ : اور؛ اَیَمْ : یہ ؛ کُورْمَح : کچھوے کے ؛ اَنْگانِ : اعضاء ؛ اِوَ : کی طرح؛ سَروَشَح : پوری طرح ؛ اِنْدرِیانِ : حواس کو ؛ اِنْدرِیہ۔ اَرْتھیبْھیَح : نفسانی محسوسات سے ؛ تَسْیَہ : اُس کی ؛ پْرَجْنا : آگہی ؛ پْرَتِشْٹھِتا : قائم ہے۔

ترجمہ

جیسے کچھوا اپنے اعضاء کو پیٹ میں سُکیڑ لیتا ہے، اُسی طرح جو شخص اپنے حواس کو محسوس شے سے ہٹا سکتا ہے وہ کامل آگہی میں قائم ہے۔

مفہوم

کسی بھی یوگی، بھگت یا عارف کی کسوٹی یہ ہے کہ وہ اپنے حواس پر اپنے منصوبے کے مطابق کنٹرول حاصل کر سکتا ہے۔ البتہ زیادہ تر لوگ تو حواس کے زیرِ ہدایت غلام کی طرح کام کرتے ہیں۔ یہ ارجن کے اُس سوال کا جواب ہے کہ یوگی کیسے قائم ہوتا ہے۔ حواس کو زہریلے سانپوں سے مشابہت دی گئی ہے، جو بغیر کسی پابندی کے کھُلے طور پر کام کرنا چاہتے ہیں۔ یہ لازمی ہے کہ یوگی یا بھگت سانپوں جیسے حواس پر قابو پانے کے لیے سپیرے کی طرح بہت سخت ہو۔ وہ اُنہیں ذراسی آزادی سے کام کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ الہامی کتابوں میں بہت سے فرمان ہیں، اُن میں سے کچھ کا حکم دیا گیا ہے، کچھ سے منع کیا گیا ہے۔ جب تک کوئی شخص اپنے آپ کو نفسانی تسکین سے روک کر ان اوامر و نواہی کی پیروی نہیں کرتا، کرشن شعور میں پختگی سے قائم نہیں ہو سکتا سب سے اچھی مثال جو یہاں دی گئی ہے ،

کچھوے کی ہے۔ کچھوا کسی وقت بھی اپنے حواس کو سمیٹ سکتا ہے، اور پھر کسی وقت کسی خاص مقصد کے لیے اُن کو استعمال بھی کر سکتا ہے۔ اسی طرح کرشن آگاہ بھگت اپنے حواس بھگوان کی خدمت میں کسی کام کے لئے استعمال کرتے ہیں (ورنہ انہیں سمیٹ لیتے ہیں) ارجن کو یہاں بھگوان کی خدمت میں اپنے حواس استعمال کرنے کے لئے ہدایت دی جا رہی ہے نہ کہ اپنی تسکین نفس کے لئے۔ حواس کو ہمیشہ بھگوان کی خدمت پر لگائے رکھنے کی مثال کچھوے سے مشابہت رکھتی ہے، جو اپنے حواس کو اپنے کنٹرول میں رکھتا ہے۔

شلوک۔ ۵۹

विषया विनिवर्तन्ते निराहारस्य देहिनः ।
रसवर्जं रसोऽप्यस्य परं दृष्ट्वा निवर्तते ॥५९॥

وِشَیا وِنوَرتنتے نِراہارَسیہ دیہِنَح
رَس۔ وَرجَم رَسوپیکسیہ پَرَم دِرِشٹوا نِوَرتتے

وِشَیاح: نفسانی تسکین کے محسوسات؛ وِنوَرتنتے: باز رہنے کے لئے مشق کی جاتی ہے؛ نِراہارَسیہ: منصبی پابندیوں سے؛ دیہِنَح: مجسّم کے لئے؛ رَس۔ وَرجَم: ذائقے کو چھوڑ کر؛ رَسَح: مزا لینے کی حِس؛ اَپِ: اگرچہ؛ اَسیہ: اُس کی؛ پَرَم: ارفع و اعلیٰ چیزوں کا؛ دِرِشٹوا: تجربہ کرنے پر؛ نِوَرتتے: رُک جاتا ہے۔

ترجمہ

روح کو جب وہ جسم میں ہو نفسانی لطف اندوزی سے روکا جا سکتا ہے، ہر چند کہ وہ نفسانی خواہشات کی ہوس میں قائم رہتی ہے۔ لیکن ارفع ذائقہ یا لطف اٹھا کر وہ ایسے مشاغل بھی ترک کر دیتی ہے اور آگہی میں قائم ہو جاتی ہے۔

مفہوم

جب تک کوئی شخص ماورائیت میں قائم نہیں ہوتا، نفسانی لطف اندوزی سے چھٹکارا پانا ممکن نہیں۔ نفسانی لطف اندوزی کو قوانین اور ضابطوں کے ذریعے روکنے کا سلسلہ کچھ اس طرح ہے جیسے بیمار آدمی کو خاص قسم کی کھانے کی اشیاء سے روک دینا۔ البتہ مریض نہ ایسی پابندیاں پسند کرتا ہے اور نہ کھانے کی اشیاء کا اپنا ذائقہ کھوتا ہے۔ اسی طرح کچھ اشٹانگ۔ یوگ (یَم، نِیَم، آسَن، پْرانایام، پْرتیاہار، دھارنا، دھیان) جیسے روحانی طریقوں سے نفس کی پابندی کرنا اُن کم عقل لوگوں کے لئے ہے جو اس سے آگے اور کچھ نہیں جانتے۔ لیکن جس نے کرشن آگہی میں ترقی کرتے ہوئے، شخصیتِ اعلیٰ بھگوان کرشن کے حُسن و جمال کا مزا چکھ لیا ہے، مادّی، مُردہ اشیاء کی اِس کی نظر میں کوئی کشش باقی نہیں رہتی۔ اس لئے روحانی ترقی کی راہ میں کم عقل نو مذہب لوگوں کے لئے کچھ پابندیاں ہیں۔ لیکن یہ پابندیاں تبھی معنیٰ رکھتی ہیں جب تک کسی کو واقعی کرشن آگہی کا لطف نہیں ملتا۔ جب کوئی واقعی کرشن آگاہ ہو جاتا ہے تو اُس کے لئے اِس دُنیا کی تمام اشیاء کے ذائقے پھیکے پڑ جاتے ہیں۔

شلوک ۔ ۶۰

यततो ह्यपि कौन्तेय पुरुषस्य विपश्चितः ।
इन्द्रियाणि प्रमाथीनि हरन्ति प्रसभं मनः ॥६०॥

یَتَتو ہیَپِ کَونتیَیہ پُرُشَسیہ وِپَشچِتَح
اِندرِیانِ پرَماتھینِ ہَرَنتِ پرَسَبھَم مَنَح

یَتَتَح : کوشش کرتے ہوئے ؛ ہِیہ : یقیناً ؛ اَپِ : بھی ؛ کَونتیَیہ : اے کُنتی کے بیٹے ؛ پُرُشَسیہ : انسان کے ؛ وِپَشچِتَح : امتیازی علم سے فیضیاب ؛ اِندرِیانِ : حواس ؛ پرَماتھینِ : مضطرب کرتے والا ؛ ہَرَنتِ : پچھاڑ دیتے ہیں ؛ پرَسَبھَم : زبردستی سے ؛ مَنَح : من کو۔

ترجمہ

اے ارجن! حواس اتنے زورآور اور چیرہ دست ہیں کہ اُس صاحبِ بصیرت انسان کے من کو بھی جبراً زیر کر لیتے ہیں جو اُنہیں قابو میں لانے کی سعی کر رہا ہوتا ہے۔

مفہوم

بہت سے عالم اہلِ معرفت، فلسفی اور ماورائیت پسند ہیں جو حواس پر فتح پانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن اُن کی تمام کوششوں کے باوجود اُن میں بڑے سے بڑے بھی بعض اوقات بے چین من کی وجہ سے مادّی نفسانی لُطف اندوزی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ عظیم عارف اور کامل یوگی وِشوامِتر بھی مینکا سے جنسی لُطف اندوزی میں گمراہ ہو گئے تھے حالانکہ وہ کڑی قسم کی سادھنا اور یوگا کی مشقوں سے حواس پر کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ دُنیا کی تاریخ میں ایسی بہت سی مثالیں ہیں، اس لیے پوری کرشن آگہی کے بغیر من اور حواس کو کنٹرول میں لانا مشکل ہے۔ من کو شری کرشن میں مصروف رکھے بغیر انسان ایسے مادّی مشاغل ترک نہیں کر سکتا ہے۔ عظیم ولی اور بھگت شری یمن آچاریہ

نے ایک عملی مثال دی ہے جو فرماتے ہیں ۔

یَدا اَوَدھِ مَم چِیتَح کرشنَ - پَدا رَوِندے
نَو - نَو - رَس - دھا مَنیُدیَتَم رَنتُم آسیٖت
تَد - اُوَدھِ بَت ناری - سَنگمے سَمَرْیَمانے
بھَوتِ مُکھَ - وِکارَح سُشٹُھ نِشٹھیوَنَم چَ

" جب سے میرا من بھگوان کرشن کے کنول جیسے قدموں کی خدمت میں مصروف ہو گیا ہے اور میں ہمیشہ ہی نئے ماورائی لطافت سے محظوظ ہو رہا ہوں، تب سے عورت کے ساتھ مُباشرت کا خیال آتے ہی میرا مُنہ ایک دم مڑ جاتا ہے اور اس خیال پر میں تھوک دیتا ہوں "

کرشن آگہی اتنی ماورائی اور لطیف ہے کہ مادّی لُطف خود بخود بے مزہ ہو جاتا ہے۔ یوں ہی جیسے بھوکے آدمی نے کافی مقدار میں صحت بخش اشیائے خوردنی سے اپنی بھوک مٹالی ہو۔ مہاراجہ آمبریش نے بھی، عظیم یوگی دُروا اسا مُنی پر صرف اس لئے فتح پائی تھی کہ اُن کا من کرشن آگہی میں غرق تھا۔ (س وَیٰ مَنَح کرشنَ - پَدارَوِندَیوہ رَوَچانسِ وَیکُنٹھَ - گُنا نُووَرنَنے)

شلوک - ۶۱

तानि सर्वाणि संयम्य युक्त आसीत मत्परः ।
वशे हि यस्येन्द्रियाणि तस्य प्रज्ञा प्रतिष्ठिता ॥६१॥

تانِ سَروانِ سَمیَمیہ یُکتَ آسیٖت مَت پَرَح
وَشے ہِیہ یَسیندریانِ تَسیہ پَرَجنا پَرَتِشٹھِتا

تَانِ : اُن ؛ سَروَانِ : تمام حواس ؛ سَمیَمیہ : کنٹرول میں رکھ کر ؛ یُکتَہ : مصروف ؛ آسِیتَ : قائم ہو ؛ مَت-پَرَہ : میرے ساتھ جڑے ہوئے ؛ وَشے : پوری محکومی میں ؛ ہِی : یقیناً ؛ یَسیہ : جس کے ؛ اِندرِیانِ : حواس ؛ تَسیہ : اُس کی ؛ پرَجنَا : آگہی ؛ پرَتِشٹھِتَا : قائم ہے۔

ترجمہ

وہ جو اپنے حواس پر قابو پالیتا ہے اور اُن کو پوری طرح زیر نگیں رکھتے ہوئے اپنا شعور مجھ پر مرکوز کرلیتا ہے، متوازن العقل انسان جانا جاتا ہے۔

مفہوم

اس شلوک میں صریحًا بیان کیا گیا ہے کہ یوگا کی تکمیل کا بلند ترین تصوّر کرشن آگہی ہے۔ جب تک کوئی کرشن آگاہ نہ ہو حواس پر قابو پانا بالکل ممکن نہیں۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے، عظیم عارف دُرواسا مُنی مہاراجہ امبریش سے جھگڑ بیٹھے اور گھمنڈ میں بے مطلب غصّے سے مغلوب ہو کر اپنے حواس پر کنٹرول نہ کرسکے۔ دوسری طرف مکمل یوگی نہ ہونے کے باوجود بھگوان کی بھگتی کے اثر سے راجہ نے عارف کے تمام ظلم خاموشی سے برداشت کیے اور بالآخر فتح یاب ہوئے۔ راجہ مندرجہ ذیل اوصاف کے باعث اپنے حواس پر کنٹرول کرنے کے قابل ہوئے جیسا کہ شریمد بھاگوتم میں بیان کیا گیا ہے (۹-۴-۱۸ تا ۲۰) :

سَ وَئی مَنَہ کرِشنَ-پَدارَوِندَیورْ
وَاچامسِ وَئیکُنٹھَ-گُنانُووَرنَنے

کَرَو ہَرےر مَندِرَ-مارجَنادِشُ
شرُتِم چکارَاچیُت-سَت-کَتھودَیے

مُکُندَ-لِنگالَیَ-دَرشَنے دِرشَو
تَت-بھرِتیَہ-گاتر-سپرشےنگ-سنگمَم

گھرانَم چَ تَت-پادَ-سَروجَ-سَورَبھے
شریمَت-تُلَسیا رَسنام تَد-اَرپِتے

پادَو ہَرےہ کشیترَ-پَدانُسَرپَنے
شِرو ہرِشیکیشَ-پَدا بھیوَندَنے

کامَمْ چَ دائیسیے نَ تُ کامَ ۔ کامْیَیا یَتھوْ تمشلوک ۔جنا شرَیا رتیح

"راجہ امبریش نے اپنا من بھگوان کرشن کے کنول جیسے قدموں پر مرکوز کر دیا اپنے الفاظ کو بھگوان کی قیام گاہ کی صفت بیان کرنے پر لگایا، اپنے ہاتھوں کو بھگوان کے مندر صاف کرنے پر، اپنے کانوں کو بھگوان کے معجزات کی باتیں سُننے میں، اپنی آنکھوں کو بھگوان کی صورت دیکھنے میں، اپنے جسم کو بھگت کا جسم چھونے میں، اپنے نتھنوں کو پھولوں کی خوشبو سونگھنے میں جو بھگوان کے کنول جیسے قدموں پر چڑھائے گئے، اپنی زبان کو تُلسی کے پتے چکھنے میں جو بھگوان پر نچھاور کئے گئے ہوں، اپنی ٹانگوں کو متبرک جگہ کا سفر کرتے میں جہاں بھگوان کا مندر واقع ہے، اپنے سر کو بھگوان کے سجدے پیش کرنے میں اور اپنی خواہشات کو بھگوان کی خواہشات پوری کرنے میں لگایا، اور اُن تمام اوصاف نے اُسے مَت ۔ پَرَ بھگوان کا بھگت بننے کے قابل بنا دیا"۔

لفظ مَت ۔ پَرَ اِس سلسلے میں بہت اہم ہے ۔ مہاراجہ امبریش کی زندگی مَت ۔ پَرَ بننے کا نمونہ ہے ۔ عظیم عالم اور مَت پَرَ کے آچاریہ شریلہ بلدیو وڈیا بھوشن بتاتے ہیں، مَد ۔ بھکتِ ۔ پَرَ بھا وَین سَر وَینْدرِیَہ ۔ وِجَیہَ ۔ پُوْرْوِکاسْواتْمَ ۔ دْرْشْٹِح سلبھیتِ بھَا وَح "حواس صرف شری کرشن کی بھگتی سیوا کی طاقت سے پوری طرح کنٹرول میں آسکتے ہیں: بعض اوقات آگ کی مثال بھی دی جاتی ہے ۔" جیسے بھڑکی ہوئی آگ کمرے کے اندر ہر شئے کو جلا دیتی ہے ۔ اسی طرح یوگی کے دل میں جلوہ گر بھگوان وشنو سے تمام بُرائیاں جل کر بھسم ہو جاتی ہیں،، یوگ سوتر بھی وشنو پر دھیان لگانے کے لئے کہتا ہے، خلا پر دھیان کے لئے نہیں ۔ جو شری وشنو کے علاوہ کسی دوسری شئے پر دھیان لگاتے ہیں وہ نام نہاد یوگی کسی وہمی صورت کی کھوج میں محض اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں ۔ ہمیں کرشن آگاہ ہونا ہے یعنی شخصیت اعلیٰ بھگوان کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنا ہوگا ۔ یہ ہی اصل یوگا کا مُدعا ہے ۔

شلوک-۶۲

ध्यायतो विषयान् पुंसः संगस्तेषूपजायते ।
संगात्सञ्जायते कामः कामात्क्रोधोऽभिजायते ॥६२॥

دھیایَتو وِشیانْ پُمسح سَنْگَس تیشوپجایَتے
سَنْگات سَنْجایتے کامح کاماتْ کْرودھوبھجایَتے

دھیایَتح : دھیان لگائے ہوئے ؛ وِشَیانْ : محسوسات حواس ؛ پُمسح : انسان کی ؛ سَنْگح : وابستگی ؛ تیشُ : ان محسوسات حواس میں ؛ اُپَجایَتے : ہوجاتی ہے ؛ سَنْگات : وابستگی سے ؛ سَنْجایَتے : پیدا ہوتی ہے ؛ کامح : خواہش ؛ کامات : خواہش ؛ کْرودھح : غصہ ؛ اَبھجایَتے : ظاہر ہوتا ہے -

ترجمہ

محسوسات پر دھیان دینے سے انسان اُن سے لگاؤ بڑھاتا ہے جس سے ہوس پیدا ہوتی ہے اور ہوس سے غصہ جنم لیتا ہے -

مفہوم

جو شخص کرشن آگاہ نہیں ہے وہ محسوسات پر دھیان کے سبب مادّی خواہشات کے زیرنگیں ہے۔ حواس کو کچھ نہ کچھ مصروفیت چاہیئے۔ لہٰذا اگر اُنہیں بھگوان کی ماورائی بھگتی سیوا میں مصروف نہ رکھا جائے تو حواس یقیناً مادہ پرستی پر مرکوز ہوجاتے ہیں۔ دوسرے دیوتاؤں کے بارے میں تو کہنا ہی کیا شیوا اور برہما سمیت مادّی دنیا میں سب حواس کے زیر اثر ہیں۔ محسوسات

کے زیرِ اثر مادّی وجود کی اس اُلجھن سے نکلنے کا واحد طریقہ کرشن آگاہ ہوجانا ہے۔ شیو گہرے دھیان میں مگن تھے لیکن جب پاروتی نے انہیں نفسانی تسکین کے لئے اُکسایا تو وہ مان گئے اور نتیجتاً کارتکے پیدا ہوئے۔ جب بھگت ہری داس ٹھاکر جوان تھے تو وہ اسی طرح مایا۔ دیوی کے روپ سے لبھائے گئے۔ لیکن ہری داس بھگوان کرشن کی خالص بھگتی کے باعث آسانی سے امتحان میں کامیاب ہوگئے۔ جیسا کہ شری یمن آچاریہ کے مندرجہ بالا شلوک میں مثال دے کر سمجھایا گیا ہے بھگوان کی سنگت میں بلند تر روحانی تسکین پانے والا سچا بھگت تمام مادّی نفسانی لذتوں سے گریز کرتا ہے، یہی اس کی کامیابی کا راز ہے۔ جو کرشن آگاہ نہیں وہ حواس پر کنٹرول کرنے کے لئے کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو ذرا سی تحریک پر یقیناً آخر میں ناکام ہوجائے گا، کیونکہ نفسانی لذّت کا ذرا سا خیال بھی اُسے خواہشات کی تسکین کے لئے بے چین کر دے گا۔

شلوک-۶۳

क्रोधाद् भवति सम्मोहः सम्मोहात्स्मृतिविभ्रमः ।
स्मृतिभ्रंशाद् बुद्धिनाशो बुद्धिनाशात्प्रणश्यति ॥६३॥

کُرودھاد بھوَت سَمّوہَح سَمّوہات سمرِت۔ وِبھرمَح
سمرِت۔ بھرمشاد بُدّھِ۔ ناشو بُدّھِ۔ ناشات پرنشیَت

کُرودھات ؛ غصّے سے ؛ بھوَتِ ؛ ہوتا ہے ؛ سَمّوہَح ؛ مکمل فریب ؛ سَمّوہات ؛ فریب سے ؛ سمرِت ؛ یادداشت ؛ وِبھرمَح ؛ حیرانی ؛

سُمرت - بِھرمشات : یادداشت کی اُلجھن کے بعد؛ بُدّھِ ۔ ناشَح : عقل کا کھونا ؛ بُدّھِ ۔ ناشات : عقل کے کھو دینے سے ؛ پرنَشیَتِ : گر پڑتا ہے۔

ترجمہ

غصّے سے سراسر فریب خوردگی پیدا ہوتی ہے، اور فریب خوردگی سے یادداشت ڈانواں ڈول ہوجاتی ہے۔ جب یادداشت ڈانواں ڈول ہوتی ہے تو ذہانت کھو جاتی ہے اور جب ذہانت کھو جاتی ہے تو انسان مادی پستیوں میں گر جاتا ہے۔

مفہوم

شریلہ روپ گوسوامی نے ہمیں یہ ہدایت کی ہے۔

پراپنچکتیا بُدھیا ہَرِ ۔ سمبندھ ۔ وَستُنَح
مُمکشبھِح پَرِتیاگو وَیراگیم پھلگُ کتھیتے

(بھگتی رس امرت سندھو ۱-۲-۲۵۸)

کرشن آگہی میں ترقی پانے سے انسان جان سکتا ہے کہ بھگوان کی خدمت میں ہر چیز کی اپنی افادیت ہے۔ جو کرشن آگہی سے لاعلم ہیں وہ ہی مصنوعی طریقے سے مادّی اشیاء سے کنارہ کشی کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ ہی وجہ ہے کہ وہ مادّی قید سے نجات پانے پر بھی علیحدگی کے صحیح مقام کو نہیں پہنچ پاتے۔ اُن کی نام نہاد علیحدگی پھلگُ یعنی کم اہم کہلاتی ہے۔ دوسری طرف، کرشن آگہی کے سبب انسان جانتا ہے کہ ہر شئے کو بھگوان کی خدمت میں کیسے استعمال کیا جائے؛ اس لئے وہ مادّی شعور کا شکار نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر لاشخصیت پرست کے لئے بھگوان یا حقیقت مطلق کھانے پر مجبور نہیں، لاشخصیت پرست عمدہ کھانے والی اشیاء سے گریز کرنے کی کوشش کرتا ہے، بھگت جانتا ہے کہ شری کرشن ارفع لطف اُٹھانے والے ہیں اور جو کچھ اُنہیں بھگتی میں پیش کیا جاتا ہے وہ تمام کھا لیتے ہیں۔ اس لئے عمدہ

کھانے والی اشیاء بھگوان کو پیش کرنے کے بعد بھگت بچا کھچا کھاتا ہے، جسے "پرسادم" کہتے ہیں۔ اس طرح ہر شئے روحانی بن جاتی ہے اور زوال کا خطرہ نہیں رہتا۔ بھگت کرشن آگہی میں پرسادم لیتا ہے، جبکہ غیر بھگت اسے مادّی جان کر لینے سے انکار کر دیتا ہے۔ اس لئے لاشخصیت پرست اپنے مصنوعی ترک تعلق کے باعث زندگی کا لطف نہیں اٹھا سکتا، اور اس وجہ سے من کی ذرا سی بے چینی اسے پھر مادّی پستی کی کیچڑ میں پھینک دیتی ہے۔ کہتے ہیں کہ ایسی روح نجات کی منزل تک پہنچتے ہوئے بھی بھگتی سیوا کی تائید نہ ہونے کے سبب پھر نیچے گر جاتی ہے۔

شلوک-۶۴

रागद्वेषविमुक्तैस्तु विषयानिन्द्रियैश्चरन् ।
आत्मवश्यैर्विधेयात्मा प्रसादमधिगच्छति ॥६४॥

رَاگَ-دْوَیْشَ-وِمُکتَیْئش تُ وِشَیَانْ اِنْدْرِیَیْش چَرَنْ
آتْمَ-وَشْیَیْر وِدھیْیَاتْمَا پْرَسَادَمْ اَدھِگَچّھتِ

رَاگَ: تعلق؛ دْوَیْشَ: اور ترک تعلق سے؛ وِمُکتَیْئح: نجات شدہ؛ تُ: لیکن؛ وِشَیَانْ: نفسانی محسوسات پر؛ اِنْدْرِیَیْئح: حواس کا؛ چَرَنْ: عمل؛ آتْمَ-وَشْیَیْئح: اپنے کنٹرول میں؛ وِدھیْیَہ-آتْمَا: باضابطہ آزادی کی پیروی کرنے والا؛ پْرَسَادَمْ: بھگوان کے رحم و کرم کو؛ اَدھِگَچّھتِ: پاتا ہے۔

ترجمہ

لیکن وہ شخص جو تمام لگاؤ اور گریز سے آزاد ہے؛ اور نجات دہ کے

باضابطہ اصولوں سے اپنے حواس پر قابو پانے کے قابل ہے ، بھگوان کے کامل رحم و کرم کو پا سکتا ہے ۔

مفہوم

یہ پہلے واضح کیا جاچکا ہے کہ بظاہر کسی مصنوعی طریقے سے حواس پر قابو پایا جاسکتا ہے لیکن جب تک حواس کو بھگوان کی ماورائی خدمت میں نہیں لگایا جاتا ، زوال پذیری کا کافی خطرہ ہے ۔ اگرچہ ظاہری طور پر مکمل کرشن آگاہ شخص حواس کی سطح پر ہوتا ہے لیکن کرشن آگاہ ہونے کی وجہ سے اُس کا نفسانی سرگرمیوں سے کوئی تعلق نہیں رہتا ۔ کرشن آگاہ آدمی صرف شری کرشن کی رضا سے دلچسپی رکھتا ہے نہ کسی دوسری شئے سے اس لئے وہ تمام تعلق اور ترکِ تعلق سے بالاتر ہے ۔ اگر شری کرشن چاہیں تو بھگت ہر وہ کام کر سکتا ہے جو عام طور پر ناپسندیدہ ہو ، اور اگر شری کرشن نہ چاہیں تو وہ کام نہیں کرے گا جو اُس نے عام طور پر اپنے اطمینان کے لئے کیا ہوگا ۔ اس لئے کرنا یا نہ کرنا یہ دونوں چیزیں اُس کے اختیار میں ہیں کیونکہ وہ صرف شری کرشن کی ہدایت پر کام کرتا ہے ۔ یہ آگہی بھگوان کا خالص کرم ہے جس کو بھگت نفسانی سطح سے تعلق رکھتے ہوئے بھی پا سکتا ہے ۔

شلوک ۔ ۶۵

प्रसादे सर्वदुःखानां हानिरस्योपजायते ।
प्रसन्नचेतसो ह्याशु बुद्धिः पर्यवतिष्ठते ॥६५॥

پرَسادے سَروَ۔ دُحکھانَامْ ہانِر اَسیوپَجایَتے
پرَسَنَّ ۔ چیتَسو ہیاشُ بُدّھِح پَریَوَتِشٹھتے

پْرَسَادے : بھگوان کا بے سبب کرم پا لینے پر؛ سَروَ : تمام؛ دُھکھاَنام : مادّی مصائب؛ ہانِح : تباہی؛ اَسْیہ : اُس کا؛ اُپجایتے : ہوجاتا ہے؛ پْرَسنَّ-چیتسح : مسرور من والے کی؛ ہِیہ : یقیناً؛ آشُ : بہت جلد؛ بُدھِ : عقل؛ پَرِ : کافی حد؛ اَوَ تِشٹھتے : قائم ہوجاتی ہے۔

ترجمہ

جو اس طرح (کرشن آگہی میں) مطمئن ہے، اُس کے لئے مادّی ہستی کے تہرے[1] دکھ باقی نہیں رہتے۔ ایسی مطمئن آگہی میں کسی کی ذہانت جلد ہی قائم و مستحکم ہوجاتی ہے۔

شلوک-۶۶

नास्ति बुद्धिरयुक्तस्य न चायुक्तस्य भावना ।
न चाभावयतः शान्तिरशान्तस्य कुतः सुखम् ॥६६॥

نَاستِ بُدّھِرْ اَیُکْتَسْیہ ن چَایُکْتَسْیہ بھاوَنا
نَ چَابھاوَیتح شَانْتِرْ اَشَانْتَسْیہ کُتح سُکھَم

نَ اَستِ : نہیں ہوسکتا؛ بُدّھِح : ماورائی عقل؛ اَیُکْتَسْیہ : جو (کرشن آگہی سے) تعلق نہیں رکھتا؛ نَ : نہیں؛ چَ : اور؛ اَیُکْتَسْیہ : جو کرشن آگہی سے محروم ہے؛ بھاوَنا : (خوشی میں) جمع ہوا من؛ نَ : نہیں؛ چَ : اور؛ اَبھاوَیتح : وہ جو جمع ہوا نہیں ہے؛

[1] تہری فولڈ

شانتح : امن ؛ اَشانتسیہ : غیرامن پسند کا ؛ کُتَح : کیسے (ہوگی) ؛ سُکھم : خوشی۔

ترجمہ

جو کرشن آگہی میں) ہستی اعلیٰ کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا اُس کے پاس نہ ماورائی ذہانت ہوسکتی ہے نہ مستحکم قلب، جس کے بغیر امن کا کوئی امکان نہیں اور امن کے بغیر خوشی کیسے حاصل ہوسکتی ہے۔

مفہوم

جب تک کوئی کرشن آگہی میں نہ ہو، امن کا کوئی امکان نہیں، پس پانچویں باب (۵ - ۲۹) میں اس کی تصدیق کی گئی ہے کہ جب کوئی یہ سمجھ لیتا ہے کہ صرف شری کرشن ہی ایثار اور کفارے کے تمام اچھے نتائج کا لُطف اُٹھانے والے ہیں اور وہی تمام مظاہر کائنات کے مالک ہیں اور وہی تمام جاندار ہستیوں کے سچے دوست ہیں، تب ہی کوئی حقیقی امن پاسکتا ہے۔ اس لئے اگر کوئی کرشن آگہی سے بیگانہ ہے تو اُس کے من کی کوئی منزل مقصود نہیں ہوسکتی۔ منزلِ مقصود نہ ہونے کے سبب پریشانی ہوتی ہے اور جب کسی کو یقین ہو جاتا ہے کہ شری کرشن ہر چیز اور ہر شخص سے لُطف اندوز ہیں۔ ان کے مالک ہیں۔ ان کے دوست ہیں تب کوئی سکونِ قلب پاسکتا ہے۔ لہٰذا جو کوئی شری کرشن سے بغیر ربط رکھے کام میں لگا ہوا ہے یقیناً ہمیشہ اُسے دُکھ میں اور بغیر سکون کے رہنا ہے چاہے وہ زندگی میں کتنے ہی سکونِ قلب اور روحانی ترقی کا مظاہرہ کرے۔ کرشن آگہی خود بخود ظاہر ہونے والی پُرسکون کیفیت ہے جو صرف شری کرشن کے ساتھ ربط میں پائی جاسکتی ہے۔

شلوک ۔ ۶۷

इन्द्रियाणां हि चरतां यन्मनोऽनुविधीयते ।
तदस्य हरति प्रज्ञां वायुर्नावमिवाम्भसि ॥६७॥

اِنْدرِیاݨام ہِہ چَرَتام یَنْ مَنَوْ، نُو دِھیئیَتے
تَدَاَسیہ ہَرَتِ پْرَجْنّام وَایُرْنَاوَمْ اِوَامْبھسِ

اِنْدرِیاݨام : حواس کا ؛ ہِہ : یقیناً چَرَتام : مٹر گشت کرتے ہوئے ؛ یَت : جس سے ؛ مَنَہ : من ؛ اَنُو دِھیئیَتے : بدستور مصروف ہو جاتا ہے ؛ تَت : کہ ؛ اَسْیَہ : اُس کی ؛ ہَرَتِ : لے جاتی ہے ؛ پْرَجْنّام : عقل کو ؛ وَایُہ : ہوا ؛ نَاوَم : کشتی کو ؛ اِوَ : مانند ؛ اَمْبھسِ : پانی میں۔

ترجمہ

جس طرح تند ہوا کشتی کو پانی میں بہالے جاتی ہے، اسی طرح کسی بھی جس پر من مُرتکز ہو وہ ایک ہی حس انسان کی عقل کو اُڑالے جاتی ہے۔

مفہوم

جب تک تمام حواس بھگوان کی خدمت میں نہیں لگائے جاتے اُن میں سے ایک بھی جو تسکینِ حواس میں مصروف ہو، بھگت کو ماورائی ترقی کے راستے سے منحرف کر سکتا ہے۔ جیسا کہ مہاراجہ امبریش کی زندگی میں ذکر کیا گیا ہے، تمام حواس کو کرشن آگہی میں ضرور مصروف رکھنا چاہیئے، کیونکہ من پر کنٹرول پانے کے لئے یہی صحیح تکنیک ہے۔

شلوک ۔ ۶۸

तस्माद् यस्य महाबाहो निगृहीतानि सर्वशः ।
इन्द्रियाणीन्द्रियार्थेभ्यस्तस्य प्रज्ञा प्रतिष्ठिता ॥६८॥

تَسْماد یَسْیہ مَہا۔ باہو نِگرہیتانِ سَروَشَہ
اِنْدرِیانِیْندرِیارتھیبھیَش تَسْیہ پْرَجْنا پْرتِشٹھِتا

تَسْمات: اس لیے؛ یَسْیہ: جس کا؛ مَہا۔ باہو: اے قوی بازوں والے؛ نِگرہیتانِ: ایسے کنڑول میں لائے گئے؛ سَروَشَہ: سب طرح سے؛ اِنْدرِیانِ: حواس؛ اِنْدرِیہ۔ اَرتھیبھیہ: نفسانی محسوسات سے؛ تَسْیہ: اُس کی؛ پْرَجْنا: عقل؛ پْرتِشٹھِتا: قائم ہے۔

ترجمہ

اس لئے، اے قوی بازوں والے جن کے حواس نے سب طرح اپنی نفسانی خواہشات پر کنڑول حاصل کرلیا ہے تو وہ یقیناً قائم العقل ہیں۔

مفہوم

صرف کرشن آگہی یعنی تمام حواس کو بھگوان کی پیار بھری ماورائی خدمت میں لگانے سے ہم تسکینِ نفس کی خواہشوں کو دبا سکتے ہیں۔ جیسے دشمنوں کو زیادہ بہتر طاقت سے دبایا جاتا ہے اسی طرح حواس کو بھی انسانی کوشش سے نہیں بلکہ صرف اُنہیں بھگوان کی خدمت میں لگانے سے دبایا جاسکتا ہے۔ جو شخص یہ جان لیتا ہے۔ کہ صرف کرشن آگہی سے ہی کوئی درحقیقت ذہنی طور پر استوار ہوتا ہے تو اُسے حقیقی گرو کے زیرِ ہدایت عمل کرنا چاہیئے۔

اور وہی " سادھک " یعنی نجات کا موزوں اُمیدوار کہلاتا ہے ۔

شلوک - ۶۹

या निशा सर्वभूतानां तस्यां जागर्ति संयमी ।
यस्यां जाग्रति भूतानि सा निशा पश्यतो मुनेः ॥६९॥

یَا نِشَا سَروَ- بھُوتَا نَامْ تَسْیَمْ جَاگَرتِ سَمْیَمِی
یَسْیَامْ جَاگْرَتِ بھُوتَانِ سَا نِشَا پَشْیَتو مُنیح

یَا : جو ؛ نِشَا : رات ہے ؛ سَروَ : تمام ؛ بھُوتَا نَامْ : جاندار ہستیوں کی ؛ تَسْیَامْ : اُس میں ؛ جَاگَرتِ : جاگتا ہے ؛ سَمْیَمِی : اپنے آپ پر کنٹرول کرنے کے بعد ؛ یَسْیَامْ : جس میں ؛ جَاگْرَتِ : جاگتی ہیں ؛ بھُوتَانِ : تمام ہستیاں ؛ سَا : رات ؛ نِشَا : رات ؛ پَشْیَتح : مشاہدۂ نفس کرنے والے ؛ مُنیح : عارف کے لئے ۔

ترجمہ

تمام ہستیوں کے لئے جو رات کا وقت ہے ، فاتح نفس کیلئے وہی جاگنے کا وقت ہے ۔ اور تمام ہستیوں کے جاگنے کا وقت دَرُوں بین عارف کے لئے رات ہے ۔

مفہوم

ذہین آدمیوں کی دو جماعتیں ہیں ۔ ایک تسکین نفس کے لئے مادّی سرگرمیوں کے لئے سلسلے میں دانشمند ہے اور دوسرا دَرُوں بیں اور عرفانِ خودی کی تربیت کے لئے بیدار ہے ۔ دَرُوں بین عارف یعنی متفکر انسان کی سرگرمیاں ، مادہ پرستی میں ڈوبے اشخاص کے لئے رات ہیں ۔ مادہ پرست انسان عرفانِ

خودی سے اپنی لاعلمی کے باعث ایسی رات میں سوئے رہتے ہیں۔ دروُن بین عارف مادہ پرست آدمیوں کی رات میں چوکنا رہتا ہے۔ عارف روحانی تہذیب کی بتدریج ترقی میں ماورائی خوشی محسوس کرتا ہے جب کہ مادہ پرستی کی سرگرمیوں میں مصروف انسان عرفانِ خودی سے بے خبر نفسانی خوشیوں کے رنگارنگ خواب دیکھتا ہے۔ اپنی خوابیدہ حالت میں کبھی خوشی محسوس کرتے ہوئے اور کبھی رنج۔ درون بین انسان ہمیشہ مادّہ پرستی کی خوشی اور رنج سے بے نیاز رہتا ہے۔ مادّی ردّعمل سے پریشان ہوئے بغیر وہ اپنی عرفانِ خودی کی سرگرمیوں میں لگا رہتا ہے۔

شلوک ۔ ۷۰

आपूर्यमाणमचलप्रतिष्ठं
समुद्रमापः प्रविशन्ति यद्वत् ।
तद्वत् कामा यं प्रविशन्ति सर्वे
स शान्तिमाप्नोति न कामकामी ॥७०॥

آپُورْیَمانَمْ اَچَلَ۔پْرَتِشْٹھَمْ سَمُدْرَمْ آپَحْ پْرَوِشَنْتِ یَدْوَت
تَدْوَت کامایَمْ پْرَوِشَنْتِ سَروے سَ شانْتِمْ آپْنوتِ نَ کامَ۔کامی

آپُورْیَمانَمْ : ہمیشہ بھرتا جاتا ؛ اَچَلَ۔پْرَتِشْٹھَمْ : مواتر قائم ؛ سَمُدْرَمْ : سمندر میں ؛ آپَحْ : پانی ؛ پْرَوِشَنْتِ : داخل ہونا ؛ یَدْوَت : جس طرح ؛ تَدْوَت : اسی طرح ؛ کامَاح : خواہشات ؛ یَمْ : جس میں ؛ پْرَوِشَنْتِ : داخل ہوتی ہیں ؛ سَروے : تمام ؛ سَحْ : وہ شخص ؛

شانتِم : امن ؛ آپنوتِ : پاتا ہے ؛ نَ : نہیں ؛ کام۔کامی ؛ جو خواہشات کو پورا کرنا چاہتا ہے ۔

ترجمہ

جو شخص خواہشات کے مسلسل بہاؤ سے جو دریاؤں کی طرح سمندر میں داخل ہوتی رہتی ہیں لیکن سمندر اُس کے باوجود پُرسکون رہتا ہے، پریشان نہیں ہوتا۔صرف وہی شخص سکون پاسکتا ہے نا کہ وہ انسان جو ایسی خواہشات کی تسکین کے لئے کوشاں رہتا ہے۔

مفہوم

اگرچہ وسیع سمندر ہمیشہ پانی سے لبالب بھرا رہتا ہے خصوصیت کے ساتھ برسات کے دنوں میں۔ تاہم سمندر ویسے ہی رہتا ہے جیسے تھا نہ وہ مضطرب ہوتا ہے نہ کناروں سے اُچھلتا ہے! کرشن آگاہ شخص کی مثال یہی ہے۔اُسی طرح خواہشات بھی انسان کے من میں آسکتی ہیں، لیکن وہ اپنی سرگرمیوں میں ثابت قدم ہے، اور تسکین نفس کی خواہشوں سے وہ ذرا بھی پریشان نہیں ہوتا۔یہ کرشن آگاہ کا ثبوت ہے۔جو مادّی تسکینِ نفس کی تمام رغبتوں پر غالب آگیا ہے گرچہ خواہشات موجود ہیں. کیونکہ وہ بھگوان کی ماورائی محبت آمیز خدمت میں مطمئن رہتا ہے۔ وہ سمندر کی طرح قائم رہ سکتا ہے، اس لئے وہ مکمل سکون پاتا ہے۔تاہم دوسرے جو خواہشات کو نجات کی حد تک بھی پورا کرنا چاہتے ہیں مادّی کامیابی کا تو کہنا ہی کیا کبھی بھی سکون نہیں پاتے۔نفع اندوز لوگ نجات پرست اور وہ یوگی جو پُراسرار طاقتوں کے پیچھے لگے ہیں، اپنی تشنہ خواہشات کے باعث ناشاد رہتے ہیں۔لیکن وہ آدمی جو کرشن آگاہی میں بھگوان کی خدمت میں مگن رہتا ہے اور اُس کی کوئی دوسری خواہش نہیں ہوتی۔ دراصل، وہ نام نہاد مادّی قید سے آزادی بھی نہیں چاہتا۔شری کرشن کے بھگتوں کی کوئی مادّی خواہش نہیں ہوتی اس لئے وہ مکمل سکون پر فائز ہوتے ہیں۔

شلوک - ۷۱

विहाय कामान् यः सर्वान् पुमांश्चरति निःस्पृहः ।
निर्ममो निरहंकारः स शान्तिमधिगच्छति ॥७१॥

وِہایَہ کامانْ یَہ سَروانْ پُماںشْ چَرَتِ نِہْسپرِہَہ
نِرمَمو نِرَہنکارَہ سَ شانتِم اَدھِگَچھَتِ

وِہایَہ : چھوڑ کر ؛ کامانْ : تسکینِ حواس کی مادّی خواہشات کو ؛ یَہ : جو ؛ سَروانْ : سب ؛ پُمانْ : شخص ؛ چَرَتِ : رہتا ہے ؛ نِہْسپرِہَہ : بغیر خواہش کے ؛ نِرمَمَہ : ملکیت کے احساس کے بغیر ؛ نِرَہنکارَہ : جھوٹی اَنا کے بغیر ؛ سَہ : وہ ؛ شانتِم : مکمل سکون ؛ اَدھِگَچھَتِ : پاتا ہے۔

ترجمہ

وہ شخص جس نے تسکینِ حواس کی تمام خواہشات ترک کر دی ہیں جو خواہشات سے آزاد رہتا ہے جس نے ملکیت کے بارے میں سوچنا چھوڑ دیا ہے اور جھوٹی انا سے پرے ہے صرف وہی اصلی سکون پا سکتا ہے۔

مفہوم

ترکِ آرزو کیا ہے؟ یہ کہ تسکینِ حواس کے لئے کسی چیز کی خواہش نہ کرنا۔ دوسرے الفاظ میں کرشن آگاہ ہونے کی خواہش کرنے کے معنیٰ یہ ہیں کہ خواہش سے بے نیاز ہو جائیں۔ اس مادّی جسم کو اپنا سمجھنے کا جھوٹا حق جمائے اور دنیا کی کسی شئے پر ملکیت کے جھوٹے دعوے کئے بغیر کسی کا اپنی اصلی حیثیت

میں شری کرشن کا دائمی خدمتگار سمجھنا، کرشن آگہی کی کامل منزل ہے۔ جو اس کامل منزل پر قیام رکھتا ہے وہ جانتا ہے کہ چونکہ شری کرشن ہر شئے کے مالک ہیں اس لئے ہر شئے شری کرشن کے اطمینان کے لئے استعمال کرنی چاہیئے۔ خود اپنی تسکینِ نفس کے لئے ارجن لڑنا نہیں چاہتے تھے لیکن جب وہ پوری طرح کرشن آگاہ ہوگئے تو وہ لڑے کیونکہ شری کرشن چاہتے تھے کہ وہ جنگ کریں جنگ کرنے کی ان کی اپنی کوئی خواہش نہ تھی، لیکن شری کرشن کے حکم پر ارجن نے اپنی پوری طاقت سے جنگ کی۔ خواہشوں سے حقیقی دستبرداری یہ ہے کہ شری کرشن کے اطمینان کی خواہش کی جاتے، یہ نہیں کہ خواہشات کو ختم کرنے کی مصنوعی کوشش کی جائے۔ جاندار ہستی بے غرض یا بے حواس نہیں ہوسکتی، لیکن اُسے خواہشات کی قسم کو بدلنا ہے۔ مادّی طور پر بے غرض شخص یقیناً جانتا ہے کہ ہر شئے شری کرشن سے تعلق رکھتی ہے (اِیشَاوَاسیَم اِدَمْ سَرْوَمْ) اور اس لئے وہ کسی شئے کی ملکیت کا جھوٹا دعویٰ نہیں کرتا۔ یہ ماورائی علم عرفانِ خودی کی اس کامل آگہی پر مبنی ہے کہ ہر جاندار ہستی شری کرشن کی روحانی ذات کا ابدی حصّہ ہے۔ اور کہ جاندار ہستی کی ابدی حیثیت شری کرشن کی سطح پر یا اُن سے بڑی کبھی نہیں ہوتی، کرشن آگہی کا یہ شعور حقیقی سکون کا بنیادی اصول ہے۔

شلوک-۲-۷۲

एषा ब्राह्मी स्थितिः पार्थ नैनां प्राप्य विमुह्यति ।
स्थित्वास्यामन्तकालेऽपि ब्रह्मनिर्वाणमृच्छति ॥७२॥

اَیشَا بْراہمی سْتھِتِہ پارتھ نَیْنَامْ پْراپیہ وِمُہیَتِ
سْتھِتْواسْیَامْ اَنْتَ-کالے 'پِ بْرَہْمَ-نِرْوَانَمْ رِچّھَتِ

اَیْشَا : یہ؛ بَراہمی : روحانی ؛ سْتھِتیح : صورت حال ہے؛
پَارْتھ : اے پرتھا کے بیٹے ؛ نَ : کبھی نہیں؛ اَیْنَامْ : اس کو ؛
پْرَاپیہ : اس میں ؛ وِمُہیَتِ : پریشان ہوتا ہے ؛ سْتھِتْوَا : واقع
ہوکر ؛ اَسیَم : اس میں ؛ اَنتَ ۔ کَالے : زندگی کے خاتمے پر؛
اَپِ : بھی؛ بْرَہم ۔ نِرْوَانَم : بھگوان کی روحانی بادشاہت ؛
رْچھَتِ : پاتا ہے ۔

ترجمہ

یہی روحانی اور الوہی زندگی کا راستہ ہے، جسے پا لینے کے بعد انسان مضطرب نہیں ہوتا۔ اگر کوئی موت کے وقت بھی اس پر قائم رہتا ہے تو وہ بھگوان کی روحانی سلطنت میں داخل ہو سکتا ہے ۔

مفہوم

انسان کرشن آگہی یعنی الوہی زندگی کو ایک دم ایک پل میں حاصل کر سکتا ہے یا وہ زندگی کی ایسی کیفیت لاکھوں جنموں کے بعد بھی نہیں پا سکتا یہ صرف اس حقیقت کو سمجھنے کا اور تسلیم کرنے کا معاملہ ہے۔ کھتوانگ مہاراج نے اپنی موت سے صرف چند منٹ پہلے شری کرشن کی پناہ لے کر زندگی کی اس کیفیت کو حاصل کیا۔ نِرْوَانَ کا مطلب ہے مادی زندگی کے سلسلے کو ختم کرنا۔ بُدھ فلسفہ کے مطابق اس مادی دنیا کے پورا ہو جانے کے بعد صرف خلاء ہے، لیکن بھگود۔گیتا کی تعلیم اس سے مختلف ہے۔ حقیقی زندگی اس مادی دنیا کے پورا ہو جانے کے بعد شروع ہوتی ہے۔ کٹر مادہ پرست کیلئے یہ جاننا کافی ہے کہ ہمیں زندگی کا یہ مادی سلسلہ ختم کرنا ہے، لیکن ان اشخاص کے لئے جو روحانی طور پر ترقی یافتہ ہیں اس مادی زندگی کے بعد دوسری زندگی ہے ۔ اس زندگی کے ختم ہونے سے پہلے، اگر کوئی خوش قسمتی سے کرشن آگاہ ہو جاتا ہے تو وہ ایک دم بْرَہم ۔ نِرْوَانَ کی منزل پا لیتا ہے ۔ بھگوان کی بادشاہت میں اور بھگوان کی بھگتی سیوا میں

کوئی فرق نہیں۔ چونکہ دونوں حقیقت مطلق کی سطح پر ہیں، بھگوان کی ماورائی محبت آمیز خدمت میں مصروف ہونا روحانی بادشاہت کو پانا ہے۔ مادّی دنیا میں تسکینِ نفس کی سرگرمیاں ہیں، جبکہ روحانی دُنیا میں کرشن آگہی کی سرگرمیاں موجود ہیں۔ اس زندگی کے دوران بھی کرشن آگہی پانا فوراً برہمن کو پالینا ہے، اور وہ جو کرشن آگہی میں قائم ہے یقیناً پہلے ہی بھگوان کی بادشاہت میں داخل ہو چکا ہے۔

برہمن مادّیت کے بالکل برعکس ہے۔ اس لیے برَاہمی سِتھِت کا مطلب ہے "مادّی سطح کی سرگرمیوں سے بالاتر" بھگوان کی بھگتی سیوا بھگود۔ گیتا میں نجات یافتہ سطح مانی گئی ہے (سَ گُناں سَمَتیتیَیتاں برہمَ۔ بھویایہ کلپتے) لہٰذا برَاہمی سِتھِت مادّی بندش سے نجات ہے۔

شریلہ بھگتی ونود ٹھاکر نے بھگود۔ گیتا کے اس دوسرے باب کا خلاصہ کیا ہے کہ یہ پوری کتاب کا مضمون ہے۔ بھگود۔ گیتا میں کرم یوگا، گیان یوگا، اور بھگتی یوگا کے مضامین ہیں، دوسرے باب میں مکمل کتاب کے مشتملات کی شکل میں کرم یوگا اور گیان یوگا کی واضح طور پر بحث کی گئی ہے، اور بھگتی یوگا کی جھلک بھی دی گئی ہے۔

اس طرح بھگود۔ گیتا کے مشتملات کے بارے میں دوسرے باب کے بھگتی ویدانت مفاہیم کا اختتام ہوتا ہے۔

باب سوم

کرم — یوگا

شلوک-۱

अर्जुन उवाच
ज्यायसी चेत् कर्मणस्ते मता बुद्धिर्जनार्दन ।
तत् किं कर्मणि घोरे मां नियोजयसि केशव ॥१॥

اَرجُنَ اُوَاچَ
جْیَایَسی چیتْ کَرمَنَس تے مَتَا بُدّھِرْ جَنَاردَنَ
تَتْ کِم کَرمَنِ گھورے مَامْ نِیوجَیَسِ کیشَوَ

اَرجُنَح اُوَاچَ: ارجن نے کہا؛ جْیَا کیسی: بہتر؛ چیتْ: اگر؛ کَرمَنَح: بارآور کام سے؛ تے: آپ؛ مَتَا: خیال؛ بُدّھِح: عقل؛ جَنَاردَنَ: اے کرشن؛ تَتْ: پھر؛ کِمْ: کیوں؛ کَرمَنِ: فعل میں؛ گھورے: بھیانک؛ مَامْ: مجھے؛ نِیوجَیَسِ: آپ لگاتے ہیں؛

کیشوَ : اے کرشن -

ترجمہ

ارجن نے کہا! اے جناردھن، اگر آپ بادرآور کام کو عقل پر ترجیح دیتے ہیں، تو پھر اے کیشو، آپ مجھے اس بھیانک جنگ کے لئے کیوں آمادہ کرنا چاہتے ہیں۔

مفہوم

شخصیت اعظم بھگوان نے اپنے جگری دوست ارجن کو مادّی دُکھوں کے سمندر کو پار کرنے کے لئے پچھلے باب میں روح کی ساخت کو بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے۔ راہ معرفت حاصل کرنے کے لئے بدھی یوگا یعنی کرشن آگہی کی سفارش کی گئی ہے۔ غلط فہمی کے باعث بعض اوقات کرشن آگاہی بے عملی سمجھی جاتی ہے اور ایسا نافہم شخص پوری طرح کرشن آگاہ ہونے کے لئے اکثر گوشۂ تنہائی میں بسیرا کر کے بھگوان کرشن کا نام الاپتا ہے لیکن کرشن آگاہی کے فلسفہ میں تربیت کے بغیر گوشۂ تنہائی میں شری کرشن کے مقدس نام الاپنے کا مشورہ نہیں دیا جاتا جہاں صرف بھولے بھالے عوام سے سستا احترام ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

ارجن نے بھی کرشن شعور یا بُدھی یوگا یعنی روحانی علم میں ترقی کے لئے عملی زندگی سے عقل کی لاتعلقی اور خلوت میں ریاضت کرنے کو سمجھا۔ بالفاظ دیگر وہ کرشن آگاہی کے بہانے لڑنے سے گریز کرنا چاہتا تھا۔ لیکن چونکہ وہ مخلص طالب علم تھا، اُس نے یہ معاملہ اپنے مرشد کے سامنے رکھا اور عمل کی بہترین راہ اختیار کرنے کے لئے شری کرشن سے استفسار کیا۔ جواب میں بھگوان کرشن نے اس تیسرے ادھیائے میں واضح طور پر کرم یوگا یعنی کرشن آگاہی میں عمل کرنے کی تشریح کی۔

شلوک ۔ ۲

व्यामिश्रेणेव वाक्येन बुद्धिं मोहयसीव मे ।
तदेकं वद निश्चित्य येन श्रेयोऽहमाप्नुयाम् ॥२॥

وِیامِشرینیوَ واکیینَ بُدّھِم موہَیَسیوَ مے
تَد اےکَم وَد نِشچِتیہ یینَ شرییوہَم آپنُیام

وِیامِشرینَ : ذومعنٰی ؛ اِوَ : یقیناً ؛ واکیینَ : الفاظ سے ؛ بُدّھِم : عقل کو ؛ موہَیَسِی : آپ اُلجھا رہے ہیں ؛ اِوَ : یقیناً ؛ مے : میرا ؛ تَت : اس لئے ؛ اےکَم : صرف ایک ؛ وَدَ : برائے کرم بتلیئے ؛ نِشچِتیہ : تحقیق کرکے ؛ یینَ : جس سے ؛ شرییح : اصلی فائدہ ؛ اَہَم : مجھے ؛ آپنُیام : حاصل ہو ۔

ترجمہ

آپ کی ذُومعنی ہدایات سے میری عقل پریشان ہے ۔ اس لئے براہِ کرم مجھے کچھ قطعی طور پر وہ بات بتائیں جو میرے لئے نہایت کارآمد ہو ۔

مفہوم

پچھلے باب میں جو بھگود گیتا کے دیباچے کی شکل میں ہے، بہت سی مختلف راہوں کی تشریح کی گئی ہے، جیسے سانکھیہ یوگا، بُدھی یوگا، عقل کے ذریعے حواس پر قابو پانا، بغیر پھل کی خواہش کئے کام کرنا اور نئے بھگت کی حیثیت وغیرہ ۔ یہ تمام باتیں بے ترتیبی سے پیش کی گئی ہیں ۔ عمل اور سمجھ کے لئے راہ معرفت کا مزید خاکہ مرتب کرنا ضروری ہوگا اس لئے ارجن ظاہری طور پر خلط ملط

کرنے والے ان معاملات کی وضاحت چاہتا ہے۔ تاکہ کوئی بھی انہیں گمراہ کُن تشریح کے بغیر قبول کر سکے۔ اگرچہ الفاظ کی شعبدہ بازی سے ارجن کو گھبراہٹ میں ڈالنے کی شری کرشن کی کوئی نیت نہیں تھی۔ پھر بھی ارجن کرشن آگاہی کے طریقے کو نہ بے عملی کے لئے سمجھ سکے اور نہ سرگرم خدمت با لفاظ دیگر اپنے سوالات سے وہ ان تمام طلبہ کے لئے جو سنجیدگی سے بھگود گیتا کے راز سمجھنا چاہتے ہیں۔ کرشن آگہی کی راہ ہموار کر رہے تھے۔

شلوک۔ ۳

श्रीभगवानुवाच
लोकेऽस्मिन् द्विविधा निष्ठा पुरा प्रोक्ता मयानघ ।
ज्ञानयोगेन सांख्यानां कर्मयोगेन योगिनाम् ॥३॥

شری۔ بھگوانْ اُواچ
لوکے، سمِنْ دْوِ۔ وِدھا نِشٹھا پُرا پْرَوکْتا مَیا نَگھ
جْنانَ۔ یوگینَ سانْکھیانامْ کَرْمَ۔ یوگینَ یوگِنامْ

شری۔ بھگوانْ اُواچ : شخصیتِ اعظم بھگوان نے فرمایا ؛ لوکے : دنیا میں ؛ اَسْمِنْ : اس ؛ دْوِ۔ وِدھا : دو قسم کا ؛ نِشٹھا : اعتقاد ؛ پُرا : پہلے ؛ پْرَوکْتا : کہے گئے تھے ؛ مَیا : مجھ سے ؛ اَنَگھ : اے بغیر گناہ کے ؛ جْنانَ۔ یوگینَ : علم کے مربوط طریقے سے ؛ سانْکھیانامْ : تجربی فلسفیوں کا ؛ کَرْمَ۔ یوگینَ : بھگتی کے مربوط طریقے سے ؛ یوگِنامْ : بھگتوں کا۔

ترجمہ

شخصیت اعظم بھگوان نے کہا ! اے معصوم ارجن، میں پہلے ہی وضاحت کر چکا ہوں کہ دو طرح کے انسان ہوتے ۔ جو خودی کی پہچان میں کوشاں ہیں، کچھ اس کو تجرباتی فلسفیانہ قیاس سے سمجھنے کا رجحان رکھتے ہیں اور دوسرے بھگتی سیوا سے ۔

مفہوم

دوسرے باب کے انتالیسویں شلوک میں، بھگوان نے دو قسم کے طریقے بیان کئے ہیں ۔ مثلاً سانکھیہ یوگا اور کرم یوگا یعنی بدھی یوگا ۔ اس شلوک میں بھگوان اسے صاف طریقے سے بیان کرتے ہیں ۔ سانکھیہ یوگا یعنی روح اور مادہ کی نوعیت کا تجزیاتی مطالعہ اُن لوگوں کا موضوع ہے جن کا رجحان قیاس، تجزیاتی علم اور فلسفے سے چیزوں کو سمجھنا ہے ۔ دوسری طرح کے آدمی کرشن آگاہی پر عمل کرتے ہیں جیسے کہ یہ دوسرے باب کے اکسٹھویں شلوک میں بیان کیا گیا ہے ۔ بھگوان نے انتالیسویں شلوک میں بھی بیان کیا ہے کہ بدھی یوگا یعنی کرشن آگاہی کے اصولوں سے کام کرنے سے انسان عمل کے پھندوں سے آزاد ہو سکتا ہے ۔ اور اس سے زیادہ یہ کہ اس طریقے میں کوئی خامی نہیں ۔ اس اصول کو زیادہ وضاحت سے اکسٹھویں شلوک میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ بدھی یوگا پوری طرح شخصیت اعظم شری کرشن پر منحصر ہوتا ہے اور اس طریقے سے تمام حواسوں پر بڑی آسانی سے قابو پایا جا سکتا ہے ۔ لہٰذا دونوں یوگا ایک دوسرے سے لازم و ملزوم ہیں ۔ جیسے کہ مذہب اور فلسفہ ۔ مذہب بغیر فلسفہ کے جذبہ ہے یا بعض اوقات تعصب ہے، اور فلسفہ بغیر مذہب کے ذہنی قیاس آرائی ہے ۔ آخری منزل مقصود شری کرشن ہیں ۔ کیونکہ وہ فلسفی جو حصول صداقت کیلئے حق مطلق کی تلاش میں ہیں ۔ آخر کرشن آگاہی کی پناہ میں جاتے ہیں ۔ یہ بھگود گیتا میں بھی بیان کیا

گیا ہے پورا طریقہ خودی کی اصلی کیفیت کو برتر خودی کے رشتے میں سمجھنا ہے۔ یہ پورا طریقہ ذات کی اصلی حالت کو ذات مطلق کے تعلق سے سمجھ لینا ہے۔ بالواسطہ طریقہ فلسفیانہ قیاس ہے۔ جس سے آہستہ آہستہ کوئی کرشن آگاہی کے نقطہ تک آسکتا ہے، اور دوسرا طریقہ کرشن آگاہی میں ہر چیز کے ساتھ براہِ راست تعلق رکھتا ہے۔ ان دونوں طریقوں میں کرشن آگاہی کی راہ بہتر ہے۔ کیونکہ یہ فلسفیانہ طریقے سے حواس کو پاکیزہ بنانے پر مبنی نہیں۔ کرشن آگاہی بذاتِ خود تطہیر کا ذریعہ ہے۔ بھگتی سیوا کے براہِ راست طریقے سے یہ بیک وقت آسان بھی ہے اور اعلیٰ و ارفع بھی۔

شلوک۔۴

न कर्मणामनारम्भान् नैष्कर्म्यं पुरुषोऽश्नुते ।
न च संन्यसनादेव सिद्धिं समधिगच्छति ॥४॥

نَ کَرمَ مَنٌامَ اَنَارَمبھَانْ نَیشکَرمْیَمْ پُرُشوٗ شنُتے
نَ چَ سَنْیَسنَادْ اَیوَ سِدّھِمْ سَمَدھِگَچھَتِ

نَ: نہ؛ کَرمَنَامْ: مقررہ فرائض کو؛ اَنَارَمبھَاتْ: نہ کرنے سے؛ نَیشکَرمْیَمْ: ردِ عمل سے آزادی؛ پُرُشَح: آدمی؛ اَشنُتے: پاتا ہے؛ نَ: نہ؛ چَ: بھی؛ سَنْیَسنَاتْ: سبکدوشی سے؛ اَیوَ: ہی؛ سِدّھِمْ: کامیابی؛ سَمَدھِگَچھَتِ: پاتا ہے۔

ترجمہ

نہ محض عمل سے بچ کر کوئی ردِ عمل سے آزادی پا سکتا ہے نہ صرف ترک تعلق

سے کوئی شخص تکمیل تک پہنچ سکتا ہے۔

مفہوم

زندگی میں ترک تعلقات کے ضابطے کو اُس وقت قبول کیا جا سکتا ہے جب کوئی مقررہ فرائض کو جو مادہ پرست انسانوں کے دلوں کی تطہیر کے لئے بنائے گئے ہیں، ادا کرنے سے پاک ہو چکا ہو پاکیزگی کے بغیر کوئی شخص ایک دم چوتھا ضابطہ (سنیاس) اختیار کر کے کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ تجرباتی فلسفہ کہتا ہے کہ صرف سنیاس اپنانے یا نفع بخش سرگرمیوں سے سبکدوش ہونے سے کوئی شخص ایک دم اتنا اچھا بن سکتا ہے جتنا نارائن۔ مگر بھگوان کرشن اس اصول کی حمایت نہیں کرتے۔ دل کی پاکیزگی کے بغیر سنیاس سماجی تنظیم کے لئے محض پریشانی کا سبب ہے۔ دوسری طرف اگر کوئی اپنے مقررہ فرائض کو سر انجام دیئے بغیر بھی بھگوان کی ماورائی خدمت کو اپناتا ہے تو جو کچھ وہ اس مقصد کے لئے دینے کے قابل ہو سکتا ہے، بھگوان اسے قبول کرتے ہیں (بُدھی یوگا) سْوَلپَمْ اَپْیَسْیَہ دَھرْمَسْیَہ ترَایَتے مَہَتو بھَیاتْ اس اصول کی ذراسی ادائیگی بھی انسان کو بڑی مشکلات پر قابو پانے کے قابل بنا دیتی ہے۔

شلوک۔۵

न हि कश्चित् क्षणमपि जातु तिष्ठत्यकर्मकृत् ।
कार्यते ह्यवशः कर्म सर्वः प्रकृतिजैर्गुणैः ॥५॥

نَ ہِہ کَشْچِت کْشَنَمْ اَپِ جَاتُ تِشْٹھَتْیَکَرْمَ کرِتْ
کَارْیَتے ہْیَوَشَہ کَرْمَ سَرْوَہ پْرَکرِتِ جَیْر گُنَیْح

نَ : نہیں ؛ ہِ : یقیناً ؛ کَشچِت : کوئی بھی ؛ کَشنَم : لمحہ کے لئے ؛ اَپِ : بھی ؛ جاتُ : کسی وقت ؛ تِشٹھتِ : رہتا ہے ؛ اَکَرْمَ۔کرِت : کچھ کئے بغیر ؛ کارْیَتے : زبردستی کرایا جاتا ؛ ہِ : یقیناً ؛ اَوَشَح : مجبوراً ؛ کَرْمَ : کام ؛ سَرْوَح : تمام ؛ پرَکرِتِ۔جَیئیح : مادّی قدرت کے انداز (گن) سے پیدا ہوئی ؛ گُنَیئیح : صفات سے۔

ترجمہ

مادّی فطرت کے ضوابط کے مطابق ہر شخص کام کرنے پر مجبور ہے۔ اس لئے کوئی شخص ایک لمحہ کے لئے بھی کچھ نہ کچھ کام کرنے سے باز نہیں رہ سکتا۔

مفہوم

روح کی سرگرمی جسمانی حالت کی وجہ سے نہیں بلکہ ہمیشہ سرگرم رہنا روح کی اپنی فطرت ہے۔ روح پاک کی موجودگی کے بغیر مادی جسم حرکت نہیں کرسکتا۔ جسم محض بے جان گاڑی ہے جسے پاک روح چلاتی ہے۔ جبکہ روح ہمیشہ فعال رہتی ہے اور لمحہ بھر کے لئے بھی ٹھہر نہیں سکتی۔ اس لئے پاک روح کو کرشن آگاہی کے نیک کام میں مصروف رکھنا چاہیئے۔ ورنہ اس کو مایا کی طاقت کے زیر اثر مصروفیات میں پھنسا دیا جائے گا۔ مادّی طاقت کے ارتباط سے پاک روح مادّی صفات حاصل کرتی ہے اور روح کے ایسے روابط سے پاک رکھنے کے لئے شاستروں میں بتائے گئے مقررہ فرائض میں مصروف رکھنا ضروری ہے۔ لیکن اگر روح اپنے فطری عمل یعنی کرشن آگاہی میں مصروف ہو جاتی ہے تو جو کچھ بھی وہ کرسکتی ہے، اس کی بہتری کے لئے ہے۔ شریمد بھاگوتم (۱-۵-۱۷) اس کی تصدیق کرتی ہے۔

تیکتْوا سْوَ۔دھرمَم چَرَنامبُجَم ہریر
بھجَنّ اَپکوو 'تھ پَتیت تَتو یَد
یَتر کْوَ وابھدرَم اَبھود اَمُشیہ کِم
کو وارتھ آپْتو 'بھجَتام سْوَ۔دھرمَتَح

"اگر کوئی شخص کرشن آگاہی کو اپناتا ہے حالانکہ وہ شاستروں میں مقرر کردہ فرائض کی پیروی نہیں کرتا یا بھگتی سیوا اچھی طرح سرانجام نہیں دیتا، اور اگر وہ اپنے درجے سے زوال پذیر بھی ہو جائے تب بھی اس کے لئے کوئی نقصان یا برائی نہیں ہے۔ لیکن اگر وہ پاکیزگی کے لئے شاستروں کے سارے فرمان بھی بجا لاتا ہے تو کیا فائدہ۔ اگر وہ کرشن آگاہ نہ ہو؟ پس کرشن آگاہی کے اس نقطے کو حاصل کرنے کے لئے پاکیزگی کا طریقہ ضروری ہے۔ لہٰذا سنیاس یا پاکیزگی کا کوئی بھی طریقہ کرشن آگاہ ہونے کی منزل اعلیٰ تک پہنچنے میں معاون ہے جس کے بغیر ہر چیز ناکامیاب سمجھی جاتی ہے۔

شلوک - ۶

कर्मेन्द्रियाणि संयम्य य आस्ते मनसा स्मरन् ।
इन्द्रियार्थान् विमूढात्मा मिथ्याचारः स उच्यते ॥६॥

کَرْمینْدْرِیانِ سَمْیَمْیَہ یَہ آسْتے مَنَسا سْمَرَنْ
اِنْدْرِیارْتھانْ وِمُوڈھاتْما مِتھیاچارَ سَ اُچْیَتے

کَرْمَ-اِنْدْرِیانِ: پانچ کام کرنے والے حواس، سَمْیَمْیَہ: قابو پاکر، یَہ: جو؛ آسْتے: رہتا ہے، مَنَسا: من سے؛ سْمَرَنْ: سوچتے ہوئے؛ اِنْدْرِیَہ-اَرْتھانْ: محسوسات حواس پر، وِمُوڈھ: بیوقوف؛ آتْما: روح؛ مِتھیا-آچارَہ: بہانے باز؛ سَہ: وہ؛ اُچْیَتے: کہلاتا ہے۔

ترجمہ

وہ شخص جو حواس کے عمل کو روکتا ہے۔ لیکن جس کا من نفسانی خواہشوں کے

پیچھے بھاگتا ہے، یقیناً اپنے آپ کو دھوکا دیتا ہے اور جھوٹا دعویدار کہلاتا ہے۔

مفہوم

ایسے بہت سے جھوٹے دعوی دار ہیں جو کرشن آگاہ میں کام کرنے سے انکار کر دیتے ہیں لیکن دھیان لگانے کا ڈھونگ رچا کر درحقیقت نفسانی مسرت کے خیال میں غلطاں وپیچاں رہتے ہیں۔ ایسے جھوٹے دعویدار ساختہ داختہ پیرو کاروں کو فریب دینے کے لئے خشک فلسفے پر گفتگو بھی کر سکتے ہیں، لیکن اس شلوک کے مطابق وہ بڑے دغا باز ہیں۔ نفسانی تسکین کسی سماجی رتبے کو دکھاوے کے لئے اپنانا بہت آسان ہے لیکن اگر کوئی اپنے سماجی رتبے کے قاعدوں پر عمل کرتا ہے تو وہ اپنے وجود کو پاک کرنے کے لئے آہستہ آہستہ ترقی کر سکتا ہے اس کے برعکس اپنے آپ کو یوگی بتلاتے ہوئے بھی جو نفس کو مسرت بخشنے والی چیزوں کی جستجو کیا کرتا ہے وہ چاہے کبھی کبھی فلسفے پر لیکچر ہی کیوں نہ دے مگر اُسے دغاباز ہی جاننا چاہیئے۔ اس کے علم کی کوئی وقعت نہیں کیونکہ ایسے گنہگار انسان کے علم کے اثرات بھگوان کی مایا کی شکتی سے چھن جاتے ہیں ایسے فریب کار کا من ہمیشہ ناپاک رہتا ہے اور اس لئے اس کے یوگا دھیان کی نمائش بالکل فضول ہے۔

شلوک۔ ۷

यस्त्विन्द्रियाणि मनसा नियम्यारभते?र्जुन ।
कर्मेन्द्रियैः कर्मयोगमसक्तः स विशिष्यते ॥७॥

یَس تْوِنْدْرِیَانِ مَنَسَا نِیَمْیَارَ بھَتے ، رْجُنَ
کَرْمیْنْدْرِیَیْعِ کَرْمَ۔ یَوْگَمْ اَسَکْتْعِ سَ وِشِشْیَتے

یَخ : جو، تُ : لیکن ؛ اِنْدرِیانِ : حواس کو، مَنَسا : من سے ؛ نِیَمیَہ : باقاعدہ بنانا ؛ آرَبھَتے : سعیٰ ؛ اَرجُنَ : اے ارجن ؛ کَرمَ - اِندرِیئیح : سرگرم حواس سے ؛ کَرمَ - یوگَمْ : بھگتی ؛ اَسکتح : بغیر تعلق کے، سَح : وہ ؛ وِشِشیَتے : کئی گنا بہتر ہے۔

ترجمہ

دوسری طرف اگر کوئی مخلص شخص حواس کی سرگرمی پر قابو پانے کی کوشش کرتا ہے اور وابستگی کے بغیر (کرشن آگاہی میں) کرم یوگا شروع کرتا ہے تو وہ بدرجہ بہتر ہے۔

مفہوم

بیہودہ زندگی اور تسکین حواس کے خاطر نام نہاد مادہ پرست بننے کے بجائے اپنے کاروبار میں لگا رہنا اور زندگی کے مقصد کو نبھانا بہت بہتر ہے یہ مقصد کیا ہے۔ مادی قید سے آزادی اور بھگوان کی روحانی سلطنت میں داخلہ اعلیٰ سَوارتھ۔گَتِ یعنی اپنی خودی کا مقصد وِشنو تک پہنچنا ہے۔ وَرنْ اور آشرَم کی زندگی حصول مقصد کے لئے ہی تجویز کی گئی ہے کرشن آگاہی کے سبب میں گرہستی آدمی بھی اپنی منزل پر پہنچ سکتا ہے۔ عرفان خودی کے لئے کوئی باقاعدہ زندگی بسر کرسکتا ہے، جیسا کہ شاستروں میں ہدایت کی گئی ہے اور بغیر وابستگی کے اپنا کاروبار جاری رکھ سکتا ہے، اوراس طریقے سے ترقی کرسکتا ہے۔ ایک مخلص شخص جو اطریقہ پر چلتا ہے، اس فریب کار سے کہیں بہتر ہے جو سادہ لوح عوام کو دھوکا دینے کے لئے روحانی دکھاوے کا لبادہ اوڑھتا ہے۔ ایک مخلص خاکروب اُس نمائشی دھیان کرنے والے سے کہیں بہتر ہے جو صرف اپنے معاش کے لئے دھیان کرتا ہے۔

شلوک-۸

नियतं कुरु कर्म त्वं कर्म ज्यायो ह्यकर्मणः ।
शरीरयात्रापि च ते न प्रसिद्ध्येदकर्मणः ॥८॥

نِیتَم کُرُو کَرْمَ تْوَم کَرْم جْیایو ہْیَکَرْمَنَح
شَرِیرَ-یاتْراپ چ تے نَ پْرَسِدھْیِیدْ اَکَرْمَنَح

نِیَتَم : مقررہ، کُرُو : سرانجام دیئے، کَرْمَ : فرائض کو، تْوَم : تو، کَرْمَ : کام، جْیایَح : بہتر ہے، ہی : یقیناً، اَکَرْمَنَح : کام نہ کرنے سے، شَرِیر : جسمانی، یاتْرا : برقراری، اَپ : بھی، چَ : اور، تے : تیرا، نَ : کبھی نہیں، پْرَسِدھْیَیث : پورا ہوگا، اَکَرْمَنَح : کام نہ کرنے سے۔

ترجمہ

اپنے مقررہ فرائض کو سرانجام دو کیونکہ ایسا کرنا کام نہ کرنے سے بہتر ہے۔ کوئی اپنے مادّی جسم کو بھی بغیر کام کے برقرار نہیں رکھ سکتا ہے۔

مفہوم

ایسے بہت سے نمائشی دھیان کرنے والے ہیں جو اپنے آپ کو عالی نسب اور عظیم پیشہ ور کے طور پر پیش کرتے ہیں اور جھوٹ موٹ ظاہر کرتے ہیں کہ انھوں نے روحانی ترقی کی خاطر سب کچھ قربان کر دیا ہے بھگوان کرشن نہیں چاہتے تھے کہ ارجن فریب کار بنیں۔ بلکہ بھگوان چاہتے تھے کہ ارجن اپنے مقررہ فرائض کو جو کھشتریوں کے لئے بنائے گئے ہیں، سرانجام دے۔ ارجن ایک گرہستی انسان

اور فوجی جرنیل تھے۔ لہٰذا ان کے لئے یہ بہتر تھا کہ گرہتی رہ کر کھشتری کے مذہبی فرائض کو سر انجام دے۔ ایسی سرگرمیاں آہستہ آہستہ دنیا پرست آدمی کے دل کو پاک کر دیتی ہیں اور مادّی آسائش کی خواہش سے چھٹکارا دلاتی ہیں۔ نام نہاد تعلق کو بھگوان کبھی پسند نہیں کرتے نہ کوئی الہامی کتابیں اس کی تائید کرتی ہیں۔ بہرحال، ہر شخص کو اپنی زندگی برقرار رکھنے کے لئے کچھ نہ کچھ کام کرنا ہوتا ہے۔ مادّی خواہشات کی پاکیزگی کے بغیر من کی موج میں کام نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ جو شخص مادّی دنیا میں ہے یقیناً مادّی قوتوں پر قابو پانے کا ناپاک رجحان رکھتا ہے، یعنی تسکین نفس کا رجحان! تو ایسے ناپاک رجحانات کو دور کرنا ہوگا۔ اس کے بغیر کسی کو مقررہ فرائض کے ذریعے نام نہاد مادہ پرست بننے کی کوشش ترک کر کے دوسروں کے بل بوتے پر زندگی نہیں بسر کرنی چاہیئے۔

شلوک۔ ۹

यज्ञार्थात् कर्मणोऽन्यत्र लोकोऽयं कर्मबन्धनः ।
तदर्थं कर्म कौन्तेय मुक्तसंगः समाचर ॥९॥

یَگیارتھات کَرمَنو، نیَتر لوکو، یَم کَرم۔ بَندھنَح
تَد۔ اَرتھم کَرم کَونتیہ مُکت۔ سَنگح سَماچَر

یَگیہ۔ اَرتھاث : صرف یگیہ یعنی وشنو کی خاطر کئے جانے والے؛ کَرمنَح : کام کے علاوہ؛ اَنیَتر : دوسرا کام؛ لوکح : دُنیا میں؛ اَیَم : اس؛ کَرمَ۔ بَندھنَح : کام کا بندھن؛ تَت : اُن کی؛ اَرتھم : خاطر؛ کَرمَ : کام کو؛ کَونتیہ : اے کُنتی کے بیٹے؛ مُکت۔ سَنگح : تعلق سے

آزاد ؛ سَماچَر :- پوری طرح کرتے

ترجمہ

وشنو کی خاطر قربانی سمجھ کر کام کرنا چاہیے۔ نہیں تو یہی کام مادّی دنیا میں بندھن کا باعث بن جائے گا۔ اس لئے اے کُنتی کے بیٹے! اپنے مقررہ فرائض اس کی تسکین کے لئے سرانجام دے اور اس طریقے سے تُو ہمیشہ بندھن سے آزاد رہے گا۔

مفہوم

جسم کو قائم و برقرار رکھنے کے لئے بھی انسان کو کام کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا خاص سماجی درجے کے مقررہ فرائض اس طرح بنائے گئے ہیں کہ یہ مقصد پورا ہو سکے۔ یگیہ کا مطلب ہے۔ بھگوان وشنو یا قربانی کی ادائیگی تمام مقدس قربانیاں بھگوان وِشنو کی تسکین کیلئے ہیں۔ وید ہدایت کرتے ہیں ا یَگنو وِشنُعَ دوسرے الفاظ میں وہی مقصد پورا ہوتا ہے۔ اگر کوئی مقررہ یگیہ کو سرانجام دیتا ہے یا براہ راست بھگوان وشنو کی خدمت کرتا ہے۔ کرشن آگاہی بھی یگیہ کا سرانجام دینا ہے جیسے اس شلوک میں ہدایت کی گئی ہے۔ ورن آشرم کا نظام بھی بھگوان وِشنو کی تسکین کے لئے ہے۔ وَرْنا شْرَمَا چارَوَتا پُرُشیَن پَرَعُ پُماں وِشْنُہ آرادھیَتے (وشنو پران ۳۱-۸-۸)

لہٰذا سب کو وِشنو کی تسکین و رضا کے لئے کام کرنا چاہیے۔ اس مادّی دنیا میں ہر دوسرا کام بندھن کا باعث ہوگا۔ کیونکہ اچھے اور بُرے کاموں کے اپنے اپنے ردّ عمل ہوتے ہیں اور ہر ردّ عمل کام کرنے والے کو باندھ لیتا ہے اس لئے سب کو کرشن آگاہی میں شری کرشن (وِشنو) کی رضامندی کے لئے کام کرنا چاہیے۔ اور ایسے کاموں کو سرانجام دینے کے دوران انسان نجات کی منزل پر پہنچ جاتا ہے۔ یہ کام کرنے کا آرٹ ہے اور شروع شروع میں اس طریقے میں بڑی عارفانہ راہبری کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہم کو بھگوان کرشن کے بھگت کی رہبری میں مستعدی سے عمل کرنا چاہیے۔ یا خود بھگوان کرشن کی براہِ راست ہدایت کے تحت

(جن کے زیر ہدایت ارجن کو کام کرنے کا موقع ملا تھا۔) تسکین نفس کیلئے کچھ بھی نہیں کیا جانا چاہیئے، بلکہ ہر کام شری کرشن کی خوشنودی کے لئے انجام دینا چاہیئے۔ یہ عمل ہمیں نہ صرف کام کے ردّ عمل سے ہی بچائے گا۔ بلکہ آہستہ آہستہ ہمیں بھگوان کی محبت بھری ماورائی خدمت کی طرف بھی لے جائے گا۔ صرف اس عمل کے ذریعے ہم بھگوان کی روحانی بادشاہت میں پہنچ سکتے ہیں۔

شلوک۔ ۱۰

सहयज्ञाः प्रजाः सृष्ट्वा पुरोवाच प्रजापतिः ।
अनेन प्रसविष्यध्वमेष वोऽस्त्विष्टकामधुक् ॥१०॥

سَہَہ۔ یَگیہَاع پْرَجَاع سْرِشْٹْوَا پُرَوْوَاچَ پْرَجَا پَتِح
اَنیْنَ پْرَسَوِشْیَدْھوَم ایشَ وَوْ،سْتوِشْٹ۔کام۔دُھک

سَہَہ: کے ساتھ؛ یَگیہَاح: قربانیاں؛ پْرَجَاح: نسلوں کو؛ سْرِشْٹْوَا: تخلیق کر کے؛ پُرَا: قدیم زمانے میں؛ اُوَاچَ: کہا؛ پْرَجَا۔پَتِح: مخلوقات کے خالق؛ اَنیْنَ: اس سے؛ پْرَسَوِشْیَدْھوَم: دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرو؛ ایشَح: یہ؛ وَح: تمہیں؛ اَسْتُ: ہو؛ اِشْٹَ: تمام پسند اشیاء کا؛ کَام۔دُھکْ: عطا کرنے والا۔

ترجمہ

آغاز تخلیق میں تمام مخلوقات کے پیدا کرنے والے نے انسانوں اور دیوتاؤں کی نسلوں کو وشنو کے لئے قربانیوں کے ساتھ بھیجا اور انھیں یہ کہہ کر آشیرباد دی کہ "تم اس یگیہ سے خوش رہو کیونکہ اس کی ادائیگی سے تمہیں خوشی سے زندگی بسر کرنے اور نجات پانے کے لئے ہر پسندیدہ چیز عطا کی جائے گی۔"

مفہوم

مخلوقات کے مالک (وشنو) کی مادّی تخلیق سے مُتعیّن روحوں کو گھر واپس آنے کا یعنی خدائے برتر کے پاس واپس آنے کا موقعہ پیش کیا گیا ہے۔ اپنے رشتے کو وشنو، یا شری کرشن، شخصیت اعظم بھگوان سے بھولنے کی وجہ سے تمام جاندار ہستیوں کو مادّی قدرت سے مادّی تخلیق کے اندر پابند کیا ہوا ہے ویدک اُصول اس دائمی رشتے کو سمجھنے میں ہماری مدد کرتے ہیں، جیسے کے بھگود۔گیتا میں بیان کیا گیا ہے: وَیدَیش چ سروَیر اہم ایو ویدیہ بھگوان کہتے ہیں کہ ویدوں کا مقصد اُنہیں (یعنی شری کرشن کو) سمجھنا ہے۔ ویدک منتروں میں بیان کیا گیا ہے: پتیم وشوسیا تمیشوَرم لہٰذا جاندار ہستیوں کا مالک شخصیت اعظم بھگوان شری وشنو ہے۔ شری مدبھاگوتم میں بھی (۲-۴-۲۰) شری لا سکھدیو گوسوامی بھگوان کو کئی طرح سے "پتی" بیان کرتے ہیں:

شریہ پتیر یگیہ پتیہ پرجا۔ پتیر
دھیام پتیر لوک۔ پتیر دھرا۔ پتیہ
پتیر گتش چاندھک۔ ورشنیں ستوتام
پرسیدتام مے بھگوان ستام پتیہ

پرجاپتی بھگوان وشنو ہیں اور تمام مخلوقات تمام دنیاؤں اور تمام حسن وجمال کے مالک ہیں اور ہر ایک کو پناہ دینے والے ہیں۔ بھگوان نے متعینہ روحوں کو وشنو کی خوشنودی کے لیئے یگیہ کی ادائیگی سیکھنے کے قابل بنانے کے لئے مادّی دُنیا کو تخلیق کیا، تاکہ مادّی دُنیا میں وہ بڑے آرام سے بغیر پریشانی کے جی سکیں۔ اور اس موجودہ مادّی جسم کے ختم ہونے کے بعد وہ بھگوان کی روحانی بادشاہت میں داخل ہو سکیں۔ مُتعیّن روحیں آہستہ آہستہ کرشن آگاہی ہو جاتی ہیں اور ہر طرح سے حق پرست بن جاتی ہیں۔ ویدک الہامی کتابوں نے کل یُگ میں

سنکیرتن یگیہ (بھگوان کے ناموں کا الاپ) کی سفارش کی ہے، اور یہ مادرائی طریقہ بھگوان چیتنیہ نے اس عہد میں تمام انسانوں کی نجات کے لیے رائج کیا تھا۔ سنکیرتن یگیہ اور کرشن آگہی میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ بھگوان کرشن کا اپنی بھگتی صورت میں بحیثیت (بھگوان چیتنیہ) شری مد بھاگوتم (۱۱-۵-۳۲) میں، سنکیرتن یگیہ کے خاص سلسلے میں مندرجہ ذیل آیا ہے:

کرشن ورنم توشا کرشنم
سانگوپانگاسترپارشدم
یگیئیہ سنکیرتن پرائیہ
یجنتی ہی سومیدھسہ

"اس کل یگ میں، وہ لوگ جو کافی ذہین ہیں، بھگوان کی پرستش جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہیں۔ سنکیرتن یگیہ سرانجام دینے سے کریں گے۔" دوسری یگیہ جن کی ویدک لٹریچر میں ہدایت کی گئی ہے، اس کل یگ میں اُن کا سرانجام دینا آسان نہیں ہے، لیکن سنکیرتن یگیہ تمام مقاصد کے لئے آسان اور باعظمت ہے، جیسا کہ بھگود گیتا (۹-۱۴) میں بتایا گیا ہے۔

شلوک - ۱۱

देवान् भावयतानेन ते देवा भावयन्तु वः ।
परस्परं भावयन्तः श्रेयः परमवाप्स्यथ ॥११॥

دیوان بھاویتانینَ تے دیوا بھاوینتُ وَح
پرسپرم بھاوینتح شریع پرم اواپسیتھ

دَیْوَانْ : دیوتا ؛ بھاوَیَتا : خوش ہوکر؛ اَنَیْنَ : اس قربانی سے؛ تے : وہ ؛ دَیْوَاح : دیوتا ؛ بَھاوَیَنْتُ : خوش کریں گے ؛ وَح : تمہیں؛ پَرَسْپَرَم : آپس میں ؛ بَھاوَیَنْتَح : ایک دوسرے کو خوش کرتے ہوئے، شْرَیَح : بھلائی؛ پَرَم : عظیم ؛ اَوَاپْسْیَتَھ : تم پاؤ گے۔

ترجمہ

دیوتا قربانیوں سے خوش ہوکر تمہیں بھی خوش کریں گے، اور اس طرح انسانوں اور دیوتاؤں کے اشتراک سے سب کے لئے خوشحالی ہوگی۔

مفہوم

دیوتا مادّی کاروبار کے با اقتدار ناظم ہیں۔ ہوا، روشنی، پانی اور ہر ایک جاندار ہستی کے جسم اور روح کی برقراری کے لئے دوسری تمام برکتوں کی فراہمی کی ذمہ داری دیوتاؤں کو سونپی گئی ہے، جو شخصیتِ اعظم بھگوان کے جسم کے مختلف حصّوں کے بے شمار خادم ہیں۔ اُن کی رضا مندی اور ناراضگی انسان کے یگیہ کے سرانجام دینے پر منحصر ہے۔ کچھ یگیہ خاص دیوتاؤں کو مطمئن کرنے کے لئے ہیں، لیکن دیوتاؤں کو خوش کرتے ہوئے بھی بھگوان وشنو تمام یگیوں میں مسرور و معبودِ اعلیٰ ہیں۔ یہ بھگود۔گیتا میں بھی بیان کیا گیا ہے کہ شری کرشن خود تمام قسم کے یگیوں سے مسرور ہوتے ہیں بَھوکْتَارَم یَگیَہ تَپَسَام۔ اس لئے تمام یگیوں کا سب سے بڑا مقصد یگیہ پتی کی مکمل تسکین ہے۔ جب یہ یگیہ پوری طرح ادا کئے جاتے ہیں، تو قدرتی طور پر فیض رسانی کے مختلف درجوں کے با اختیار دیوتا خوش ہوتے ہیں، اور قدرتی اشیاء کی دستیابی میں کمی نہیں آتی۔

یگیوں کی ادائیگی کے بہت سے ضمنی فائدے بھی ہیں، جو مادّی بندھن سے آخر میں نجات کی طرف لے جاتے ہیں۔ یگیہ کو سرانجام دینے سے تمام اعمال پاک

ہوجاتے ہیں، جیسے ویدوں میں بیان کیا گیا ہے: آہار۔ شُدّھَو سَتّوَ ۔ شُدّھو دھرُوا سمرِتِ۔ لمبھے سَرو۔گرنتھینام وِپرموکشح۔ یگیہ کرنے سے ہمارے کھانے کی تمام چیزیں پاک ہوجاتی ہیں، اور پاکیزہ اشیائے خوردنی کھانے سے ہمارا وجود بھی پاکیزہ ہوجاتا ہے۔ وجود کی پاکیزگی سے یادداشت کے نہایت باریک ریشے پاک ہوجاتے ہیں، اور جب یادداشت پاک ہوجاتی ہے تو ہم نجات کی راہ کے متعلق سوچ سکتے ہیں، اور یہ تمام باہم مِل کر کرشن آگاہی کا راستہ ہموار کرتے ہیں۔ جو موجودہ سماج کی اہم ضرورت ہے۔

شلوک۔۱۲

इष्टान् भोगान् हि वो देवा दास्यन्ते यज्ञभाविताः ।
तैर्दत्तानप्रदायैभ्यो यो भुंक्ते स्तेन एव सः ॥१२॥

اِشٹان بھوگان ہِہ وو دیوا دا سینتے یگیہ۔بھاوِتاح
تئیر دتّان اپردا ئیبھیو یو بھنکتے ستین ایو سح

اِشٹان: من پسند؛ بھوگان: ضروریاتِ زندگی کو؛ ہِہ: یقیناً؛ وح: تمہیں؛ دیواح: دیوتا؛ داسینتے: عطا کریں گے؛ یگیہ۔بھاوِتاح: یگیوں کی ادائیگی سے مطمئن ہوئے؛ تئیح: اُن سے؛ دتّان: دی ہوئی چیزوں کو؛ اپردایہ: دیئے بغیر؛ ایبھیح: اِن دیوتاؤں کو؛ یح: جو؛ بھنکتے: مزا لیتے ہیں؛ ستینح: چور ہیں؛ ایوَ: یقیناً؛ سح: وہ۔

ترجمہ

زندگی کی مختلف ضروریات کے با اختیار دیوتا، یگیہ (قربانی) کی ادائیگی سے مطمئن ہوکر، تمہیں تمام ضروریات مہیا کریں گے۔ لیکن جو شخص ان کے عوض ایسے تحفہ جات سے انہیں دیوتاؤں کو پیش کئے بغیر، لطف اندوز ہوتا ہے، یقیناً چور ہے۔

مفہوم

شخصیتِ اعظم بھگوان وِشنو کی طرف سے دیوتا با اختیار فیض پہنچانے والے نمائندے ہیں۔ اس لئے مقررہ یگیوں کو سرانجام دے کر انہیں مطمئن کرنا ضروری ہے۔ ویدوں میں مختلف قسم کے یگیہ مختلف قسم کے دیوتاؤں کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ لیکن انجام کار یہ تمام تحفے شخصیت اعظم بھگوان کو پیش کئے جاتے ہیں۔ اُسکے لئے جو شخصیت اعظم بھگوان کو نہیں سمجھ سکتا، اُس کو دیوتاؤں کے لئے قربانی کرنے کی سفارش کی جاتی ہے۔ متعلقہ لوگوں کی مختلف مادّی ضروریات کے مطابق مختلف قسم کے یگیوں کی ویدوں میں سفارش کی جاتی ہے۔ مختلف قسم کے دیوتاؤں کی عبادت کی بھی یہی بنیاد ہے۔ یعنی مختلف صفات کے مطابق مثال کے طور پر، گوشت خور آدمیوں کے لئے کالی دیوی (مادّی قدرت کی بھیانک ترین صورت) کی عبادت کی سفارش کی جاتی ہے، اور دیوی کے آگے جانوروں کی قربانی کی سفارش کی جاتی ہے۔ لیکن ان کے لئے جو مزاجاً نیک ہیں۔ وِشنو کی ماورائی عبادت کی سفارش کی جاتی ہے۔ لیکن آخر کار تمام یگیہ آہستہ آہستہ ماورائی سطح پر ترقی پانے کے لئے ہیں۔ معمولی آدمیوں کے لئے کم از کم پانچ یگیہ جو پنچ۔ مہا۔ یگیہ کے نام سے مشہور ہیں، ضروری ہیں۔

تاہم ہمیں یہ جاننا چاہیے کہ زندگی کی تمام ضروریات جو انسانی سماج کو درکار ہیں، بھگوان کے کارکن دیوتاؤں سے بہم پہنچائی جاتی ہیں۔ کوئی کسی شے کو تیار نہیں کرسکتا، (مثال کے طور پر اس میں انسانی سماج کی تمام اشیائے خوردنی اناج، پھل،

سبزی، دودھ، چینی وغیرہ شامل ہیں،) اُن لوگوں کے لئے جو مزاحمانیک ہیں اور غیر سبزی خوردوں کی بھی اشیائے خوردنی جیسے گوشت، ان میں سے کوئی بھی انسانوں سے تیار نہیں ہو سکتی۔ تو پھر مثال کے طور پر گرمی، روشنی، پانی، ہوا وغیرہ جو ضروریات زندگی میں شامل ہیں، ان میں سے کوئی چیز بھی انسانی سماج سے تیار نہیں ہو سکتی۔ مالک اعلیٰ کے حکم کے بغیر سورج کی روشنی، چاندنی، بارش، ہوا، وغیرہ جن کے بغیر کوئی زندہ نہیں رہ سکتا، یا افراط وجود میں نہیں آسکتیں۔ ظاہر ہے کہ ہماری زندگی بھگوان کی نعمتوں پر منحصر ہے۔ ہمیں اپنی مصنوعات کے لئے بھی بہت سے کچے مال کی ضرورت ہے، جیسے دھات گندھک، پارہ، لُون چُون اور بہت سی لازمی اشیاء یہ تمام اشیاء بھگوان کے کارکن دیوتا پہنچاتے ہیں، اس بہم رسانی کا اس کا مقصد یہ ہے کہ ہمیں ٹھیک ٹھاک اور تندرست رکھنے کے لئے اُن کا جائز استعمال کرنا چاہیئے، تا کہ ہم عرفانِ خودی کے ذریعے نجات حاصل کر سکیں۔ یہ مقصد یگیہ کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ اگر ہم انسانی زندگی کا مقصد بھول جائیں اور بھگوان کے کارکنوں سے تسکینِ حواس کے لئے محض فائدے اُٹھاتے رہیں اور مادی خواہشوں میں زیادہ سے زیادہ اُلجھتے جائیں، جو کہ تخلیق کا مقصد نہیں، تو یقیناً ہم چور بن جاتے ہیں۔ اور اس لئے مادی قدرت کے قوانین سے ہم سزا پاتے ہیں۔ چوروں کی سوسائٹی کبھی خوشحال و مسرور نہیں ہو سکتی کیونکہ اُس کے سامنے زندگی کا کوئی مقصد نہیں ہوتا ہے۔ وہ صرف تسکینِ نفس کی طرف رجوع کرتے ہیں، نہ ہی اُن کے پاس یگیہ کرنے کا علم ہے۔ تاہم بھگوان شری چیتنیہ مہا پربھو نے یگیہ کی سب سے آسان ادائیگی کا آغاز کیا، یعنی سنکیرتن کا یگیہ، جو دنیا میں ہر اُس آدمی سے ادا ہو سکتا ہے جو کرشن آگہی کے اصولوں کو مانتا ہے۔

شلوک-۱۳

यज्ञशिष्टाशिन: सन्तो मुच्यन्ते सर्वकिल्बिषै:
भुञ्जते ते त्वघं पापा ये पचन्त्यात्मकारणात् ॥१३॥

یَجنَ-شِشٹا شِنَع سَنتَوْ مُچینتے سَروَ-کِلبِشَیْح
بھُنجَتے تے توَگھَمْ پاپا یے پَچینتیا تمَ-کارَناتْ

یَجنَ-شِشٹَ: یگیہ کی ادائیگی کے بعد کھانے کو؛ اَشِنَح: کھانے والے؛ سَنتَح: بھگت؛ مُچیَنتے: چھٹکارا پا لیتے ہیں؛ سَروَ: تمام قسم کے؛ کِلبِشَیْح: گناہوں سے؛ بھُنجَتے: لطف لیتے ہیں؛ تے: وہ؛ تُ: لیکن؛ اَگھَمْ: الم ناک گناہ کو بھی؛ پاپاح: گناہگار؛ یے: جو؛ پَچَنتِ: کھانا تیار کرنا؛ آتمَ-کارَناتْ: لذتِ لطف کے لئے۔

ترجمہ

بھگوان کے بھگتوں کو تمام قسم کے گناہوں سے بری کر دیا گیا ہے، کیونکہ وہ وہی کھانا کھاتے ہیں جو پہلے یگیہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ دوسرے لوگ ذاتی لذت نفس کے لئے کھانا تیار کرتے ہیں، وہ صرف گناہ کھاتے ہیں۔

مفہوم

مالکِ اعظم بھگوان کے بھگت، یعنی وہ اشخاص جو کرشن آگہی میں سنت پکارے جاتے ہیں، اور وہ ہمیشہ بھگوان سے پریم کرتے ہیں جیسے برہم سمہتیا میں بیان کیا گیا ہے (۵-۳۸) پریما نجن-چھرتَ-بھکتِ-وِلوچنینَ سَنتَع سَدَیْوَ وِلوکینتِ۔ شخصیتِ اعظم بھگوان، گووند (خوشیاں دینے والے) یا مکند (نجات دینے

والے) یعنی شری کرشن (سراپا دلکش وجود) کے ساتھ ہمیشہ محبت کا قول و قرار ہونے کی وجہ سے سنت کسی شے کو وہ اس وقت تک قبول نہیں کرتے جب تک وہ شخصیت اعظم کو نہ پیش کر دی جائے۔ اس لئے ایسے بھگت یگیوں کو ہمیشہ بھگتی سیوا کے مختلف طریقوں سے ادا کرتے ہیں جیسے شروَنم، کیرتنم، سمرنم، ارچنم وغیرہ اور یگیوں کی ایسی بجا آوری ان کو مادی دنیا میں گناہ آمیز شرکت کی آلائش سے ہمیشہ الگ رکھتی ہے۔ دوسرے جو خود کے لئے یا تسکین نفس کے لئے کھانا تیار کرتے ہیں، صرف چور ہی نہیں بلکہ تمام اقسام کے گناہوں کو ہضم کرنے والے ہیں۔ وہ شخص کیسے خوش رہ سکتا ہے، جو چور بھی ہے اور گنہگار بھی؟ یہ ممکن نہیں تاکہ لوگ ہر طرح سے خوش رہ سکیں، اس لئے ضروری ہے کہ انہیں مکمل کرشن آگہی میں، سنکیرتن یگیہ کرنے کا آسان طریقہ ضرور سکھانا چاہیئے ورنہ دنیا کے اندر کبھی خوشی یا سکون پیدا نہیں ہو سکتا۔

شلوک-۱۴

अन्नाद् भवन्ति भूतानि पर्जन्यादन्नसम्भवः ।
यज्ञाद् भवति पर्जन्यो यज्ञः कर्मसमुद्भवः ॥१४॥

اَنّاد بھَوَنتِ بھُوتانِ پَرجَنیاد اَنَّ-سَمبھَوَح
یَجْناد بھَوَتِ پَرجَنیو یَجْنَح کَرمَ-سَمُد بھَوَح

اَنّات : اناج سے؛ بھَوَنتِ : بڑھتے ہیں؛ بھُوتانِ : مادی اجسام؛ پَرجَنیات : بارش سے؛ اَنَّ : اناج؛ سَمبھَوَح : پیدا ہوتا ہے؛ یَجْنات : قربانی سرانجام دینے سے؛ بھَوَتِ : ممکن ہو جاتا ہے؛

پَرجَنیَح : بارش؛ یَجنَح : یگیہ کی ادائیگی؛ کَرمَ : مقررہ فرائض سے؛ سَمُدبھوَح : پیدا ہوتا ہے۔

ترجمہ

تمام زندہ اجسام، اناج پر گذر کرتے ہیں، جو بارش سے پیدا ہوتا ہے، بارشیں یگیہ (قربانی) کی ادائیگی سے ہوتی ہیں، اور یگیہ مقررہ فرائض سے انجام پاتا ہے۔

مفہوم

شریلا بل دیو ودیا بھوشن، بھگود۔گیتا کے عظیم شارح ایسے لکھتے ہیں۔ یے اِندرادیَنگَتیا وَشتیِتَمو یَجنَمو سَروَیشوَرَم وِشنُم اَبھیرچیَہ تَچّھیشَم اَشنَنتِ تینَ تَدّ دیہہ۔ یاترام سَمپادَیَنتِ۔ تَے سَنتَح سَروَیشوَرَسیَہ یَجنَ۔ پُرُشَسیَہ بھکتاع سَروَ۔کِلبِشَئیر اَنادِ۔کالَ۔وِوَردھیَیر آتما نُبھَوَ۔پرتِ۔بَندھکَئیر نِکھِلَئیع پاپَئیر وِمُچیَنتے۔ شخصیت اعظم بھگوان جو یگیہ پُرش کے نام سے معروف ہیں، تمام قربانیوں سے ذاتی طور پر مستفید ہوتے ہیں۔ وہ تمام دیوتاؤں کے مالک ہیں۔ جو ان کی اس طرح خدمت کرتے ہیں جس طرح جسم کے مختلف اعضاء پورے جسم کی خدمت کرتے ہیں۔ اندر، چندرا اور ورن جیسے دیوتا مقررہ حاکم ہیں، جو مادی معاملات کا انتظام کرتے ہیں، اور ویدان دیوتاؤں کو مطمئن کرنے کے لئے قربانیوں کی ہدایت کرتے ہیں تاکہ وہ خوش ہو کر اناج پیدا کرنے کے لئے کافی مقدار میں ہوا، روشنی اور پانی مہیا کریں۔ جب بھگوان کرشن کی عبادت ہوتی ہے، تو اسی کے ساتھ دیوتاؤں کی جو بھگوان کے مختلف انگ ہیں، خود بخود عبادت ہو جاتی ہے۔ لہذا دیوتاؤں کی علیحدہ پرستش کی ضرورت نہیں۔ اس وجہ سے بھگوان کے بھگت جو کرشن آگہی میں ہیں پہلے شری کرشن کو کھانا پیش کرتے ہیں۔ اور پھر کھاتے ہیں اس طریقے سے

جسم کی روحانی طور پر نشو ونما ہوتی ہے۔ ایسے عمل سے جسم میں گناہ آلود ردِّ عمل ہی ختم نہیں ہوتے، بلکہ جسم بھی ہر طرح کی مادّی آلائش سے پاک ہو جاتا ہے۔ جب کوئی وبا پھیلتی ہے تو جراثیم کُش ٹیکہ، انسان کو اس وبا کے حملے سے بچاتا ہے۔ اسی طرح بھگوان وشنو کو پیش کیا ہوا کھانا کھانے سے ہم مادّی لگاؤ کا اچھی طرح مقابلہ کر سکتے ہیں اور جو اس عمل کا عادی ہوتا ہے، وہ بھگوان کا بھگت کہلاتا ہے۔ لہٰذا کرشن آگہی میں جو شخص صرف شری کرشن کو پیش کیا ہوا کھانا کھاتا ہے، تمام گذشتہ مادّی روگوں کے ردِّ عمل کا جو عرفان خودی کی ترقی میں حائل ہے مقابلہ کر سکتا ہے۔ دوسری طرف جو ایسا نہیں کرتے وہ گناہوں کا بوجھ بدستور بڑھاتے جاتے ہیں، اور تمام گناہوں کے ردِّ عمل کو بھگتنے کے لئے یہ فعل آئندہ جسم کو کتوں اور سوروں کے مشابہ بنا دیتا ہے۔ مادّی دنیا آلودہ چیزوں سے بھری پڑی ہے، اور وہ جو بھگوان کا پرشاد (وشنو کو پیش کیا گیا کھانا) قبول کر لینے سے پاک و منزّہ ہو گیا ہے، وہ ان آلودہ چیزوں سے بچ نکلتا ہے، جو ایسا نہیں کرتا آلائش کی زد میں آجاتا ہے۔

اناج یا سبزیاں حقیقت میں اشیائے خوردنی ہیں۔ انسان مختلف قسم کے اناج، سبزیاں، پھل، وغیرہ کھاتا ہے، اور جانور اناج اور سبزیوں کا بچا کچا، گھاس، پودے وغیرہ کھاتے ہیں۔ انسان جو گوشت کھانے کے عادی ہیں اُن کا انحصار بھی جانوروں کو کھانے کے لئے نباتات پر ہے۔ اسلئے بالآخر ہمیں بڑے کارخانوں کی پیداوار پر نہیں بلکہ کھیت کی پیداوار پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ کھیت کی پیداوار آسمان سے کافی بارش کی وجہ سے ہوتی ہے، اور ایسی بارشیں اندر، سورج، چاند، وغیرہ دیوتاؤں کے کنٹرول میں ہیں، اور وہ تمام بھگوان کے خدمت گار ہیں۔ بھگوان قربانیوں سے مطمئن ہو سکتے ہیں، اس لئے جو ادا نہیں کر سکتا قلّت محسوس کرے گا۔ یہ قدرت کا اصول ہے۔ اس لئے اشیاء خوردنی کی قلت سے بچنے کے لئے

تو کم از کم ہمیں یگیہ، خصوصاً سنکیرتن یگیہ ضرور کرنا چاہیئے، جیسے اس دور کے لئے منسوب کیا گیا ہے ۔

شلوک ۔ ۱۵

कर्म ब्रह्मोद्भवं विद्धि ब्रह्माक्षरसमुद्भवम् ।
तस्मात् सर्वगतं ब्रह्म नित्यं यज्ञे प्रतिष्ठितम् ॥१५॥

کَرمَ بْرَہمودْبھَوَم وِدّھِ بْرَہما کْشَرَ۔ سَمُدْبھَوَم
تَسْمات سَروَ۔ گَتَم بْرَہمَ نِتْیَم یَجْنے پْرَتِشْٹھِتَم

کَرمَ : کام؛ بْرَہمَ : ویدوں سے؛ اُدْبھَوَم : کیا گیا؛ وِدّھِ : جانو؛ بْرَہمَ : وید؛ اَکْشَرَ : برہمن اعظم سے (شخصیت اعظم بھگوان سے)؛ سَمُدْبھَوَم : براہ راست ظاہر ہوتے ہیں؛ تَسْمات : اس لئے؛ سَروَ۔ گَتَم : تمام سرایت کی ہوئی؛ بْرَہمَ : ماورائیت؛ نِتْیَم : ابدی طور پر؛ یَجْنے : قربانی میں؛ پْرَتِشْٹھِتَم : مرکوز ہے۔

ترجمہ

باضابطہ سرگرمیوں کو ویدوں میں بیان کیا گیا ہے اور وید براہ راست شخصیت اعظم بھگوان سے ظہور میں آتے ہیں۔ نتیجتاً ہر جگہ پھیلی ہوئی ماورائیت دائمی طور پر اعمالِ قربانی میں مخفی ہے۔

مفہوم

یَجْنارتھ۔ کَرمَ، یعنی صرف شری کرشن کی رضا کے لئے کام کی اہمیت زیادہ واضح طور پر اس شلوک میں بیان کی گئی ہے۔ اگر ہمیں یگیہ پُرش وشنو

کی رضامندی کے لئے کام کرنا ہے تو ہمیں برہمن میں یا ماورائی ویدوں میں عمل
کی ہدایت کو تلاش کرنا ہوگا۔ اس لئے وید عمل کی ہدایت کا مجموعہ ہیں۔ ویدوں
کی ہدایت کے بغیر سرانجام دی گئی کوئی چیز وِکرم، یعنی بغیر اختیار کے یا گناہ آلود
کام کہلاتی ہے۔ اس لئے ہمیں کام کے ردّ عمل سے بچنے کے لئے ہمیشہ ویدوں
سے ہدایت لینی چاہیئے۔ جیسے عام زندگی میں حکومت کی ہدایت پر کام کرنا پڑتا
ہے، اس طرح ہمیں بھگوان کی ارفع حکومت کی ہدایت تسلیم کرنی پڑتی ہے۔
ویدوں کی ایسی ہدایات براہِ راست شخصیت اعظم بھگوان کے سانس سے ظہور
میں آتی ہیں۔ یہ فرمایا گیا ہے کہ "اَسْیَہ مَہَتو بھُتَسْیَہ نِشْوَسِتَمْ اےتَدْ یَدْ رِگْ۔
وَیدو یَجُر۔ وَیدَح سَامَ۔ وَیدو، تھرو انگیرسح۔ یعنی چار وید
رگ وید، یجُر وید، سام وید اور اتھروو وید ہیں اور یہ
تمام شخصیت اعظم بھگوان کی سانس سے ظہور میں آتے ہیں۔" (برہد
آرنیک اُپنشد ۴۔۵۔۱۱) قدرت کُل رکھنے والے بھگوان سانس کی ہوا
سے بول سکتے ہیں، کیونکہ جیسے برہم۔ سمہتیا میں تصدیق کی گئی ہے کہ بھگوان
کے پاس اپنی ہر حس سے تمام دوسرے حواس کے کام سرانجام دینے کی قوت کاملہ موجود ہے۔
بالفاظ دیگر بھگوان اپنے سانس سے بول بھی سکتے ہیں، اور وہ اپنی آنکھوں
سے حاملہ کر سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ انھوں نے مادّی فطرت پر
نظر ڈالی اور اس طرح تمام جاندار ہستیوں کو باپ کی طرح پیدا کیا۔
مقید ارواح کو مادّی قدرت کے رحم میں پیدا کرنے یا حاملہ کرنے کے بعد
انھوں نے ویدک کے اقوال زرین میں اپنی ہدایات دیں کہ ایسی مقید ارواح
واپس اپنے اصلی گھر یعنی شخصیت اعظم بھگوان کے پاس آسکتی ہیں۔ ہمیں
ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ مادّی فطرت میں تمام تر مقید ارواح لطف اندوزی کی
شائق ہیں۔ لیکن ویدک ہدایات اس طرح ترتیب دی گئی ہیں کہ ہم اپنی بھٹکی
ہوئی خواہشات کو مطمئن کر کے نام نہاد لطف اندوزی کے بغیر شخصیت اعظم

کے پاس واپس جا سکتے ہیں۔ مُقید ارواح کے لئے نجات حاصل کرنے کا یہی طریقہ ہے، اس لئے مقید ارواح کو کرشن آگاہ ہوکر یگیہ کے طریقے کی پیروی کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جنہوں نے ویدک فرمانوں کی پیروی نہیں کی وہ بھی کرشن شعور کے اصولوں کو اپنا سکتے ہیں۔ کرشن آگاہی سے تمام ویدک یگیہ یا کرموں کی ادائیگی مکمل ہوجائے گی۔

شلوک-۱۶

एवं प्रवर्तितं चक्रं नानुवर्तयतीह यः ।
अघायुरिन्द्रियारामो मोघं पार्थ स जीवति ॥१६॥

اَیوَم پْرَوَرْتِتَم چَکْرَم نانُوَرْتیَتیہہ یَح
اَگھایُرِ اِنْدرِیا رَامو مَوگھَم پارْتھَ سَ جِیوَتِ

اَیوَم : اس طرح ؛ پْرَوَرْتِتَم : ویدوں سے قائم شدہ ؛ چَکْرَم : چکر کو ؛ نَ : نہیں ؛ اَنُوَرْتیَتِ : اپناتا ہے ؛ اِہَہ : اس زندگی میں ؛ یَح ، جو ؛ اَگھَ - آیُح : جس کی زندگی گناہوں سے بھری ہو ؛ اِنْدرِیَہ - آرَامَح : تسکینِ حواس میں مطمئن ؛ مَوگھَم : بے فائدہ ؛ پارْتھَ : اے پرتھا کے بیٹے (ارجن) ؛ سَح : وہ ؛ جِیوَتِ : جیتا ہے۔

ترجمہ

میرے عزیز ارجن، جو انسانی زندگی میں، ویدوں میں درج قربانی کے چکر کی پیروی نہیں کرتا، یقیناً گناہ آلود زندگی بسر کرتا ہے۔ کیونکہ جو محض حواس کو مطمئن کرنے میں لگا ہوا ہے، اُس کا جینا بے کار ہے۔

مفہوم

اس شلوک میں زبردست شخص کے سخت محنت کرنے اور تسکین نفس کا لُطف اُٹھانے کے فلسفے کی بھگوان نے مذمت کی ہے۔ لہٰذا اُن کے لئے جو اس مادّی دُنیا کا لُطف اُٹھانا چاہتے ہیں مذکورہ بالا یگیہ کرنے کا چکّر قطعی ضروری ہے۔ جو ایسے فوائد کی پیروی نہیں کرتا وہ بڑی پُرخطر اور قابل مذمت زندگی گزار رہا ہے۔ قدرت کے اصول کی رُو سے زندگی کی یہ انسانی صورت خصوصًا عرفانِ خودی حاصل کرنے کے لئے ملتی ہے اس کے تین طریقے ہیں؛ کرم یوگا، گیان یوگا اور بھگتی یوگا۔ ماورا پرستوں کے لئے جو گناہ اور نیکی سے بالا تر ہیں، مقررہ یگیوں کے عمل کی سخت پیروی کرنے کی ضرورت نہیں لیکن جو تسکین حواس میں مصروف ہیں، اُنہیں مذکورہ بالا یگیہ چکّر کی ادائیگی سے پاکیزگی حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ مختلف قسم کی سرگرمیاں ہوتی ہیں۔ جو لوگ کرشن آگاہ نہیں ہیں یقیناً حسّی شعور میں مصروف ہیں، اس لئے اُنہیں نیک کام کرنے کی ضرورت ہے۔ یگیہ نظام کو اس طرح سے ترتیب دیا گیا ہے کہ حسّی شعور رکھنے والے اشخاص تسکین حواس کے کام کے ردّ عمل میں اُلجھے بغیر اپنی خواہشات کو مطمئن کر سکیں۔ دُنیا کی خوشحالی ہماری اپنی کوششوں پر منحصر نہیں ہے، بلکہ بھگوان کے پس پردہ منصوبے پر منحصر ہے جو پہلے سے تیار کردہ ہے۔ اس منصوبے کی دیوتا براہِ راست تعمیل کر رہے ہیں۔ اس لئے ویدوں کی رُو سے مختلف یگیوں میں خاص دیوتاؤں کی پوجا کی جاتی ہے۔ بالواسطہ یہ کرشن آگاہی کا عمل ہے، کیونکہ جب کوئی یگیہ کے عمل میں کامل ہو جاتا ہے تو اُس کا کرشن آگاہ ہونا یقینی ہے۔ لیکن اگر کوئی یگیوں کے سرانجام دینے سے کرشن آگاہ نہیں ہوتا تو ایسے اصول محض اخلاقی ضابطے ہی رہ جاتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں اپنی ترقی محض اخلاقی ضابطوں تک ہی

محدود نہیں کرنی چاہیئے، تاکہ کرشن آگاہی حاصل کرنے کے لئے ان سے بالاتر ہو جانا چاہیئے۔

شلوک۔ ۱۷

यस्त्वात्मरतिरेव स्यादात्मतृप्तश्च मानवः ।
आत्मन्येव च सन्तुष्टस्तस्य कार्यं न विद्यते ॥१७॥

یَس تْوَاتْمَ۔ رَتِرْ اَیوَ سْیَادْ آتْمَ۔ تْرِپْتَش چَ مَانَوَح
آتْمَنْیَیوَ چَ سَنْتُشْٹَس تَسْیَہ کَارْیَمْ نَ وِدْیَتے

یَح: جو؛ تُ: لیکن؛ آتْمَ۔ رَتِح: خودی میں مزا لیتا ہے؛ اَیوَ: یقیناً؛ سْیَات: رہتا ہے؛ آتْمَ۔ تْرِپْتَح: خود درخشندہ؛ چَ: اور؛ مَانَوَح: انسان؛ آتْمَنِ: اپنے آپ میں؛ اَیوَ: ہی؛ چَ: اور؛ سَنْتُشْٹَح: پوری طرح مطمئن؛ تَسْیَہ: اُس کا؛ کَارْیَمْ: فرض؛ نَ: نہیں؛ وِدْیَتے: ہوتا ہے۔

ترجمہ

لیکن اُس کے لئے جو خودی میں لُطف پاتا ہے، جس کی انسانی ہستی عرفان خودی کی زندگی ہے، اور جو اپنی خودی میں پوری طرح مطمئن ہے اُس کے لئے کوئی فرض باقی نہیں رہتا۔

مفہوم

جو شخص کرشن شعور میں کامل ہے، اور کرشن شعور میں اپنے اعمال سے پوری طرح مطمئن ہے، اُسے اور کوئی فرض نہیں ادا کرنا ہے۔ اُس کے کرشن

آگاہ ہونے کے باعث اُس کے اندر کی تمام آلائش فوراً صاف ہوگئی ہے، جو ہزار ہا یگیوں کے عمل کا نتیجہ ہے۔ شعور کو اس طرح پاک کر لینے سے، انسان کو بھگوان کے ساتھ اپنے رابطے میں پوری اپنی ابدی حیثیت کا پکّا یقین ہوجاتا ہے۔ اُس کا فرض اس طرح، بھگوان کی کرپا سے خود روشن و مُنوّر بن جاتا ہے، اور اس لیے ویدک فرمانوں پر عمل کرنے کے لیے کوئی فرض باقی نہیں رہتا۔ ایسا کرشن آگاہ شخص مادی سرگرمیوں میں اور کوئی دلچسپی نہیں رکھتا اور مادّی راحتوں مثلاً شراب، عورت اور ایسی دیگر شیفتگیوں وغیرہ میں کوئی بھی خوشی محسوس نہیں کرتا۔

شلوک۔۱۸

नैव तस्य कृतेनार्थो नाकृतेनेह कश्चन ।
न चास्य सर्वभूतेषु कश्चिदर्थव्यपाश्रयः ॥१८॥

نَیْوَ تَسْیَہ کْرِتینارتھو ناکْرِتینیہ کَشْچَن
نَ چاسْیَہ سَروَ۔ بھوتیشُ کَشْچِدْ اَرْتھَ۔ وْیَپاشْرَیَح

نَ : کبھی نہیں ہے؛ اِیْوَ : یقیناً؛ تَسْیَہ : اُس کا؛ کْرِتینَ : فرض ادا کرنے سے؛ اَرْتھَ : وجہ؛ نَ : نہیں؛ اَکْرِتینَ : فرض نہ ادا کرنے سے؛ اِہَہ : اس دنیا میں؛ کَشْچَنَ : کچھ بھی؛ نَ : کبھی نہیں؛ چَ : اور؛ اَسْیَہ : اُس کا؛ سَروَ۔بھوتیشُ : تمام جاندار ہستیوں میں؛ کَشْچِت : کوئی؛ اَرْتھَ : مقصد؛ وْیَپاشْرَیَح : کی پناہ لینا۔

ترجمہ

عارفِ خودی کو اپنے مقررہ فرائض سرانجام دینے میں کوئی غرض نہیں ہوتی،

نہ ہی ایسا کام سرانجام نہ دینے کی اس کے پاس کوئی وجہ ہے۔ نہ ہی اسے کسی دوسری جاندار ہستی پر انحصار کی ضرورت ہے۔

مفہوم

عارفِ خودی پر کرشن آگاہی کی سرگرمیوں کے علاوہ کسی بھی مقررہ فرض کو سرانجام دینے کی ذمہ داری نہیں۔ نہ ہی کرشن آگاہی بے عملی ہے، جیسے آنے والے شلوکوں میں بیان کیا جائے گا۔ کرشن آگاہ آدمی کسی شخص۔ آدمی یا دیوتا کی پناہ نہیں لیتا۔ جو کچھ بھی وہ کرشن آگہی میں کرتا ہے، اُس کا احساسِ ذمہ داری نبھانے کیلئے کافی ہے۔

شلوک۔ ۱۹

तस्मादसक्तः सततं कार्यं कर्म समाचर ।
असक्तो ह्याचरन् कर्म परमाप्नोति पूरुषः ॥१९॥

تَسْمَادْ اَسَکْتَہ سَتَتَمْ کارْیَمْ کَرْمَ سَمَاچَرَ
اَسَکْتوْ ہْیاچَرَنْ کَرْمَ پَرَمْ آپْنوْتِ پُوْرُشَہ

تَسْمَاتْ: اس لئے؛ اَسَکْتَہ: بغیر تعلق کے؛ سَتَتَمْ: لگاتار؛ کارْیَمْ: فرض سمجھ کر؛ کَرْمَ: کام؛ سَمَاچَرَ: سرانجام دے؛ اَسَکْتَہ: غیر وابستہ؛ ہی: یقیناً؛ آچَرَنْ: سرانجام دینے سے؛ کَرْمَ: کام؛ پَرَمْ: ہستی برتر کو؛ آپْنوتِ: پاتا ہے؛ پُوْرُشَہ: انسان۔

ترجمہ

اس لئے نتیجۂ اعمال سے وابستہ ہوئے بغیر کام کو فرض جان کر کرنا چاہیئے،

کیونکہ خواہش کے بغیر کام کرنے سے ہم منزلِ اعلیٰ پاتے ہیں۔

مفہوم

بھگتوں کے لئے صرف بھگوان کی شخصیت ہی عظیم ہے۔ جبکہ لاشخصیت پرست کے لئے نجات پانا ہے۔ جو شخص سچی رہبری کے تحت عمل کے نتائج سے وابستہ ہوئے بغیر شری کرشن کے لئے یعنی کرشن آگہی میں کام کرتا ہے، وہ زندگی کی اعلیٰ منزلِ مقصود کی طرف گامزن ہے۔ ارجن کو بتایا گیا تھا کہ وہ شری کرشن کی خاطر کوروکیشتر کی جنگ میں لڑے، کیونکہ شری کرشن چاہتے تھے کہ وہ جنگ کرے۔ نیک انسان ہونا، یا بے تشدد انسان ہونا ذاتی وابستگی ہے، لیکن عظیم ہستی برتر کی خاطر کام کرنا، تشکام کرم ہے (کام کا وہ نتیجہ جو وابستگی کے بغیر کیا جائے) یہی کامل ترین عمل ہے، جس کی سفارش شخصیت اعظم بھگوان شری کرشن نے کی ہے۔

ویدک رسومات، مقررہ قربانیوں کی طرح اُن ناپاک سرگرمیوں کو جو تسکینِ حواس کے میدان میں سرزد ہوتی ہیں، پاکیزہ کرنے کے لئے سرانجام دی جاتی ہیں۔ لیکن کرشن آگاہی میں کام کرنا اچھے اور بُرے کام کے ردِّعمل سے بلند تر ہے۔ کرشن آگاہ شخص کا نتیجے سے کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ صرف شری کرشن کی خاطر کام کرتا ہے۔ وہ تمام قسم کی سرگرمیوں میں لگا رہتا ہے پھر بھی پوری طرح ناوابستہ ہے۔

شلوک ۔ ۲۰

कर्मणैव हि संसिद्धिमास्थिता जनकादयः ।
लोकसंग्रहमेवापि सम्पश्यन् कर्तुमर्हसि ॥२०॥

کَرْمَنَیْوَ ہِ سَمْسِدّھِم آسْتھِتَا جَنَکَا دَیَہ
لوکَ-سَنْگرَہَم ایوَاپِ سَمْپَشْیَنْ کَرْتُم اَرْہَسِ

کَرْمَنَا: کام سے؛ ایوَ: ہی؛ ہِ: یقیناً؛ سَمْسِدّھِم: تکمیل؛ آسْتھِتَاح: حاصل ہوا ہے؛ جَنَکَ-آدَیَہ: جنک وغیرہ راجہ؛ لوکَ-سَنْگرَہَم: عام لوگ؛ ایوَاپِ: بھی؛ سَمْپَشْیَنْ: ان کا خیال رکھ کر؛ کَرْتُم: کام کرنے کا؛ اَرْہَسِ: تو قابل ہے۔

ترجمہ

جنک جیسے راجاؤں نے محض مقررہ فرائض کو ادا کرنے سے اپنی تکمیل پائی تھی۔ اس لئے عام لوگوں کو محض تعلیم دینے کی غرض سے تمہیں اپنا کام سرانجام دینا چاہیئے۔

مفہوم

جنک جیسے راجہ خود شناس عارف تھے، نتیجتاً اُن پر ویدوں میں مقررہ فرائض کو ادا کرنے کی ذمہ داری نہ تھی۔ تاہم، انھوں نے محض عام لوگوں کو مثالیں پیش کرنے کیلئے تمام مقررہ رسوم انجام دیں۔ جنک سیتا کے والد تھے اور بھگوان شری رام کے سسر تھے۔ بھگوان کا عظیم بھگت ہوتے ہوئے وہ ماورائیت میں قائم تھے۔ لیکن چونکہ وہ متھیلا (بھارت کے صوبہ بہار کا ایک حصہ) کے بادشاہ تھے۔ انکو اپنی رعایا کو بتانا پڑتا تھا کہ مقررہ فرائض کیسے ادا کئے جائیں۔ بھگوان کرشن اور ارجن (بھگوان کا دائمی دوست) کو کورو کیشتر کی جنگ میں لڑنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی، لیکن وہ عام لوگوں کو تعلیم دینے کیلئے جنگ پر آمادہ ہوئے، جہاں دلائل ناکام رہیں، وہاں تشدد کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ کورو کیشتر کی جنگ سے پہلے شخصیت اعظم بھگوان شری کرشن نے بھی ہر کوشش کی کہ یہ جنگ ٹل جائے لیکن دوسرے فریق نے لڑنے کا تہیہ کر رکھا تھا۔ لہٰذا صحیح مقصد کے لئے جنگ کرنے کی ضرورت تھی۔ حالانکہ وہ جو کرشن آگاہی میں قائم رہے،

اُس کی چاہے دُنیا میں کوئی دلچسپی نہ ہو، وہ پھر بھی عوام کو تعلیم دینے کے لئے کام کرتا ہے کہ کسی طرح زندگی بسر کی جائے اور کیسے عمل کیا جائے۔کرشن آگاہی میں تجربہ کار اشخاص اس طرح کام کرسکتے ہیں کہ دوسرے اُن کے نقشِ قدم پر چلیں ۔ اور یہ مندرجہ ذیل شلوک میں بیان کیا گیا ہے ۔

شلوک - ۲۱

यद् यदाचरति श्रेष्ठस्तत्तदेवेतरो जनः ।
स यत्प्रमाणं कुरुते लोकस्तदनुवर्तते ॥२१॥

یَدْ یَدْ آچَرَتِ شْرَیْشْٹھش تَت تَدْ اَیْوْیتَرْو جَنَح
سَ یَتْ پْرَمَانَم کُرُتے لوکَسْ تَدْ اَنُوَرْتتے

یَت یَت : جو بھی؛ آچَرَتِ : کرتا ؛ شْرَیْشْٹھح : باعزت راہبر؛ تَت : وہ ؛ تَت : اور وہ ہی ؛ اَیْوَ : یقیناً؛ اِتَرَح : کام؛ جَنَح : شخص؛ سَح : وہ ؛ یَت : جو؛ پْرَمَانَم : مثال ؛ کُرُتے : کرتا ہے ؛ لوکَح : پوری؛ تَت : اُس کے ؛ اَنُوَرْتَتے : نقشِ قدم پر چلتا ہے ۔

ترجمہ

بڑا آدمی جو بھی کام کرتا ہے، عام آدمی اُس کی پیروی کرتے ہیں۔ اور مثالی اعمال جو معیار بھی قائم کرتا ہے، تمام دنیا اس کی تقلید کرتی ہے ۔

مفہوم

لوگوں کو عام طور پر رہبر کی ضرورت ہوتی ہے جو عوام کو ایسے عملی رویے

سے تعلیم دے سکیں رہبر اگر خود سگریٹ پیتا ہے تو وہ عوام کو سگریٹ پینے سے منع کرنے کی تعلیم نہیں دے سکتا۔ شری چیتنیہ مہا پربھو نے کہا ہے کہ تعلیم شروع کرنے سے پہلے مُعلم کو صحیح طور سے برتاؤ کرنا چاہیئے جو اس طریقے سے تعلیم دیتا ہے آچاریہ یا مثالی معلم کہلاتا ہے۔ لہٰذا مُعلّم کو عام آدمی کو تعلیم دینے کے لئے شاستروں (الہامی کتابوں) کے اصولوں کی ضرور پیروی کرنی چاہیئے۔ الہامی کتابوں کے اصولوں کے خلاف اصول نہیں بنا سکتا۔ الہامی کتابیں جیسے منوسمہیتا وغیرہ انسانی سماج کی پیروی کے لئے معیاری کتابیں سمجھی جاتی ہیں۔ اس لئے رہبر کا تعلیم دینا ایسے معیاری شاستروں کے اصولوں پر مبنی ہونا چاہیئے۔ جو اپنے آپ کو بہتر بنانا چاہتا ہے، اُسے ضرور معیاری اصولوں کی پیروی کرنی چاہیئے، جیسے عظیم معلموں نے اُن پر عمل کیا ہے۔ شریمد بھاگوتم بھی تصدیق کرتی ہے کہ عظیم بھگتوں کے نقشِ قدم پر چلنا چاہیئے اور روحانی تکمیل کے لئے یہی ترقی کا راستہ ہے راجہ یا حاکم اعلیٰ باپ اور مکتب کا مُعلم عام طور پر سیدھے سادے لوگوں کے قدرتی رہبر سمجھے جاتے ہیں۔ ایسے تمام قدرتی رہبروں پر اپنے ماتحتوں کے سلسلے میں بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس لئے اخلاقی اور روحانی ضابطوں کی معیاری کتابوں سے اُنہیں پوری واقفیت ہونی چاہیئے۔

شلوک۔ ۲۲

न मे पार्थास्ति कर्तव्यं त्रिषु लोकेष किञ्चन ।
नानवाप्तमवाप्तव्यं वर्त एव च कर्मणि ॥२२॥

نَ مے پارْتھاستِ کَرْتَوْیَمْ تْرِشُ لوکیشُ کِنْچَنَ
نانَواپْتَمْ اَواپْتَوْیَمْ وَرْتَ ایوَ چَ کَرْمَڻِ

نَ : نہیں ؛ مےَ : میرا ؛ پارتھ : اے پرتھا کے بیٹے ؛
اَشتِ : ہے ؛ کَرتَوْیَمْ : مقررہ فرض ؛ تْرِشُ : تینوں ؛
لوکیشُ : سیاروں کے نظام میں ؛ کِنچَنَ : کوئی ؛ نَ : نہیں ؛
اَنَواپْتَمْ : کمی ؛ اَواپْتَوْیَمْ : قابلِ حصول ؛ وَرْتے : میں مصروف ہوں ؛
اَیوَ : یقیناً ؛ چَ : بھی ؛ کَرْمَنِ : مقررہ فرض میں۔

ترجمہ

اے پرتھا کے بیٹے سیّاروں کے تینوں نظاموں میں میرے لیۓ کوئی کام مقرر نہیں۔ نہ میرے پاس کسی چیز کی کمی ہے اور نہ مجھے کسی چیز کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ مگر پھر بھی میں مقررہ فرائض ادا کرنے میں مشغول ہوں۔

مفہوم

شخصیت اعظم بھگوان کو ویدک تصانیف میں یوں بیان کیا گیا ہے :

تَمْ اِیشْوَرانامْ پَرَمَمْ مَہیشْوَرَمْ
تَمْ دَیوَتانامْ پَرَمَمْ چَ دَیْوَتَمْ
پَتِمْ پَتینامْ پَرَمَمْ پَرَسْتادْ
وِدامَ دیوَمْ بھُوَنیشَمْ اِیڈْیَمْ

نَ تَسْیَہ کارْیَمْ کَرَنَمْ چَ وِدْیَتے
نَ تَتْ سَمَشْ چابھیَدھِکَشْ چَ دْرِشْیَتے
پَراسْیَہ شَکْتِر وِوِدھَیوَ شْرُویَتے
سْوابھاوِکی جْنانَ بَلَ کْرِیا چَ

”حاکم اعلیٰ رب الارب ہیں اور وہ مختلف سیاروں کے نظاموں کے رہبروں کے رہبر ہیں۔ ہر ایک اُس کے بس میں ہے۔ تمام ہستیوں کو حاکم اعلیٰ کی طرف سے ہی خاص طاقت سونپی گئی ہے۔ وہ خود عظیم ترین نہیں ہیں۔ تمام دیوتا بھی اُس کی عبادت کرتے ہیں اور وہ تمام ناظموں کے ناظم ہیں۔ اس لیۓ وہ تمام قسم کے مادّی رہبروں اور ناظموں سے بالاتر ہیں۔ اور سب اُس کی عبادت کرتے ہیں۔ اُس سے بڑا کوئی نہیں اور وہ تمام اسباب کا سبب اعظم ہیں۔

تمام جاندار ہستی کی طرح وہ کوئی جسمانی صورت نہیں رکھتے ان کی روح

اور جسم میں کوئی فرق نہیں وہ قادرِ مطلق ہیں۔ اُس کے تمام خواص ماورائی ہیں۔ ان کی کوئی بھی حس دوسرے حواس کا کام انجام دے سکتی ہے۔ اس لئے ان سے بڑھ کر یا اُن کا کوئی ہم سر نہیں۔ اُن کی قوتیں گوناگوں ہیں اور یوں قدرتی طور پر اس کے کام خود بخود سرانجام پاتے ہیں"۔ (شویتا شوترُ اپنشد ۶۔ ۷تا ۸)

چونکہ شخصیت اعظم بھگوان میں ہر چیز فراواں اور کامل سچائی سے موجود ہے، اس لئے شخصیت اعظم بھگوان کے لئے کوئی فرض ادا کرنے کو نہیں۔ جسے کام کا پھل چاہیئے اُس کے لئے کچھ فرائض ہوتے ہیں۔ لیکن وہ جسے سہ سیاری نظام کے اندر کچھ حاصل نہیں کرنا، یقیناً اس کے لئے کوئی فرض نہیں۔ اور پھر بھی بھگوان کرشن کو روکیشتر کے میدانِ جنگ میں کھشتریوں کے رہبر کی حیثیت سے مشغول ہیں کیونکہ کھشتری مصیبت زدوں کو پناہ دینے کی غرض سے پابندِ فرائض ہیں حالانکہ (بھگوان) الہامی کتابوں کے قواعد سے بالاتر ہیں۔ وہ ایسا کوئی کام نہیں کرتے جو الہامی کتابوں کی خلاف ورزی کرے۔

شلوک ۔ ۲۳

यदि ह्यहं न वर्तेयं जातु कर्मण्यतन्द्रितः ।
मम वर्त्मानुवर्तन्ते मनुष्याः पार्थ सर्वशः ॥२३॥

یَدِ ہیَہَم نَ وَرْتییَم جاتُ کَرْمَنْیَتَنْدْرِتَح
مَمَ وَرْتمانُوَرْتنتے مَنُشیاع پارْتھَ سَرْوَشَح

یَدِ: اگر؛ ہِ: یقیناً؛ اَہَم: میں؛ نَ: نہیں؛ وَرْتییَم: یوں مصروف رہو؛ جاتُ: کبھی؛ کَرْمَنِ: مقررہ فرائض کی

ادائیگی میں ؛ اَتَنْدْرِتَح : بڑی احتیاط سے ؛ مَمَ : میری ؛ وَرْتْمَ : راہ پر ؛ اَنُوَرْتَنْتے : پیروی کریں گے ؛ مَنُشْیاح : تمام لوگ ؛ پارتھ : اے پارتھ کے بیٹے ؛ سَرْوَشَح : ہر لحاظ سے ۔

ترجمہ

کیونکہ اگر میں کبھی مقررہ فرائض کو پوری توجہ سے سر انجام دینے میں کوتاہی کروں گا تو اے پارتھ یقیناً تمام آدمی میری راہ اپنائیں گے ۔

مفہوم

روحانی زندگی میں ترقی اور اجتماعی سکون کا توازن قائم رکھنے کی خاطر، ہر مہذب انسان کے لئے کچھ روایتی خاندانی دستور ہیں۔ اگرچہ ایسے قواعد اور قوانین مقید روحوں کے لئے ہیں اور بھگوان کرشن کے لئے نہیں، پھر بھی انھوں نے مذہب کے اصول قائم کرنے کے لئے اوتار لیا تھا۔ پھر بھی انھوں نے مقررہ اصولوں کی پیروی کی۔ عام آدمی ان کے نقش قدم پر چلتے ہیں کیونکہ وہ مختار کل ہیں۔ شریمد بھاگوتم سے یہ ظاہر ہے کہ بھگوان کرشن تمام مذہبی فرائض، گھر کے اندر، اور گھر کے باہر سر انجام دے رہے تھے جیسے ایک گرہستی کو کرنا پڑتا ہے ۔

شلوک۔۲۴

उत्सीदेयुरिमे लोका न कुर्यां कर्म चेदहम् ।
संकरस्य च कर्ता स्यामुपहन्यामिमाः प्रजाः ॥२४॥

اُتْسِیدیئُر اِمے لوکا نَ کُرْیام کَرْمَ چیدْ اَہَم
سَنْکَرَسْیَہ چَ کَرْتا سْیام اُپَہَنْیام اِماع پْرَجاح

اُتْسِیدیَہ یُہْ : تباہ کر دی جائے گی ؛ اِمے : یہ سب ؛ لوکاح : دنیائیں ؛ نَ : نہیں ؛ کُریام : سرانجام دوں ؛ کرم : مقررہ فرائض ؛ چیت : اگر ؛ اہم : میں ؛ سنکرسیہ : آبادی کا ؛ چہ : اور ؛ کرتا : باعث ؛ سیام : بنوں گا ؛ اُپہنیام : برباد کر دیا جائے گا ؛ اِماح : ان سب ؛ پرجاح : جاندار ہستیوں کو۔

ترجمہ

اگر میں مقررہ فرائض ادا نہیں کروں گا، تو یہ تمام کائنات کھنڈر ہو جائے گی۔ میں ناپسندیدہ آبادی کی تخلیق کا باعث بنوں گا اور اس طرح تمام جاندار ہستیوں کا امن تباہ ہو جائے گا۔

مفہوم

ورن سنکر ناپسندیدہ آبادی ہے جو عام سماج کے امن میں خلل ڈالتی ہے۔ اس سماجی خلفشار کو دور کرنے کے لئے مقررہ قاعدے اور قانون ہیں جن سے روحانی ترقی کے لئے آبادی خود بخود پُرامن اور منتظم ہو جاتی ہے۔ جب بھگوان کرشن اوتار لیتے ہیں، وہ بھی ایسے کاموں کی ضرورت اور وقار کو قائم رکھنے کے لئے اس طرح کے قاعدے اور قانون پر عمل کرتے ہیں۔ بھگوان تمام جاندار ہستیوں کے باپ ہیں، اور اگر جاندار ہستیاں گمراہ ہوتی ہیں تو بالواسطہ یہ بھگوان کی ذمہ داری ہے۔ اس لئے جب کبھی باقاعدہ اصول سے بے پروائی برتی جاتی ہے تو بھگوان خود اوتار لیتے ہیں اور سماج کی اصلاح کرتے ہیں۔ تاہم ہمیں دھیان رکھنا چاہیئے کہ اگرچہ ہمیں بھگوان کے نقش قدم پر چلنا ہے، پھر بھی یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم اس کی نقل نہیں اتار سکتے۔ اصل میں اور نقل میں بہت فرق ہے۔ بھگوان نے اپنے بچپن میں گووردھن پہاڑ اٹھایا تھا۔ اس کی ہم نقل نہیں اتار سکتے۔ ایسا کسی انسان کے لئے ممکن ہی نہیں۔ ہمیں اس کی ہدایت پر عمل کرنا ہے، لیکن ہم کسی وقت بھی اس کی نقل نہیں اتار سکتے۔

شرمیدھاگوتم تصدیق کرتی ہے (۱۰-۳۳-۳۰ تا ۳۱)

نَئِیتَت سَماچَرِت جاتُ مَنَسا پِ ہیئنیشوَ رح
وِنَشْیَتیا چَرَن مَوڈھیاد یتھا اُرُدرو ابدہ۔جم وِشَم
اِیْشوَرانام وَچَع سَتْیَم تَتھَئِیوا چَرِتَم کوَچِت
تیشام یَت سوَ وَچو یُکتَم بُدّھِماںس تَت سَماچَرِیت

"ہمیں بھگوان اور اُن کے بااختیار خدّام کی ہدایت پر محض عمل کرنا چاہیئے۔ اُن کی ہدایات ہمارے لئے بہتر ہیں اور عقلمند شخص اُنہیں ہدایات کے مطابق عمل کرے گا۔ البتہ ہمیں اُن کے اعمال کی نقل اُتارنے کی کوشش نہ کرنی چاہیئے۔ ہمیں شنکر بھگوان کی نقل میں زہر کا سمندر پینے کی سعی نہیں کرنی چاہیئے"

ہمیں ہمیشہ ایشوروں کی یعنی اُن کی جو واقعی سورج اور چاند کی حرکات کو قابو میں رکھ سکتے ہیں، برتر اور بہتر سمجھنا چاہیئے۔ ایسی طاقت کے بغیر کوئی ایشوروں کی نقل نہیں اُتار سکتا۔ شنکر بھگوان نے سمندر بھر زہر پیا، لیکن اگر کوئی عام آدمی ایسے زہر کا ذرا سا حصّہ بھی پینے کی کوشش کرے گا تو مارا جائے گا۔ شنکر بھگوان کے بہت سے نام نہاد بھگت ہیں، جو گانجا اور منشیات پیتے ہیں وہ بھول جاتے ہیں کہ اس طرح شنکر کے مشاغل کی نقل اُتار کر وہ اپنی موت کو دعوت دے رہے ہیں۔ اس طرح بھگوان کرشن کے کچھ نام نہاد بھگت ہیں، جو اُس کی اس لیلا (کرشن اور گوپیوں کا روحانی کھیل) کی نقل اُتارنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ وہ گوردھن پہاڑی کو اُٹھانے سے قاصر ہیں۔ لہذا بہتر یہی ہے کہ ہم طاقتوروں کی نقل اُتارنے کی کوشش نہ کریں بلکہ اُن کی ہدایات کی امکانی حد تک پیروی کریں، نہ ہمیں قابلیت کے بغیر اُن کی جگہوں پر قابض ہونا چاہیئے۔ مگر پھر بھی آج کل ایسے بہت سے "بھگوان کے اوتار" پائے جاتے ہیں جن میں بھگوان کی طاقت بالکل موجود نہیں۔

شلوک۔ ۲۵

सक्ताः कर्मण्यविद्वांसो यथा कुर्वन्ति भारत ।
कुर्याद् विद्वांस्तथासक्तश् चिकीर्षुर्लोकसंग्रहम् ॥२५॥

سَکْتَاح کَرْمَنْئیَوِ دْوَامْسَو یَتھَا کُرْوَنْتِ بھَارَت
کُرْیَادْ وِدْوَامْسْ تَتھَاسَکْتَشْ چِکِیرْشُرْ لوک۔ سَنْگْرَہَمْ

سَکْتَاح : وابستہ ہوئے؛ کَرْمَنِ : مقررہ فرائض ہیں؛ اَوِدْوَامْسَح : جاہل؛ یَتھَا : جیسے؛ کُرْوَنْتِ : ادا کرتے ہیں؛ بھَارَت : اے بھرت کی اولاد؛ کُرْیَات : کرتے؛ وِدْوَان : عالم؛ تَتھَا : ویسے ہی؛ اَسَکْتَح : بغیر تعلق کے؛ چِکِیرْشُح : چاہتے ہوئے؛ لوک۔ سَنْگْرَہَم : عام لوگوں کی رہنمائی۔

ترجمہ

جیسے جاہل فوائد کی توقع میں اپنے فرائض ادا کرتے ہیں۔ اسی طرح دانا بھی ادائے فرض کرتے ہیں لیکن لوگوں کی رہنمائی کی خاطر کسی **مفہوم** وابستگی کے بغیر!

جو شخص کرشن آگاہی میں ہے اور جو شخص کرشن آگاہی میں نہیں ہے اُن کی مختلف خواہشات کے پیش نظر اُن میں تفریق کی جاتی ہے۔ کرشن آگاہ شخص کوئی ایسا کام نہیں کرتا جو کرشن شعور کی ترقی کے لئے مفید نہ ہو۔ البتہ وہ اس جاہل شخص کی طرح بھی عمل کر سکتا ہے، جو مادّی سرگرمیوں سے بہت زیادہ وابستہ ہے۔ فرق یہ ہے کہ جاہل جہاں تسکین نفس کے لئے مادّی سرگرمیوں میں لگا رہتا ہے۔ حواس کو مطمئن کرنے کی خاطر معروف رہتا ہے، وہیں دوسری طرف کرشن آگاہ شخص شری کرشن کی رضا کی خاطر ان میں منہمک رہتا ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے

کہ کرشن آگاہ شخص عام لوگوں کو عمل کرنا اور عمل کے نتیجوں کو کرشن آگہی کے مقصد کے لیے وقف کرنا سکھائے۔

شلوک-۲۶

न बुद्धिभेदं जनयेदज्ञानां कर्मसंगिनाम् ।
जोषयेत्सर्वकर्माणि विद्वान् युक्तः समाचरन् ॥२६॥

نَ بُدّھِ۔ بھیدَم جَنَیَیْد اَجْنَانَام کَرم۔ سَنگِنَام
جوشَیَیْت سَرو کَرمَانِ وِدْوَان یُکتَح سَماچَرَن

نَ : نہیں ؛ بُدّھِ۔ بھیدَم : عقل کو ناکارہ ؛ جَنَیَیْت : کرنا چاہیئے ؛ اَجْنَانَام : بیوقوف کی ؛ کَرم۔ سَنگِنَام : جو پھل دار کام کے ساتھ وابستہ ہیں ؛ جوشَیَیْت : کرانا چاہیئے ؛ سَرو : تمام ؛ کَرمَانِ : کام ؛ وِدْوَان : عالم شخص ؛ یُکتَح : معروف ؛ سَماچَرَن : مشق کرتے ہوئے۔

ترجمہ

اس کے مقررہ فرائض کی ادائیگی سے فوائد حاصل کی توقع رکھنے والوں کو اضطراب قلب میں مبتلا کرنے کے لئے انہیں عمل کو روک دینے پر نہیں اُکسانا چاہیے۔ بلکہ بھگتی کی لگن میں کام کرتے ہوئے انہیں کرشن آگاہی کی بتدریج ترقی کے لئے عام سرگرمیوں میں مصروف رکھنا چاہیئے۔

مفہوم

وَیدَیْشْ چَ سَروَیْر اَہَم اَیوَ وَیدْیَح یہ اصول تمام ہی ویدک رسومات کا ماحصل ہے۔ تمام رسومات، تمام قربانیوں کی ادائیگی اور ہر چیز جو ویدوں میں

لکھی گئی ہے جس میں مادّی سرگرمیاں بھی شامل ہیں، یہ سب شری کرشن کے عرفان
کی غرض سے ہے۔ جو زندگی کا آخری مقصود ہیں۔ لیکن کیونکہ مقید ارواح تسکینِ نفس کے
علاوہ کسی اور چیز سے واقف نہیں ہیں۔ اس لئے وہ ویدوں کا بھی اُسی مقصد
سے مطالعہ کرتی ہیں۔ لیکن ویدک رسومات کے تحت باضابطہ مفید اعمال اور
تسکینِ نفس کے ذریعے انسان آہستہ آہستہ کرشن آگاہی کی بلندی تک پہنچتا
ہے۔ اس لئے کرشن آگاہ شخص کو دوسروں کی سرگرمیوں یا ادراک میں دخل نہیں
دینا چاہیئے۔ کرشن آگاہ عالم شخص اس طریقے سے عمل کرے کہ تسکینِ نفس کی
خاطر کام کرنے والا بے خبر شخص یہ سیکھ سکے کہ کیسے عمل کرنا چاہیئے اور کیسے
برتاؤ کرنا چاہیئے۔ ہرچند کہ بے خبر انسان کو اُس کی سرگرمیوں میں پریشان
کرنا ٹھیک نہیں لیکن قدرے ترقی یافتہ کرشن آگاہ شخص کو دوسرے ویدک
فارمولوں کو نظر انداز کر کے براہ راست بھگوان کی خدمت میں لگایا جا سکتا ہے۔
ایسے خوش قسمت انسان کے لئے ویدک رسومات کی پیروی کرنے کی ضرورت
نہیں، کیونکہ براہ راست کرشن آگاہی سے اُسے وہ تمام فوائد حاصل ہو سکتے
ہیں جو یہ طریق دیگر مقررہ فرائض کی پیروی کرنے سے اُسے ملیں گے۔

شلوک۔ ۲۷

प्रकृतेः क्रियमाणानि गुणैः कर्माणि सर्वशः ।
अहंकारविमूढात्मा कर्ताहमिति मन्यते ॥२७॥

پْرَکْرِتیہ کْرِیَمانانِ گُنَئیہ کَرْمانِ سَرْوَشَہ
اَہَنْکار۔ وِمُوڑھاتْما کَرْتاہَم اِتِ مَنْیَتے

پْرَکْرِتیہ : مادّی قدرت کی ؛ گُنَیہ : صفات ؛ کَرمانِ : کی جاتی ہیں ؛ کَرمانِ : سرگرمیاں ؛ سَروَشَہ : قسم کا ؛ اَہنکارَ - وِمُوڈھ : جھوٹے انا میں اُلجھا ہوا ؛ آتما : روح پاک ؛ کَرتا : کرنے والا ہوں ؛ اَہَم : میں ؛ اِتِ : اس طرح ؛ مَنیَتے : وہ سوچتی ہیں ۔

ترجمہ

روح جھوٹی انا کے زیر اثر میں اُلجھ کر اپنے آپ کو سرگرم عمل تصور کرتی ہے ۔ جبکہ درحقیقت مادّی فطرت کی تین صفات سرگرم عمل ہوتی ہیں ۔

مفہوم

دو اشخاص، ایک کرشن آگاہی میں اور دوسرا مادّی شعور میں، ایک ہی سطح پر کام کرتے ہوئے شاید یکساں دکھائی دیں، لیکن اُن کی اپنی اپنی حیثیتوں میں زمین آسمان کا فرق ہے ۔ ایک انسان جھوٹی انا کے باعث یقین رکھتا ہے کہ مادّی شعور ہی ہر کام کرنے والا ہے ۔ وہ نہیں جانتا کہ جسم کا مشینی طریق کار مادّی فطرت سے پیدا ہوتا ہے جو شخصیت اعظم بھگوان کی نگہبانی میں کام کرتی ہے ۔ مادہ پرست شخص کو علم نہیں کہ آخر کار وہ شری کرشن کے کنٹرول میں ہے ۔ جھوٹی انا میں مبتلا شخص اختیاری عمل کی تمام ترنیک نامی لیتا ہے اور یہ اس کی جہالت کی علامت ہے وہ نہیں جانتا کہ شخصیت اعظم بھگوان کے حکم کے تحت اُس کا کثیف اور لطیف جسم مادّی فطرت کی تخلیق ہے اور اس طرح اس کی جسمانی اور ذہنی سرگرمیاں بھگوان کرشن کی خدمت اور کرشن آگاہی میں صرف ہونی چاہیں ۔ یہ غافل بھول جاتا ہے کہ شخصیت اعظم بھگوان جسمانی حواس کے مالک یعنی رشی کیش کے نام سے معروف ہیں ۔ کیونکہ تسکین نفس کے سبب حواس کے غلط استعمال سے غافل آدمی واقعی جھوٹی انا میں اُلجھا ہوا

ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ شری کرشن سے اس کا ابدی رشتہ ٹوٹ گیا ہے۔

شلوک ۔ ۲۸

तत्त्ववित्तु महाबाहो गुणकर्मविभागयोः ।
गुणा गुणेषु वर्तन्त इति मत्वा न सज्जते ॥२८॥

تتّوَ۔ وِت تُ مہا۔ باہو گُنَ۔ کرمَ۔ وِبھاگیوح
گُنا گُنیشُ ورتنتَ اِتِ متوا نَ سجّتے

تتّوَ۔ وِت : مطلق سچائی کو ماننے والا ؛ تُ : تو؛ مہا۔ باہو : اے طاقتور بازوؤں والے ؛ گُنَ۔ کرمَ : مادہ کے زیر اثر کام ؛ وِبھاگیوح : فرق ؛ گُناح : حواس ؛ گُنیشُ : تسکین حواس میں؛ ورتنتے : لگی ہوئی ہیں ؛ اِتِ : اس طرح ؛ متوا : سوچتے ہوئے ؛ نَ : کبھی نہیں؛ سجّتے : وابستہ ہوتا ہے ۔

ترجمہ

اے قوی بازو، جسے حق مطلق کا علم ہے وہ بھگتی کے کام اور بارآور نتائج کے کام کے فرق کو اچھی طرح سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو حواس اور تسکین حواس میں مصروف نہیں رکھتا ۔

مفہوم

حق مطلق کے جاننے والے کو مادّی تعلقات میں اپنی پسماندگی کا یقین ہے۔ وہ جانتا ہے کہ وہ شخصیتِ اعظم بھگوان شری کرشن کا حصّہ ہے اور مادّی تخلیق میں اس کی حیثیت کچھ نہیں۔ وہ مالکِ اعظم کے حصّے کی حیثیت میں جو ابدی علم و آنند ہے، اپنی

اصلی شناخت کو جانتا ہے اور اُسے احساس ہے کہ کسی نہ کسی طرح وہ مادی زندگی کے تصورات میں جھگڑا ہوا ہے اور اُس کا کام یہ ہے کہ اپنی پاکیزہ حالت میں اپنے اعمال کو شخصیتِ اعظم بھگوان شری کرشن کی بھگتی سیوا میں لگادے۔ اس لئے اپنے آپ کو کرشن آگاہی کی سرگرمیوں میں مصروف رکھتا ہے اور قدرتی طور پر مادّی حواس کی سرگرمیوں سے، جو کہ تمام حادثاتی اور عارضی ہیں، غیر وابستہ ہوجاتا ہے، وہ جانتا ہے کہ اُس کی مادّی حالت بھگوان کے عظیم ترین اختیار میں ہے۔ نتیجتاً وہ کسی قسم کے مادّی ردّ عمل سے پریشان نہیں ہوتا، جسے وہ مالک کا فضل سمجھتا ہے۔ شری مید بھاگوتم کے مطابق جو مطلق سچائی کو تین مختلف پہلوؤں سے جانتا ہے۔ یعنی برہمن، پرماتما اور شخصیت اعظم بھگوان اُسے 'تتّو۔وِت' پکارا جاتا ہے، کیونکہ وہ مالکِ عظیم کے رشتے میں اپنی حقیقی حیثیت کو بھی جانتا ہے۔

شلوک۔۲۹

प्रकृतेर्गुणसम्मूढाः सज्जन्ते गुणकर्मसु ।
तानकृत्स्नविदो मन्दान् कृत्स्नविन्न विचालयेत् ॥२९॥

پْرَکرِتیر گُنَ۔سَمّوُڈھاع سَجّنتے گُنَ۔کَرمَسُ
تانْ اَکرِتْسنَ۔وِدو مَندانْ کرِتْسنَ۔وِنْ نَ وِچالَیئت

پْرَکرِتیح: مادّی قدرت کی؛ گُنَ: صفات؛ سَمّوُڈھاح: غیر واقفیت سے بیوقوف بنائے ہوئے؛ سَجّنتے: وہ مصروف ہوتے ہیں؛

گُڻَ - کَرمَسُ : مادّی سرگرمیوں میں ؛ تان : اُن ؛ اَکرِتشنَ - وِدَح: کم علم اشخاص کو ؛ مَندان : عرفانِ خودی کو سمجھنے میں سُست ؛ کرِتشنَ - وِت : وہ جو حقیقی علم ہے ؛ نَ : نہیں ؛ وِچالَیَیت : مضطرب کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے -

ترجمہ

مادّی فطرت میں اُلجھے ہوئے جاہل اپنے آپ کو پوری طرح مادّی سرگرمیوں میں مصروف رکھتے ہیں اور اس لئے وابستہ ہو جاتے ہیں لیکن دانشمند کو انہیں گھبراہٹ میں نہیں ڈالنا چاہیے۔ حالانکہ یہ فرائض ادا کرنے والے کی کم علمی کے باعث پست ہیں -

مفہوم

لاعلم اشخاص مادّی شعور سے جھوٹی شناخت اپناتے ہیں اور مادّی لقب اختیار کر لیتے ہیں یہ جسم مادّی فطرت کا تحفہ ہے اور وہ جو جسمانی شعور سے بہت زیادہ وابستہ ہے مَندَ کہلاتا ہے یعنی کاہل شخص جسے روح پاک کا عرفان نہیں - جاہل کے لئے جسم ہی سب کچھ ہے ان کے لئے جسمانی تعلقات ہی رشتہ داری کی بنیاد ہیں۔ وہ مادرِ وطن کو معبود سمجھتے ہیں اور وہ مذہبی رسومات کی پابندیوں کو آخری مقصد سمجھتے ہیں۔ سماجی خدمت، قومیت اور بہبودِ عوام (کے رُو سے) ایسے مادّی القاب رکھنے والے اشخاص کے لئے سرگرمیاں مہیا کرتے ہیں۔ ایسے القاب کے زیرِ اثر وہ مادّی میدان میں ہمیشہ سرگرم عمل رہتے ہیں۔ اُن کے لئے روحانی تکمیل فرضی حصّہ ہے اور اِس لئے وہ اس میں دلچسپی نہیں لیتے البتہ جو روحانی زندگی میں روشن خیال ہیں اُنہیں ایسے مادیت زدہ اشخاص کو مضطرب کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ اُن کے لئے بہتر ہے کہ خاموشی سے اپنی روحانی سرگرمیوں میں غرق ہیں۔ اُلجھے ہوئے

اشخاص زندگی کے ایسے ابتدائی اخلاقی اصولوں میں یعنی عدم تشدد اور اس طرح کے مادّی طور پر مفید کاموں میں مصروف ہو سکتے ہیں۔ جاہل لوگ کرشن آگاہی کی سرگرمیوں کی داد نہیں دے سکتے اور اس لئے بھگوان کرشن ہمیں اُن کو پریشان کرنے کے لئے اور اپنا قیمتی وقت ضائع کرنے کی اجازت نہیں دیتے لیکن بھگوان کے بھگت بھگوان سے زیادہ مہربان ہیں کیونکہ وہ بھگوان کے مقصد کو سمجھتے ہیں۔ نتیجتًا وہ ہر قسم کا خطرہ مول لے لیتے ہیں، یہاں تک کہ جاہل انسانوں کے پاس پہنچنے اور انہیں کرشن آگاہی کے کاموں میں مصروف رکھنے کی کوشش کرتے ہیں جو کہ انسانی ہستی کے لئے بالکل ضروری ہے۔

شلوک۔ ۳۰

मयि सर्वाणि कर्माणि संन्यस्याध्यात्मचेतसा ।
निराशीर्निर्ममो भूत्वा युध्यस्व विगतज्वरः ॥३०॥

مَیہ سَروَانِ کَرمَانِ سَنْیَسْیادھیاتم-چیتَسا
نِراشیر نِرمَمو بھوتوا یُدھیَسْوَ وِگَتَ-جْوَرَح

مَیہ : مجھے ؛ سَروَانِ : تمام قسم کی ؛ کَرمَانِ : سرگرمیوں کو ؛ سَنْیَسْیَہ : پوری طرح چھوڑ کر ؛ اَدھیاتم : خودی کے مکمل علم کے ساتھ ؛ چیتَسا : آگہی سے ؛ نِراشیح : نفع کی خواہش کے بغیر ؛ نِرمَمح : بغیر ملکیت کے ؛ بھوتوا : ہوکر ؛ یُدھیَسْوَ : جنگ کر ؛ وِگَتَ-جْوَرَح : سُستی کے بغیر۔

ترجمہ

پس اے ارجن! اپنے تمام اعمال مجھے سونپ دے، میرے پورے علم کے ساتھ، بغیر فائدے کی خواہش کے اور بے دلی سے جنگ ختم کرنے کی کوشش ترک کر کے لڑو۔

مفہوم

یہ شلوک بھگود گیتا کے مقصد کو واضح طور پر ظاہر کرتا ہے۔ بھگوان تلقین کرتے ہیں کہ فوجی نظم و ضبط (کی طرح) ہر انسان کو فرائض سرانجام دینے کے لئے پوری طرح کرشن آگاہ ہونا چاہیئے۔ ایسے ارشاد کی تکمیل ذرا دشوار ہو سکتی ہے، تاہم شری کرشن پر بھروسہ کرتے ہوئے فرائض ضرور بجا لانے چاہئیں، کیونکہ جاندار ہستی کی ساخت کا مقصد ہی یہ ہے۔ جاندار ہستی مالکِ اعظم بھگوان کے تعاون کے بغیر خوش نہیں رہ سکتی، کیونکہ جاندار ہستی کی ابدی تشکیلی حیثیت یہ ہے کہ بھگوان کی رضا کے مطابق عمل کرے۔ ارجن کو اس لئے شری کرشن نے لڑنے کا حکم دیا جس طرح بھگوان خود اس کے سپہ سالار ہوں۔ ہمیں بھگوان کی رضا کے لئے ہر چیز قربان کر دینی چاہیئے۔ اور مقررہ فرائض ملکیت کا دعویٰ کئے بغیر بیک وقت سرانجام دینے چاہیئے۔ ارجن کو بھگوان کے حکم پر کچھ سوچنا نہ تھا بلکہ ان کو ان کا حکم بجا لانا تھا۔ بھگوان تمام ارواح کی روح ہیں، جو شخص ذاتی سوچ کے بغیر روح مطلق پر پورا اعتماد کرتا ہے یا دوسرے الفاظ میں جو پوری طرح کرشن آگاہ ہے "اَدھیاتم چیتس" کہلاتا ہے نِراشیح کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں مالک کے حکم پر عمل کرنا ہے، نتائج کے پھل کی امید رکھے بغیر۔ خزانچی شاید اپنے مالک کے لئے کروڑوں روپے گنتا ہے لیکن اپنے لئے ایک پائی کا بھی دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اس طرح ہمیں محسوس کرنا ہے کہ اس دنیا میں کسی شخص کا کسی چیز سے کوئی تعلق نہیں بلکہ ہر ایک چیز مالکِ اعظم بھگوان کی ہے۔ یہ "مَیہ" یعنی 'مجھے'، کا حقیقی مفہوم ہے۔ جب کوئی ایسی کرشن آگاہی میں کام کرتا ہے

تو وہ یقیناً کسی چیز پر ملکیت کا دعویٰ نہیں کرتا یہ شعور نِرْمَمَ یعنی "میرا کچھ نہیں کہلاتا ہے"۔ اس سخت حکم پر نام نہاد جسمانی رشتہ داروں کا لحاظ کیے بغیر عمل کرنا چاہیئے۔ لہٰذا اس کے حکم بجالانے میں پس وپیش ہے تو یہ پس وپیش ترک کر دینی چاہیئے۔ اس طریقے سے کوئی وِگت جْوَرح یا بغیر کرم ذہنیت اور بغیر سستی کے بن جاتا ہے۔ ہر ایک کی قابلیت اس کی حیثیت کے مطابق، خاص قسم کا کام سرانجام دینے کے لیئے ہے اور تمام ایسے فرائض کرشن آگاہی میں سرانجام دینے چاہئیں۔ جیسے اوپر بیان کیا گیا ہے۔ یہ ہمیں نجات کی راہ پر لے جاتے ہیں۔

شلوک۔۳۱

ये मे मतमिदं नित्यमनुतिष्ठन्ति मानवाः ।
श्रद्धावन्तोऽनसूयन्तो मुच्यन्ते तेऽपि कर्मभिः ॥३१॥

یے مے مَتَمْ اِدَمْ نِتْیَمْ اَنُتِشْٹھَنْتِ مَانَوَاح
شْرَدّھا وَنْتوْ، نَسُوْیَنْتوْ مُچْیَنْتے تے، پِ کَرْمَبِھح

یے: جو؛ مے: میرے؛ مَتَمْ: فرمان کو؛ اِدَمْ: اِس؛ نِتْیَمْ: دائمی فرض کو؛ اَنُتِشْٹھَنْتِ: باقاعدہ پورا کرتے ہیں؛ مَانَوَاح: انسانی؛ شْرَدّھا۔ وَنْتَح: یقین اور بھگتی کے ساتھ؛ اَنَسُوْیَنْتَح: بغیر حسد کے؛ مُچْیَنْتے: آزاد ہو جاتے ہیں؛ تے: وہ سارے؛ اَپِ: بھی؛ کَرْمَبِھح: بارآور اعمال کے قانون کے بندھن سے۔

ترجمہ

جو اشخاص جو اپنے فرائض کو میری ہدایت کے مطابق سر انجام دیتے ہیں، اور جو ناراض ہوئے بغیر فرمانبرداری سے میری پیروی کرتے ہیں وہ فائدہ بخش اعمال کے بندھن سے رہا ہو جاتے ہیں۔

مفہوم

شخصیت اعظم بھگوان شری کرشن کا ارشاد تمام ویدک گیان کا نچوڑ ہے اور استثنا کئے بغیر ابدی ہے۔ جیسے وید دائمی ہیں اسی طرح یہ کرشن آگاہی کی سچائی بھی دائمی ہے۔ ہمیں اس ہدایت پر بھگوان سے بدگمانی رکھے بغیر پختہ اعتقاد رکھنا چاہیئے۔ بہت سے فلاسفر ہیں جو بھگود گیتا پر تبصرے لکھتے ہیں لیکن بھگوان کرشن پر اعتقاد نہیں رکھتے۔ وہ بار آور عمل کی قید سے کبھی نجات نہیں پائیں گے لیکن ایک معمولی آدمی بھگوان کے دائمی فرمانوں پر پختہ اعتقاد کے ساتھ کرم کے قانون کی قید سے نجات پا لیتا ہے چاہے وہ ایسے حکم بجا لانے کے نا قابل ہی ہو یہ ممکن ہے کہ کرشن آگاہی کے راستے پر قدم رکھتے وقت شری بھگوان کے ارشادات کی تعمیل شاید پوری نہ ہو سکے لیکن جو شخص اس اصول کو اچھا سمجھتا ہے اور شکست اور نا امیدی کے بغیر وفاداری سے کام کرتا ہے تو وہ یقیناً کرشن آگاہی کی منزل تک پہنچ جائے گا۔

شلوک ۔۳۲

ये त्वेतदभ्यसूयन्तो नानुतिष्ठन्ति मे मतम् ।
सर्वज्ञानविमूढांस्तान् विद्धि नष्टानचेतसः ॥३२॥

یے تْوَیتَدَ ابھیَسُویَنْتو نانُتِشْٹھنْتِ مے مَتَم
سَرْوَ-گیانَ-وِمُوڑھانْس تانْ وِدّھِ نَشْٹانْ اَچیتَسَح

یے : جو؛ تُ : تاہم؛ ایتَدْ : اس؛ اَبھیَسُوینتح : حسد سے؛ نَ : نہیں؛ اَنُتِشْٹھنتِ : باقاعدہ سرانجام دیتے؛ مے : میرے؛ مَتَمْ : فرمان کو؛ سَروَ-جْنانَ : تمام قسم کے علم میں؛ وِمُوڈھان : مکمل طور پر بیوقوف بنا ہوا؛ تان : ان؛ وِدّھِ : اچھی طرح جان؛ نَشْٹان : تمام تباہ ہوئے؛ اَچیتَسح : کرشن آگہی کے بغیر۔

ترجمہ

لیکن جو میری ان ہدایت کی پیروی نہیں کرتے انھیں تمام علم سے بے بہرہ، بیوقوف اور تباہی کے کنارے پڑا ہوا سمجھو، وہ زندگی میں تکمیل حاصل نہیں کرسکتے۔

مفہوم

کرشن آگاہ نہ ہونے کا عیب یہاں صاف طرح سے بیان کیا گیا ہے جس طرح حاکم اعلیٰ کا حکم نہ ماننے کی سزا ہے، اسی طرح شخصیت اعظم بھگوان کا حکم نہ ماننے کی بھی یقیناً سزا ہے۔ حکم عدولی کرنے والا شخص چاہے وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو نہ اپنی خودی سے واقف ہے نہ عظیم ترین برہمن کی ذات سے، نہ پرماتما سے اور نہ شخصیت اعظم بھگوان سے۔ لہٰذا اس کے لئے تکمیل زندگی کی کوئی امید نہیں ہو سکتی۔

شلوک ۳۳

सदृशं चेष्टते स्वस्याः प्रकृतेर्ज्ञानवानपि ।
प्रकृतिं यान्ति भूतानि निग्रहः किं करिष्यति ॥३३॥

سَدْرِشَمْ چیشْٹَتے سْوَسْیاح پْرَکْرِتیرْ جْنانَوان اَپِ
پْرَکْرِتِمْ یانتِ بھوتانِ نِگْرَہَح کِمْ کَرِشْیَتِ

سَدْرِشَم : مطابق ؛ چیشٹتے : کوشش کرتا ہے ؛ سُوسْیاح : اپنے ؛ پْرَکْرِتیح : قدرت کے صفات کے ؛ جْنَانَ - وَانْ : علم ؛ اَپ : بھی ؛ پْرَکْرِتِمْ : فطرت کو ؛ یَانْتِ : ڈالنے سے ؛ بھُوتَانِ : تمام جاندار ہستیاں ؛ نِگْرَہح : دباؤں ؛ کِمْ : کیا ؛ کَرِشْیَتِ : کرسکتا ہے ۔

ترجمہ

صاحبِ علم انسان بھی اپنی فطرت کے مطابق کام کرتا ہے کیونکہ ہر کوئی فطرت کی پیروی کرتا ہے جو اس نے تین گنوں سے پائی ہوئی ہے۔ اپنی فطرت کو روکنے سے کیا حاصل ؟

مفہوم

جب تک کوئی کرشن آگاہی کی ماورائی سطح پر فائز نہ ہو وہ مادّی فطرت کی مصروفیات سے چھٹکارا نہیں پاسکتا جیسا کہ ساتویں باب میں بھگوان نے تصدیق کی ہے (۱۴-۷) اس لئے دنیاوی سطح پر بہت زیادہ تعلیم یافتہ شخص کے لئے بھی محض نظریاتی علم سے یا روح کو جسم سے جدا کرنے کے شعبدے سے مایا کے چکر سے نکلنا ناممکن ہے۔ یہاں بہت سے نام نہاد روحانیت پرست ہیں جو بیرونی سطح پر اپنے آپ کو سائنس میں ترقی یافتہ ظاہر کرتے ہیں لیکن اندرونی یا نجی طور پر پوری طرح اپنی فطرت کی مخصوص صفات کے زیر اثر ہیں۔ جن سے وہ آزاد نہیں ہوسکتے۔ تعلیمی لحاظ سے کوئی بڑا عالم ہوسکتا ہے۔ لیکن مادّی فطرت کے لگاؤ کے سبب وہ بندھن میں ہے۔ کرشن آگاہی مادّی چکر سے نکلنے میں ہماری مدد کرتی ہے ، چاہے ہم مادّی زندگی کے مقررہ فرائض میں بھی مصروف ہوں۔ اس لئے پوری طرح کرشن آگاہی میں داخل ہوئے بغیر ہمیں اپنے پیشہ ورانہ فرائض نہیں چھوڑنے چاہئیں۔ ہمیں ایک دم اپنے مقررہ فرائض چھوڑ کر نام نہاد یوگی یا مصنوعی ماورا پرست نہیں بننا چاہیئے۔ اپنی حیثیت میں قائم رہنا اور بہتر تربیت سے کرشن آگاہی حاصل کرنے کی کوشش کرنا بہتر ہے۔ اس طرح ہم شری کرشن کی مایا کے چنگل

سے رہائی پا سکتے ہیں ۔

شلوک ۔۳۴

इन्द्रियस्येन्द्रियस्यार्थे रागद्वेषौ व्यवस्थितौ ।
तयोर्न वशमागच्छेत् तौ ह्यस्य परिपन्थिनौ ॥३४॥

اِنْدرِیَسْیَیْنْدرِیَسْیا اَرتھے رَاگ۔ دْوَیْشَوْ وْیَوَسْتھِتَوْ
تَیورْنَ وَشَم آگَچھیْت تَوْ ہْیَسْیَہ پَرِپَنْتھِنَوْ

اِنْدرِیَسْیَہ : حواس کے ساتھ؛ اِنْدرِیَسْیَہ اَرتھے : محسوسات سے؛ رَاگ : وابستگی؛ دْوَیْشَوْ : غیر وابستگی بھی؛ وْیَوَسْتھِتَوْ : با قاعدہ بنانا؛ تَیوح : اُن کے؛ نَ : کبھی نہیں؛ وَشَم : کنٹرول میں؛ آگَچھیْت : آئے؛ تَوْ : وہ؛ ہِیہ : یقیناً؛ اَسیہ : اُس کی؛ پَرِپَنْتھِنَوْ : راستے کے پتھر۔

ترجمہ

حواس اور اُن کے محسوسات کے متعلق کشش اور گریز کو باقاعدہ بنانے کے لئے اصول ہوتے ہیں۔ انسان کو ایسی اُلفت و نفرت سے مغلوب نہیں ہونا چاہیئے، کیونکہ یہ عرفانِ خودی کی راہ میں رکاوٹیں ہیں۔

مفہوم

جو کرشن آگاہی پر فائز ہیں وہ تسکینِ نفس میں مصروف نہیں ہوتے لیکن وہ جو ایسی آگاہی سے بے خبر ہیں اُنہیں الہامی کتابوں کے قواعد و قوانین کی پیروی کرنی چاہیئے۔ بے ہنگم لذت اندوزی مادی قید کا سبب ہے، لیکن جو الہامی کتابوں کے

قواعد و قوانین کی پیروی کرتے ہیں وہ محسوسات کے جال میں نہیں پھنستے۔ مثال کے طور پر مُقید روح کو جنسی لطف کی ضرورت ہے اور یہ ازدواجی زندگی کی صورت میں جائز ہے۔ الہامی فرمانوں کے مطابق اپنی بیوی کے علاوہ کسی اور عورت سے جنسی رشتہ رکھنا منع ہے تمام دوسری عورتوں کو اپنی ماں کی طرح سمجھنا چاہیئے۔ لیکن ان فرمانوں کے باوجود انسان پھر بھی دوسری عورتوں سے جنسی رشتہ رکھنے کا آرزو مند ہے۔ ایسے رجحانات کو دبا دینا چاہیئے ورنہ یہ عرفانِ خودی کی راہ میں رکاوٹ ثابت ہونگے۔ جب تک مادّی جسم کا وجود رہتا ہے تب تک مادّی جسم کی ضروریات پوری کرنے کی اجازت ہے۔ لیکن قواعد اور قوانین کے تحت۔ مگر پھر بھی ہمیں ان اجازتوں کے کنٹرول پر انحصار نہیں کرنا چاہیئے۔ ان قوانین وضوابط سے غیر وابستہ ہو کر پیروی کرنی چاہیئے، کیونکہ ضابطے کے تحت بھی تسکینِ نفس حاصل کرنے میں گمراہ کُن ہونے کا اندیشہ رہتا ہے بالکل اُسی طرح جس طرح شاہراہوں پر حادثات کے ہونے کا امکان رہتا ہے۔ اگرچہ اُن کی بڑی نگرانی کی جاتی ہے، یہ ضمانت کوئی بھی نہیں دے سکتا کہ سب سے محفوظ سڑکوں پر بھی کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔ نفسیاتی لذت اندوزی کا ولولہ بڑے طویل عرصے سے مادّی صحبت کی وجہ سے موجود رہے۔ اس لئے باضابطہ نفسیاتی خوشی کے باوجود بھی لغزش کا ہر امکان موجود ہے اس لئے باضابطہ نفسانی خوشی کی وابستگی سے بھی ہر طرح پرہیز کرنا چاہیئے۔ لیکن کرشن آگاہی سے وابستہ ہونا یا ہمیشہ کرشن کی محبت بھری خدمت میں ہمیشہ مصروف رہنا ہمیں ہر قسم کی حسی لذت اندوزیوں سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ لہذا زندگی کے کسی مرحلے پر بھی انسان کو کرشن آگاہی سے الگ ہونے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ تمام قسم کی حسی لذت اندوزیوں سے غیر متعلق رہنے کا سارا مقصد آخر کار کرشن آگاہی کے مقام پر فائز ہونا ہے۔

شلوک-۳۵

श्रेयान् स्वधर्मो विगुणः परधर्मात् स्वनुष्ठितात् ।
स्वधर्मे निधनं श्रेयः परधर्मो भयावहः ॥३५॥

شْرِیان سْوَ-دَھرْمو وِ گُنَح پَرَ-دَھرْماتْ سْوَنُشْٹھِتاتْ
سْوَ-دَھرْمے نِدھَنَم شْریَح پَرَ-دَھرْمو بھَیا وَہَح

شْرِیان: کہیں زیادہ بہتر ہے؛ سْوَ-دَھرْمَح: اپنے مقررہ فرائض؛ وِگُنَح: غلطی سے بھی؛ پَرَ-دَھرْماتْ: دوسروں کے لئے مذکورہ فرائض سے؛ سُ-اَنُشْٹھِتاتْ: پوری طرح ادا کئے گئے؛ سْوَ-دَھرْمے: اپنے مقررہ فرائض میں؛ نِدھَنَم: تباہی؛ شْریَح: بہتر ہے؛ پَرَ-دَھرْمَح: دوسروں کے لئے مقررہ فرائض؛ بھَیَہ-آوَہَح: خطرناک ہے۔

ترجمہ

غلطی کے ساتھ ہی سہی اپنے فرائض ادا کرنا دوسروں کے فرائض ادا کرنے سے کہیں بہتر ہے اپنے فرائض ادا کرتے ہوئے مر جانا نہیں بہتر ہے کیونکہ دوسروں کے فرائض کی ذمہ داری اپنے سر لینا خطرناک ہے۔

مفہوم

دوسروں کے مقررہ فرائض کے بجائے مکمل کرشن آگاہ ہوکر اپنے مقررہ فرائض کو ہی ادا کرنا چاہیئے یا دّی فرائض وہ فرائض ہیں جن کو بجالانے کی اپنی نفسی طبعی حالت کے مطابق، مادّی فطرت کے جادو کے تحت ہدایت کی گئی ہے۔ روحانی فرائض کی بجاآوری

شری کرشن کی ماورائی خدمت کے لئے روحانی استاد کے حکم سے ہے لیکن چاہے مادّی فرائض ہوں یا روحانی دوسروں کے فرائض کی نقل کرنے کے بجائے ہمیں اپنے فرائض آخری دم تک ادا کرنے چاہئیں۔ روحانی سطح پر فرائض اور مادّی سطح پر فرائض شاید مختلف ہو سکتے ہیں، لیکن مستند ہدایات کی پیروی کرنا پیروکار کے لئے ہمیشہ اچھا ہے جب کوئی مادّی فطرت کے جادو کے زیر اثر ہوتا ہے تو اُسے اپنی مخصوص حالت کے مطابق مقررہ قواعد کی پیروی کرنی چاہیئے اور دوسروں کی نقل نہیں کرنی چاہیئے۔ مثال کے طور پر برہمن جو نیکی کے صفت سے منصف ہے پُر امن رہتا ہے۔ جب کہ کھشتری جو خواہش کی صفت رکھتا ہے تشدّد پسند ہونے کی اجازت ہے کھشتری کے لئے بہتر ہے کہ وہ برہمن کی نقل کرنے کے بجائے جو امن کے اصولوں کی پیروی کرتا ہے، تشدّد پر عمل کرتے ہوئے شکست کھا جائے۔ ہر انسان کو اپنا قلب یکایک نہیں بلکہ آہستہ آہستہ صاف کرنا ہے تاہم جب کوئی مادّی فطرت کی خصوصیات سے بالاتر ہو جاتا ہے اور کرشن آگاہی میں پوری طرح قدم جمالیتا ہے تو وہ اصل روحانی گرُو کے زیر ہدایت تمام فرائض انجام دے سکتا ہے۔ کرشن آگاہی کی اِس مکمل سطح پر کھشتری برہمن کا کام بھی کر سکتا ہے اور برہمن کھشتری کے فرائض ادا کر سکتا ہے۔ ماورائی سطح پر مادّی دنیا کا فرق لاگو نہیں ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر، وِشوامِتر اصل میں کھشتری تھا، لیکن بعد میں اُس نے برہمن کا کام کیا، جب کہ پرشورام برہمن تھا، لیکن بعد میں اُس نے کھشتری فرض انجام دیا ۔ ماورائیت میں قیام رکھتے ہوئے وہ ایسا کر سکتے تھے لیکن جب تک کوئی مادّی سطح پر ہے اُسے اپنے فرائض مادّی فطرت کے تقاضوں کے مطابق ادا کرنے چاہئیں ساتھ ہی اُسے کرشن آگاہی کا پورا عرفان بھی ہونا چاہیئے۔

شلوک-۳۶

अर्जुन उवाच
अथ केन प्रयुक्तोऽयं पापं चरति पूरुषः ।
अनिच्छन्नपि वार्ष्णेय बलादिव नियोजितः ॥३६॥

اَرجُنَ اُواچ
اَتھ کینَ پْرَیُکتوؔ، یَمْ پاپَمْ چَرَتِ پُوْرُشَح
اَنِچّھنّ اَپِ وارْشْنییَہ بَلاد اِوَ نِیُوْجِتَح

اَرجُنَح اُوَاچ : ارجن نے کہا ؛ اَتھ : ایسے میں ؛ کینَ : کس سے ؛ پْرَیُکتَح : اُکسایا ہوا ؛ اَیَمْ : یہ ؛ پاپَمْ : گناہ ؛ چَرَتِ : کرتا ہے ؛ پُوْرُشَح : انسان ؛ اَنِچّھنّ : بغیر خواہش کے ؛ اَپِ : بھی ؛ وارْشْنییَہ : ورشنی کی اولاد ؛ بَلاَت : طاقت سے ؛ اِوَ : جیسے کہ ؛ نِیُوْجِتَح : مصروف کیا گیا۔

ترجمہ

ارجن نے کہا: اے ورشنی کی اولاد! وہ کون سی قوت ہے جس کی تحریک پر انسان اپنی مرضی کے خلاف گناہ کا ارتکاب کرنے کے لئے مجبور ہو جاتا ہے؟

مفہوم

جاندار ہستی ذاتِ اعظم کا جزو ہوتے ہوئے اصل میں روحانی طور پر پاکیزہ اور تمام مادّی آلودگی سے پاک ہے۔ اس لئے فطرت کے لحاظ سے وہ مادّی دُنیا کے گناہوں کے زیر اثر نہیں۔ لیکن جب مادیت کے ربط کے سبب اُسے بغیر جھجھک اور بعض اوقات بغیر اپنی رضا کے بھی بہت سے گناہ آمیز طریقوں

پر عمل کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح سے، جاندار ہستیوں کی گمراہ فطرت کے متعلق شری کرشن سے ارجن کا سوال بڑا پُر معنی ہے۔ حالانکہ جاندار ہستی بعض اوقات گناہ نہیں کرنا چاہتی پھر بھی اس کے لئے مجبور ہو جاتی ہے۔ البتہ گناہ آلود اعمال کو عظیم اندرونی روح نہیں اُکساتی بلکہ اُن کی کوئی اور وجہ ہے، جسے بھگوان اگلے شلوک میں بیان کرتے ہیں۔

شلوک۔۳۷

श्रीभगवानुवाच
काम एष क्रोध एष रजोगुणसमुद्भवः ।
महाशनो महापाप्मा विद्ध्येनमिह वैरिणम् ॥३७॥

شری بھگوان اُواچ
کامَ اَیشَ کرودھ اَیشَ رَجو۔ گُن۔ سَمُدبھوَح
مَہا شَنو مَہا۔ پاپما وِدّھیَینَم اِہَ وَیرِنَم

شری بھگوان اُواچ: شخصیت اعظم بھگوان نے کہا؛ کامح: شہرت؛ اَیشَح: یہ؛ کرودھح: غصہ؛ اَیشَح: یہی؛ رَجح۔گُن: ہوس کی صفت سے؛ سَمُدبھوَح: پیدا ہوا؛ مَہا۔آشنح: سب کچھ نگلنے والی؛ مَہا۔پاپما: بڑی گنہگار؛ وِدّھِ: جان؛ اَینَم: اس سے؛ اِہَ: مادی دنیا میں؛ وَیرِنَم: سب سے بڑا دشمن۔

ترجمہ

شخصیت اعظم بھگوان نے فرمایا: ارجن وہ اُسکی ہوس ہے جو مادیت

سے پیدا ہوتی ہے اور بعد میں غصّے میں تبدیل ہو جاتی ہے اس دنیا کی مجرم ترین دشمن یہی ہے۔

مفہوم

جب جاندار ہستی مادّی تخلیق میں نمودار ہوتی ہے تو اُس کا شری کرشن سے ابدی پیار ہوس کی صفت کی شرکت کے باعث، ہوس میں بدل جاتا ہے یا دوسرے الفاظ میں بھگوان کے پیار کا جذبہ ہوس کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ جس طرح دودھ اِملی کے لمس سے دہی میں بدل جاتا ہے۔ پھر جب ہوس کی تسکین نہیں ہوتی تو یہ غصّے میں بدل جاتی ہے، غصّہ فریب میں بدل جاتا ہے، اور فریب مادّی ہستی کو جاری رکھتا ہے' اور یہ ہوس جاندار ہستی کی سب سے بڑی دشمن ہے اور یہ ہوس ہی ہے کہ پاک جاندار ہستی کو مادّی دنیا میں پھنسے رہنے کی ترغیب دیتی ہے۔ غصّہ جہالت کی صفت کا اظہار ہے یہ صفت غصّے اور دوسرے تباہ کن مظاہر میں اپنا اظہار کرتی ہے۔ اس لئے اگر ہوس جہالت میں منزل پذیر ہونے کے بجائے' زندگی گذارنے اور عمل کرنے کے مقررہ طریقے سے نیکی کے رنگ میں نمودار ہو تو انسان رُوحانی لگاؤ کے باعث غصے میں گرنے کی پستی سے بچ سکتا ہے۔

شخصیت اعظم بھگوان نے اپنے آپ کو اپنی وُسعت پذیر مسرت کی خاطر کئی مظاہر میں جلوہ گر کیا ہے اور جاندار ہستیاں اس روحانی عظمتِ سعادت کے جزوی حصّے ہیں۔ اُن کے پاس جزوی آزادی بھی ہے اور اس آزادی سے ناجائز فائدہ اُٹھا کر جب خدمت کا رویّہ نفسی لذت اندازی میں بدل جاتا ہے تو وہ ہوس کے اثر میں آجاتے ہیں اس مادّی دنیا کو بھگوان نے مقیّد ارواح کے شہوانی جذبات کی تسکین و تکمیل کرنے کے لئے پیدا کیا ہے اور جب جاندار ہستیاں بڑھتی ہوئی شہوانی سرگرمیوں سے پوری طرح گھبرا جاتی ہیں۔ تو وہ اپنی اصلی حالت کے متعلق دریافت کرنا شروع کر دیتی ہیں۔

یہ تحقیق ویدانت سوتر کی شروعات ہے، جس میں یہ کہا گیا ہے اَتھاتو
برہم جِجناسا۔ انسان کو ذاتِ اعظم کی تحقیق کرنی چاہیئے اور شریمد بھاگوتم میں
ذاتِ اعظم کو یوں واضح کیا گیا ہے۔ "جنمادیَسیہ یَتو، نوَیاد اِتَرتَش چَ یعنی
ہر شئے کی ابتدا برہمن اعظم ہے" اس لئے ہوس کی ابتدا بھی ذاتِ اعظم سے
ہے۔ اس لئے اگر ہوس ذاتِ اعظم کے پیار میں بدل جاتی ہے یعنی کرشن آگاہی
میں یا دوسرے الفاظ میں ہر شئے کی شری کرشن کے لئے چاہ میں تو ہوس اور
غصہ دونوں روحانی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں۔ بھگوان رام کے عظیم خادم
ہنومان نے اپنے غصّے کو راون کے سونے کے شہر کو جلا کر ظاہر کیا لیکن ایسا کرنے
سے وہ بھگوان کا سب سے بڑا بھگت بن گیا۔ یہاں گیتا میں بھی بھگوان ارجن کو
اپنا قہر بھگوان کی رضا کی خاطر اپنے دشمنوں پر ڈھانے کے لئے اُکساتے ہیں۔
اس لئے ہوس اور قہر جب کرشن آگاہی کے لئے ہوں تو یہ ہمارے دشمن بننے
کے بجائے ہمارے دوست بن جاتے ہیں۔

شلوک۔۳۸

धूमेनाव्रियते वह्निर्यथादर्शो मलेन च ।
यथोल्बेनावृतो गर्भस्तथा तेनेदमावृतम् ॥३८॥

دُھومینَاوْرِیَتے وَہنِر یَتھادَرشو مَلینَ چَ
یَتھولْبینَاوْرِتو گَربھَش تَتھا تینیدَم آوْرِتَم

دُھومینَ : دھویں سے؛ آوْرِیَتے : ڈھکی رہتی ہیں؛ وَہنِح : آگ؛
یَتھا : جیسے؛ آدَرشَح : شیشہ؛ مَلینَ : مٹی سے؛ چَ : اور؛

یَتھا : جس طرح؛ اُلْبینَ : رحم سے؛ آوْرِتَہ : ڈھکا ہوا ہے؛
گَربھہ : جنین؛ تَتھا : اسی طرح؛ تیْنَ : اُس ہوس سے؛
اِدَم : یہ؛ آوْرِتَمْ : ڈھکا ہوا ہے۔

ترجمہ

جس طرح آگ دُھویں سے، آئینہ گرد و غبار سے اور بچّہ رحم سے ڈھکا ہوا ہے، اسی طرح جاندار ہستی ہوس کے مختلف درجوں سے ڈھکی ہوئی ہے۔

مفہوم

جاندار ہستی کو ڈھکنے کے تین درجے ہیں جس کے سبب خالص شعور دھندلایا ہوا ہے۔ یہ مختلف صورتوں میں ہوس ہی ہے۔ جیسے آگ میں دُھواں، شیشے پر گرد اور جنین کے گرد رحم جب ہوس کا دُھویں سے مقابلہ کیا جاتا ہے تو یہ سمجھنا چاہیئے کہ ذرا سی چنگاری کی آگ ہلکی محسوس کی جاسکتی ہے دوسرے الفاظ میں جب جاندار ہستی اپنی معمولی سی کرشن آگاہی ظاہر کرتی ہے تو اس کو دھوئیں سے ڈھکی آگ سے مماثلت دی جاسکتی ہے حالانکہ جہاں دھواں ہے وہاں آگ ضروری ہے، ابتدائی مرحلے پر آگ کھلم کھلا ظاہر نہیں ہوتی۔ یہ مقام کرشن آگاہی کی شروعات جیسا ہے۔ شیشے کے ساتھ ہر گرد کا تعلق آئینہ دل کی بہت سے روحانی طریقوں سے صفائی کے سلسلے میں بیان کیا گیا ہے۔ اِس بہترین طریقہ سے بھگوان کے مقدس ناموں کا الاپ ہے۔ رحم سے ڈھکا ہوا جنین ایک مجبور حیثیت کی مثال رکھتا ہے کیونکہ رحم میں بچہ اس قدر مجبور ہوتا ہے کہ وہ حرکت بھی نہیں کرسکتا۔ زندہ حالت کے اس مقام کی درختوں سے مثال دی جاسکتی ہے۔ درخت بھی جاندار ہستیاں ہیں لیکن وہ ہوس کی ایسی کھلم کھلا نمائش کے سبب زندگی کے باوجود تقریباً ہر طرح کے شعور سے بے بہرہ ہیں ڈھکے ہوئے شیشے کی

مماثلت پرندوں اور جانوروں سے کی گئی ہے اور دھوئیں سے ڈھکی آگ کا مقابلہ انسان سے کیا گیا ہے۔ جاندار ہستی انسانی صورت میں کسی حد تک کرشن آگاہی حاصل کر سکتی ہے۔ اور اگر وہ آگے ترقی کرتی ہے تو روحانی زندگی کی آگ انسانی شکل میں روشن ہو سکتی ہے۔ آگ سے نکلنے دھوئیں کی حفاظت سے دیکھ بھال کی جائے تو وہ شعلہ جوالہ بن سکتا ہے اسلئے انسانی صورت جاندار ہستی کے لئے مادی بندھنوں کے چکر سے بچ نکلنے کا موقع دیتی ہے یا اعتبار رہنمائی کی بدولت ہم کرشن آگاہی کی تربیت سے ہوس جیسے دشمن کو زیر کر سکتے ہیں ۔

شلوک - ۳۹

आवृतं ज्ञानमेतेन ज्ञानिनो नित्यवैरिणा ।
कामरूपेण कौन्तेय दुष्पूरेणानलेन च ॥३९॥

آوْرِتَمْ جْنَانَمْ اَیْتَیْنَ جْنَانِنُوْ نِتْیَہ۔ وَئِیْرِنَا
کَامَ رُوْپَیْنَ کَوْنْتَیْیَہ دُشْپُوْرَیْنَا نَلَیْنَ چَ

آوْرِتَمْ : ڈھکا ہوا ہے؛ جْنَانَمْ : پاک شعور؛ اَیْتَیْنَ : اس سے ؛ جْنَانِنَح : دانا شخص کے ؛ نِتْیَہ۔ وَئِیْرِنَا : دائمی دشمن سے ؛ کَامَ۔ رُوْپَیْنَ : ہوس کی شکل میں ؛ کَوْنْتَیْیَہ : اے کُنتی کے بیٹے ؛ دُشْپُوْرَیْنَ : کبھی تسکین میں نہ رہنے والی ؛ اَنَلَیْنَ : آگ سے ؛ چَ : بھی۔

ترجمہ

اس طرح جاندار ہستی کا خالص شعور اُس کے ابدی دشمن ہوس سے ڈھکا

جاتا ہے وہ ہوس جو کبھی مطمئن نہیں ہوتی اور آگ کی طرح جلتی رہتی ہے ۔

مفہوم

منوسمرتی میں کہا گیا ہے کہ ہوس کی کتنی ہی تسکین کیوں نہ کی جائے لیکن ہوس کو مطمئن نہیں کیا جا سکتا۔ جس طرح آگ ایندھن کی مسلسل فراہمی سے نہیں بجھتی ۔ مادی دُنیا میں تمام سرگرمیوں کا مرکز جنسی شہوت ہے اور اس طرح یہ مادی دُنیا مُتھُنیہ آگار یعنی جنسی زندگی کی زنجیر میں جکڑی ہوئی ہے۔ معمولی قید خانے میں جرائم پیشہ سلاخوں کے اندر رکھے جاتے ہیں اس طرح جرائم پیشہ جو بھگوان کے قوانین کی حکم عدولی کرتے ہیں جنسی زندگی سے پابۂ زنجیر کر دیئے جاتے ہیں۔ تسکین شہوت کے تقاضے سے مادی تہذیب کے ارتقاء کا مطلب ہے جاندار ہستی کے مادی وجود کی توسیع! اس لئے یہ ہوس جہالت کی علامت ہے ۔ جس سے جاندار ہستی مادی دُنیا سے بندھی رہتی ہے جب کوئی تسکین حواس کا لُطف اُٹھاتا ہے تو ممکن ہے خوشی کا کچھ احساس ہو لیکن اصل میں خوشی کا یہ نام نہاد احساس حواس کے لُطف اندوز ہونے والے کا انتہائی گہرا دُشمن ہے ۔

شلوک ۔ ۴۰

इन्द्रियानि मनो बुद्धिरस्याधिष्ठानमुच्यते ।
एतैर्विमोहयत्येष ज्ञानमावृत्य देहिनम् ॥४०॥

اِنْدْرِیَانِ مَنوْ بُدّھِر اَسْیَادھِشْٹھانَمْ اُچْیَتے
اِیتَیْر وِموہَیَتْیَیشَ جْنانَمْ آوْرِتْیَہ دیہِنَمْ

اِنْدْرِیانِ : حواس ؛ مَنَح : من ؛ بُدّھِح : عقل ؛ اَسْیَہ : اسی شہوت کی ؛ اَدھِشْٹھانَمْ : مجلس ؛ اُچْیَتے : کہلاتی ہیں ؛ اَیتَیْح : ان تمام

ہے ؛ وِموہَیَت : پریشان ہوتا ہے ؛ اَیشَح : یہ شہوت ؛ گیانَم : علم ؛ آورِتیہ : ڈھک کر ؛ دیہینَم : مجسم کا۔

ترجمہ

دل اور دماغ ہوس کی جلسہ گاہیں ہیں۔ان کے ذریعے ہوس جاندار ہستی کے حقیقی علم کو ڈھانپتی ہے اور اُسے اُلجھن میں ڈالتی ہے ۔

مفہوم

دشمن نے پابند روح کے جسم میں جنگی اعتبار سے مضبوط مورچے بنا کر رکھے ہیں اور اس لئے بھگوان کرشن اُن جگہوں کا پتہ بتا رہے ہیں تاکہ جو دشمن پر فتح پانا چاہتا ہے، جان سکے کہ دشمن کہاں چھپا ہوا ہے۔ قلب جو اس کی تمام سرگرمیوں کا مرکز ہے، اور اس لئے جب ہم محسوسات کے بارے میں سنتے ہیں تو من عام طور پر تسکینِ نفس کے تمام خیالات کا خزانہ بن جاتا ہے، اور نتیجتاً من اور حواس شہوت کا مخزن بن جاتے ہیں پھر عقل کا محکمہ شہوانی رجحانات کی راجدھانی بن جاتا ہے۔ عقل روحِ پاک کی قریب ترین پڑوسن ہے شہوانی عقل جھوٹی انا کو تسکین اور مادہ سے ہم شناخت ہونے کے لئے روحِ پاک کو متاثر کرتی ہے۔ پاک روح مادی حواس سے لطف اندوز ہونے کی عادی ہو جاتی ہے، اور غلطی سے اسے سچی خوشی سمجھتی ہے۔ روحِ پاک کی جھوٹی شناخت کی شریمد بھاگوتم میں بڑی اچھی طرح تشریح کی گئی ہے (۱۰-۸۴-۱۳)

یَسیاتم۔ بدّھح کُنَپے تِر۔دھاتُکے
سُوَ۔ دھیح کلترادِشُ بھَوم اِجیہ دھیح
یَت۔تیرتھ۔بدّھح سَلِلے نَ کرہچِج
جَنیشوَ بھِگییشُ سَ اَیوَ گوہ۔کھَرَح

"انسان جو ان تین عناصر کے بنے ہوئے جسم کو اپنی ذات تصور کرتا ہے، جو اس جسم کی پیدا شدہ چیزوں کو اپنے بھائی بند سمجھتا ہے، جو جنم بھومی کو قابلِ پرستش خیال کرتا ہے اور ایسے شخص کو جو ماورائی علم رکھنے والے لوگوں سے ملنے کے بجائے تیرتھ استھان محض اشنان کرنے جاتا ہے تو وہ گدھے یا گائے

کی طرح ہے۔"

شلوک۔۴۱

तस्मात्त्वमिन्द्रियाण्यादौ नियम्य भरतर्षभ ।
पाप्मानं प्रजहि ह्येनं ज्ञानविज्ञाननाशनम् ॥४१॥

تَسْمَاتْ تْوَمْ اِنْدْرِیَانْیَادَوْ نِیَمْیَہ بھَرَتَرْشَبھَ
پَاپْمَانَمْ پْرَجَہِہ ہْیینَمْ جْنَانَ۔ وِجْنَانَ۔ نَاشَنَمْ

تَسْمَاتْ : اس لئے ؛ تْوَمْ تو ؛ اِنْدْرِیَانِ : حواس کو ؛ آدَوْ : سب سے پہلے ؛ نِیَمْیَہ : باقاعدہ بناکر ؛ بھَرَت۔رْشَبھَ : اے بھَرتوں کے برگزیدہ ؛ پَاپْمَانَمْ : گناہ کی بڑی علامت ؛ پْرَجَہِہ : دبا دے ؛ ہِہ : یقیناً ؛ اینَمْ : اس ؛ جْنَانَ : علم ؛ وِجْنَانَ : اور پاک روح کے سائنس کا علم ؛ نَاشَنَمْ : تباہ کار۔

ترجمہ

لہٰذا اے ارجن، بھرت کے بہترین سپوت ! سب سے پہلے حواس پر قابو پاکر تو گناہ کے اس تحرّک (ہوس) کو ہلاک کردے جو علم و عرفان کے لئے تباہ کن ہے۔

مفہوم

بھگوان نے ارجن کو شروع ہی سے حواس کو باضابطہ بنانے کی تلقین کی، تاکہ وہ انسان کے سب سے بڑے دشمن، شہوت کو قابو میں کرلے جو کہ عرفانِ خودی اور ذات کے مخصوص علم کی لگن کو ختم کردیتا ہے۔ گیان (جنان) کا مطلب ہے ذات اور غیر ذات کے فرق کا علم۔ یا دوسرے الفاظ میں جسم اور روح کے

سید فرحان نقوی حیدر

درمیان میں امتیاز کا علم جنان روحِ پاک کی ساخت اور پرماتما سے اُس کے رشتے کے مخصوص علم سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ شریمد بھاگوتم میں ایسے بیان کیا گیا ہے (۳۱-۹-۲):-

جنانم پرم گہیم مے ید وجنان سمنوِتم
س رہسیم تد انگم چ گرہان گدتم میا

"ذات کا اور عظیم الشان ذات کا علم مخفی اور بہت پُراسرار ہے۔ لیکن اس علم اور مخصوص عرفان کو اُسی وقت سمجھا جا سکتا ہے جب خود بھگوان اُن کے مختلف پہلوؤں کی تشریح کریں"۔ بھگودگیتا ہمیں ذات کا وہ عام اور خاص علم دیتی ہے۔ جاندار ہستیاں بھگوان کے انفرادی حصے ہیں، اور اس لئے اِن کا صرف ایک ہی کام ہے کہ بھگوان کی خدمت کریں۔ یہ شعور کرشن آگاہی کہلاتا ہے۔ اس لئے شروع زندگی میں ہم کو یہ کرشن آگاہی کا سبق سیکھنا ہے، اس طرح ہم پورے کرشن آگاہ ہو سکتے ہیں اور اُس کے مطابق عمل کر سکتے ہیں۔ ہوس جاندار ہستی کی عشقِ الٰہی کا عکس ہے۔ لیکن اگر کسی نے شروع ہی سے کرشن آگاہی میں تعلیم پالی ہے تو بھگوان سے وہ فطری محبت ہوس میں نہیں بدل سکتی۔ جب عشقِ الٰہی شہوت سے آلودہ ہو جاتا ہے تو اس معمول میں آنا بڑا مشکل ہے۔ تاہم کرشن آگاہی کی قوت اتنی زبردست ہے کہ دیر سے شروع کرنے والا شخص بھی بھگتی سیوا کے باضابطہ اصولوں کی پیروی کرنے سے بھگوان کا عاشق بن سکتا ہے۔ لہٰذا کسی مرحلہ زندگی میں بھی اس کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے کرشن آگاہی یعنی بھگوان کی بھگتی سیوا کے زیرِ اثر حواس کو باضابطہ بنایا جا سکتا ہے اور شہوت کو عشقِ الٰہی میں بدلا جا سکتا ہے جو انسانی زندگی کا بلند ترین مقامِ تکمیل ہے۔

سید فرحان حیدر نقوی

شلوک - ۴۲

इन्द्रियाणि पराण्याहुरिन्द्रियेभ्यः परं मनः ।
मनसस्तु परा बुद्धिर्यो बुद्धेः परतस्तु सः ॥४२॥

اِنْدرِیانڑِ پَرانْیاہُر اِنْدرِییبھیَہ پَرَمْ مَنَہ
مَنَسَسْ تُ پَرا بُدّھِر یو بُدّھیہ پَرَتَسْ تُ سَہ

اِنْدرِیانڑِ : حواس ؛ پَرانڑِ : بڑھیا ؛ آہُہ : کہلاتے ہیں ؛ اِنْدرِییبھیَہ : حواس سے زیادہ ؛ پَرَمْ : بڑھیا ؛ مَنَہ : من ؛ مَنَسَہ : من سے زیادہ ؛ تُ : بھی ؛ پَرا : بڑھیا ؛ بُدّھِہ : عقل ؛ یَہ : جو ؛ بُدّھیہ : عقل سے بھی زیادہ ؛ پَرَتَہ : بڑھیا ؛ تُ : لیکن سَہ : وہ۔

ترجمہ

فعّال حواس بے جان مادے سے بہتر ہیں، قلب حواس سے برتر ہے، عقل قلب سے بھی اعلیٰ تر ہے اور وہ (روح) عقل سے بھی بڑھ کر ہے۔

مفہوم

شہوانی سرگرمیوں کے باہر نکلنے کے راستے حواس ہیں۔ جسم کے اندر شہوت کا ذخیرہ ہے۔ لیکن ہوس کے ذریعے اسے ذریعہ اظہار ملتا ہے۔ اس لئے حواس پورے جسم سے برتر ہیں۔ اعلیٰ شعور یا کرشن آگاہی موجود ہے تو یہ باہر جانے کے راستے استعمال میں نہیں آتے۔ کرشن آگاہ روح براہ راست شخصیت اعظم بھگوان شری کرشن کے ساتھ تعلق پیدا کرتی ہے، اس لئے جسمانی کارگزاریوں

کا نظام جیسے یہاں بیان کیا گیا ہے، آخرکار عظیم پر ماتما پر ختم ہوتا ہے۔ جسمانی عمل کا مطلب ہے، حواس کی کارگزاریاں، مقاصد اور حواس کے بند ہونے کا مطلب ہے تمام جسمانی اعمال کا رُک جانا۔ لیکن چونکہ قلب سرگرم ہے اس لئے جسم اگر خاموش بھی ہے اور آرام کر رہا ہے، تو قلب کام کرتا رہے گا۔ جیسے خواب کی حالت میں ہوتا ہے۔ لیکن قلب سے برتر عقل کا مُصمّم ارادہ ہے اور عقل سے برتر خود پاک روح ہے۔ اس لئے اگر روح براہِ راست بھگوان کے ساتھ مصروف ہے تو فطرتاً تمام ماتحت یعنی عقل، قلب اور حواس اپنے آپ مصروف ہو جائیں گے کتھ اُپنشد میں اسی مضمون کا ایک شلوک ہے، جس میں یہ کہا گیا ہے کہ تسکین نفس کے محسوسات حواس سے بہتر ہیں اور قلب حواس کے محسوسات سے بہتر ہے۔ اس لئے اگر قلب براہ راست بدستور بھگوان کی سیوا میں مصروف ہے تو کوئی امکان نہیں کہ حواس دوسری طرف مصروف ہو جائیں۔ یہ ذہنی رویّہ پہلے ہی بیان کیا جا چکا ہے۔ پَرَم دِرشٹوا نِوَرتتے اگر قلب بھگوان کی ماورائی خدمت میں لگا ہوا ہے تو اِس کا ادنیٰ رجحانات میں مصروف ہونے کا کوئی امکان نہیں کتھ اُپنشد میں روح کو مہان یعنی عظیم کہا گیا ہے۔ اس لئے روح سب سے بالا ہے، یعنی محسوساتِ حواس، حواس، قلب اور عقل سے اس لئے براہِ راست رُوح کی ساخت کو سمجھنا پورے معمّہ کا حل ہے۔ عقل سے روح کی ساخت کو سمجھنا ہے اور تب قلب کو ہمیشہ کرشن آگاہی میں لگانا ہے اس طرح یہ پورا معمّہ حل ہو جاتا ہے۔ نئے روحانیت پرست کو عام طور پر محسوسات سے الگ رہنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ لیکن عقل کے استعمال سے قلب کو مضبوط بنانا ہوگا۔ اگر عقل کے ذریعے شخصیت اعظم بھگوان کے آگے اپنے کو نچھاور کر دینے سے کوئی اپنا قلب کرشن آگاہی میں لگاتا ہے تو خود بخود قلب مضبوط بن جاتا ہے اور پھر اگر حواس سانپوں کی طرح بڑے مضبوط بھی ہوں، تب بھی شکستہ پھنوں والے سانپوں سے زیادہ بااثر نہیں ہوں گے۔ اگرچہ روح! قلب، عقل اور حواس کی بھی مالک ہے پھر بھی

جب تک یہ کرشن آگاہی میں شری کرشن کی سنگت سے مضبوط نہ ہو، اضطراب قلب کے سبب زوال پذیری کا خطرہ موجود ہے۔

شلوک۔۴۳

एवं बुद्धेः परं बुद्ध्वा संस्तभ्यात्मानमात्मना ।
जहि शत्रुं महाबाहो कामरूपं दुरासदम् ॥४३॥

اَیوَم بُدّھیح پَرَم بُدّھوا سَمشتَبھیا تمانم آتمنا
جَہِ شَترُم مَہا۔باہو کام۔رُوپم دُراسَدَم

اَیوَم: اس طرح؛ بُدّھیح: عقل کو؛ پَرَم: بڑھیا؛ بُدّھوا: جاننا؛ سَمشتَبھیہ: توازن سے؛ آتمانم: من؛ آتمنا: جانی بوجھی عقل سے؛ جَہِ: فتح پانا؛ شَترُم: دشمن؛ مَہا۔باہو: وہ مضبوط بازوؤں والے؛ کام۔رُوپم: شہوت کی صورت میں؛ دُراسَدَم: خوفناک۔

ترجمہ

اے قوی بازوؤں والے ارجن! اسطرح اپنے آپ کو مادی حواس قلب اور عقل سے ماورا جانتے ہوئے جانی بوجھی روحانی عقل یعنی کرشن آگاہی سے قلب کو متوازن کرنا چاہیئے اور اس طرح اس غیر مطمئن دشمن کو جو ہوس کے نام سے مصروف کار ہے۔ روحانی طاقت سے مغلوب کرنا چاہیئے۔

مفہوم

بھگود گیتا کا یہ تیسرا باب لاشخصی خلا کو مکمل طور پر مسترد کر کے جاندار ہستی کو یہ علم دیتا ہے کہ وہ شخصیت اعظم بھگوان کا دائمی خدمت گار رہے

اور اس طرح اُسے کرشن آگاہی کی قطعی طور پر ہدایت دیتا ہے۔ مادّی وجود میں رہتے ہوئے ہر کوئی مادّی قدرت کے ذرائع پر غلبہ پانے کی خواہش رکھتا ہے اور ہوس کے رجحانات سے مغلوب ہوجاتا ہے۔ تسلّط جمانے اور تسکین حواس کی خواہش پابند روح کی سب سے بڑی دُشمن ہے۔ لیکن کرشن آگاہی کی طاقت سے ہم مادّی حواس، قلب اور عقل پر قابو پا سکتے ہیں۔ ہمیں ایک دم کام اور اپنے مقررہ فرائض نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ بلکہ متوازن عقل کے ذریعے کرشن آگاہی میں آہستہ آہستہ ترقی کرنے سے وہ ماورائی حیثیت حاصل ہوجاتی ہے جو حواس اور قلب سے بلند تر ہوتی ہے۔ یہ اس باب کا مکمل خلاصہ ہے۔ مادّی وجود کی اس خام منزل پر، لوگ آسنوں کی نام نہاد مشقوں کے ذریعے سے حواس کو قابو میں لانے کی مصنوعی کوششیں اور فلسفیانہ قیاسات روحانی زندگی کی طرف لے جانے میں انسان کی کبھی مدد نہیں کر سکتے۔ اُسے کرشن آگاہی میں بہتر عقل سے تربیت یافتہ ہونا چاہیئے۔

اس طرح بھگود گیتا کے تیسرے باب کے بھگتی ویدانت مفاہیم کا اختتام ہوا جو کرم یوگ یا کرشن آگاہی میں اپنے مقررہ فرائض کو ادا کرنے سے تعلق رکھتے ہیں۔

باب چہارم

ماورائی علم

شلوک-١

श्रीभगवानुवाच
इमं विवस्वते योगं प्रोक्तवानहमव्ययम् ।
विवस्वान्मनवे प्राह मनुरिक्ष्वाकवेऽब्रवीत् ॥१॥

شری۔ بھگوان اُواچ
اِمم وِوَشوَتے یوگم پْرُوکتوان اَہم اَویَیم
وِوَشوان منوے پْراہہ منُر اِکشوا کوے ابرویت

شری بھگوان اُواچ : شخصیت اعظم بھگوان شری کرشن نے کہا؛ اِمم : اس کے؛ وِوَشوَتے : سورج کے دیوتا کو؛ یوگم : انسان اور ذات اعظم کے رشتہ کی سائنس؛ پْرُوکتوان : سکھائی؛ اَہم : میں نے؛ اَویَیم : لافانی؛ وِوَشوان : سورج دیوتا وِوَسوان نے؛ منوے : بنی نوع انسان کے باپ کو (وَیوَشوَت نامی)؛ پراہہ : فرمایا؛

مَنُح: ابوالبشر یعنی انسان کے باپ؛ اِکشواکوے: راجہ اِکشواکو کو؛ اَبرَوِیت: کہا۔

ترجمہ

شخصیت اعظم بھگوان شری کرشن نے کہا، میں نے یوگا یہ لافانی سائنس سورج دیوتا وِوَسوان کو سکھائی تھی اور وِوَسوان نے بنی نوع انسان کے باپ مَنو کو سکھائی اور مَنو نے اس کی اِکشواکو کو تعلیم دی۔

مفہوم

اس شلوک میں ہمیں بھگود گیتا کی تاریخ کا سُراغ زمانہ قدیم سے ملتا ہے۔ جب یہ سورج سیّارے سے شروع ہو کر تمام سیّاروں کے شاہی سلسلے کو دی گئی تھی۔ تمام سیّارے لوگوں کی حفاظت کے لئے ہیں اور اس لئے شاہی فرمان کو شہریوں پر حکومت کے قابل بننے کے لئے اور انہیں ہوس کے مادّی پھندے سے محفوظ رکھنے کے لئے بھگود گیتا کی سائنس کو سمجھنا چاہیئے۔ انسانی زندگی کا شخصیت اعظم والے بھگوان کے ساتھ دائمی رشتہ روحانی علم کی تربیت ہے اور تمام ریاستوں اور تمام سیّاروں کے سربراہوں کو احساس فرض سکھانے کے ساتھ شہریوں کو تعلیم، تہذیب اور بھگتی کا سبق دیتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں، تمام ملکوں اور ریاستوں کے انتظامی سربراہ کرشن کی سائنس کی ترویج کے لئے ہیں تاکہ لوگ اس عظیم سائنس سے فائدہ اُٹھا سکیں اور زندگی کی انسانی صورت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کامیابی کی راہ پر چل سکیں۔

اس عہد میں سورج دیوتا وِوَسوان کے نام سے مشہور ہے۔ سورج کا راجہ جو کہ نظامِ شمسی میں تمام سیّاروں کا مَبداء ہے۔ برہم سمہتیا میں (۵-۵۲) اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

یَچ چکشُر ایشَ سَوِتا سَکل۔ گرہانام راجا سمست سُر۔ مُورتِر اَشیش۔ تیجاح
یَسیاجنیا بھرمتِ سَمبھرتِ۔ کال۔ چکرو گووِندم آدِ۔ پُرشم تم اَہم بھجامِ

برہما جی نے کہا "مجھے شخصیت اعظم والے گووند (شری کرشن) کی عبادت کرنے دو،

جو شخصیت اُونہیں اور جن کے حکم کے تحت تمام سیاروں کا بادشاہ سورج بیشمار طاقت اور حرارت کا خزانہ ہے۔ سورج گویا بھگوان کی آنکھ ہے اور اُس کے حکم کی تعمیل میں اپنے مدار پر رواں ہے۔"

سورج سیاروں کا بادشاہ ہے اور سورج دیوتا (ابھی ووسوان نامی) سورج سیارہ پر حکمرانی کرتا ہے جو گرمی اور روشنی مہیا کرکے دوسرے تمام سیاروں کو کنٹرول کر رہا ہے وہ شری کرشن کی ہدایت پر گردش کر رہا ہے اور بھگوان کرشن نے ابتدا میں بھگودگیتا کی سائنس کے لئے ووسوان کو اپنا پہلا شاگرد بھگودگیتا کی سائنس کے لئے بنایا۔ اس لئے گیتا غیر اہم دینوی عالم کے لئے کوئی قیاس پر مبنی مقالہ نہیں، بلکہ ایک ایسی کتاب ہے جو زمانۂ قدیم سے چلی آرہی ہے۔

مہابھارت میں (شانتی ۳۴۸-۵۱-۵۲) ہم گیتا کی تاریخ کا مندرجہ ذیل سُراغ لگا سکتے ہیں:-

تریتا یُگا دَو چَ تَتو وِوَسوَان مَنوَے دَدَو
مَنش چَ لوکَ بھرتیر تھم سُتا یکشواکوے دَدَو
اِکشواکنا چ کتھتو وْیاپیَہ لوکان اَوستھتح

"تریتایُگ کے شروع میں یہ الہامی (بھگوان کے متعلق) سائنس ووسوان نے منو کو دی۔ ابوالبشر ہونے کے ناطے منو نے یہ سائنس اپنے بیٹے مہاراجہ اکشواکو، اس دھرتی کے راجہ اور رگھو خاندان کے پُرکھا کو دی، جس میں بھگوان رام چندر نے اوتار لیا"۔ اس لئے بھگودگیت انسانی سماج میں مہاراجہ اکشواکو کے وقت سے موجود ہے۔ موجودہ وقت میں ہم کل یُگ کے صرف پانچ ہزار سال سے گذر چکے ہیں۔ جس کا دورانیہ ۴۳۲۰۰۰ سال ہے۔ اس سے پہلے دواپر یُگ تھا۔ (۸۰۰،۰۰۰ سال) اور اُس سے پہلے تریتایُگ (۱۲ لاکھ سال) تھا۔ اس طرح کوئی ۲،۰۰۵،۰۰۰ سال پہلے منو نے بھگودگیت اپنے شاگرد اور بیٹے مہاراجہ اکشواکو، اس

دھرتی کے راجہ کو سُنائی تھی۔ رائج الوقت منو کی عمر کی گنتی کوئی ....,۳۰.. ,۳۰۵ سال تک کی گئی ہے جس میں سے ....,۴۰۰ و ۱۲۰ سال گزر چکے ہیں یہ مانتے ہوئے کہ منو کی پیدائش سے پہلے بھگوان نے گیتا اپنے شاگرد سورج دیوتا وِوسوان کو سُنائی تھی تو ناتمام سا اندازہ ہے کہ گیتا کم سے کم .... ..۴- ۱۲۰ سال پہلے مرتب ہوئی تھی اور انسانی سماج میں یہ ۲۰ لاکھ سال سے موجود ہے۔ بھگوان نے دوبارہ پانچ ہزار سال پہلے ارجن کو سُنایا۔ گیتا کی تاریخ کا خود گیتا کے مطابق اور بتانے والے بھگوان شری کرشن کے بیان کے مطابق یہ ناتمام اندازہ ہے یہ سورج دیوتا وِوسوان کو سُنائی گئی۔ کیونکہ وہ بھی کھشتری ہے اور تمام کھشتریوں کا جو کہ سورج دیوتا کی اولاد ہیں۔ یا سوریہ ونشی کھشتری ہیں اُن کا باپ ہے۔ کیونکہ بھگود گیتا اتنی اچھی ہے جیسے وید شخصیت اعظم والے بھگوان کے تعلیم کرنے کے سبب یہ علم اُپلوُرشیا ہے یعنی مافوق البشر ہے چونکہ ویدک ہدایات جیسی ہیں ویسی ہی قبول کی گئی ہیں۔ بغیر انسانی وضاحت کے اس لئے گیتا کو بھی بغیر دُنیاوی تشریح کے قبول کر لینا چاہیئے۔ دینوی بحثیں کرنے والے گیتا کے بارے میں اپنے طریقے پر قیاس آرائیاں کر سکتے ہیں۔ لیکن وہ گیتا کا اصلی رُوپ نہیں ہے اس لئے بھگود گیتا جیسی ہے شاگردانہ روایت کے سلسلے میں اُسے ویسے ہی قبول کر لینا چاہیئے روایت یہ ہے کہ بھگوان نے یہ سورج دیوتا کو سُنائی، سورج دیوتا نے اپنے بیٹے منو کو سُنائی اور منوُ نے اپنے بیٹے اِکشواکو کو سُنائی۔

شلوک ۔ ۲

एवं परम्पराप्राप्तमिमं राजर्षयो विदुः ।
स कालेनेह महता योगो नष्टः परन्तप ॥२॥

اَیْوَم پَرَمْپَرا۔ پْراپْتَم اِمَم رَاجَرْشَیو وِدُح
سَ کَالینیہَہ مَہتَا یوگو نَشْٹَع پَرَنْتَپ

اَیْوَم : اس طرح؛ پَرَمْپَرا : شاگردانہ روایت کے سلسلے سے؛ پْراپْتَم : حاصل ہوئی؛ اِمَم : یہ سائنس؛ رَاج۔ رِشَیَح : ولی صفت بادشاہوں نے؛ وِدُح : جانا؛ سَح : وہ علم؛ کَالینیہَہ : وقت گزرنے پر؛ اِہَہ : اس دنیا میں؛ مَہتَا : عظیم؛ یوگَح : انسان اور ذاتِ اعظم کے رشتہ کی سائنس؛ نَشْٹَح : بکھرا ہوا؛ پَرَنْتَپ : اے ارجن فاتح دشمنان۔

ترجمہ

اس طرح یہ عظیم سائنس شاگردانہ روایت کے سلسلے کے ذریعے ملی۔ ولی صفت بادشاہوں نے اسے اسی طریقے سے سمجھا۔ لیکن وقت گزرنے پر روایت کا سلسلہ ٹوٹ گیا اور اس لئے یہ سائنس گمشدہ دکھائی دیتی ہے۔

مفہوم

یہ بڑے واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ گیتا ولی صفت بادشاہوں کے لئے مخصوص تھی۔ کیونکہ ان کو اپنے شہریوں پر حکومت کرنے کے لئے اس کے مقاصد کو روبہ عمل لانا ہوتا تھا۔ بھگود گیتا یقیناً کبھی بھی شیطان فطرت اشخاص کے لئے نہیں تھی۔ جو اس کی عظمت کو ضائع کر دیتے جس سے کسی کو فائدہ ہوتا اور اپنے ذاتی اوہام کے مطابق اس کی ہر طرح سے شرحیں کرتے اس طرح بد دیانت شارحوں کی تشریحوں سے اصلی مقصد فوت ہو جاتا۔ اس لئے شاگردانہ روایت در روایت کے سلسلے کو پھر سے قائم کرنے کی ضرورت پڑی۔ پانچ ہزار سال پہلے بھگوان نے خود اس کا سراغ لگایا تھا کہ شاگردانہ روایت در روایت کا سلسلہ ٹوٹ گیا ہے اور اس لئے انھوں نے اعلان کیا کہ گیتا کا مقصد گم ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اِس وقت بھی گیتا کے کتنے

ہی ایڈیشن ہیں (خاص کر انگریزی میں) لیکن تقریباً وہ تمام مُستند روایت در روایت کے مطابق نہیں ہیں مختلف دنیوی عُلما نے بے شمار تبصرے کئے ہیں لیکن تقریباً وہ تمام شری کرشن کو تشخیصیت والے اعظم بھگوان کو برتر قبول نہیں کرتے ہیں، حالانکہ وہ شری کرشن کے الفاظ کا بڑا اچھا کاروبار چلاتے ہیں۔ یہ ذہنیت شیطانی ہے۔ کیونکہ شیطان بھگوان کو نہیں مانتے لیکن البتہ بھگوان کی ملکیت سے لُطف اندوز ہوتے ہیں چونکہ انگریزی میں ایسی گیتا کے ایڈیشن کی بڑی ضرورت ہے جو پرم پرا (شاگردانہ جانشینی) کے سلسلے پر مرتب کی گئی ہو۔ یہاں اس ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بھگود گیتا جو اس طرح قبول کی گئی ہو۔ انسانیت کے لئے ایک نعمت ہے۔ لیکن اگر یہ فلسفیانہ قیاس آرائیوں کا مقالہ سمجھی جاتی ہے تو محض وقت کا ضائع کرنا ہے۔

شلوک۔۳

स एवायं मया तेऽद्य योगः प्रोक्तः पुरातनः ।
भक्तोऽसि मे सखा चेति रहस्यं ह्येतदुत्तमम् ॥३॥

سَ اَیواَیَمْ مَیا تےْ دْیَہ یوْگَہ پْرُوکْتَہ پُراتَنَہ
بھکتو،سِ مےَ سَکھاچیْتِ رَہَسْیَمْ ہْیَیْتَدْ اُتَّمَمْ

سَہ: وہی، اَیوَ: یقیناً؛ اَیَمْ: یہ؛ مَیا: مجھ سے؛ تے: تجھے؛ اَدْیَہ: آج؛ یوگَہ: یوگا کی سائنس؛ پْرُوکْتَہ: بنائی گئی؛ پُراتَنَہ: بہت پُرانی؛ بھکتَہ: بھگت؛ اَسِ: تو ہے؛ مے: میرا؛ سَکھا: دوست؛ چہ: بھی؛ اِتِ: بنا؛ رَہَسْیَمْ: پُراسرار؛

ہہ : یقیناً ؛ اینتَت : یہ ؛ اُتّمم : ماورائی ۔

ترجمہ

ہستی اعلیٰ سے متعلق یہ بڑی قدیم سائنس میں تجھے آج سمجھاتا ہوں کیونکہ تو میرا بھگت بھی ہے اور دوست بھی۔ اس لیے تو اس سائنس کے ماورائی راز کو سمجھ سکتا ہے ۔

مفہوم

انسانوں کی دو قسمیں ہیں۔ بھگت اور شیطان۔ بھگوان نے ارجن کو اس عظیم سائنس کو سیکھنے کا اہل سمجھا۔ کیونکہ وہ ان کے سچے بھگت تھے۔ لیکن شیطان کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ اس پراسرار سائنس کو سمجھ سکے۔ اس علمی خزانے کے بہت سے اڈیشن مختلف زبانوں میں چھپے ہیں۔ بعض اڈیشن بھگتوں کی تشریحات کے ساتھ مرتب کئے گئے ہیں اور بعض منکروں کے۔ بھگتوں کی تشریحات حقیقی ہیں جبکہ منکروں کے تبصرے گمراہ کن ہیں۔ ارجن شری کرشن کو شخصیتِ اعلیٰ قبول کرتے ہیں اور گیتا پر کوئی بھی تبصرہ جو ارجن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے کیا گیا ہو اس عظیم سائنس کے مقصد کی اصلی بھگتی سیوا ہے۔ تاہم شیطان شری کرشن کو "جیسے وہ ہیں" قبول نہیں کرتے۔ اس کے بجائے وہ شری کرشن کے متعلق کچھ قصے گھڑتے ہیں اور قارئین کو شری کرشن کی ہدایات کے راستے سے بھٹکاتے ہیں۔ بھٹکانے والے راستوں کے بارے میں یہ تنبیہہ ضروری ہے کہ ہمیں روایت در روایت کی بناء پر ارجن کی پیروی کرنی چاہیئے۔ اور اس طرح شریمد بھگودگیتا کی عظیم سائنس سے مستفید ہونا چاہیئے۔

شلوک ۔۴

अर्जुन उवाच

अपरं भवतो जन्म परं जन्म विवस्वतः ।
कथमेतद् विजानीयां त्वमादौ प्रोक्तवानिति ॥४॥

اَرجُنَ اُوَاچ
اَپَرَم بھَوَتوہ جَنمَ پَرَم جَنمَ وِوَسوَتَح
کَتھَم ایتَد وِجانیِّیام توَم آدَو پروکتَوان اِتِ

اَرجُنَح اُوَاچ: ارجن نے کہا؛ اَپَرَم: چھوٹے؛ بھَوَتَح: آپ کا؛ جَنمَ: پیدائش؛ پَرَم: بڑے؛ جَنمَ: پیدائش؛ وِوَسوَتَح: سورج دیوتا کا؛ کَتھَم: کیسے؛ ایتَت: یہ؛ وِجانیِّیام: میں سمجھوں؛ توَم: آپ نے؛ آدَو: شروع میں؛ پروکتَوان: تعلیم دی تھی؛ اِتِ: اس طرح۔

ترجمہ

ارجن نے کہا: بلحاظ پیدائش سورج دیوتا وِوسوان، آپ سے بڑے ہیں میں کیسے سمجھوں کہ شروع میں یہ سائنس آپ نے اُنہیں سکھائی۔

مفہوم

ارجن بھگوان کا مُسَلَّم بھگت تھا تو پھر وہ شری کرشن کے الفاظ پر کیسے یقین نہ کرتا؟ واقعہ یہ ہے کہ وہ اپنے لئے دریافت نہیں کر رہا تھا۔ بلکہ اُن کے لئے جو شخصیتِ اعلیٰ بھگوان پر یقین نہیں رکھتے یا شیاطین کے لئے جو یہ خیال پسند نہیں کرتے کہ شری کرشن کو شخصیت اعلیٰ بھگوان تسلیم کرنا چاہیئے۔ ارجن کا یہ سوال اسلئے نہیں کہ وہ خود شخصیتِ اعلیٰ بھگوان یا شری کرشن سے واقف نہ ہو جیسا کہ دسویں باب سے ظاہر ہوگا کہ ارجن کامل طور پر جانتا تھا کہ شری کرشن شخصیتِ اعلیٰ بھگوان ہیں، ہر شے کا سرچشمہ ہیں اور ماورائیت میں حرفِ آخر ہیں یقیناً شری کرشن اس دھرتی پر دیوکی کے بیٹے بن کر بھی نمودار ہوئے۔ شری کرشن کس

طرح وہی شخصیتِ اعلیٰ رکھنے والے بھگوان یعنی ازلی و ابدی شخصیت ہیں، یہ بات معمولی آدمی کے لئے سمجھنا بڑا مشکل ہے۔ لہٰذا اس نقطے کو واضح کرنے کی خاطر ارجن نے شری کرشن سے یہ سوال کیا تاکہ وہ خود مستند طور پر بول سکے شری کرشن کے اسنادِ اعلیٰ کو تمام دُنیا نے تسلیم کیا ہے، صرف موجودہ وقت ہی میں نہیں بلکہ بہت قدیم وقتوں سے! اور چاہے شیاطین اُن کو تسلیم نہ کریں۔ پھر بھی اُنہیں ہر جگہ معتبر اعلیٰ تسلیم کیا گیا ہے، ارجن نے یہ سوال اس لئے کیا کہ جس سے شری کرشن اپنے بارے میں خود بیان کریں بجائے اس کے ہر شیاطین اس کا مطلب توڑ موڑ کر کریں گے، جس کو شیاطین اور اُن کے پیروکار ہی سمجھ سکتے ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ ہر ایک اپنے فائدہ کے لئے شری کرشن کی سائنس کو سمجھے۔ اس لئے جب شری کرشن اپنے متعلق خود بتاتے ہیں، تو یہ تمام دنیاؤں کے لئے نیک فال ہے۔ شیاطین کو شری کرشن کی ایسی تشریحات شاید عجیب لگیں کیونکہ وہ ہمیشہ اپنے زاویۂ نگاہ سے شری کرشن کا مطالعہ کرتے ہیں۔ بھگت شری کرشن کے بیانات کا، جب خود شری کرشن اُنہیں اپنے بارے میں فرماتے ہیں، دِلی استقبال کرتے ہیں۔ بھگت ہمیشہ شری کرشن کے ایسے مستند بیانات کی پرستش کریں گے کیونکہ وہ شری کرشن کے متعلق زیادہ سے زیادہ جاننے کے شائق رہیں۔ ملحد جو شری کرشن کو معمولی انسان سمجھتے ہیں، شاید اس طریقہ سے جان جائیں کہ شری کرشن ما فوق البشر ہیں، کہ وہ سچ۔چت۔آنند۔وِگرہا۔ یعنی آنند اور علم کی ابدی صورت ہیں۔ کہ وہ ماورائی ہیں، اور کہ وہ مادی فطرت کے تسلط سے بالاتر ہیں اور وقت اور فضائے بسیط کے اثر سے بالا ہیں۔

ارجن جیسا شری کرشن کا بھگت بلا شبہ شری کرشن کی ماورائی حیثیت کی غلط فہمی سے بری ہے۔ ارجن کا یہ سوال بھگوان سے پوچھنا، بھگت کی محض ایک کوشش ہے، اُن لوگوں کے ملحدانہ رویے کا مقابلہ کرنے کے لئے جو شری کرشن کو مادی فطرت کے ماتحت ایک معمولی انسان سمجھتے ہیں۔

شلوک-۵

श्रीभगवानुवाच
बहूनि मे व्यतीतानि जन्मानि तव चार्जुन ।
तान्यहं वेद सर्वाणि न त्वं वेत्थ परन्तप ॥५॥

شری بھگوان اُواچ
بہُون مے وِیتیتان جنمانِ توچارجن
تانیہم وید سروانِ نہ توم ویتھ پرنتپ

شری بھگوان اُواچ : شخصیت اعلیٰ بھگوان نے کہا ؛ بہُوْنِ : بہت ؛ مے : میرے ؛ وِیتیتانِ : گزرے ہیں ؛ جنمانِ : جنم ؛ تَو : تمہارے ؛ چ : بھی ؛ ارجُن : اے ارجن ؛ تانِ : ان کو ؛ اہم : میں ؛ وید : جانتا ہوں ؛ سروانِ : سب کو ؛ نَ : نہیں ؛ توَم : تم ؛ ویتھ : جانتا ؛ پرنتپ : اے دشمنوں کو مغلوب کرنے والے۔

ترجمہ

شخصیت اعلیٰ بھگوان نے کہا ! میرے اور تیرے کئی جنم گزر چکے ہیں۔ لیکن اے دشمنوں کو فتح کرنے والے ! میں اُن سب کو جانتا ہوں لیکن تو نہیں جانتا ۔

مفہوم

برہم سمہتیا میں (۵-۳۳) ہمیں بھگوان کے بے شمار اوتاروں کے متعلق معلومات ملتی ہے۔ اُس میں ہے کہ :-

اَدْوَئیتم اچیُتم انادِم اَننت۔ رُوپم

آدْیَمْ پُرانَ - پُرُشَمْ نَوَ - یَوْوَ نَمْ چَ
وَیْدیشُ دُرْلَبھَمْ اَدُرْلَبھَمْ آتْمَ - بھَکْتَوْ
گووِنْدَمْ آدِ - پُرُشَمْ تَمْ اَہَمْ بھَجامِ

"میں شخصیت اعلیٰ بھگوان گووند (شری کرشن) کی عبادت کرتا ہوں جو اوّلین شخصیت، مطلق العنان، معصوم اور بغیر ابتداء کے ہیں۔ حالانکہ وہ لامحدود صورتوں میں پھیلے ہوئے ہیں، لیکن پھر بھی وہی اوّلین، قدیم اور ہمیشہ تازہ دم نوجوان جیسے دکھائی دینے والی شخصیت ہیں۔ ایسی ابدی آنند بھری، سب کچھ جاننے والے بھگوان کی صورتوں کو عام طور پر بہترین ویدک عالم سمجھتے ہیں، لیکن وہ ہمیشہ پاک اور خالص بھگتوں کو دکھائی دیتے ہیں۔

برہما سمہیتا میں یہ بھی بیان ہے (۵-۳۹)

رامادِ - مُوْرْتِشُ کَلا - نِیَمینَ تِشْٹھَن
نانا وَتارَمْ اَکَرُوْدْ بھُوَنیشُ کِنْتُ
کرِشْنَ سْوَیَمْ سَمَبھَوَتْ پَرَمَہْ پُمانْ یوْ
گووِنْدَمْ آدِ - پُرُشَمْ تَمْ اَہَمْ بھَجامِ
اَوَیْدیشُ دُرْلَبھَمْ اَدُرْلَبھَمْ آتْمَ - بھَکْتَوْ تَمْ

"میں شخصیت اعلیٰ بھگوان، گووند کی عبادت کرتا ہوں، جو مختلف اوتاروں جیسے رام، نرسمہا اور بہت سے ما تحت اوتاروں میں بھی ہمیشہ قائم رہے ہیں اور جو کرشن نام سے معروف اوّلین شخصیت ہیں، بذاتِ خود بھی اپنے اصل روپ میں بھی اوتار لیتے ہیں۔

ویدوں میں بھی یہ کہا گیا ہے کہ بھگوان واحد ہوتے ہوئے بھی بیشمار صورتوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ ویدوریہ پتھر کی طرح ہیں جو اپنا رنگ بدلتا ہے، لیکن پھر بھی اس بات کو بھگت ہی سمجھتے ہیں، لیکن صرف ویدوں کے مطالعہ سے یہ بات سمجھی نہیں جاسکتی (ویدیشو دُرلابھم اَدُرلابھم آتما بھگتو) ارجن جیسے بھگت بھگوان کے

رفیق پیہم ہیں، اور جب بھی بھگوان اوتار لیتے ہیں، ساتھی بھگت بھی بھگوان کی مختلف حیثیتوں میں خدمت کرنے کے لئے اوتار لیتے ہیں۔ ارجن۔ ان میں سے ایک بھگت ہیں، اور اس شلوک میں یہ ظاہر ہے کہ کروڑوں سال پہلے جب بھگوان کرشن نے بھگود گیتا سورج دیوتا ووسوان کو سنائی تھی تو ارجن بھی ایک دوسری حیثیت میں موجود تھے۔ لیکن بھگوان اور ارجن کے درمیان یہ فرق ہے کہ بھگوان کو وہ واقعہ یاد ہے لیکن ارجن یاد نہ رکھ سکا۔ جزوی جاندار ہستی اور مالک اعلیٰ بھگوان کے درمیان یہی فرق ہے حالانکہ ارجن کو یہاں اعلیٰ حوصلہ مند بہادر کہہ کر مخاطب کیا گیا ہے جو دشمنوں کو مغلوب کر سکتا ہے، لیکن وہ یہ یاد رکھنے کے قابل نہیں ہے کہ اس پر مختلف پچھلے جنموں میں کیا بیتی۔ لہٰذا جاندار ہستی مادّی لحاظ سے کتنی بھی عظیم کیوں نہ ہو پھر بھی وہ مالک اعلیٰ بھگوان کی برابری کبھی نہیں کر سکتی، جو کوئی بھگوان کا رفیق پیہم ہے یقیناً نجات یافتہ شخص ہے لیکن وہ بھگوان کے برابر نہیں ہو سکتا۔ بھگوان کو برہما سمہتا میں معصوم (اچھوت) بیان کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے کہ وہ کبھی اپنے آپ کو نہیں بھولتے چاہے وہ مادّی تعلق میں بھی ہوں۔ اس لئے بھگوان اور جاندار ہستی تمام پہلوؤں سے کبھی یکساں نہیں ہو سکتے، اگرچہ جاندار ہستی بھی ایسی نجات یافتہ ہو جیسے ارجن۔ حالانکہ ارجن بھگوان کے بھگت ہیں، لیکن وہ بعض اوقات بھگوان کی قدرت کو بھول جاتے ہیں، پھر بھی فضل الٰہی سے بھگت ایکدم بھگوان کی معصوم حیثیت کو سمجھ سکتا ہے، جبکہ غیر بھگت یا شیطان اس ماورائی قدرت کو نہیں سمجھ سکتا۔ نتیجتاً گیتا کی یہ وضاحتیں شیطانی دماغوں کی سمجھ میں نہیں آ سکتیں۔ شری کرشن کو وہ مشاغل یاد ہیں جو انھوں نے کروڑوں سال پہلے کئے تھے لیکن ارجن یاد نہیں کر سکتے، اس امر واقعہ کے باوجود کہ شری کرشن اور ارجن دونوں حقیقت میں ابدی ہیں۔ ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ جاندار ہستی اپنے جسم کے بدلنے کی وجہ سے ہر چند بھول جاتی ہے لیکن بھگوان یاد رکھتے ہیں کیونکہ وہ اپنا سیچ چت۔ آنند جسم نہیں بدلتے۔ وہ اَدویتَ ہیں، جس کا مطلب ہے کہ ان کے جسم میں اور ان میں کوئی فرق نہیں۔

ہر شے اُن سے متعلق ہے۔جب کہ پابند روح اپنے جسم سے مختلف ہے بھگوان کا جسم اور ذات بالکل ایک ہیں اُن کی حیثیت ہمیشہ معمولی جاندار ہستی سے مختلف ہے تب بھی جب وہ مادّی سطح پر اُترتے ہیں۔شیاطین اپنے آپ کو بھگوان کی اس ماورائی حقیقت سے ہم آہنگ نہیں کر سکتے،جس کی بھگوان خود اگلے شلوک میں تشریح کرتے ہیں۔

شلوک۔۶

अजोऽपि सन्नव्ययात्मा भूतानामीश्वरोऽपि सन् ।
प्रकृतिं स्वामधिष्ठाय सम्भवाम्यात्ममायया ॥६॥

اَجوْ، پ سَنّ اَوْیَیاتمَا بھُوتَانَام اِشْوَرُوپ،پ سَنْ
پْرَکْرِتِمْ شْوَامْ اَدھِشْٹھَایَہ سَمبھَوامْیا تْمَ۔ مَایَیَا

اَجَ: نہ پیدا ہونے والا؛ اَپ: اگرچہ؛ سَنْ: ہوتے ہوئے؛ اَوْیَیَہ: لافانی؛ آتْمَا: جسم؛ بھُوتَانَامْ: اُن تمام کا جو پیدا ہوئے؛ اِیْشْوَرَح: مالک اعلیٰ؛ اَپ: اگرچہ؛ سَنْ: ہونے پر۔ پْرَکْرِتِمْ: ماورائی صورت میں؛ شْوَامْ: اپنے؛ اَدھِشْٹھَایَہ: ایسے واقع ہوئے؛ سَمْبھَوَامِ: میں اوتار لیتا ہوں؛ آتْمَ۔مَایَیَا: میری اپنے اندرونی طاقت سے؛

ترجمہ

اگرچہ میں غیر مخلوق ہوں اور میری ماورائی صورت کبھی نہیں بگڑتی، اور اگرچہ میں تمام جاندار ہستیوں کا مالک ہوں، میں پھر بھی ہر یُگ میں اپنی اصلی ماورائی صورت میں ظاہر ہوتا ہوں۔

مفہوم

بھگوان نے اپنی خلقت کی قدرت کے متعلق بتا دیا ہے۔ اگرچہ وہ ایک معمولی انسان کی مانند لگتے ہیں، وہ اپنے ماضی کے بہت سارے جنموں کی ہر چیز یاد رکھتے ہیں، جبکہ عام آدمی یاد نہیں رکھ سکتا کہ چند گھنٹے پہلے اُس نے کیا کیا تھا۔ اگر کسی سے پوچھا جاتا ہے کہ ایک دن پہلے ٹھیک اسی وقت تم کیا کر رہے تھے، تو اس عام آدمی کو فوراً اس کا جواب دینا بڑا مشکل ہوگا۔ اُسے اپنی یادداشت کریدنا پڑے گا یہ یاد کرنے کے لئے کہ وہ ایک دن پہلے ٹھیک اُسی وقت کیا کر رہا تھا۔ پھر بھی، اکثر آدمی بھگوان یا کرشن ہونے کا دعویٰ کرنے کی جرأت کرتے ہیں۔ کسی کو ایسے بے معنی دعوؤں سے گمراہ نہیں ہونا چاہیئے۔ بھگوان اپنی پرکرتی یعنی اپنی صورت کی تشریح کرتے ہیں۔ پرکرتی کا مطلب ہے "قدرت" ساتھ ہی سروپ یعنی "اصلی صورت"۔ بھگوان کہتے ہیں کہ وہ اپنے جسم میں ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ اپنا جسم نہیں بدلتے، جیسے عام جاندار ہستی ایک جسم سے دوسرا جسم بدلتی ہے۔ اس زندگی میں مقیّد روح کا ایک طرح کا جسم ہو سکتا ہے، لیکن آئندہ زندگی میں اُس کا مختلف جسم ہوگا۔ مادی دُنیا میں جاندار ہستی کا کوئی مستقل جسم نہیں ہے بلکہ وہ ایک جسم سے دوسرا جسم بدلتی ہے۔ البتہ بھگوان ایسا نہیں کرتے۔ جب کبھی وہ ظاہر ہوتے ہیں، وہ اُسی اصلی جسم میں اپنی اندرونی طاقت سے ظاہر ہوتے ہیں۔ بالفاظ دیگر شری کرشن اس مادی دُنیا میں اپنی اصلی ابدی صورت میں اپنے دونوں ہاتھوں میں بانسری لئے ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ اُسی ماورائی جسم میں ظاہر ہوتے ہیں اور کائنات کے مالک ہیں پھر بھی یہ دکھائی دیتا ہے کہ وہ معمولی جاندار ہستی کی طرح جنم لیتے ہیں۔ اور اگرچہ ان کا جسم مادّی جسم کی طرح نہیں بگڑتا، پھر بھی یہ دکھائی دیتا ہے کہ بھگوان کرشن بچپن سے لڑکپن اور لڑکپن سے جوانی میں داخل ہوتے ہیں۔ لیکن بڑی حیرانی کی بات ہے کہ وہ جوانی کے بعد کبھی عمر رسیدہ نہیں ہوتے۔ کوروکشیتر کی لڑائی کے وقت اُن کے بہت سے پوتے پڑپوتے تھے، یا دوسرے الفاظ میں، مادّی حساب سے وہ کافی عمر رسیدہ ہو چکے تھے۔ پھر بھی وہ بیس یا پچیس برس کے تازہ دم جوان آدمی کی طرح دِکھائی دیتے تھے۔ ہم شری کرشن کے بڑھاپے کی

تصور کبھی نہیں دیکھتے ہیں کیونکہ وہ ہماری طرح کبھی بوڑھے نہیں ہوتے، حالانکہ وہ تمام کائنات ماضی، حال، مستقبل کے سب سے عمر رسیدہ شخص ہیں۔ نہ ہی ان کا جسم، نہ ہی ان کی عقل کبھی انحطاط پذیر ہوتی ہے۔ یہ واضح ہے کہ مادی دنیا میں ہونے کے باوجود وہ ہی نہ پیدا ہونے والی آنند اور علم کی دائمی صورت ہیں، اپنے ماورائی جسم اور عقل میں غیر متغیر۔ واقعاتی طور پر ان کا ظاہر ہونا اور غائب ہونا سورج کے چڑھنے، گردش کرنے اور پھر نظروں سے اوجھل ہونے کی طرح ہے۔ جب سورج نظر سے اوجھل ہوتا ہے، ہم سوچتے ہیں کہ سورج ڈوب گیا ہے، اور جب سورج ہماری آنکھوں کے سامنے ہوتا ہے، ہم سوچتے ہیں کہ سورج افق پر ہے حالانکہ سورج ہمیشہ اپنی مستقل حیثیت میں ہے، لیکن ہمارے ناقص، ادھورے حواس کی وجہ سے ہم آسمان میں سورج کے نمودار ہونے اور غائب ہونے کا حساب لگاتے ہیں۔ اور کیونکہ بھگوان کرشن کا ظہور اور غائب ہونا معمولی، عام جاندار ہستی سے مکمل طور پر مختلف ہے، اس لئے یہ ظاہر ہے کہ وہ اپنی اندرونی طاقت سے ابدی آنند بھرا علم ہیں، اور مادی قدرت سے آلودہ نہیں۔ وید بھی تصدیق کرتے ہیں کہ شخصیت اعلیٰ رکھنے والے بھگوان پیدا نہیں ہوتے۔ پھر بھی وہ اپنی پیدائش کو رنگارنگ صورتوں میں ظاہر کرتے ہیں۔ ذیلی ویدک تصانیف بھی تصدیق کرتی ہیں کہ اگرچہ بھگوان پیدا ہوتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں، وہ پھر بھی تبدیلی جسم کے بغیر ہیں۔ بھاگوتم میں، وہ اپنی ماں کے سامنے نارائن بن کر چار ہاتھوں اور چھ قسم کی پوری شان و شوکت کی زیبائشوں کے ساتھ ظاہر ہوئے۔ ان کا اصلی ابدی صورت میں ظاہر ہونا جاندار ہستیوں پر ان کا فضل و کرم ہے، تاکہ وہ شخصیت اعلیٰ بھگوان پر پوری پوری توجہ دے سکیں نہ کہ ذہنی بناوٹوں یا تصورات میں الجھ جائیں، جنہیں لاشخصیت پرست یوگی غلطی سے بھگوان کی صورتیں سمجھتے ہیں مایا، یا آتما مایا، وشو کرشن لغت کے مطابقت بھگوان کے فضل و کرم سے متعلق ہیں۔ بھگوان کو اپنے تمام پچھلے ظہور غیب کا شعور ہے، لیکن عام جاندار ہستی جونہی دوسرا جسم لیتی ہے، اپنے گزشتہ

جسم کے متعلق ہر چیز بھول جاتی ہے۔ وہ تمام جاندار ہستیوں کے مالک ہیں کیونکہ وہ حیرت انگیز اور مافوق البشر کام سرانجام دیتے ہیں جب وہ دھرتی پر آتے ہیں۔ اس لئے بھگوان ہمیشہ وہی حقِ مطلق ہیں، اپنی صورت اور ذات کے فرق کے بغیر ہیں یا اُس کی صفت اور جسم کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ اب یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ بھگوان کیوں اِس دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں اور کیوں غائب ہوجاتے ہیں۔ یہ اگلے شلوک میں بیان کیا گیا ہے۔

شلوک۔ ۷

यदा यदा हि धर्मस्य ग्लानिर्भवति भारत ।
अभ्युत्थानमधर्मस्य तदात्मानं सृजाम्यहम् ॥७॥

یَدا یَدا ہِہ دَھرمَسیَہ گلانِر بھوَتِ بھارَت
اَبھیُتّھانَم اَدھرمَسیَہ تَدا تمانَم سِرجامیَہَم

یَدا یَدا: جب بھی اور جہاں بھی؛ ہِہ: یقیناً؛ دَھرمَسیَہ: دین کا؛ گلانِح: اختلافیاں؛ بھوَت: ظاہر ہونا؛ بھارَت: اے بھرت کی اولاد؛ اَبھیُتّھانَم: تسلط؛ اَدھرمَسیَہ: لامذہبیت؛ تَدا: اُس وقت؛ آتمانَم: خود کو؛ سِرجامِ: ظاہر کرتا ہے؛ اَہَم: میں۔

ترجمہ

اے بھرت کی اولاد! جب کبھی اور جہاں کہیں بھی دھرم (دین) کو زوال آتا ہے اور اَدھرم (لامذہبیت) میں بڑا اضافہ ہوتا ہے اُس وقت میں اوتار لیتا ہوں۔

مفہوم

لفظ سٹرجامم اس شلوک میں اہم ہے۔ سٹرجامم تخلیق کے معنوں میں استعمال نہیں ہو سکتا، کیونکہ پچھلے شلوک کے مطابق بھگوان کی صورت یا جسم کی تخلیق نہیں ہوتی، کیونکہ اُن کی تمام صورتیں ہمیشہ وجود میں ہیں لہٰذا سٹرجامم کا مطلب ہے کہ بھگوان اپنے آپ کا جیسے وہ ہیں اظہار کرتے ہیں اگرچہ بھگوان منصوبے کے مطابق ظاہر ہوتے ہیں، یعنی برہما کے ایک دن میں چترتھ یگ میں ساتویں منو کے دواپر یگ کے آخر میں لیکن پھر بھی اُن کا اس اصول پر عمل کرنا لازمی نہیں، کیونکہ وہ اپنی مرضی پر عمل کرنے کے لئے ہر طرح سے آزاد ہیں۔ لہٰذا وہ اُس وقت اپنی مرضی سے ظاہر ہوتے ہیں جب یہاں لادینیت (اَدھرم) میں اضافہ ہوتا ہے اور سچا دھرم تباہ ہو جاتا ہے۔ دھرم کے اُصول ویدوں میں مقرر کئے گئے ہیں اور ویدوں کے قوانین کو پوری طرح عمل میں لانے کے بارے میں کوئی کمی انسان کو بے دین بنا دیتی ہے۔ بھاگوتم میں بیان کیا گیا ہے کہ ایسے اُصول بھگوان کے قانون ہیں۔ صرف بھگوان ہی دھرم کے طریقے کی تخلیق کر سکتے ہیں۔ یہ تسلیم کیا گیا ہے ویدوں کو بھی اصل میں بھگوان نے خود اپنے دل سے برہما کو سُنایا تھا۔ اس لئے دھرم یا دین کے اصول براہ راست شخصیت اعلیٰ بھگوان کے احکامات ہیں (دھرم تو ساکشاد بھگوت پرانیتم) یہ اصول واضح طور پر پوری بھگوت گیتا میں ظاہر کئے گئے ہیں۔ ویدوں کا مقدر ایسے اصولوں کو مالک اعلیٰ کے حکم کے تحت قائم کرنا ہے اور گیتا کے آخر میں بھگوان براہ راست حکم دیتے ہیں کہ دین کا بلند ترین اُصول اپنے آپ کو ان کی نذر کرنا ہے اور کچھ نہیں۔ ویدک اُصول انسان کو پوری طرح اپنے آپ کو ان پر نچھاور کرنا سکھاتے ہیں، اور جب بھی شیاطین ایسے اُصولوں میں مخل ہوتے ہیں تو بھگوان ظاہر ہوتے ہیں۔ بھاگوتم سے ہم سمجھتے ہیں کہ بھگوان بدھ شری کرشنا کے اوتار تھے جو اس وقت ظاہر ہوئے جب مادیت پورے شباب پر تھی اور مادہ پرست ویدوں کے اعتماد کا بہانہ تراش رہے تھے حالانکہ ویدوں میں

خاص مقاصد کے لئے کچھ قوانین اور قواعد جانوروں کی قربانی کے بارے میں ہیں لیکن شیطانی رُجحان کے لوگوں نے پھر بھی جانوروں کی قربانیاں ویدک اُصولوں کے مشورے کے بغیر دیں۔ بھگوان بدھ اس بدعنوانی کو ختم کرنے اور عدم تشدد کے ویدک اصولوں کو قائم کرنے کے لئے ظاہر ہوئے۔ اس لئے بھگوان کے ہر اوتار کا ایک خاص مقصد ہوتا ہے اور وہ تمام مقاصد الہامی کتابوں میں بیان کئے گئے ہیں کسی کو اس وقت تک اوتار نہیں ماننا چاہیئے جب تک الہامی کتابوں میں اُس کا حوالہ نہ ہو۔ یہ سچ نہیں کہ بھگوان صرف بھارت کی دھرتی پر ظاہر ہوتے ہیں وہ اپنے آپ کو کسی جگہ اور ہر جگہ اور جب بھی ظاہر ہونا چاہئیں ظاہر کر سکتے ہیں۔ ہر ایک اوتار میں وہ مذہب کے بارے میں اتنا ہی کہتے ہیں جتنا کہ خاص حالت میں خاص لوگوں کی سمجھ میں آسکتا ہو۔ لیکن مقصد وہی ایک ہے لوگوں کو خدائی شعور کی طرف اور مذہب کے اصولوں کی فرمانبرداری کی طرف لے جانا۔ بعض اوقات وہ بذاتِ خود اوتار لیتے ہیں، اور بعض اوقات وہ صحیح نمائندے کو اپنے بیٹے یا اپنے خدمتگار کی صورت میں بھیجتے ہیں، یا بذاتِ خود بھیس بدل کر آتے ہیں بھگود۔ گیتا کے اُصول ارجن اور اس مطلب کے لئے دوسرے بہت سے سچے لوگوں کو بتائے گئے، کیونکہ وہ دنیا کے دوسرے حصّوں کے معمولی اشخاص کے مقابلے میں بہت ترقی یافتہ تھے۔ دو اور دو چار کے برابر ہوتے ہیں یہ حساب کا اصول ہے یہ ریاضی کی ابتدائی جماعت میں بھی سچ ہے اور اعلیٰ جماعتوں میں بھی۔ بھگوان کے تمام اوتاروں میں اس لئے وہی اصول سکھائے جاتے ہیں۔ لیکن مختلف حالات میں وہ بلند تر اور کم تر دکھائی دیتے ہیں۔ مذہب کے بلند اُصول سماجی زندگی کے چار ضابطوں اور چار درجوں کو قبول کرنے سے شروع ہوتے ہیں، جیسا کہ بعد میں بیان کیا جائے گا۔ اوتاروں کی تبلیغ کا پورا مقصد ہر جگہ کرشن آگاہی کو بیدار کرنا ہے۔ ایسی آگاہی بعض مختلف حالات کے

تحت کبھی ظاہر ہوتی ہے اور کبھی نہیں۔

سید فرحان حیدر نقوی

شلوک۔ ۸

परित्राणाय साधूनां विनाशाय च दुष्कृताम् ।
धर्मसंस्थापनार्थाय सम्भवामि युगे युगे ॥८॥

پَرِترانایَہ سادھونامْ وِناشایَہ چَ دُشکرِتامْ
دھرمَ۔سَمْسْتھاپَناَرتھایَہ سَمْبھَوامِ یُگے یُگے

پَرِترانایَہ: نجات کے لئے؛ سادھونامْ: بھگتوں کی؛ وِناشایَہ: فنا کرنے کے لئے؛ چَ: اور؛ دُشکرِتامْ: بدمعاشوں کو؛ دھرمَ: دین کے اصول کو؛ سَمْسْتھاپَنَ۔اَرتھایَہ: پھر سے قائم کرنے کے لئے؛ سَمْبھَوامِ: میں ظاہر ہوتا ہوں؛ یُگے یُگے: یگ میں۔

ترجمہ

نیکوں کی نجات اور بدوں کو نیست و نابود کرنے کے لئے اور دین کے اصولوں کو پھر سے قائم کرنے کے لئے میں خود ہر یُگ میں اوتار لیتا ہوں۔

مفہوم

بھگود گیتا کے مطابق سادھو (پارسا) کرشن آگاہ شخص ہوتا ہے۔ لامذہب دکھائی دینے والا بھی اگر مکمل طور پر کرشن آگاہ ہو تو اُسے سادھو ہی سمجھا جانا چاہیئے۔ اور 'دُشکرِتام' اُن پر لاگو ہوتا ہے جو کرشن آگاہی کی پرواہ نہیں کرتے۔ ایسے بدیا دُشکرِتام بیوقوف اور کمترین انسان بیان کئے گئے ہیں، چاہے وہ دنیاوی تعلیم سے آراستہ بھی کیوں نہ ہوں، جبکہ دنیاوی تعلیم و تہذیب سے

نابلد ہونے پر بھی جو مکمل طور پر کرشن آگاہی میں مصروف ہیں انھیں سادھو ماننا چاہیئے۔ تو ضروری نہیں کہ بھگوان اُن کو تباہ کرنے کے لیے خود آئیں، جیسے انھوں نے راون اور کنس راکھشوں کو تباہ کیا۔ بھگوان کے بہت سے کارکن ہیں جو راکھشوں کو شکست دینے کے قابل ہیں۔ بھگوان خاص کر اپنے پاک بھگتوں کی تسکین کے لیے اوتار لیتے ہیں، جنہیں ہمیشہ شیاطین تنگ کرتے رہتے ہیں۔ راکھشس بھگت کو تنگ کرتا ہے، چاہے بھگت اُس کا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ اگرچہ پرہلاد مہاراج ہرنیاکیشپو کا بیٹا تھا، پھر بھی اُس کے باپ نے اُس کی بُری عادتوں کے سبب کڑی سزا دی، اگرچہ دیوکی، شری کرشن کی ماں، کنس کی بہن تھی، اُس کو اور اُس کے خاوند واسودیو کو کڑی سزا ملی، محض اس لئے کہ شری کرشن کو اُن کے ہاں پیدا ہونا تھا۔ اس لئے بھگوان کرشن کنس کو مارنے کے بجائے دیوکی کو بچانے کے لئے پیدا ہوئے۔ لیکن دونوں کام ایک ہی وقت میں سر انجام دیئے۔ اس لئے یہاں یہ کہا گیا ہے کہ بھگت کو بچانے کے لیے اور راکھشوں کو شکست دینے کے لئے بھگوان مختلف اوتاروں میں ظاہر ہوتے ہیں۔ کرشن داس، کوی راج، چیتنیہ، چترت امرت میں مندرجہ شلوک (مدھیا ۲۰-۲۶۳-۲۶۴) اوتار کے اصولوں کا خلاصہ بیان کرتے ہیں:۔

سرشٹی۔ ہیتُ یئیہ مُورتِ ئیر پنچے اَوتارے
سیئیہ اِشوَر۔ مُورتِ "اَوَتار" نام دھرے

مَایاتیتَ پَرَ وِیوْمے سَبَار اَوستھانَ
وِشْوے اَوَتارِ دھرے "اَوَتار" نامَ

"اوتار:۔ مادّی مظہر میں ظہور پذیر ہوتے ہیں اور شخصیتِ اعلیٰ بھگوان کی مخصوص صورت دُنیا میں اوتار کہلاتے ہیں یہ عرش بریں پر رہتے ہیں اور مادّی تخلیق میں ظاہر ہونے پر بھی انہیں اوتار کہتے ہیں۔

مختلف قسم کے اوتار ہوتے ہیں جیسے پُرُش اَوَتار، گُنا وَتار، لیلا وَتار،
شَکتیا وَیش اَوَتار، منوَنتر، اور یُگاوَتار۔ یہ اوتار کائنات کے کونے کونے میں منصوبے

کے مطابق ظاہر ہوتے ہیں۔ لیکن بھگوان شری کرشن تو سب اوتاروں کے سرچشمہ (اوتاری)
یعنی مالکِ اوّل ہیں بھگوان شری کرشن سچّے بھگتوں کی پریشانیوں کو کم
کرنے کے لئے خاص مقصد سے ظاہر ہوتے ہیں، جو بڑی بیتابی سے اُنہیں
اُن کے برندابن کی تفریحات میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس لئے کرشن اوتار کا مقصدِ
اعلیٰ اپنے سچے بھگتوں کو تسلی دینا ہے۔ بھگوان کہتے ہیں کہ وہ ہر یُگ میں اوتار
لیتے ہیں۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کل یُگ میں بھی اُوتار لیتے ہیں۔ جیسے
شریمد بھاگوتم میں بیان کیا گیا ہے، کُلی یُگ کا اوتار شری چیتنیہ مہاپربھُو ہیں،
جنہوں نے پورے بھارت میں سنکیرتن تحریک (اکٹھے ہو کر بھگوان کے مُبارک نام کو
الاپنا) کے ذریعے کرشن کی بندگی اور کرشن آگاہی کو پھیلا دیا ہے۔
اُنھوں نے پیش گوئی کی تھی کہ سنکیرتن کا یہ کلچر دُنیا کے گاؤں گاؤں،
شہر شہر میں پھیل جائے گا۔ شری چیتنیہ مہاپربھو کو شخصیتِ اعلیٰ
بھگوان شری کرشن کا اوتار، اُپنیشد، مہابھارت اور بھاگوتم، شاستروں کے
خفیہ حصّوں میں بیان کیا گیا ہے لیکن براہِ راست نہیں، بھگوان کرشن کے
بھکت چیتنیہ مہاپربھو کی سنکیرتن تحریک کے بہت زیادہ گرویدہ ہیں۔ بھگوان کے
یہ اوتار مردوں کو مارتے نہیں بلکہ بے وجہ کرم سے اُنھیں بخش دیتے ہیں۔

شلوک-۹

जन्म कर्म च मे दिव्यमेवं यो वेत्ति तत्त्वतः ।
त्यक्त्वा देहं पुनर्जन्म नैति मामेति सोऽर्जुन ॥९॥

جَنْمَ کَرْمَ چَ مے دِوْیَمْ
اَیْوَمْ یو وَیْتِّ تَتّوَتَح
تْیَکْتْوَا دیہَمْ پُنَرْ جَنْمَ
نَیْتِ مَامْ اَیْتِ سُوْ ارْجُنَ

جَنْمَ: پیدائش، کَرْمَ: عمل، چَ: اور، مے: میرے، دِوْیَمْ: ماورائی، اَیْوَمْ: اس طرح، یَح: جو کوئی، وَیْتِّ: جانتا ہے، تَتّوَتَح: حقیقت میں، تْیَکْتْوَا: چھوڑ کر، دیہَمْ: اس جسم کو، پُنَح: پھر، جَنْمَ: جنم، نَ: کبھی نہیں، اَیْتِ: جنتا ہے، مَامْ: مجھے ہی، اَیْتِ: پاتا ہے، سَح: وہ، اَرْجُنَ: اے ارجن۔

ترجمہ

جو میرے ظہور اور میرے کرم (عمل) کی ماورائی حقیقت کو سمجھ لیتا ہے، وہ جسم چھوڑنے پر آئندہ اس مادی دُنیا میں جنم نہیں لیتا، بلکہ اے ارجُن! وہ میرے ابدی مسکن کو پالیتا ہے۔

مفہوم

بھگوان کا اپنے ابدی قیام گاہ سے ظاہر ہونا پہلے ہی چھٹے شلوک میں بیان کیا جاچکا ہے۔ جو شخصیت اعلیٰ بھگوان کی حقیقت کو سمجھ سکتا ہے وہ پہلے ہی مادّی پھندے سے آزاد ہوچکا ہے، اور اس لئے وہ موجودہ مادّی جسم کو چھوڑنے کے فوراً بعد عرش بریں میں واپس آجاتا ہے۔ جاندار ہستی کے مادّی پھندوں سے نجات اتنی آسان نہیں ہے۔ لاشخصیت پرست اور یوگی انتہائی سعوبتوں سے گزر کر اور بہت سے جنموں کے بعد ہی نجات پاتے ہیں تب بھی جو نجات وہ حاصل کرتے ہیں یعنی بھگوان کی لاشخصی برہم جیوتی میں سما جانا وہ صرف جُزوی ہے، اور اس مادّی دنیا میں واپس آنے کا امکان رہتا ہے لیکن بھگت، بھگوان کے اشغال کی ماورائی حقیقت کو سمجھ لینے سے اس جسم کے ختم ہونے کے بعد بھگوان کے مسکن کو پالیتا ہے اور اس مادّی دنیا میں واپس آنے کا اندیشہ نہیں۔ برہم

سمہتیا میں (۳۳ - ۵) یہ بیان کیا گیا ہے کہ بھگوان کی بے شمار صورتیں اور اوتار ہیں : اَدْوَئِیتَم اَچیُتَم اَنادِم اَننتَ رُوپَم - اگرچہ بھگوان کی کئی ماورائی صورتیں ہیں مگر وہ پھر بھی ایک اور وہی اعلیٰ ترین شخصیت والے بھگوان ہیں۔ یہ حقیقت یقین کامل سے ہی سمجھنی ہوگی، حالانکہ دنیاوی عالم اور نظری فلسفوں کے لئے یہ ناقابل فہم ہے۔ جیسے ویدوں میں بیان ہے (پُرُش - بودھنی اُپنشد):

اَیکو دیوو نِتیہ - لیلا نُرکتو بھکتَ - وَیاپی ہرِدی اَنتر - آتما

"شخصیتِ اعلیٰ والے بھگوان کئی ماورائی صورتوں میں اپنے سچے بھگتوں کے ساتھ ابداً منسلک ہیں۔" اس ویدک بیان کی گیتا کے اس شلوک میں بھگوان نے خود تصدیق کی ہے۔ جو اس سچائی کو ویدوں کے بیان اور شخصیت اعلیٰ والے بھگوان کے ثبوت کی بنا پر قبول کرتا ہے اور جو فلسفیانہ قیاس آرائیوں میں وقت ضائع نہیں کرتا نجات کا بلند ترین مقام تکمیل کو حاصل کر لیتا ہے۔ اس سچ کو محض اعتقاد سے قبول کرنے پر انسان بلاشبہ نجات پا سکتا ہے۔ ویدک بیان تت توَم اَسِ، اسی کا حقیقی مفہوم ہے۔ جو بھگوان شری کرشن کو بزرگ ذات سمجھتا ہے یا بھگوان کو کہتا ہے "آپ وہی پرم برہمن شخصیت اعلیٰ ہیں" وہ یقیناً فوراً نجات پا لیتا ہے اور نتیجتاً اس کا بھگوان کی ماورائی سنگت میں داخل ہونا یقینی ہوتا ہے دوسرے الفاظ میں بھگوان کا ایسا اطاعت شعار بھگت مکمل ہو جاتا ہے اور مندرجہ ذیل ویدک دعویٰ میں بھی اس کی تصدیق کی گئی ہے:

تَم ایوَ وِدِتوا اَتی مرِتیُم ایتِ نانیہ پنتھا وِدیَتے، اَینایہ

"انسان محض شخصیتِ اعلیٰ بھگوان کو سمجھ لینے سے پیدائش اور موت سے نجات کا کامل مقام پا سکتا ہے اور اس تکمیل کو حاصل کرنے کا دوسرا کوئی راستہ نہیں ہے" مطلب ہے کہ جو بھگوان کرشن کو شخصیتِ اعلیٰ بھگوان نہیں سمجھتا وہ یقیناً جہالت کے گُن میں ہے۔ نتیجتاً شہد کی بوتل کو باہر سے چاٹنے کی مانند دنیوی علم کی بنیاد پر بھگود گیتا کی من مانی تشریح کرنے سے نجات نہیں مل سکتی۔ یہ ممکن ہے کہ نظری

فلسفی مادی دنیا میں انتہائی اہم مقام حاصل کرلیں لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ نجات کے مستحق بھی ہو جائیں۔ ایسے مغرور دنیاوی فاضل کو بھگوان کے بھگت کی بے وجہ کرم کا انتظار کرنا ہوگا۔ انسان کو اس لئے اعتماد اور علم کے ساتھ کرشن شعور میں ترقی کرنی چاہیئے اور اس طرح تکمیل حاصل کرنی چاہیئے۔

شلوک۔۱۰

वीतरागभयक्रोधा मन्मया मामुपाश्रिताः ।
बहवो ज्ञानतपसा पूता मद्भावमागताः ॥१०॥

وِیت۔راگ۔بھیہ۔کرُودھا مَن۔مَیا مَام اُپاشرِتاح
بَہوو جنَانَ تپَسا پُوتا مَد۔بھاوَم آگتاح

وِیت: آزاد ہوکر؛ راگ: وابستگی؛ بھیہ: ڈر؛ کرُودھاح: اور غصہ سے؛ مَت۔مَیا: پوری طرح مجھ میں؛ مَام: مجھ میں؛ اُپاشرِتاح: پوری طرح قائم ہوکر؛ بَہوَح: بہت سے؛ جنَانَ: علم کی؛ تپَسا: سخت ریاضت سے؛ پُوتاح: پاک ہوئے؛ مَت۔بھاوَم: میرے لئے ماورائی محبت؛ آگتاح: حاصل کرلی۔

ترجمہ

لگاؤ، خوف اور غصہ سے آزاد ہوکر، پوری طرح محو ہوکر اور مجھ میں پناہ لے کر بہت سے لوگ ماضی میں مجھے سمجھنے سے پاک ہوئے اور اس طرح ان سب نے میرے لئے ماورائی محبت پائی۔

مفہوم

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ عظیم ترین حق مطلق کی شخصی حقیقت کو سمجھنا اُس شخص کے لئے بڑا کٹھن ہے جو مادیت سے متاثر ہے۔ عام طور پر لوگ جو زندگی کے جسمانی تصور سے وابستہ ہیں وہ مادیت میں اس قدر ڈوبے ہوئے ہیں کہ اُن کے لئے یہ سمجھنا تقریباً ناممکن ہے کہ ہستی اعلیٰ شخص کیسے ہو سکتا ہے۔ ایسے مادہ پرست تصور بھی نہیں کر سکتے کہ ایک ایسا ماورائی جسم بھی ہے جو لافانی علم اور دائمی طور پر آنند سے بھرا ہوا ہے۔ چونکہ مادّی جسم فانی، پُر جہالت اور تمام تر تکلیف دہ ہے اس لئے جب عام لوگوں کو بھگوان کی شخصی صورت کی معلومات دی جاتی ہے تو وہ اُسے بھی اپنے ذہن میں ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ ایسے مادہ پرست لوگوں کے لئے دیوہیکل مادی ظہور کی صورت ہی وجودِ اعلیٰ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ہستی اعلیٰ کو لاشخصی خیال کرتے ہیں۔ اِس کے علاوہ وہ مادیت میں اس قدر مستغرق ہوتے ہیں کہ یہ تصوّر کے مادّی سے نجات پانے کے بعد بھی روح کی انفرادیت قائم رہتی ہے اِنہیں خوفزدہ کر دیتا ہے۔ جب ان کو بتایا جاتا ہے کہ روحانی زندگی بھی منفرد اور شخصی ہے تو دوبارہ شخص بننے سے انھیں ڈر لگتا ہے اس لئے وہ قدرتی طور پر لاشخصی عدم میں ایک طرح سے سما جانے کو ترجیح دیتے ہیں۔ عام طور پر وہ جاندار ہستیوں کو سمندروں کے بلبلوں سے تشبیہہ دیتے ہیں جو سمندر میں سما جاتے ہیں۔ ان کے خیال میں یہ روحانی وجود کی بلند ترین تکمیل ہے جو انفرادی شخصیت کے بغیر حاصل کی جا سکتی ہے۔ بلکہ حقیقت میں جو روحانی وجود کے کامل علم سے بے بہرہ ہے۔ یہ زندگی کا ایک قسم کا خوفناک مقام ہے۔ مزید براں بہت سے ایسے اشخاص ہیں جو روحانی ہستی کو بالکل نہیں سمجھ سکتے۔ فلسفیانہ قیاسات کی مختلف قسموں کے نظریات اور تردید سے پریشان ہو کر وہ بیزار یا خفا

ہو جاتے ہیں اور بیوقوفی سے نتیجہ اخذ کر لیتے ہیں کہ کوئی علّتِ اعلیٰ نہیں ہے اور بالآخر سب کچھ عدم ہی ہے۔ ایسے لوگ مریضانہ حالت میں مبتلا ہیں کچھ لوگ مادیت سے وابستہ ہیں اور اس لئے روحانی زندگی کی طرف توجہ نہیں دیتے اور کچھ روحانی حق کے مطلق میں سما جانا چاہتے ہیں اور کچھ مایوس ہو کر ہر طرح کی روحانی قیاس آرائی سے خفا ہو کر کسی بات پر بھی یقین نہیں رکھتے۔ موخرالذکر نوع انسان کسی نہ کسی قسم کی نشہ کی آڑ لے لیتے ہیں اور اُن کے فریبِ نظر کو بعض اوقات روحانی دیدار مان لیا جاتا ہے۔ ہمیں مادّی زندگی سے وابستگی کے تین مراحل سے چھٹکارا دلانا ہے یعنی روحانی زندگی سے لاپرواہی، روحانی شخصی انسانیت سے خوف اور عدم کے تصوّر سے پیدا ہونے والی زندگی کی مایوسی۔ زندگی کے مادّی تصوّر کے اِن تینوں مراحل سے چھٹکارا پانے کے لئے ہمیں سچے روحانی گرو کی رہنمائی میں بھگوان کی مکمل پناہ لے کر بھگتی بھری زندگی کے ضابطوں اور منضبط اصولوں کی پیروی کرنی ہوگی۔ بھگتی بھری زندگی کا آخری مقام "بھاؤ یا بھگوان کی ماورائی محبت" کہلاتا ہے۔ بھگتی رس امرت سندھو (۱۔۴۔ ۱۵۔ ۱۶) یعنی بھگتی سیوا کی سائنس کے مطابق:

آدَو شرَدّھا تَتَہ سادھو سنگو، تھ بھجنَ — کریا
تَتو، نرتھ نِورتیہ سیات تتو نشٹھا رُچِس تتہ
اتھا سکتِس تتو بھاوَس تتہ پریما بھیُدَنچَت
سادھکا نام ایم پریمنہ پرادُر بھاوے بھوِتّ کرمہ

شروع میں انسان کو عرفانِ خودی کی ابتدائی خواہش ضرور کرنی چاہیئے۔ یہ خواہش اس کو ان اشخاص کے ساتھ جو روحانی طور پر بلند ہیں، سنگت کرنے پر آمادہ کرے گی۔ اگلے مقام پر انسان روحانی گرو کی باضابطہ شاگردی اختیار کرتا ہے اور اُس کی ہدایت کے تحت نیا بھگت، بھگتی سیوا کا سلسلہ شروع کرتا ہے۔ روحانی اُستاد کی رہنمائی میں بھگتی سیوا کو عمل میں لانے سے انسان تمام مادّی وابستگی سے آزاد ہو جاتا

ہے، عرفانِ خودی میں پختگی پاتا ہے اور مطلق شخصیت بھگوان شری کرشن کے متعلق سننے کا مزہ لیتا ہے یہ ذوق (مزا) اِسے مزید کرشن شعور سے وابستہ کرتا ہے یہ اِرتقار کا بہاؤ ہے جو بھگوان کی ماورائی محبت کا ابتدائی مقام ہے بھگوان کا اصلی پیار "پریم" کہلاتا ہے یعنی زندگی کا بلند ترین مقامِ تکمیل۔ پریمی بھگت بھگوان کی ماورائی بھگتی خدمت میں لگاتار مصروف رہتا ہے۔ اس طرح اصلی روحانی گرو کی رہنمائی میں بھگتی سیوا کی بتدریج پابندی سے انسان تمام مادّی تعلق سے اپنی منفرد روحانی شخصیت کے ڈر اور مایوسیوں سے جس کا نتیجہ فلسفہ عدم ہے آزاد ہو کر بلند ترین مقام حاصل کر سکتا ہے۔ تب آخر کار انسان بھگوان کے مسکن کو پا سکتا ہے۔

شلوک-۱۱

ये यथा मां प्रपद्यन्ते तांस्तथैव भजाम्यहम् ।
मम वर्त्मानुवर्तन्ते मनुष्याः पार्थ सर्वशः ॥११॥

یے یتھا مام پرپدینتے تامس تتھیو بھجامیہم
مم ورتمانو ورتنتے منشیاع پارتھ سروشح

یے : وہ سب؛ یتھا : جیسے؛ مام : مجھے؛ پرپدینتے : نچھاور کرتا ہے؛ تان : انہیں؛ یتھا : ویسے؛ ایو : یقیناً؛ بھجامی : صلہ دیتا ہوں؛ اہم : میں؛ مم : میرے؛ ورتم : راستہ کی؛ انو ورتنتے : پیروی؛ منشیاح : سب لوگ؛ پارتھ : اے پارتھا کے بیٹے؛ سروشح : ہر طرح سے۔

ترجمہ

جس طرح لوگ میرا سہارا لیتے ہیں، اُسی طرح میں اُن کو جزا دیتا ہوں۔ اے پارتھ کے بیٹے سب لوگ ہر طرح سے میرے ہی راستے کے مُسافر ہیں ۔

مفہوم

شری کرشن کے مختلف پہلوؤں میں انسان اِنہی کو تلاش کرتا ہے۔ لاشخصی برہم جیوتی اور ایٹم سمیت ہر شئے میں موجود پرماتما کی شکل میں شخصیت اعلیٰ بھگوان شری کرشن کا محض جزوی احساس ہوتا ہے۔لیکن شری کرشن کا پورا عرفان صرف اُن کے سچے بھگتوں کو ملتا ہے۔پس شری کرشن ہر کسی کے عرفان کا مقصود ہیں۔ اور اس طرح ہر کوئی اپنی خواہش کے مطابق اُنہیں پانے کے لئے کوشاں ہے ۔ ماورائی دنیا میں بھی شری کرشن اپنے سچے بھگتوں کے ساتھ مبادلہ کرتے ہیں۔ کوئی بھگت شری کرشن کو مالک کی طرح چاہ سکتا ہے تو کوئی اُنہیں دوست کی طرح اور کوئی اُنہیں بیٹے کی طرح اور پھر کوئی عاشق کی طرح اُن سے محبت کرسکتا ہے۔شری کرشن تمام بھگتوں کو ان کی محبت کی شدّت کے مطابق صلہ دیتے ہیں۔ مادّی دنیا میں احساسات کے وہی تبادلے ہیں۔ان احساسات کا مختلف قسم کے عابدوں کے ساتھ بھگوان سے تبادلہ ہوتا ہے۔ سچے بھگت یہاں اور عرش بریں دونوں میں بھگوان کے ساتھ ذاتی محبت رکھتے ہیں اور ان کو ذاتی محبت کا موقع ملتا ہے اور اس طرح ان کی پیار بھری خدمت میں ماورائی آنند حاصل کرتے ہیں۔اور ان کے لئے جو لاشخصیت پرست ہیں اور جو جاندار ہستی کو انفرادیت کو مٹا کر روحانی خودکشی کرنا چاہتے ہیں۔شری کرشن اپنے نور میں اُنہیں جذب کرکے ان کی بھی مدد کرتے ہیں۔ ایسے لاشخصیت پرست بھگوان کی ابدی، آنند بھری شخصیت کو قبول کرنے کے لئے راضی نہیں ہوتے۔ نتیجتاً اپنی انفرادیت کو ختم کرکے وہ بھگوان کی ماورائی ذاتی خدمت کا آنند نہیں لے سکتے۔اُن میں سے کچھ جو لاشخصی ہستی میں پختگی سے قائم نہیں ہیں وہ اپنی خوابیدہ خواہشات کی نمائش اور عمل

کے لئے اس مادّی کائنات میں واپس آجاتے ہیں۔ اُنہیں روحانی سیاروں میں داخل نہیں ہونے دیا جاتا۔ لیکن اُنہیں مادّی سیاروں میں کام کرنے کا پھر موقع دیا جاتا ہے۔ نتائج کے خواہشمند لوگوں کو بھگوان اُن کے مقررہ فرائض بحیثیت یجنیشور خواہش کے مطابق صلہ عطا فرماتے ہیں اور جو یوگی معجزات کی تلاش میں ہیں اُنہیں ایسی طاقتیں عطا کی جاتی ہیں۔ دوسرے الفاظ میں کامیابی کے لئے ہر کوئی صرف اپنے کرموں پر انحصار رکھتا ہے اور تمام قسم کے روحانی طریقے اُسی راہ پر کامیابی کے محض مختلف منازل ہیں۔ اس لئے جب تک کوئی کرشن شعور کی بلند ترین تکمیل تک نہیں پہنچتا تب تک تمام کوششیں ادھوری رہ جاتی ہیں، جیسے کہ شریمد بھاگوتم میں بیان کیا گیا ہے (۲-۳-۱۰)

اَکامَہ سَروَ- کامو وا موکش- کام اُدار- دِھیح
تیوریڼ بھکتِ- یوگینَ یجیتَ پُرُشم پرم

چاہے کسی کو خواہش نہیں ہے (بھگتوں کی حالت) یا تمام مفید نتائج کا خواہش مند ہے، یا نجات کی تلاش میں ہے، اُسے کوششوں میں تمام تکمیل کے لئے شخصیت اعلیٰ بھگوان کی عبادت کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے، جو کرشن آگہی میں عروج پائے گی۔

شلوک-۱۲

काङ्‌क्षन्तः कर्मणां सिद्धि यजन्त इह देवताः ।
क्षिप्रं हि मानुषे लोके सिद्धिर्भवति कर्मजा ॥१२॥

کانکشنتح کرمنام سِدھِم یجنتَ اِہہ دیوتاح
کِشپرَم ہِہ مانُشے لوکے سِدھِربھوتِ کرمَ- جا

کانکشنتح : خواہش کرتے ہوئے ، کرما ٹام : پھلدار سرگرمیوں کی ؛ سدھم : تکمیل ، یجنتے : وہ قربانیوں سے پرستش کرتے ہیں ؛ اہہ : مادّی دنیا میں ؛ دیوتاح : دیوتاؤں کی ؛ کشپرم : بہت جلدی ؛ ہہ : یقیناً ؛ مانشے : انسانی سماج میں ؛ لوکے : اس دنیا میں ؛ سدھرح :- کامیابی ؛ بھوت : ہوتی ہے ؛ کرم - جا : پھلدار کام۔

ترجمہ

اس دنیا کے لوگ مفید عمال کے ذریعے کامیابی کے خواہش مند ہیں، اس لئے وہ دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں۔ بلاشبہ انہیں اپنے اعمال کا اسی دنیا میں فی الفور پھل ملتا ہے۔

مفہوم

اس دنیا کے دیوتاؤں سے متعلق بڑا غلط تصور ہے اور کم عقل لوگ اگرچہ اپنے آپ کو بڑا عالم تصور کرتے ہیں، ان دیوتاؤں کو پرمیشور کی مختلف صورتیں تصور کرتے ہیں حقیقت میں دیوتا بھگوان کی مختلف صورتیں نہیں ہیں، بلکہ وہ بھگوان کے مختلف اجزا ہیں۔ مالک ایک ہے مگر اس کے حصے بہت ہیں۔ وید کہتے ہیں۔ نتیو نتیانام۔ خدا ایک ہے ایشورح پرمح کرشنح خدائے برتر ایک یعنی شری کرشن اور دیوتاؤں کو اس دنیا کا انتظام کرنے کے لئے مختلف طاقتیں بخشی گئیں ہیں۔ یہ تمام دیوتا جاندار ہستیاں ہیں (نتیانام) جنہیں مختلف درجوں کی مادّی طاقتیں بخشی گئیں ہیں۔ وہ خدائے برتر یعنی نارائن، وشنو، یا شری کرشن کے برابر نہیں ہو سکتے جو کوئی بھگوان اور دیوتاؤں کو اسی سطح پر خیال کرتا ہے اسے منکر کہہ کر پکارا جاتا ہے یا پاشنڈی۔ برہما اور شیو جیسے بڑے بڑے دیوتا بھی رب الارباب کی ہمسری نہیں کر سکتے۔ حقیقت میں برہما اور شیو جیسے دیوتا بھگوان کی عبادت کرتے ہیں۔ جیسے (شو - ورنچ - منتم) لیکن بڑی عجیب بات یہ ہے کہ ایسے بہت سارے انسانی رہنما ہیں جن کی بیوقوف لوگ شباہت و تشبیہ

کی غلط فہمی کے باعث پرستش کرتے ہیں اِہَہ دَیْوَتَاح کا مطلب ہے اس مادّی دُنیا کا طاقتور اِنسان یا دیوتا۔ لیکن نارائن، وِشنو، یا شری کرشن، شخصیتِ اعظم بھگوان، اس دُنیا سے تعلق نہیں رکھتے۔ وہ تخلیق بالا یا ماورا ہیں۔ لاشخصیت پرستوں کے سربراہ شری پاد شنکر آچاریہ نے بھی مانا ہے کہ نارائن یا شری کرشن مادّی تخلیق سے بالا ہیں۔ تاہم بیوقوف لوگ (ہرت۔ جنانَ) دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ ایک دم پھل چاہتے ہیں۔ اُنھیں پھل ملتا ہے، لیکن وہ نہیں جانتے کہ اس طرح حاصل ہونے والا فائدہ عارضی ہوتا ہے اور کم عقل لوگوں کے لئے ہوتا ہے۔ عقل مند شخص کرشن شعور میں رہتا ہے اور اُسے فوری عارضی فائدے کے لئے معمولی سے دیوتاؤں کی عبادت کرنے کی ضرورت نہیں۔ اِس مادّی دنیا کے دیوتا اور ساتھ ہی اُن کے پُجاری اِس مادّی دنیا کے نابود ہونے کے ساتھ ہی غائب ہو جائیں گے۔ دیوتاؤں کی عنایتیں مادّی اور عارضی ہیں۔ یہ مادّی دنیائیں اور اُن کے باشندے، دیوتا اور اُن کے پجاری سمیت کائناتی سمندر میں بُلبُلے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ البتہ دنیا میں اِنسانی سماج عارضی اشیاء جیسے زمین، خاندان اور پُر لطف سازوسامان کے مادّی تموّل کے لئے پاگل ہے۔ ایسی عارضی چیزوں کو حاصل کرنے کے لئے لوگ دیوتاؤں کی یا انسانی سماج میں طاقتور لوگوں کی پرستش کرتے ہیں۔ اگر سیاسی قائد کی پوجا کرنے سے آدمی کو حکومت میں کوئی وزارت مل جاتی ہے تو وہ خیال کرتا ہے کہ اُس کو بڑا عطیہ مل گیا۔ عارضی طریقے سے حاصل کرنے کی غرض سے وہ سب اس لئے نام نہاد لیڈروں یا اربابِ دولت کو سجدے کر رہے ہیں اور بے شک وہ ایسی چیزیں حاصل کر لیتے ہیں۔ ایسے بیوقوف لوگ مادّی ہستی کی مُشکلوں کے مستقل حل کے لئے کرشن آگاہی میں دلچسپی نہیں رکھتے۔ وہ تمام نفسیاتی خوشی کے مشتاق ہیں اور نفسانی خوشی کے لئے تھوڑی سی سہولت پانے کو وہ طاقتور جاندار ہستیوں کی پوجا کی طرف جو دیوتاؤں کے نام سے مشہور ہیں کھینچ جاتے ہیں۔ یہ شلوک ظاہر کرتا ہے کہ جو لوگ شاذو نادر ہی کرشن شعور میں دلچسپی رکھتے

ہیں وہ مادّی لطف اندوزی میں دلچسپی لیتے ہیں اور اس لئے وہ کسی طاقتور جاندار ہستی کی پرستش کرتے ہیں ۔

شلوک ۔۱۳

चातुर्वर्न्यं मया सृष्टं गुणकर्मविभागशः ।
तस्य कर्तारमपि मां विद्ध्यकर्तारमव्ययम् ॥१३॥

چاتُر۔ ورنیم مَیا سِرشٹم گُنَ۔ کرم۔ وِبھاگشَ
تَسْیہ کَرتارَم اَپِ مَام وِدّھیکرتارَم اَوْیَیم

چاتُر۔ وَرنیم : انسانی سماج کے چار درجے ؛ مَیا : مجھ سے ؛ سِرشٹم : بنائے گئے ہیں ؛ گُنَ : صفت ؛ کرم : اور کام ؛ وِبھاگشَ : درجوں کے مطابق ؛ تَسْیہ : اُس کا ؛ کَرتارَم : وہ باپ ؛ اَپِ : حالانکہ ؛ مَام : مجھے ؛ وِدّھ : تم جان جاؤ گے ؛ اکَرتارَم : ناکام کرنے والا ؛ اَوْیَیم : غیر تغیر پذیر ۔

ترجمہ

مادّی قدرت کے تین گُن اور اُن سے متعلق کام کے مطابق انسانی سماج کے چار درجوں کی میں نے تخلیق کی اگرچہ میں اِس نظام کا خالق ہوں پھر بھی تو مجھے غیر تغیر پذیر ہوتے ہوئے غیر عامل جان۔

مفہوم

بھگوان ہر چیز کا خالق ہے ہر چیز اُس سے پیدا ہوتی ہے۔ ہر چیز اُس سے برقرار ہے اور ہر چیز نابود ہونے کے بعد اُسی میں رہتی ہے۔ وہ اِس لئے

ورن آشرم دھرم کے چار درجوں کے خالق ہیں، جو ورن آشرم دھرم میں سب سے پہلے عقلمندوں کا طبقہ ہے۔ جو شتو گن۔ یعنی نیکی کی صفت میں قائم ہونے کے سبب براہمن پکارا جاتا ہے۔ دوسری جماعت نظم ونسق کی اہلیت رکھنے والی جماعت ہے جس کو رجوگن یعنی ہوس کی صفت میں قائم ہونے کی وجہ سے کھشتری کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ سوداگراں طبقہ جس کی تیکنیکی طور پر ویلشیہ کہتے ہیں، وہ ہوس اور جہالت سے ملے جلے گن میں ہیں، اور شودر یا مزدور طبقہ مادّی قدرت کے جہالت کے گن میں ہے انسانی سماج کی چار درجوں میں تخلیق کرنے کے باوجود بھگوان کرشن اُن میں سے کسی درجے سے تعلق نہیں رکھتے کیونکہ وہ مُقیّد روحوں میں سے نہیں ہیں۔ جن میں سے ایک جماعت انسانی سماج ہے۔ انسانی سماج حیوانی سماج سے کچھ ملتی جلتی ہے، لیکن حیوانی رُتبے سے انسانوں کو بلند کرنے کے لئے بھگوان نے کرشن شعور کی باقاعدہ ترقی کے لئے مندرجہ بالا درجوں کی تخلیق کا کام کرنے میں انسان کا رُجحان مادّی قدرت کے گن سے جو اُس نے پایا ہے طے ہوتا ہے۔ مادّی قدرت کے گنوں پر مُبنی زندگی کی ان علامتوں کا بیان اِس کتاب کے اٹھارویں باب میں ہے۔ البتہ کرشن آگاہ شخص برہمنوں سے بھی بالاتر ہے حالانکہ اپنی صفت کے لحاظ سے برہمن اعلیٰ ترین حق مطلق کے متعلق جانتے ہیں مگر اُن میں سے زیادہ بھگوان کرشن کے صرف لاشخصی برہمن ظہور تک پہنچ سکتے ہیں لیکن جو آدمی برہمن کے محدود علم سے ماوراء ہو جاتا ہے اور شخصیتِ اعلیٰ بھگوان شری کرشن کے علم تک پہنچ جاتا ہے وہ کرشن آگاہ شخص یا دوسرے الفاظ میں ویشنو بن جاتا ہے۔ شری کرشن کے تمام مختلف مکمل پھیلاؤ، رام، نرسمہا، اور وراہاہ، وغیرہ کا علم کرشن آگاہی میں شامل ہے۔ اور جس طرح شری کرشن انسانی سماج کے چار درجوں کے اِسی نظام سے ماوراء ہیں اِسی طرح کرشن آگاہ شخص بھی سماج، طبقہ، قوم یا انواع دُنیا کے سب درجوں سے بلند و بالا ہے۔

شلوک-۱۴

न मां कर्माणि लिम्पन्ति न मे कर्मफले स्पृहा ।
इति मां योऽभिजानाति कर्मभिर्न स बध्यते ॥१४॥

نَ مامْ کرْماṇِ لِمپنْتِ نَ مے کرْم-پھلے سپرْہا
اِتِ مامْ یوہ بھِجاناتِ کرْمبھِرْنَ سَ بدْھیَتے

نَ : کبھی نہیں ؛ مامْ : مجھ پر ؛ کرْماṇِ : ہر قسم کا کام یا فعل ؛ لِمپنْتِ : اثر کرتا ہے ؛ نَ : ناہی ؛ مے : میری ؛ کرْم-پھلے : پھلدار کام میں ؛ سپرْہا : آرزو ؛ اِتِ : اس طرح ؛ مامْ : مجھے ؛ یہ : جو ؛ اَبھِجاناتِ : جانتا ہے ؛ کرْمبھِہ : اس کام کے ردّعمل سے ؛ نَ : کبھی نہیں ؛ سَ : وہ ؛ بدْھیَتے : پھنستا ہے -

ترجمہ

مجھ پر اعمال کا کوئی اثر نہیں ہوتا اور نہ مجھے ثمرۂ عمل کی خواہش ہے جو میری اس حقیقت کو سمجھ لیتا ہے وہ بھی عمل کے ردِّعمل میں نہیں پھنستا -

مفہوم

جیسے مادّی دنیا میں قوانین ہیں جو بیان کرتے ہیں کہ بادشاہ غلطی نہیں کر سکتا یا کہ بادشاہ ریاست کے قوانین کے ماتحت نہیں ہے، اسی طرح بھگوان، حالانکہ وہ اس مادّی دُنیا کا خالق ہے پھر بھی مادّی دُنیا کی سرگرمیوں سے متاثر نہیں ہوتا۔ وہ تخلیق کرتا ہے لیکن تخلیق سے الگ رہتا ہے، جب کہ جاندار ہستیاں مادّی ذرائع پر ملکیت حاصل کرنے کے رُجحان کی وجہ سے مادّی سرگرمیوں

کے بار آور نتائج کے جال میں پھنسی ہوئی ہیں۔ کارخانے کا مالک اپنے کاریگروں کے اچھے بُرے اعمال کا ذمہ دار نہیں ہوتا۔ بلکہ کاریگر خود ذمّہ دار ہوتے ہیں جاندار ہستیاں تسکینِ نفس کی اپنی اپنی سرگرمیوں میں مصروف ہوتی ہیں اور بھگوان نے اِن سرگرمیوں کا حکم نہیں دیا ہے تسکین حواس کی ترقی کے لئے جاندار ہستیاں اِسی دُنیا کے کام میں مشغول رہتی ہیں اور موت کے بعد وہ جنّتی خوشی کی آرزو کرتی ہیں بھگوان اپنے آپ میں کامل ہوتے ہوئے نام نہاد بہشتی مسرّت پر گرویدہ نہیں ہوتا (دیوتا) ملائکہ صرف اُس کے خدمت گار ہیں۔ مالک کبھی وہ گھٹیا درجے کی خوشی نہیں چاہتا جو کاریگر چاہتے ہوں۔ وہ مادّی عمل اور ردِّعمل سے الگ ہے مثال کے طور پر بارش دھرتی پر ہونے والی مختلف قسم کی پیداوار کی ذمہ دار نہیں، حالانکہ ایسی بارشوں کے بغیر پیداوار بڑھنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ ویدک سمرتی میں اِسی حقیقت کی تصدیق یوں کی گئی ہے:-

نِمتّ - ماترم ایوَاسَو سِرجیانام سَرگ - کرمَنِ
پردھان - کارنی - بھوتا یَتو وَی سِرجیہ شکتیہ

"مادّی تخلیقات میں بھگوان صرف علتِ اعلیٰ ہیں۔ فوری علت مادّی قدرت ہے جس کی وجہ سے کائنات کا ظہور ہوتا ہے کئی قسم کی مخلوقات ہیں جیسے دیوتا، انسان، اور جانور اور وہ سب اپنے گزشتہ اچھے اور بُرے اعمال کے ردّعمل کے زیر اثر ہیں بھگوان اُنھیں ایسے اعمال کے لئے مناسب سہولتیں گنوں کے اصول کے مطابق دیتے ہیں لیکن اُن کے گزشتہ اور حالیہ اعمال کے ذمہ دار نہیں ہوتے۔ ویدانت سُوتر (۲-۱-۳۴) میں یہ تصدیق کی گئی ہے، وَیشَمیہ - نَیر گھرِنیے نَ ساپیکشتوات: بھگوان کسی جاندار ہستی کے سلسلے میں جانبدار نہیں ہوتا۔ جاندار ہستی اپنے افعال کی خود ذمہ دار ہے۔ بھگوان مادّی قدرت یعنی بار آور اعمال کی قوت

کے ذریعے اُسے صرف سہولتیں دیتے ہیں۔ لیکن جو کرم کے اِس قانون کی تمام پیچیدگیوں سے پوری طرح واقف ہے، وہ اپنے اعمال کے نتائج سے متاثر نہیں ہوتا۔ دوسرے الفاظ میں وہ شخص جو بھگوان کی اس ماورائی حقیقت کو سمجھنے والا ہے وہ کرشن شعور میں تجربہ کار ہے اور اس طرح وہ کرم کے قوانین کے زیرِ اثر نہیں ہے۔ جو بھگوان کی ماورائی حقیقت کو نہ سمجھتے ہوئے یہ سوچتا ہے کہ تمام جاندار ہستیوں کے افعال کی طرف بھگوان کے افعال بھی بارآور ہیں یقیناً وہ بارآوری کے ردِّ عمل میں خود پھنس جاتا ہے۔ لیکن اُس کے برعکس جو حق تعالیٰ کو جانتا ہے وہ کرشن آگاہی میں قائم نجات شدہ روح ہے۔

شلوک ۔ ۱۵

एवं ज्ञात्वा कृतं कर्म पूर्वैरपि मुमुक्षुभिः ।
कुरु कर्मैव तस्मात्त्वं पूर्वैः पूर्वतरं कृतम् ॥१५॥

اَیوَم جْنَاتْوَا کرِتَم کَرم پُوروَیئر اَپِ مُمُکشُبھِح
کُرُ کَرمَیوَ تَسمات تُوَم پُوروَیئح پُوروَتَرَم کرِتَم

اَیوَم : اس طرح ؛ جْنَاتوَا : اچھی طرح جان کر ؛ کرِتَم : انجام دیا ؛ کَرمَ : عمل ؛ پُوروَیئح : گزشتہ ماہرین سے ؛ اَپِ : بھی ؛ مُمُکشُبھِح : نجات شدہ ؛ کُرُ : صرف سرانجام دو ؛ کَرمَ : مقررہ فرائض ؛ اَیوَ : یقیناً ؛ تَسمَات : لہذا ؛ تُوَم : تو ؛ پُوروَیئح : کے پیشرونے ؛ پُوروَتَرَم : زمانہ قدیم میں ؛ کرِتَم : جیسے سرانجام دیا۔

ترجمہ

میری اس ماورائی حقیقت کو سمجھ کر زمانۂ قدیم میں سب نجات شدہ روحیں عمل کرتی تھیں۔ لہٰذا تو بھی اُن کے نقشِ قدم پر چل کر اپنا فرض ادا کر۔

مفہوم

دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں کچھ کے دلوں میں ناپاک مادّی چیزیں بھری پڑی ہیں، اور کچھ مادّی طور پر آزاد ہیں۔ کرشن آگاہی ان دونوں لوگوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ جن لوگوں کے دل آلائشوں سے بھرے پڑے ہیں وہ تبدریج صفائی کے لئے بھگتی سیوا کے باضابطہ اصولوں کی پیروی کر کے کرشن شعور کی راہ اختیار کر سکتے ہیں۔ اُسی کرشن آگاہی پر عمل جاری رکھ سکتے ہیں۔ تاکہ دوسرے اُن کی مثالی سرگرمیوں کی پیروی کریں اور اُسی طرح فائدہ اُٹھائیں۔ بیوقوف شخص یا کرشن آگاہی میں نئے بھگت بھی کرشن آگہی کے علم کے بغیر الٰہی سرگرمیوں سے اکثر دستبردار ہونا چاہتے ہیں۔ لڑائی میں ارجن کی دستبردار ہونے کی خواہش کی بھگوان نے تائید کی تھی۔ کسی کو صرف عمل کرنا چاہیئے، حقیقتاً عمل کے میدان میں شری کرشن کی خاطر کام کرنے سے دستبردار ہو کر اکیلے بیٹھ کر کرشن آگاہی کے دکھاوے کو کوئی اہمیت نہیں۔ بھگوان کے گزشتہ خدمت گزاروں جیسے سورج دیوتا، ویواسوان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ارجن کو کرشن آگاہی کی تلقین کی گئی ہے۔ اور ساتھ ہی ان لوگوں کی بھی جنہوں نے ماضی میں کرشن آگاہی میں عمل کیا ہے۔ اس لئے وہ سورج دیوتا کی تقلید کی سفارش کرتے ہیں۔ جنہوں نے یہ فن کروڑوں سال پہلے بھگوان سے سیکھا تھا۔ بھگوان شری کرشن کے تمام ایسے شاگرد جن کا یہاں نجات شدہ اشخاص کی حیثیت سے ذکر کیا گیا ہے۔ شری کرشن کے نامزد کئے ہوئے فرائض کو ادا کرنے میں مصروف تھے۔

شلوک-۱۶

किं कर्म किमकर्मेति कवयोऽप्यत्र मोहिताः ।
तत्ते कर्म प्रवक्ष्यामि यज्ज्ञात्वा मोक्ष्यसेऽशुभात् ॥१६॥

کِم کَرْم کِمْ اَکَرْمیتِ کَوَیو، پیَتْر مُوہِتاح
تَت تے کَرْم پْرَوَکْشیامِ یَج جْنَاتْوا مُوکْشیَسے شُبھات

کِمْ : کیا ہے ؛ کَرْم : عمل ؛ کِمْ : کیا ہے ؛ اَکَرْم : بے عملی ؛ اِتِ : اس طرح ؛ کَوَیَح : عقلمند ؛ اَپِ : بھی ؛ اَتْرَ : اس معاملے میں ؛ مُوہِتَح : الجھتے ہیں ؛ تَت : اس ؛ تے : تجھے ؛ کَرْم : عمل کو ؛ پْرَوَکْشیامِ : میں بیان کروں گا ؛ یَت : جیسے ؛ جْنَاتْوا : جان کر ؛ مُوکْشیَسے : تو نجات پائے گا ؛ اَشُبھات : بدقسمتی سے ۔

ترجمہ

عقلمند بھی الجھن میں پڑجاتے ہیں کہ عمل کیا ہے اور بے عملی کسے کہتے ہیں ۔ میں تجھے بتاؤں گا کہ عمل کیا ہے جس سے واقف ہوکر تو بدنصیبی سے نجات پا جائے گا ۔

مفہوم

کرشن آگاہ عمل پچھلے سچے بھگتوں کے اصل نمونہ کے مطابق ہی کرنا چاہیئے ۔ پندرھویں شلوک میں یہی ہدایت کی گئی ہے ۔ اگلے شلوک میں یہ واضح کیا جائے گا کہ ایسا عمل آزاد ہوکر نہیں کرنا چاہیئے جیسا کہ اس باب میں بیان کیا گیا ہے ۔

کرشن آگاہی میں کام کرنے کے لئے، ہمیں اُن مستند اشخاص کی پیروی کرنی لازم ہے جو پرم پرا (روایت در روایت) سے وابستہ ہیں ہیں۔ کرشن آگاہی کا طریقہ پہلے سورج دیوتا کو بیان کیا گیا، سورج دیوتا نے اپنے بیٹے منو سے اس کی وضاحت کی اور منو نے اُسے اپنے بیٹے اشوا کو بتایا اور یہ طریقہ اُسی عہد قدیم سے اِس دھرتی پر رائج ہے۔ اس لئے ہمیں مریدانہ روایت کے مطابق اُن کے نقشِ قدیم پر چلنا چاہیئے ورنہ سب سے عقلمند آدمی بھی کرشن آگاہی کے متعلق پریشان ہو جائیں گے۔ اِسی وجہ سے بھگوان نے ارجن کو براہِ راست کرشن آگاہی کی ہدایت کی۔ اِس ہدایت کے سبب ہر کوئی جو ارجن کے نقشِ قدم پر چلتا ہے یقیناً اُلجھن میں نہیں پڑتا۔

کہا جاتا ہے کہ کوئی شخص ناقص علم سے مذہبی اصولوں کی تحقیق نہیں کر سکتا۔ حقیقت میں مذاہب کے اصولوں کو صرف بھگوان خود ہی بنا سکتے ہیں۔ دھرمم تُ شاکشاد بھگوت پرنیتم (بھاگ ۶-۳-۱۹) کوئی اپنے ناقص قیاس سے مذہبی اصول مرتب نہیں کر سکتا۔ ہمیں برہما، شو، نارد، منو، کمارو س، کپل، پرہلاد، بھیشم، سکھدیو گوسوامی، یم راج، جنک، بلی مہاراج جیسے عظیم شخصیات کے نقشِ قدم پر چلنا چاہیئے۔ قیاس آرائیوں سے تحقیق نہیں کی جا سکتی کہ مذہب کیا ہے یا عرفانِ خودی کسے کہتے ہیں۔ اس لئے بھگتوں پر اپنے بے پایاں کرم کے سبب بھگوان نے براہِ راست ارجن پر یہ واضح کیا کہ عمل کیا ہے اور بے عملی کیا ہے۔ کرشن آگاہی میں سے انجام دیا ہوا عمل ہی انسان کو مادّی وجود کے چنگل سے نجات دِلا سکتا ہے۔

شلوک-۱۷

कर्मणो ह्यपि बोद्धव्यं बोद्धव्यं च विकर्मण: ।
अकर्मणश्च बोद्धव्यं गहना कर्मणो गति: ॥१७॥

کَرْمَنْو ہیَپِ بودّھویَمْ بودّھویَمْ چَ وِکَرْمَنح
اَکَرْمَنَش چَ بودّھویَمْ گَہَنا کَرْمَنو گَتِح

کَرْمَنح : کام کا ؛ ہیہ : یقیناً ؛ اَپِ : بھی ؛ بودّھویَمْ : سمجھانا چاہیئے ؛ چَ : بھی ؛ وِکَرْمَنح : ممنوعہ کام کا ؛ اَکَرْمَنح : بے عملی کا ؛ چَ : بھی ؛ بودّھویَمْ : سمجھنا چاہیئے ؛ گَہَنا : بڑا مشکل ؛ کَرْمَنح : کام کا ؛ گَتِح : داخلہ ۔

ترجمہ

عمل کی پیچیدگیوں کو سمجھنا بڑا کٹھن ہے۔ اِس لیے اچھی طرح یہ بات سمجھ لینی چاہیئے کہ عمل کیا ہے، ممنوعہ عمل کسے کہتے ہیں اور بے عملی کیا ہے۔

مفہوم

اگر کوئی مادّی جنگل سے نجات پانے کے متعلق سنجیدہ ہے تو اُسے عمل، بے عمل اور غیر مستند اعمال میں تمیز کرنا چاہیئے۔ عمل، ردّ عمل اور عجلت اِن تینوں کا گہرا مطالعہ کرنا ہوگا کیونکہ یہ ایک بڑا مشکل موضوع ہے۔ کرشن آگاہی اور عمل کو اُس کے گُن کے مطابق سمجھنے کے لیے حق تعالیٰ کے ساتھ اپنے رشتے کے بارے میں جاننا ہوگا مطلب کہ وہ جس نے یہ نکتہ مکمل طور پر جان لیا ہے سمجھتا ہے کہ ہر جاندار ہستی بھگوان کی دائمی خدمت گار ہے اور نتیجتاً اُسے کرشن آگاہی عمل کرنا ہے۔ پوری بھگود گیتا اِسی کی تلقین کرتی ہے۔ وہ تمام نتائج جو اُس آگاہی اور اُس کے متعلقہ اعمال کے خلاف ہیں وِکرم یعنی ممنوعہ اعمال ہیں۔ ان سب باتوں کو سمجھنے کے لیے کرشن آگاہی کے مستند عالموں

کے ساتھ صحبت اختیار کرنی ہوگی اور یہ راز اُن سے سمجھنا ہوگا، ایسا کرنا بھگوان سے براہِ راست سیکھنے کے برابر ہے ورنہ بڑے سے بڑے عقلمند بھی اُلجھن میں پڑ جائیں۔

شلوک-۱۸

कर्मण्यकर्म यः पश्येदकर्मणि च कर्म यः ।
स बुद्धिमान्मनुष्येषु स युक्तः कृत्स्नकर्मकृत् ॥१८॥

کَرمَنیَکَرمَ یَح پَشییِید اَکَرمَنِ چَ کَرمَ یَح
سَ بُدّھِمان مَنُشییِیشُ سَ یُکتح کرِتسنَ-کَرمَ-کرِت

کَرمَنِ: عمل میں؛ اَکَرمَ: بے عملی؛ یَح: جو؛ پَشییِیت: مشاہدہ کرنا؛ اَکَرمَنِ: بے عملی میں؛ چَ: بھی؛ کَرمَ: پھلدار عمل؛ یَح: جو کوئی؛ سَح: وہ؛ بُدّھِ-مان: عقل مند ہے؛ مَنُشییِیشُ: انسانی سماج میں؛ سَح: وہ؛ یُکتح: ماورائی حالت میں ہے؛ کرِتسنَ-کَرمَ-کرِت: اگرچہ تمام سرگرمیوں میں مصروف ہے۔

ترجمہ

جو عمل میں بے عملی اور بے عملی میں عمل کو دیکھتا ہے وہ عقلمند انسان ہے، اور وہ ماورائی حیثیت رکھتا ہے باوجودیکہ ہر طرح کی سرگرمیوں میں لگا ہوا ہے۔

مفہوم

کرشن آگاہی میں مصروف شخص قدرتی طور پر کرم کے تمام بندھنوں سے

آزاد ہوتا ہے۔ اُس کے سارے کام شری کرشن کی خاطر سرانجام دیئے جاتے ہیں۔ اس لئے وہ عمل کے کسی ردّعمل سے دُکھی یا سکھی نہیں ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ انسانی سماج میں عقلمند ہے وہ شری کرشن کی خاطر ہر طرح کا عمل سرانجام دے رہا ہے۔ لاشخصیت پرست ردِّعمل کے خوف کے باعث بارآور کام بند کر دیتا ہے تاکہ عمل کا نتیجہ عرفان خودی کی راہ میں راستے کا پتھر نہ ثابت ہو لیکن شخصیت پرست اپنی حیثیت کو شخصیتِ اعلیٰ بھگوان کے دائمی خدمتگار کی حیثیت میں بڑی اچھی طرح جانتا ہے۔ اس لئے وہ کرشن آگاہی کی سرگرمیوں میں اپنے آپ کو مصروف رکھتا ہے۔ کیونکہ ہر چیز شری کرشن کی خاطر کی جاتی ہے وہ اِس خدمت کو سرانجام دینے میں صرف ماورائی مسرت محسوس کرتا ہے جو اِس روش میں مشغول ہیں، بلغرض ذاتی تسکین نفس کی خواہش کے جاتے جاتے ہیں۔ شری کرشن کی دائمی خدمت گزاری کا احساس انسان کو ہر طرح کے ردِّعمل سے محفوظ رکھتا ہے۔

شلوک۔ ۱۹

यस्य सर्वे समारम्भाः कामसंकल्पवर्जिताः ।
ज्ञानाग्निदग्धकर्माणं तमाहुः पण्डितं बुधाः ॥१९॥

یَسْیَہ سَرْوے سَمارَمْبھاع کامَ۔سَنْکَلْپَ۔وَرْجِتاح
جْنانا گْنِ۔دَگْدھ۔کَرْمانَم تَم آہُع پَنْڈِتَمْ بُدھاح

یَسْیَہ : جس کا؛ سَرْوے : تمام قسم میں؛ سَمارَمْبھاح : کوشش کامَ : تسکین حواس کی خواہش پر مبنی؛ سَنْکَلْپَ : ارادے سے؛ وَرْجِتا : بے معنی ہیں؛ جْنان : مکمل علم کی؛ اَگْنِ : آگ سے؛

دَگدھَ : جلا ہوا ؛ کَرمَانَم : جس کا کام ؛ تَم : اُس کو ؛ آہُح : کہتے ہیں ؛ پَنڈِتَم : عالم ؛ بُدھَاح : وہ جو جانتے ہیں ۔

ترجمہ

جس شخص کی تمام سرگرمیاں تسکینِ نفس کی خواہش سے بالا ہوں اور جس کے تمام اعمال کے ردِّ عمل کا علم آگ میں جل چکا ہو اِس کو دانالوگ پنڈت کہتے ہیں۔

مفہوم

صرف عالم، کامل ہی کرشن آگاہ شخص کی سرگرمیوں کو سمجھ سکتا ہے کیونکہ کرشن آگاہ شخص ہر طرح کی تسکینِ حواس کے رُجحانات سے مُبرّا ہے۔ اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ بھگوان کی ابدی خدمت گار کی شکل میں ہی طبعی حیثیت کو جان کر اُس نے تمام اعمال کے ردِّ عمال کو آگ میں جلا دیا ہے یہ علم آگ کی مانند ہے، علم کی ایسی آگ جب ایک مرتبہ جل اُٹھتی ہے، تو اعمال کے ردِّ عمل کو بھسم کر دیتی ہے۔

شلوک-۲۰

त्यक्त्वा कर्मफलासंगं नित्यतृप्तो निराश्रयः ।
कर्मण्यभिप्रवृत्तोऽपि नैव किञ्चित् करोति सः ॥२०॥

تیکتوا کَرمَ - پھَلَا سَنگَم نِتیہ - ترپتو نِراشرَیح
کَرمنیَبھِپرَورتّو، پِ نَیوَ کِنچِت کَروتِ سَح

تیَکتوا : چھوڑکر ؛ کَرم-پھَل-آسَنگم : بار آور نتائج سے وابستگی کو ؛ نِتیہ : ہمیشہ ؛ تِرپت : مطمئن ؛ نِراشرئح : بغیر کسی پناہ کے ؛ کرمنی : عمل میں ؛ ابھِپروِرتّہ : پوری طرح مصروف ہوتے ہوئے ؛ اَپ : بھی ؛ نَ : نہیں ؛ ایوَ : یقیناً ؛ کِنچِت : کچھ بھی ؛ کَروتِ : کرتا ہے ؛ سَح : وہ -

ترجمہ

اپنے افعال کے نتائج سے بے پروا ہو کر ہمیشہ مُطمئن اور خود مختار وہ سب کام کرتے ہوئے بھی کبھی کوئی بار آور کام نہیں کرتا -

مفہوم

اعمال کی بندش سے ایسی آزادی صرف کرشن آگاہ ہو کر شری کرشن کی خاطر سب کام کرنے سے ہی نصیب ہو سکتی ہے۔ کرشن آگاہ شخص بھگوان سے پاک محبت کے باعث سرگرم عمل رہتا ہے ۔ اس کے لئے ثمرۂ عمل میں کشش نہیں رہتی کیونکہ وہ ہر چیز شری کرشن پر چھوڑ دیتا ہے۔ وہ اپنی ذاتی نگہداشت تک سے بھی لگاؤ نہیں رکھتا نہ اُسے چیزیں حاصل کرنے کی ضرورت ہے نہ وہ چیزوں کی حفاظت کرنے کے لئے پریشان ہوتا ہے۔ وہ اپنا فرض اپنی بہترین قابلیت سے ادا کرتا ہے اور اچھے اور بُرے کے ردّ عمل سے ہمیشہ آزاد رہتا ہے یہ ایسا ہی ہے جیسے وہ کچھ کر ہی نہ رہا ہو۔ یہ اَکرم یعنی بار آور ردّ عمل کے بغیر کام کی نشانی ہے۔ اس لئے کرشن آگاہی سے بے بہرہ کوئی دوسرا عمل بندش کا سبب ہے۔ اِسی کا نام وِکرم ہے۔

شلوک-۲۱

निराशीर्यतचित्तात्मा त्यक्तसर्वपरिग्रहः ।
शारीरं केवलं कर्म कुर्वन्नाप्नोति किल्बिषम् ॥२१॥

نِرا شیِریَت چِتّاتما تیکت-سَروَ-پَرِگرہَح
شَریرَم کیوَلَم کرمَ کُروَن ناپنوتِ کِلبِشَم

نِرا شِیح: نتیجہ کی خواہش کے بغیر؛ یَت: پابند؛ چِت-آتما: من اور عقل؛ تیکت: چھوڑ دیا ہے؛ سَروَ: تمام؛ پَرِگرہَح: املاک پر مالک پن کا احساس؛ شَریرَم: زندہ رکھنے کے لئے؛ کیوَلَم: صرف کرم: کام؛ کُروَن: کرتے ہوئے؛ نَ: کبھی نہیں؛ آپنوتِ: حاصل کرتا ہے؛ کِلبِشَم: گناہ آلود ردِعمل۔

ترجمہ

ایسا سمجھدار انسان جس نے من اور عقل کو مکمل طور پر قابو میں لا کر اپنی جملہ ملکیت کا احساس چھوڑ دیا ہے اور محض اپنے آپ کو زندہ رکھنے کے لئے کام کرتا ہے کبھی گناہ آلود نہیں ہوتا۔

مفہوم

کرشن آگاہ شخص اپنے اعمال میں اچھے اور بُرے نتائج کی توقع نہیں رکھتا۔ من اور عقل پوری طرح اس کے قابو میں ہوتے ہیں وہ جانتا ہے کہ

وہ ہستی اعلیٰ کا حصّہ ہے، اس لئے اُس نے کل کا جزو ہونے کی حیثیت میں کچھ کیا جاتا۔ وہ اُس کا اپنا عمل نہیں بلکہ بھگوان یہ کام اُس کے ذریعے کر رہا ہے۔ جب ہاتھ حرکت کرتا ہے تو یہ اپنی مرضی سے نہیں کرتا، بلکہ تمام جسم کی کوشش سے کرتا ہے۔ کرشن آگاہ شخص ہمیشہ قادر کل کی خواہش سے ہم آہنگ رہتا ہے۔ کیونکہ تسکین نفس کے لئے اُس کی اپنی کوئی خواہش نہیں وہ بالکل مشین کے پرزے کی طرح حرکت کرتا ہے جس طرح مشین کو قائم رکھنے کے لئے تیل اور صفائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح کرشن آگاہ آدمی اپنے کام سے اپنے آپ کو برقرار رکھتا ہے تاکہ وہ بھگوان کی محبت آمیز ماورائی خدمت میں عمل کرنے کے قابل رہے۔ وہ اپنے عمل کے ردّ عمل سے محفوظ ہے۔ جانور کی طرح اُس کا اپنا جسم بھی اُس کی ملکیت نہیں ہوتا ہے۔ کرشن آگاہ شخص کے پاس جو پوری طرح عرفان خودی میں مصروف ہے کسی مادّی شئے کا جھوٹا مالک بننے کے لئے بہت تھوڑا وقت ہوتا ہے۔ جسم اور روح کو برقرار رکھنے اور زندہ رہنے کے لئے اُس روپیہ کو اکٹھا کرنے کے ناجائز طریقوں کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے وہ مادّی گناہوں سے آلودہ نہیں ہوتا۔ وہ اپنے اعمال کے تمام ردّ عمل سے پاک ہے۔

شلوک-۲۲

यदृच्छालाभसन्तुष्टो द्वन्द्वातीतो विमत्सरः ।
समः सिद्धावसिद्धौ च कृत्वापि न निबध्यते ॥२२॥

یَدْرِچّھا۔ لَابھَہ۔ سَنْتُشْٹو دْوَنْدْوَاتِیْتو وِمَتْسَرَح
سَمَح سِدّھاوْاَسِدّھَوْ چَ کْرِتْوَاپِ نَ نِبَدّھیَتے

یدرچھا : اپنے آپ سے ؛ لابھ : جو کچھ حاصل ہوا ؛ سنتشٹہ : مطمئن ؛ دونددو : دوئی پر ؛ اتیتہ : سبقت لے گیا ؛ ومتسرح : حسد سے آزاد ؛ سمہ : متوازن ؛ سدھو : کامیابی میں ؛ اسدھو : ناکامی ؛ چ : بھی ؛ کرتوا : کرنے پر ؛ اپی : اگرچہ ؛ ن : کبھی نہیں ؛ نبدھیتے : اثر انداز ہونا ۔

ترجمہ

وہ جو اُسی شئے پر قناعت کرتا ہے جو بغیر کوشش کے حاصل ہو جاتی ہے جو ضد و نفرت سے آزاد ہے، جو شکست و فتح میں ایک جیسا رہتا ہے، وہ اگرچہ عمل کرتا ہے لیکن اُس کے جال میں نہیں پھنستا ۔

مفہوم

کرشن آگاہ شخص اپنے جسم کو برقرار رکھنے کے لئے بھی زیادہ کوشش نہیں کرتا۔ وہ اُس فائدے پر مطمئن رہتا ہے جو بغیر کوشش سے حاصل ہوتا ہے۔ وہ نہ بھیک مانگتا ہے اور نہ اُدھار ہی لیتا ہے۔ جہاں تک ممکن ہے وہ ایمانداری سے محنت کرتا ہے اور جو کچھ بھی اپنی ایماندارانہ محنت سے حاصل کرتا ہے اُسی پر مطمئن رہتا ہے۔ اسی لئے وہ اپنی روزی کے حصول میں خود مختار ہے۔ وہ کسی اور کو خدمت کو اپنی کرشن شعور میں رکاوٹ بننے نہیں دیتا۔ تاہم بھگوان کی خدمت کے لئے مادّی دنیا کی دوئی سے پریشان ہوئے بغیر وہ کسی قسم کے عمل میں حصہ لے سکتا ہے۔ مادّی دنیا کی دوئی، گرمی، سردی یا سُکھ دُکھ کے لحاظ سے محسوس ہوتی ہے۔ کرشن آگاہ شخص دوئی سے بالا ہے کیونکہ وہ شری کرشن کے اطمینان کے لئے کسی طرح کے کام میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں

کرتا۔ اس لئے وہ کامیابی اور ناکامی میں متوازن ہے۔ جو شخص پوری طرح ماورائی علم رکھتا ہے تو یہ علامتیں اُس سے ظاہر ہوتی ہیں۔

شلوک-۲۳

गतसंगस्य मुक्तस्य ज्ञानावस्थितचेतसः ।
यज्ञायाचरतः कर्म समग्रं प्रविलीयते ॥२३॥

گَتَ۔ سَنگَسْیَہ مُکْتَسْیَہ جْنانَاوَسْتھِتَ۔ چیتَسَح
یَجْنایا چَرَتَح کَرْمَ سَمَگْرَم پْرَوِلِییَتے

گَتَ۔ سَنگَسْیَہ: مادی قدرت کے گنوں سے لاتعلق؛ مُکْتَسْیَہ: نجات شدہ شخص کا کام؛ جْنانَ۔ اَوَسْتھِتَ: ماورائی میں قائم؛ چیتَسَح: جس کی دانشوری سے؛ یَجْنایَہ: قربانی کی خاطر؛ آچَرَتَح: کام کرتے؛ کَرْمَ: عمل؛ سَمَگْرَم: مجموعی طور پر؛ پْرَوِلِییَتے: پوری طرح سما جاتا ہے۔

ترجمہ

جو مادی قدرت کے گنوں سے لاتعلق ہو کر روحانی علم میں مکمل طور سے قائم رہتا ہے وہ اعلیٰ روحانیت پر فائز ہوتا ہے۔

مفہوم

پوری طرح کرشن آگاہ ہو کر انسان ہر قسم کی دوئی سے آزاد ہو جاتا ہے اور اس طرح مادی گن کی آلائشوں سے چھٹکارا پا لیتا ہے کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ اپنی طبعی حیثیت سے شری کرشن کا دائمی خدمت گار ہے۔ اس

لئے اس کے من کو کرشن شعور سے دور نہیں کیا جا سکتا۔ نتیجتاً جو کچھ بھی وہ کرتا ہے وہ شری کرشن کے لئے کرتا ہے جو ابتدائی وشنو ہے۔ لہٰذا اس کے تمام کام اصطلاحی طور پر قربانیوں کا درجہ رکھتے ہیں کیونکہ قربانیوں کا مقصد شخصیتِ اعلیٰ شری کرشن کو مطمئن کرنا ہے۔ اس لئے تمام ایسے کام کے ردِ عمل یقیناً ماورائیت میں سما جاتے ہیں۔ اسی لئے انسان مادّی اثرات سے چھٹکارا پا سکتا ہے۔

شلوک ۔۲۴

ब्रह्मार्पणं ब्रह्म हविर्ब्रह्माग्नौ ब्रह्मणा हुतम् ।
ब्रह्मैव तेन गन्तव्यं ब्रह्मकर्मसमाधिना ॥२४॥

بْرَہمارْپَنَمْ بْرَہمَ ہَوِرْ بْرَہماگنَوْ بْرَہمَنا ہُتَمْ
بْرَہمَئیوَ تینَ گَنْتَوْیَمْ بْرَہمَ۔کَرمَ۔سَمادھِنا

بْرَہمَ: فطرتاً روحانی؛ اَرْپَنَمْ: نذر؛ بْرَہمَ: اعلیٰ ہستی؛ ہَوِح: مکھی؛ بْرَہمَ: روحانی؛ اَگنَوْ: تمام کی آگ میں؛ بْرَہمَنا: روح پاک سے؛ ہُتَمْ پیش کی گئی؛ بْرَہمَ: مقامِ آخر؛ ایوَ: یقیناً؛ تینَ: اس کو؛ گَنْتَوْیَمْ: حاصل ہوتا ہے؛ بْرَہمَ: روحانی؛ کَرمَ: سرگرمیوں میں؛ سَمادھِنا: پورا جذب ہو جانے سے۔

ترجمہ

جو شخص کرشن آگہی میں پوری طرح مگن ہے۔ اس شخص کے لئے عرش بریں

یں داخل ہونا یقینی ہے۔ وہ اُن روحانی اعمال یں مصروف رہتا ہے جن سے ماورائیت
کی تکمیل ہوتی ہے اور جو شے نذر کی جاتی ہے وہ بھی روحانی ہے۔

مفہوم

اس شلوک یں بیان کیا گیا ہے کہ کرشن آگاہ سرگرمیوں کے ذریعے آخر
یں کیسے منزل حاصل ہو جاتی ہے۔ کرشن آگاہ سرگرمیاں کئی قسم کی ہیں۔ جن
کا بیان آنے والے شلوکوں یں کیا جائے گا۔ لیکن اس شلوک یں محض کرشن
آگہی کا اصول بیان کیا جا رہا ہے۔ مادّی آلائش سے آلودہ روح یقیناً
مادّی دنیا یں کام کے بغیر نہیں رہ سکتی۔ لیکن پھر بھی اُسے اپنے ماحول سے
باہر نکلنا ہے۔ کرشن آگاہی ہی وہ طریقہ ہے۔ جس کے ذریعے روح ان بندشوں
سے باہر نکل سکتی ہے۔ مثال کے طور پر جو شخص آنتوں کی خرابی کے سبب
سے دودھ کی بنی چیزیں زیادہ کھا لینے کی وجہ کے باعث بیمار ہو جاتا ہے۔
دودھ کی ہی دوسری چیز مثلاً دہی سے شفا پاتا ہے۔ ایسے ہی یہاں گیتا کے
مطابق مادّیت یں ڈوبی ہوئی پابند روح کرشن آگہی سے شفا پا سکتی ہے۔ عام طور پر
اس طریقے کو یجنا کہتے ہیں۔ یعنی محض شری کرشن یا وشنو کی خوشنودی کے لیے
کام کرنا۔ مادّی دنیا کی سرگرمیاں جس قدر زیادہ کرشن آگاہ ہو کر یعنی شری وشنو کے
لیے سرانجام دی جائیں گی اسی قدر پورا ماحول روحانی ہو جائے گا۔ برہم (برہمن)
کا مطلب ہے "روحانی" بھگوان روحانی ہے۔ اور اُن کے ماورائی جسم کی
کرنیں روحانی ہیں۔ اُس کی روحانی درخشندگی اُسی برہم جیوتی یں سب
واقع ہے۔ لیکن جب جیوتی فریب نظر (مایا) یا تسکین حواس سے ڈھکی ہوئی
ہو تو مادّی کہلاتی ہے۔ یہ مادّی پردہ کرشن آگاہی سے ایک دم ہٹایا
جا سکتا ہے۔ لہٰذا کرشن آگہی کی خاطر نذر، نذر کا لینے والا اور اُس کے پیش
کرنے کا طریقہ یہ سب مجموعی طور پر برہم یعنی حق مطلق ہیں۔ مایا سے ڈھکے ہوئے حق مطلق
کو مادہ کہا جاتا ہے۔ مادہ اور حق مطلق کی خدمت یں لگا ہوا مادہ پھر روحانی بن

جاتا ہے۔ لہٰذا کرشن آگاہی کے طریقے سے وہ قربی شعور اپنے برہم سروپ (روحانی حیثیت) کو پا لیتا ہے۔ جب من کرشن آگہی میں پوری طرح جذب ہو جاتا ہے تو اُسے سمادھی یا وجد کی کیفیت کہتے ہیں۔ اس ماورائی شعور سے آراستہ ہو کر جو کام بھی کیا جاتا ہے اُسے یگیہ یعنی حق مطلق کی خاطر قربانی دینا کہا جاتا ہے۔ روحانی آگہی کی اس حالت میں مدد دینے والا، خود امداد، استعمال کرنے والا، سرانجام دینے والا یا ادائیگی کا رہنما اور نتیجہ یا حاصل شدہ فائدہ، یہ سب مطلق عظیم الشان برہمن میں ایک ہو جاتے ہیں۔ یہی کرشن آگہی کا طریقہ ہے۔

شلوک۔۲۵

दैवमेवापरे यज्ञं योगिनः पर्युपासते ।
ब्रह्माग्नावपरे यज्ञं यज्ञेनैवोपजुह्वति ॥२५॥

دَیْوَم اَیْوَاپَرے یَجْنَم یوگنَہ پَرْیُپا سَتے
بْرَہماگناوَاپَرے یَجْنَم یَجْنَیْنَیْوَوپَجُہْوَتِ

دَیْوَم: دیوتاؤں کی پرستش کرنے میں؛ اَیْوَ: اس طرح؛ اَپَرے: کچھ دوسرے؛ یَجْنَم: قربانیاں؛ یوگنَہ: صوفی؛ پَرْیُپاسَتے: مکمل طور پر عبادت کرتے ہیں؛ بْرَہم: حق مطلق کی؛ اَگنَو: آگ میں؛ اَپَرے: دوسرے؛ یَجْنَم: قربانی کو؛ یَجْنَیْنَ: قربانی سے؛ اَیْوَ: اس طرح؛ اُپَجُہْوَتِ: پیش کرتے ہیں۔

ترجمہ

کچھ یوگی مختلف قربانیوں کے ذریعے دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں جبکہ

کچھ برہم کی آگ کو نذر پیش کرتے ہیں۔

مفہوم

جیسے اُوپر بیان کیا گیا کہ کرشن آگاہی کے فرائض ادا کرنے والا شخص بھی مکمل یوگی یا اول درجے کا صوفی کہلاتا ہے۔ لیکن دوسرے بھی ہیں، جو اس طرح کی قربانیاں دیوتاؤں کی پوجا میں پیش کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ وہ بھی ہیں جو اعلیٰ ترین برہمن یعنی بھگوان کے لاشخصی پہلو کے سامنے قربانی پیش کرتے ہیں۔ پس مختلف قسم کی قربانیاں مختلف درجوں کے لحاظ سے ہیں۔ مختلف قسم کی قربانیاں پیش کرنے والوں کی قربانی یا یجنا کا مطلب عظیم الشان بھگوان وشنو کی خوشنودی حاصل کرنا ہے۔ تمام مختلف رنگا رنگ کی قربانیوں کو دو ابتدائی درجوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ یعنی دُنیاوی املاک کی قربانی اور ماورائی علم کی کھوج میں قربانی کرشن آگاہ لوگ تمام مادّی ملکیتوں کو پرمیشور کی خوشنودی کے لئے قربان کر دیتے ہیں۔ جب کہ دوسرے لوگ جو عارضی مادّی خوشی چاہتے ہیں۔ اپنی مادّی چیزوں کو اِندر، سورج دیوتا وغیرہ جیسے دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لئے قربان کر دیتے ہیں اور دوسرے جو لاشخصیت پرست ہیں۔ وہ اپنی انفرادی شناخت کو لاشخصی برہمن کے وجود میں مدغم کر کے قربان کر دیتے ہیں۔ دیوتا پرمیشور کی مقرر کردہ طاقتوں والی جاندار ہستیاں ہیں جو تمام مادّی کارگذاریوں کی نگرانی اور اُن کی دیکھ بھال کے لئے متعین کئے گئے ہیں، جیسے کائنات کی گرمی، پانی، اور روشنی کو برقرار رکھنا جو مادّی فائدوں میں دلچسپی رکھتے ہیں وہ ویدک رسومات کے مطابق مختلف قُربانیوں کے ذریعے سے دیوتاؤں کی پُوجا کرتے ہیں۔ اُن کو بَھوُ۔ اِیشوَر۔ وَادِی یعنی مشترک یا مختلف خداؤں کا پرستار کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ لیکن دوسرے جو حق مطلق کے لاشخصی پہلو کی عبادت کرتے ہیں اور دیوتاؤں کی صورتوں کو عارضی خیال کرتے ہیں، وہ اپنی انفرادیت

کو ہستی اعلیٰ کی آگ میں قربان کر دیتے ہیں اور اس طرح اپنی انفرادی ہستی کو ہستی اعلیٰ میں مدغم کرکے فنا کر دیتے ہیں۔ ایسے لاشخصیت پرست ہستیٔ اعلیٰ کی ماورائی حقیقت کو سمجھنے کے لئے اپنا وقت فلسفیانہ قیاس آرائیوں میں صرف کرتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں پھل چاہنے والے کارکن اپنی مادّی املاک کو مادّی خوشی کے لئے قربان کر دیتے ہیں۔ جب کہ لاشخصیت پرست ہستی اعلیٰ میں مدغم ہونے کے لئے اپنے مادّی القاب کو قربان کر دیتا ہے۔ لاشخصیت پرست کے لئے قربانی کی آگ برہمن ہے اور خود ہی اس آگ کی نذر کردہ قربانی ہے۔ ارجن جیسے کرشن آگاہ بھگت نے شری کرشن کی خوشنودی کے لئے اپنا سب کچھ نذر کر دیا۔ اور اس طرح اُس کی تمام مادّی املاک اُس کی ذات سمیت ہر چیز شری کرشن کے لئے قربان ہو جاتی ہے۔ لہٰذا بھگت افضل ترین یوگی ہے لیکن وہ اپنی انفرادی ہستی کو کھوتا نہیں۔

شلوک-۲۶

श्रोत्रादीनीन्द्रियाण्यन्ये संयमाग्निषु जुह्वति ।
शब्दादीन् विषयानन्य इन्द्रियाग्निषु जुह्वति ॥२६॥

شْرُوتْرادِیْنِیْنْدْرِیانْیَنْیے سَمْیَماگْنِشُ جُہْوَتِ
شَبْدادِیْنْ وِشَیانْ اَنْیَہ اِنْدْرِیاگْنِشُ جُہْوَتِ

شْرُوتْرَ-آدِیْنِ : عمل سماعت وغیرہ ؛ اِنْدْرِیانِ : حواس کو ؛ اَنْیے : دوسرے ؛ سَمْیَمَ : پابندی کا ؛ اَگْنِشُ : آگ میں ؛ جُہْوَتِ : پیش کرتے ہیں ؛ شَبْدَ-آدِیْنْ : ارتعاش آواز وغیرہ ؛

وِشیاں : اِحساساتِ حواس ؛ اَنیے : دوسرے ؛ اِندریہ : حواس کے عضو ؛ اگنیشو : آگ میں ؛ جُہوتِ : وہ قربانی کرتے ہیں۔

ترجمہ

کچھ (سچے برہمچاری) سننے کے عمل اور دوسرے حواس کو ضبطِ نفس کی آگ میں قربان کر دیتے ہیں اور دوسرے (باضابطہ گرہستی والے لوگ) حواس کو آگ میں بھسم کر دیتے ہیں۔

مفہوم

برہمچاری، گرہستھ، وان پرستھ اور سنیاسی انسانی زندگی کے ان چاروں آشرموں کے رُکن کو مکمل یوگی یا ماورا پرست ہونا چاہیئے۔ چونکہ انسانی زندگی جانوروں کی طرح تسکینِ حواس سے لطف اندوزی کے لئے نہیں اس لئے انسانی زندگی کے چار آشرم اس طرح ترتیب دیئے گئے کہ روحانی زندگی میں کمال حاصل ہو سکے۔ برہمچاری صحیح روحانی گرو کی نگہبانی میں تسکینِ حواس سے پرہیز کر کے من پر قابو پاتے ہیں۔ برہمچاری صرف وہ الفاظ سُنتا ہے جن کا تعلق کرشن آگاہی سے ہوتا ہے۔ سمجھنے کے لئے سُننا بنیادی اصول ہے اور اسلئے سچا برہمچاری پوری طرح سے ہَریر نامانُکیرتنم میں منہمک رہتا ہے یعنی بھگوان کی عظمت کے متعلق سُننے اور اس کا نام الاپنے میں پوری طرح غرق رہتا ہے۔ وہ مادی آوازوں کو نہیں سُنتا، اور خود وہ ہرے کرشن، ہرے کرشن کی ماورائی صدا سننے میں مگن رہتا ہے۔ اسی طرح گرہستی لوگ جن کے لئے تسکینِ حواس کے سلسلے میں کچھ آزادی ہے، ایسے کام بڑے ضبط کے ساتھ کرتے ہیں۔ جنسی زندگی، نشہ اور گوشت خوری انسانی سماج کے عام رجحانات ہیں، لیکن ایک باضابطہ گرہستی آدمی بے روک ٹوک جنسی زندگی اور دوسری تسکینِ حواس کے مزے نہیں لوٹتا اس لئے مذہبی زندگی کے اصولوں کے مطابق شادی ہر مہذب انسانی سماج میں رائج ہے، کیونکہ پابند جنسی زندگی کا ایک یہی طریقہ ہے۔ یہ پابند بے تعلق جنسی زندگی بھی ایک قسم کی یجنا ہے کیونکہ پابند گرہستی آدمی ماورائی

زندگی کی خاطر تسکین حواس کے لئے اپنے عام رجحانات کی قربانی دے دیتا ہے۔

شلوک۔ ۲۷

सर्वाणीन्द्रियकर्माणि प्राणकर्माणि चापरे ।
आत्मसंयमयोगाग्नौ जुह्वति ज्ञानदीपिते ॥२७॥

سَروانیندریہ۔کرماڻ پران۔کرماڻ چاپرے
آتم۔ سنیم۔ یوگ گاگنو جہوتِ جنان۔ دیپیتے

سَروانڻ : سب ؛ اندرِ : حواس کی ؛ کرمانڻ : کارگزاریوں کا ؛ پران۔ کرماڻ : (پران، قوت حیات کا عمل ؛ چ : بھی ؛ اپرے : دوسرے ؛ آتم۔ سنیم : من کو قابو کرنے کا ؛ یوگ : جھوڑنے کا طریقہ ؛ اگنو : آگ میں ؛ جہوتِ : پیش کرتے ہیں ؛ جنان۔ دیپیتے : کسی لگن کی وجہ سے عرفانِ خودی کے لئے۔

ترجمہ

دوسرے جو من اور حواس پر قابو پاکر عرفان خودی حاصل کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں، وہ تمام حواس اور سانس کی کارگزاریوں کو باضابطہ من کی آگ کے سامنے بطور نذر پیش کرتے ہیں۔

مفہوم

اس شلوک میں پتنجلی کے تصور کے مطابق یوگا کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ پتنجلی کے یوگ۔ سوتر میں روح کو پرتیگ۔ آتما اور پراگ۔ آتما کہا گیا ہے۔ جب

تک روح کا تعلق نفسانی خوشی سے رہتا ہے، اسے پَراگ آتما کہا گیا ہے۔ لیکن جونہی وہ روح نفسانی خوشی سے تعلق توڑ تی ہے تو اُسے پَرتیگ آتما کہا جاتا ہے۔ رُوح دس قسم کی ہوا کے زیرِ اثر ہے۔ وہ ہوا جو جسم میں حرکت کر رہی ہے اور سانس کی آمد و شد کے ذریعہ اِس کا احساس ہوتا ہے۔ پتنجلی یوگا نظام سانس کے ذریعہ قوتِ حیات پر قابو پانے کا طریقہ سکھاتا ہے۔ اِس طرح قوتِ حیات کے یہ سب اعمال مادّی لگن سے روح کی پاکیزگی میں مددگار ہو جاتے ہیں۔ اِس یوگا نظام کے مطابق پَرتیگ۔ آتما آخری مقصد ہے۔ یہ پَرتیگ۔ آتما مادہ کی سرگرمیوں سے پیچھے ہٹ جاتی ہے۔ حواس اپنے محسوسات کے ساتھ باہمدگر عمل کرتے ہیں۔ جیسے کان سننے کے لئے، آنکھیں دیکھنے کے لئے، ناک سونگھنے کے لئے، زبان چکھنے کے لئے اور ہاتھ چھونے کے لئے ہیں، اور یہ تمام اِس طرح ذات سے باہر افعال میں مصروف ہیں۔ اِن کو پَران ۔ وَائیُہ کی کارگزاریاں کہا جاتا ہے۔ اُپان ۔ وَائیُہ نیچے کی طرف جاتی ہے، وْیان ۔ وَائیُہ سکڑنے اور پھیلنے کا عمل کرتی ہے، سَمان ۔ وَائیُہ توازن ٹھیک کرتی ہے اور اُدان ۔ وَائیُہ اوپر کی طرف جاتی ہے اور جب کوئی روشن ضمیر ہو جاتا ہے، تو وہ اِن کو عرفانِ خودی کی جستجو میں لگا دیتا ہے۔

شلوک - ۲۸

द्रव्ययज्ञास्तपोयज्ञा योगयज्ञास्तथापरे ।
स्वाध्यायज्ञानयज्ञाश्च यतयः संशितव्रताः ॥२८॥

دْرَوْیَہ ۔ یَجْنَاش تَپو ۔ یَجْنَا   یوگ ۔ یَجْنَاش تَتھَاپَرے
سْوَادھیَایَہ ۔ جْنَان ۔ یَجْنَاش چَ   یَتَیَع سَمْسِتَ ۔ وْرَتَاح

دُرَوْیَہ - یَجْنَاح : اپنی املاک کو قربان کرنے ؛ تپسیہ - یَجْنَاح : سخت ریاضت سے قربانی ؛ یُوگ - یَجْنَاح : ہشت پہلو تصوف سے قربانی ؛ تَتھا : اس طرح ؛ اَپَرے : دوسرے ؛ سْوادْھیایَہ : ویدوں کے مطالعہ سے قربانی ؛ جْنَان - یَجْنَاح : ماورائی علم کی ترقی سے قربانی ؛ چَ : بھی ؛ یَتَیَح : روشن خیال اشخاص ؛ سَمسِتَ - وِرَتَاح : روزہ رکھنے سے سخت عہد کئے ہوئے -

ترجمہ

عہد مصمم کر کے ریاضت کرنے والے لوگ اپنی املاک کو تج دینے سے، دوسرے سخت پرہیزگاروں پر عمل کرنے سے بعض ہشت پہلو تصوّف کے یوگا کی مشق کرنے سے، اور دوسرے ماورائی علم کی ترقی کی غرض سے یوگا کا مطالعہ کرنے سے روشن خیال ہو جاتے ہیں -

مفہوم

ان قربانیوں کو مختلف درجوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ کچھ لوگ طرح طرح کی سخاوتوں کی صورت میں اپنی املاک کی قربانی دے رہے ہیں۔ بھارت میں امیر تجارتی طبقہ یا شاہی گھرانے والے طرح طرح کے خیراتی ادارے جیسے دھرم شالا، اَنّ کشیتر، اَتِتھ - شالا، اَناتھالیہ، وِدیہ - پِیٹھ کھولتے ہیں۔ دوسرے ملکوں میں بھی بہت سے ہسپتال، بوڑھوں کے لئے گھر اور اسی طرح کے متعدد خیراتی ادارے غریبوں کو مفت کھانا تقسیم کرنے اور تعلیمی، طبی علاج دینے کے لئے قائم ہیں۔ ان تمام خیراتی سرگرمیوں کو دْرَوْیَمَیَہ - یَجْنَ کہا جاتا ہے۔ اور کچھ زندگی میں بلندی پانے کے لئے یا کائنات کے اونچے سیاروں میں ترقی پانے کے لئے بہت قسم کی مشکل ریاضتیں جیسے چَنْدرایَنَ اور چاتُرماسْیَہ اپنی خوشی سے انجام دیتے ہیں۔ یہ ریاضتیں مصمم ارادہ کے ساتھ زندگی کو خاص سخت قوانین کے تحت منظم کرنے

کے لئے لازم ہیں۔ مثال کے طور پر چاتُرمَاسْیہ عہد کے تحت اُمیدوار سال کے دوران چار مہینے (جولائی سے اکتوبر تک) شیو نہیں کرتا وہ کئی غذائیں نہیں کھاتا، دن میں دوبار غذا نہیں کھاتا اور گھر سے باہر نہیں نکلتا۔ زندگی کی دُنیاوی آرائش کی قربانی کو تپومَیہ یَگیہ کہتے ہیں۔ اِس کے علاوہ کچھ ایسے بھی ہیں جو اپنے آپ کو وجُودِ مطلق میں مدغم کرنے کے لئے پتنجلی طریقے سے مختلف قسم کے باطنی یوگا کی مشق کرتے ہیں یا یوگ سدھیاں حاصل کرنے کے لئے ہَٹھ۔یوگ یا اَشٹانگ کی مشق کرتے ہیں۔ اور کچھ تمام متبرک جگہوں کی یاترا کرتے ہیں۔ یہ تمام مشقیں یوگ۔ یَگیہ یعنی مادّی دُنیا میں خاص قسم کی تکمیل حاصل کرنے کے لئے بطور قربانی کی جاتی ہیں۔ ایسے بھی لوگ ہیں جو اپنے آپ کو مختلف ویدک تصانیف کے مطالعہ میں مصروف رکھتے ہیں، خاص کر اُپنشدوں اور ویدانت سُوتر یا سانکھیا فلسفے میں اِن تمام کو سْوادھیایہ۔ یَگیہ یا مطالعہ کی قربانی میں مصروفیت کہتے ہیں یہ تمام یوگی ایمانداری سے مختلف قسم کی قربانیوں میں مصروف ہیں اور زندگی کے بلند درجے کی تلاش میں ہیں۔ البتہ کرشن آگاہی اِن تمام سے مختلف ہے کیونکہ یہ اعلیٰ ترین بھگوان کی براہِ راست خدمت ہے۔ کرشن آگاہی کا درجہ مندرجہ بالا کسی ایک قسم کی قربانی سے حاصل نہیں ہوسکتا بلکہ یہ درجہ صرف بھگوان اور اُس کے سچے بھگتوں کے لُطف وکرم سے مِل سکتا ہے۔ اس لئے کرشن آگاہی ماورائی حقیقت ہے۔

شلوک۔ ۲۹

अपाने जुह्वति प्राणं प्राणेऽपानं तथापरे ।
प्राणापानगती रुद्ध्वा प्राणायामपरायणाः ।
अपरे नियताहाराः प्राणान् प्राणेषु जुह्वति ॥२९॥

اَپانے جُہوَت پرانَم پرانے پانَم تتھاپرے
پراناپن گتی رُدّھوا پرانایام پرایناح
اپرے نیتا ہاراع پراناں پرانیشُ جُہوتِ

اَپانے : نیچے جانے والی ہوا میں؛ جُہوَت : نذر کرتے ہیں؛ پرانَم : باہر جانے والی ہوا کو؛ پرانے : باہر جانے والی ہوامیں؛ اَپانَم : نیچے جانے والی ہوا؛ اَپانَ : اور نیچے جانے والی ہوا کی؛ گتی : حرکت؛ رُدّھوا : روک کے؛ پران- آیامَ : تمام سانس کو روکنے سے لایا گیا وجد؛ پرایناح : کی طرف مائل؛ اَپرے : دوسرے؛ نیت : پابند کرکے؛ آہاراح : غذا؛ پراناں : باہر جانے والی ہوا کو؛ پرانیشُ : باہر جانے والی ہوا میں ہی؛ جُہوَتِ : نذر کرتے ہیں۔

ترجمہ

کچھ ایسے بھی ہیں جو عالمِ وجد میں رہنے کے لئے سانس روکنے کے طریقے پر عمل کرتے ہیں، خارج ہونے والی سانس کو داخل ہونے والی سانس میں اور داخل ہونے والی سانس کو خارج ہونے والی سانس میں شامل کرنے کی مشق کرتے ہیں۔ اور اس طرح آخرکار سانس روک کر وجد کی کیفیت میں آجاتے ہیں بعض غذا کی پابندی کر کے خارج ہونے والی سانس کو خارج ہونے والی سانس کی ہی نذر کرتے ہیں۔

مفہوم

سانس کی رفتار پر قابو پانے کے لئے اس طریقے کو پرانایام کہتے ہیں

شروع میں مختلف آسنوں کے ذریعے ہٹھ۔یوگ کے طریقے پر اس کی مشق کی جاتی ہے جو اس پر قابو پانے کے لئے اور روحانی ترقی کے لئے اِن تمام طریقوں کی سفارش کی گئی ہے۔ اِس مشق سے اندر کی ہواؤں کو قابو میں لایا جاتا ہے تاکہ اِن کے گزرنے کے اطراف کو بدلا جا سکے۔اَپان ہوا نیچے کی طرف جاتی ہے اور پران اوپر کی طرف۔ پراناٹایام۔یوگی اِس کے برعکس طریقے سے سانس لینے کی مشق کرتا ہے جب تک کہ بہاؤ پورک یعنی توازن میں بے اثر نہ ہو جائیں خارج ہونے والی سانس کو داخل ہونے والی سانس میں پیش کرنا ریچک کہلاتا ہے جب دونوں ہوا کا بہاؤ پوری طرح سے بند ہو جائے تو اِس کو کُنبھک یوگ کہا جاتا ہے کُنبھک یوگ کی مشق سے روحانی عرفان کی تکمیل کے لئے زندگی کی میعاد کو بڑھایا جا سکتا ہے عقلمند یوگی آئندہ زندگی کا انتظار کئے بغیر ایک ہی زندگی میں تکمیل حاصل کرنے میں دلچسپی رکھتا ہے۔ کیونکہ یوگا کی مشق کرنے سے یوگی زندگی کے دوران کو بہت سالوں تک بڑھا لیتے ہیں۔البتہ کرشن آگاہی شخص بھگوان کی ماورائی محبت آمیز خدمت کی بدولت خود بخود حواس پر قابو پالیتا ہے۔اُس کے حواس ہمیشہ شری کرشن کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں۔ لہٰذا زندگی کے ختم ہونے پر وہ قدرتی طور پر بھگوان کرشن کی ماورائی سطح پر پہنچ جاتا ہے نتیجتاً وہ اپنی عمر لمبی کرنے کی کوئی کوشش نہیں کرتا۔وہ ایک دم نجات کے مرحلہ میں پہنچا دیا جاتا ہے۔جیسے بھگود گیتا میں بیان ہے (۲۶-۱۴):

مام چ یو، وّیبھچارین بھکتی۔یوگین سیوتے
س گُنان سمتیتییتان برہم۔بھویائے کلپتے

"جو کوئی خود بھگوان کی پاک سچی بھگتی سیوا میں لگا رہتا ہے وہ مادی قدرت کے گُن سے بالاتر ہو جاتا ہے اور فوراً ہی روحانی بلندی پر پہنچا دیا جاتا ہے کرشن آگاہ شخص ماورائی مقام سے شروع ہوتا ہے اور وہ لگاتار اُسی درجہ

شعور پر رہتا ہے۔ اس لئے اِسے زوال نہیں آتا اور آخر میں وہ بھگوان کی خلوت گاہ میں بلا تاخیر داخل ہو جاتا ہے۔ جب کوئی صرف کرشن پرشاد یعنی وہ کھانا کھاتا ہے جو پہلے بھگوان کو پیش کیا گیا ہو تو کم کھانے کا مقصد خود بخود پورا ہو جاتا ہے۔ حواس کو قابو میں کرنے کے لئے کم کھانے کا طریقہ بہت مفید ہے اور حواس کو قابو کئے بغیر اِس مادّی جنگل سے باہر نکلنے کا کوئی امکان نہیں۔

شلوک۔ ۳۰

सर्वेऽप्येते यज्ञविदो यज्ञक्षपितकल्मषाः ।
यज्ञशिष्टामृतभुजो यान्ति ब्रह्म सनातनम् ॥३०॥

سَروے، پِیتیتے یَجنَ۔ وِدَوْ یَجنَ۔ کشَپِت۔ کَلْمَشاح
یَجنَ۔ شِشتَا مْرِتَ۔ بھُجوْ یانتِ بْرَہْم سَناتَنَم

سَروے: سب؛ اَپِ: بظاہر مختلف ہونے؛ اےتے: یہ؛ یَجنَ۔ وِدَح: قربانی کے مقصد سے واقف؛ یَجنَ۔ کشَپِت: ایسی انجام دہی کے نتیجہ کی وجہ سے پاک شدہ؛ کَلْمَشاح: گناہ آلود ردِ عمل سے؛ یَجنَ۔ شِشْٹ: یگیہ کرنے کے نتیجہ کا؛ اَمْرِتَ۔ بھُجح: وہ جنہوں نے ایسے آبِ حیات کو چکھ لیا ہے؛ یانتِ: تک پہنچتے ہیں؛ بْرَہْم: اعلیٰ ترین؛ سَناتَنَم: آسمان۔

ترجمہ

یہ سب یگیہ کرنے والے جو قربانی کا مطلب جانتے ہیں گناہوں سے پاک ہو جاتے ہیں اور قربانیوں کا آبِ حیات چکھ لینے سے وہ اعلیٰ ترین ابدی فضا

تک پہنچ جاتے ہیں۔

مفہوم

یہ بیان کردہ مختلف اقسام کی قربانیوں مثلاً املاک کی قربانی، ویدوں یا فلسفیانہ عقائد کا مطالعہ اور یوگ نظام کی بجا آوری سب کا مقصد حواس پر قابو پانا ہے۔ مادّی ہستی کا بنیادی سبب تسکین حواس ہے، اس لئے جب تک کوئی تسکین حواس سے بلند نہ ہو تب تک اُس کے لئے کامل علم، کامل وجد اور کامل زندگی حاصل کرنے کا کوئی امکان نہیں۔ یہ مرتبہ ابدی ماحول، یا برہمن ماحول میں مل سکتا ہے۔ مندرجہ بالا تمام قربانیاں مادّی ہستی کے گناہ آمیز ردّعمل سے پاک ہونے میں مدد کرتی ہیں۔ ایسی ترقی سے اِس زندگی میں انسان نہ صرف خوش اور مطمئن ہوتا ہے بلکہ زندگی ختم ہونے پر بھی وہ بھگوان کی لافانی سلطنت میں داخل ہوجاتا ہے یا لاشخصی برہمن میں مدغم ہوجاتا ہے یا شخصیتِ اعلیٰ بھگوان شری کرشن کی صحبت اختیار کرتا ہے۔

شلوک۔۳۱

नायं लोकोऽस्त्ययज्ञस्य कुतोऽन्यः कुरुसत्तम ॥३१॥

نَایَمْ لوکوٗ،شتیَیَجْنَسْیَہ کُتوٗ، نْیَع کُرُ۔ سَتَّمَ

نَ: کبھی نہیں؛ اَیَمْ: یہ؛ لوٗکَحْ: سیارہ؛ اَشتِ: ہے؛ اَیَجْنَسْیَہ: اُس کے لئے جو کوئی قربانی نہیں کرتا ہے؛ کُتَحْ: کہاں ہے؛ اَنْیَحْ: اور دوسرے؛ کُرُ۔ سَتَّ۔ تَمَ: اے کوروں میں افضل ترین۔

ترجمہ

اے کورو خاندان میں برگزیدہ! بغیر قربانی کے کوئی اِس سیارے پر یا اس زندگی میں کبھی خوش نہیں رہ سکتا: تو پھر آئندہ کا کیا کہنا؟

مفہوم

جاندار ہستی کسی بھی مادّی جسم میں کیوں نہ ہو اپنی اصلی شناخت سے ناواقف ہی رہتی ہے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ مادّی دُنیا میں ہمارا وجود ہماری گناہ آلود زندگی کے ردِّ عمل کے سبب ہے۔ لاعلمی گناہ آلود زندگی کا سبب ہے اور گناہ آلود زندگی ہماری اس مادّی زندگی میں پھنسے رہنے کی وجہ سے ہے۔ اس بندھن چکّر سے نجات پانے کا فقط ایک ہی دروازہ ہے۔ انسانی جسم یعنی اس لئے وید ہمیں مذہب، معاشی آسائش، باضابطہ تسکین حواس اور آخرکار، مصیبت اور صعوبت سے رہائی کے ذرائع بتاتے ہیں۔ مذہب کی پیروی یا مختلف اقسام کی قربانی جن کی پہلے سفارش کی گئی ہے ہماری معاشی اُلجھنوں کو خود بخود حل کر دیتی ہے قربانیاں سرانجام دینے سے ہمیں کافی خوراک، کافی دودھ وغیرہ مل سکتا ہے۔ چاہے آبادی میں قدرے اضافہ بھی ہو۔ تو جب بھی جسم کی بنیادی ضروریات پوری ہو جاتی ہیں، قدرتی طور پر اگلا مرحلہ حواس کو مطمئن کرنے کا ہوتا ہے وید باضابطہ، تسکین حواس کے لئے مقدّس شادی کو ضروری قرار دیتے ہیں۔ اس سے انسان آہستہ آہستہ مادّی قید و بند سے آزاد ہو جاتا ہے اور نجات یافتہ زندگی کی بلند ترین تکمیل مالک اعلیٰ کی قُربت حاصل کرنے میں ہے۔ جیسا کہ اُوپر ذکر کیا گیا ہے۔ یجنا (قربانی) کو ادا کرتے سے تکمیل نصیب ہوتی ہے۔ اگر انسان ویدوں کے مطابق یجنا ادا کرنے پر مائل نہ ہو تو اِس جسم میں بھی وہ خوش و خرم زندگی بسر نہیں کر سکتا تو پھر دوسرے جسم کے ساتھ دوسرے سیّارے پر زندگی بسر کرنے کا کیا سوال ہے۔ مختلف آسمانی سیّاروں پر مادّی

آرام و آرائش کے مختلف درجے ہیں اور ان تمام حالات میں اُن اشخاص کے لئے خوشیاں ہی خوشیاں ہیں جو مختلف قسم کی یجنا (قربانی) ادا کرتے ہیں لیکن بلند ترین قسم کی خوشی جو انسان پاسکتا ہے کرشن آگاہی کے ذریعے روحانی سیاروں میں داخل ہونے سے حاصل ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ کرشن آگاہی کی زندگی مادّی ہستی کی تمام اُلجھنوں کا حل ہے۔

شلوک ۔۳۲

एवं बहुविधा यज्ञा वितता ब्रह्मणो मुखे ।
कर्मजान् विद्धि तान् सर्वानेवं ज्ञात्वा विमोक्ष्यसे ॥३२॥

اَیْوَم بَہُہ ۔ وِدھا یَجنْا وِتَتا بَرَہمَنْو مُکھے
کَرْم ۔ جاںْ وِدِھ تانْ سَروانْ اَیْوَم جنْاتْوا وِمُوکْشیَسے

اَیْوَم : اس طرح ؛ بَہُہ ۔ وِدھا : مختلف اقسام ؛ یَجنْا : قربانیوں وِتَتا : پھیلی ہوئی ہیں ؛ بَرَہمَنْو : ویدوں کے ؛ مُکھے : مُنہ سے ؛ کَرْم ۔ جاںْ : کام سے پیدا ہوا ؛ وِدھ : تمہیں جاننا چاہیئے ؛ تانْ : اُن کو ؛ سَروانْ : سب ؛ اَیْوَم : اس طرح ؛ جنْاتْوا : جان کر ؛ وِمُوکْشیَسے : تم نجات پاؤ گے۔

ترجمہ

ویدوں میں ان تمام مختلف قسم کی قربانیوں کا بیان ہے۔ اور یہ تمام مختلف اقسام کے اعمال کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ ان کے علم سے تم نجات پا جاؤ گے۔

مفہوم

مختلف قسم کی قربانیاں جس کا ذکر ویدوں میں کیا گیا ہے، مختلف قسم کے کارکنوں کے ذوق کے مطابق ہیں۔ انسان جسمانی تصورات میں غرق ہیں اسی لئے ان قربانیوں کو اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ ایک شخص جسم سے، من سے اور عقل سے یہ فرض انجام دے سکتا ہے۔ جسم کی قید سے نجات دلانے کے لئے اُن سب کی سفارش کی گئی ہے۔ بھگوان نے اپنی زبان مُبارک سے ان کی تصدیق کی ہے۔

شلوک ۔۳۳

श्रेयान् द्रव्यमयाद् यज्ञाज्ज्ञानयज्ञः परन्तप ।
सर्वं कर्माखिलं पार्थ ज्ञाने परिसमाप्यते ॥३३॥

شریان درویہ میاد یجناد جناں۔ یجنہ پرنتپ
سَروم کرم اکھلم پارتھ جنانے پری سماپیتے

شریان : افضل ہے ؛ دَرویہ۔ مَیاتِ : مادّی قابض شدہ املاک کی؛ یجناتْ : قربانی کی نسبت ؛ جنان۔ یجنہ : باعلم قربانی ؛ پَرنتپ : اے دشمن کو مغلوب کرنے والے ؛ سَروم : سب ؛ کرم : ہر گرمیوں؛ اکھلم : میزان مجموعی ؛ پارتھ : اے پرتھا کے بیٹے ؛ جنانے : علم میں ؛ پری سماپیتے : تکمیل آخری۔

ترجمہ

اے دشمن کو مغلوب کرنے والے، علم کے ذریعے سرانجام دی ہوئی قربانی محض مادّی املاک کی قربانی سے افضل ہے۔ اے پرتھا کے بیٹے! بہر صورت اعمال

کی تمام قربانیاں ماورائی علم کے عروج تک پہنچتی ہیں۔

مفہوم

تمام قربانیوں کا مطلب علم کا مل کے رتبے پر پہنچ کر مادی مصائب سے نجات حاصل کرنا ہے اور انجام کار مالک اعلیٰ کی محبت آمیز ماورائی خدمت میں مصروف ہونا ہے (کرشن آگاہی)۔ البتہ قربانی کی ان تمام مختلف سرگرمیوں کے متعلق ایک راز ہے اور اس راز کا علم ضروری ہے۔ قربانیاں بعض اوقات قربانی کرنے والے کے خاص عقیدے کے مطابق مختلف صورتیں اختیار کر لیتی ہیں۔ جب کسی کا عقیدہ ماورائی علم کی منزل تک پہنچ جاتا ہے تو قربانیوں کے سرانجام دینے والے کو ان سے زیادہ ترقی یافتہ سمجھنا چاہیئے جو اس علم کے حصول کے بغیر محض مادی املاک کی قربانی دیتے رہتے ہیں۔ کیونکہ علم حاصل کئے بغیر قربانیاں مادی سطح پر ہی رہتی ہیں۔ کوئی روحانی فائدہ عطا نہیں کرتیں۔ اصل علم کرشن آگاہی ہی میں عروج پر پہنچتا ہے۔ جو بلند ترین ماورائی علم کا مقام ہے۔ اس علم کی روشنی کے بغیر قربانیاں محض مادی سرگرمیوں کی حیثیت رکھتی ہیں۔ شعور کے مختلف درجوں کے پیش نظر قربانی کی سرگرمیوں کو بعض اوقات کرم۔ کانڈ (بارآور سرگرمیاں) پکارا جاتا ہے اور بعض اوقات جنان۔ کانڈ (سچائی کی جستجو کا علم) اگر مقصود علم ہو تو یہ بہتر کیفیت ہے۔

شلوک۔ ۳۴

तद् विद्धि प्रणिपातेन परिप्रश्नेन सेवया ।
उपदेक्ष्यन्ति ते ज्ञानं ज्ञानिनस्तत्त्वदर्शिनः ॥३४॥

تَدْ وِدھِ پْرَنِپاتینَ پَرِپْرَشْنینَ سیوَیا
اُپَدیکْشْیَنْتِ تے جْنانَمْ جْنانِنَسْ تَتْوَ۔ دَرْشِنَحْ

تَت : اُس مختلف قربانیوں کے علم کو ؛ وِدھِ : سمجھنے کی کوشش کرو ؛ پْرنِپاتینَ : روحانی اُستاد کے قدموں میں بیٹھ کر ؛ پرِپْرشنینَ : اطاعت شعاری سے سوال بوجھ کر ؛ سیوَیا : خدمت کرکے ؛ اُپدیکشینتِ : وہ باضابطہ شامل کریں گے ؛ تے : تو ؛ گیانَم : علم میں ؛ گیانِنہ : صاحب عرفان ؛ تتو : سچ کا ؛ درشنہ : دوش دیکھنے والا ۔

ترجمہ

ستگرو کے قدموں میں بیٹھ کر سچائی سیکھنے کی کوشش کر۔انکساری کے ساتھ اُن سے دریافت کر اور اُن کی خدمت کر۔صاحب عرفان تجھے علم دے سکتے ہیں ۔کیونکہ انھوں نے سچائی کو پالیا ہے ۔

مفہوم

روحانی تکمیل کا راستہ بلاشبہ مشکل ہے۔اس لئے بھگوان ہمیں تلقین کرتے ہیں کہ اصلی روحانی گرو کی صحبت اختیار کرو جو خود بھگوان سے روایت درروایت مریدانہ جانشینی کے سلسلے سے متعلق ہو۔ مریدانہ جانشینی کے اس اصول کی پیروی کیئے بغیر کوئی اصلی روحانی گرو نہیں ہو سکتا۔بھگوان ابتدائی روحانی گرو ہیں اور مریدانہ جانشینی کے سلسلے میں جو شخص قائم مقام ہے وہ اپنے شاگرد کو بھگوان کا پیغام جوں کا توں دے سکتا ہے۔اپنا الگ طریقہ قائم کرنے سے کوئی روحانی تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا۔ یہ بیوقوف اور جھوٹے ریاکاروں کا طریقہ ہے۔ بھاگوتم (۶-۳-۱۹) کہتی ہے ۔ دھرمم تُ ساکشاد بھگوت۔ پرنیتم ، دھرم کی راہ بھگوان نے واضح کی تھی۔اس لئے ذہنی قیاس آرائیاں یا مہمل دلائل کسی صحیح راہ پر نہیں چلا سکتے ۔ نہ کوئی علمی کتابوں کا بطور خود مطالعہ کرکے روحانی ترقی کر سکتا ہے ۔ اس علم کو حاصل کرنے کے لئے اصلی روحانی گرو کی پناہ لینی ہوگی۔ایسے روحانی گرو کی پوری

اطاعت کرنی چاہیئے اور بغیر جھوٹے وقار کے حقیر خادم کی طرح روحانی گرو کی خدمت کرنی چاہیئے عرفانِ خودی پائے ہوئے روحانی گرو کا مطمئن ہونا روحانی ترقی کا راز ہے استفسار اور اطاعت روحانی ادراک کے لئے موزوں ذرائع ہیں جب تک اطاعت اور خدمت نہ ہو روحانی گرو سے تحقیقات کرنا مفید و مؤثر نہ ہوگا روحانی گرو کے امتحان کو پاس کرنے کے قابل ضرور ہونا چاہیئے اور جب روحانی گرو شاگرد کی صحیح خواہش کو دیکھتا ہے تو وہ خود بخود شاگرد کو صحیح روحانی علم کی اَدھِرِمُت سَاکْشَاڈ بھگوٗ ت۔ پْرنِیتَم سعادت عطا کرتا ہے اس شلوک میں اندھادھند پیروی کرنے اور لغو تحقیقات کے تصور کو رد کیا گیا ہے کسی کو روحانی گرو سے صرف اطاعت کا وعظ سننا ہی نہیں چاہیئے بلکہ اُسے روحانی گرو سے واضح طور پر سمجھنا بھی چاہیئے اصلی روحانی گرو قدرتی طور پر اپنے شاگرد پر بڑا مہربان ہوتا ہے اس لئے جب طالب علم اطاعت شعار ہوا اور ہمیشہ خدمت گزاری کے لئے تیار ہو تو اُن کے عوض مکمل علم اور تحقیق حاصل ہوتی ہے۔

شلوک-۳۵

यज्ज्ञात्वा न पुनर्मोहमेवं यास्यसि पाण्डव ।
येन भूतान्यशेषाणि द्रक्ष्यस्यात्मन्यथो मयि ॥३५॥

یَت جْنَاتْوَا نَ پُنَرْ مَوْہَم اَیوَم یَاسْیَسِ پَانڈَوَ
یینَ بھُوتَانی اَشیشَانِ دْرَکشْیَسی آتْمَنی اَتھو مَیِ

یَت: جس سے؛ جْنَاتْوَا: جان کر؛ نَ: کبھی نہیں؛ پُنَہ: پھر؛ مَوہَم: فریب کا؛ اَیوَم: اس طرح؛ یَاسْیَسِ: شِکار ہو گے؛

پانڈو : اے پانڈو کے بیٹے ؛ ییَن : جس سے ؛ بھوتانِ : جانداروں کو؛ اَشیشانِ : سب ؛ درکشیَس : تو دیکھے گا ؛ آتمنِ : روح مطلق میں، شری کرشن ؛ اَتھو : یا دوسرے الفاظ میں ؛ مَیی : مجھ میں ۔

ترجمہ

اے ارجن! صاحب علم عرفان سے اصلی علم حاصل کرنے پر تُو پھر کبھی اس طرح فریب کا شکار نہ ہوگا۔ ساتھ ہی یہ جان جائے گا کہ سب جاندار میرے حصے ہیں یعنی مجھ سے ہی قائم ہیں۔

مفہوم

صاحب عرفان یعنی اُس سے جو چیزوں کو اصلی صورت میں جانتا ہے۔ جیسی ہیں ویسی جانتا ہے، علم حاصل کرنے کا نتیجہ یہ سیکھنا ہے کہ تمام جاندار ہستیاں شخصیتِ اعلیٰ بھگوان شری کرشن کے اجزاءِ وجود ہیں۔ شری کرشن سے اس وجود کے احساس کو مایا (ما۔ نہیں، یا۔ یہ) کہتے ہیں۔ کچھ لوگ سوچتے ہیں کہ ہمارا شری کرشن سے کوئی تعلق نہیں، شری کرشن صرف ایک عظیم تاریخی شخصیت ہیں اور حق مطلق لاشخصی برہمن ہیں۔ دراصل جیسے بھگود گیتا میں بیان کیا گیا ہے، یہ لاشخصی برہمن شری کرشن کی ذاتی درخشندگی ہے۔ شری کرشن بحیثیت شخصیتِ اعلیٰ بھگوان ہر چیز کا سبب ہیں۔ برہم سمہتا میں صاف طور پر بیان کیا گیا ہے کہ شری کرشن شخصیت اعلیٰ بھگوان ہیں۔ سبب الاسباب (علتِ اولیٰ)۔ ہر طرح کے کروڑہا اوتار بھی اُنہیں کی مختلف وُسعتیں ہیں۔ اسی طرح جاندار ہستیاں بھی شری کرشن کی وُسعتیں ہیں۔ مایاوادی فلسفی غلطی سے خیال کرتے ہیں کہ شری کرشن اپنے ذاتی وجود کو اس پھیلاؤ کے سبب کھو دیتے ہیں۔ یہ قطعی مادّی تصور ہے۔ ہمیں مادّی دُنیا کا تجربہ ہے کہ کسی شئے کو جب ٹکڑے ٹکڑے کرکے بانٹا جاتا ہے تو وہ شئے اپنی اصلی شناخت کھو دیتی ہے۔ لیکن مایاوادی فلسفی یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ مطلق العنان کا مطلب ایک جمع ایک برابر ایک کے ہے، اور ایک نفی ایک بھی برابر ایک کے ہے۔ مطلق دنیا میں یہ صورت ہے ۔

مُطلق سائنس اور مُناسب علم کے فقدان کی وجہ سے ہم فریب میں مُبتلا ہیں، اور اس لئے ہم سوچتے ہیں کہ ہم شری کرشن سے الگ ہیں۔ حالانکہ ہم شری کرشن کے الگ تھلک حصّے ہوتے ہوئے بھی ہم اُن سے مختلف نہیں ہیں۔ جاندار ہستیوں کا جسمانی فرق مایا ہے یعنی حقیقت نہیں ہے۔ ہمارے وجود کا مقصد فقط شری کرشن کی رضا حاصل کرنا ہے محض مایا کی وجہ سے ارجُن نے سوچا کہ بھائی بندوں کے ساتھ عارضی جسمانی رشتہ شری کرشن کے ساتھ اُس کے دائمی روحانی رشتے سے زیادہ اہم ہے۔ گیتا کی تمام تعلیم کا اسی مقصد کی طرف جُھکاؤ ہے کہ جاندار ہستی شری کرشن کا دائمی خدمت گار ہونے کے سبب شری کرشن سے الگ نہیں ہو سکتی۔ دراصل جاندار ہستی کو شری کرشن سے الگ سمجھنا ہی مایا ہے۔ ہستیِ اعلیٰ کے الگ انفرادی حصّے کی صورت میں جاندار ہستیوں کو ایک خاص فرض ادا کرنا ہے۔ جو اس مقصد کو بھولے ہوئے ہیں۔ وہ مختلف اجسام میں بحیثیت انسانوں، جانوروں، دیوتاؤں وغیرہ کی حیثیت سے ہیں۔ ایسے جسمانی اختلافات بھگوان کی ماورائی خدمت کے فراموش کرنے سے پیدا ہوتے ہیں لیکن جب کوئی کرشن آگاہی کے ذریعے ماورائی خدمت میں مصروف ہو جاتا ہے تو وہ اس فریب سے نجات حاصل کر سکتا ہے یو ہم سے آزاد ہو سکتا ہے کہ جاندار ہستی شری کرشن کے برابر ہے۔ مکمل علم یہ ہے کہ روح مطلق شری کرشن تمام جاندار ہستیوں کی آخری پناہ گاہ ہیں۔ اور ایسی پناہ گاہ کو چھوڑ کر جاندار ہستیاں اس تصوّر میں کہ ہم الگ ہستی ہیں، مادّی فطرت کے فریب کا شکار بنی ہوئی ہیں۔ اس طرح مادّی ہستی کے مختلف درجوں کے تحت وہ شری کرشن کو بھول بیٹھے ہیں تاہم جب ایسی فریب خوردہ جاندار ہستیاں کرشن آگاہی میں قائم ہو جاتی ہیں تو یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ نجات کی راہ پر گامزن ہیں۔ جیسے بھاگوتم میں تصدیق کی گئی ہے (۲ - ۱۰ - ۶) مُکتِر ہتوا نیتتھا۔ رُوپم سواروپینہ ویوستھتیہ۔

نجات کا مطلب ہے کرشن آگاہی! یعنی اپنی طبعی حیثیت میں شری کرشن کا دائمی خادم رہنا۔

شلوک-۳۶

अपि चेदसि पापेभ्यः सर्वेभ्यः पापकृत्तमः ।
सर्वं ज्ञानप्लवेनैव वृजिनं सन्तरिष्यसि ॥३६॥

آپ چیت اَسِ پاپیبھیہ سَروِیبھیہ پاپ-کرت-تمہ
سَروَم جنان-پلویناِیوَ وِرجِنَم سَنترِشیسِ

اَپ: بھی؛ چیت: اگر؛ اَسِ: تم ہو؛ پاپیبھیہ: گنہگاروں سے؛ سَروِیبھیہ: سب؛ پاپ-کرت-تمہ: سب سے بڑا گنہگار؛ سَروَم: تمام ایسے گناہ بھرے ردّعمل؛ جنان-پلوین: ماورائی علم کی کشتی سے؛ اِیوَ: یقیناً؛ وِرجِنَم: مصائب کا سمندر؛ سَنترِشیسِ: تو پوری طرح عبور کرلے گا۔

ترجمہ

اگر تو سب گنہگاروں سے بڑا گنہگار بھی ہے۔ تب بھی تو مصائب کے سمندر کو معرفت کی کشتی کے ذریعے عبور کرنے کے قابل ہوگا۔

مفہوم

شری کرشن کے تعلق میں اپنے طبعی حیثیت کا موزوں ادراک بہت عمدہ بات ہے اور جہالت کے سمندر میں جینے کی جدوجہد کرنے سے انسان فوری طور پر نکل سکتا ہے۔ اس مادّی دنیا کو بعض اوقات جہالت کا سمندر اور بعض اوقات جلتے ہوئے جنگل سے مماثلت دی جاتی ہے۔ کوئی پیراک کتنا ہی ماہر کیوں نہ ہو لیکن

سمندر میں جینے کی جد وجہد بہت سخت ہوتی ہے۔ جو کوئی بڑھ کر سمندر میں ڈوبتے ہوئے جاندار کو نکال لے وہ سب سے بڑا بچانے والا ہے۔ شخصیتِ اعلیٰ بھگوان سے ملا ہوا کامل علم ہی نجات کا راستہ ہے کرشن آگاہی کی کشتی بڑی سادہ ہے، لیکن ساتھ ہی سب سے زیادہ پُر جلال بھی ہے۔

شلوک - ۳۷

यथैधांसि समिद्धोऽग्निर्भस्मसात् कुरुतेऽर्जुन ।
ज्ञानाग्निः सर्वकर्माणि भस्मसात् कुरुते तथा ॥३७॥

یَتھَیدھاںسِ سَمِدّھو، گنِر بَھشمَ۔سَات کُروتے ، رجُنَ
جنانا گنِح سَروَ۔کَرمانِ بَھشمَ۔سَات کُروتے تتھا

یَتھا : بالکل جیسے ؛ اَیدھاںسِ : ایندھن کو ؛ سَمِدّھح : بھڑکتی ہوئی ؛ اَگنِح : آگ ؛ بَھشمَ۔سَات : راکھ ؛ کُروتے : کر دیتی ہے ؛ اَرجُن : اے ارجن ؛ جنانَ۔اَگنِح : علم کی آگ ؛ سَروَ۔کَرمانِ : مادّی سرگرمیوں کے تمام ردِ عمل کو ؛ بَھشمَ۔سَات : راکھ ؛ کُروتے : کر دیتی ہے ؛ تَتھا : اسی طرح ۔

ترجمہ

جس طرح بھڑکتی ہوئی آگ ایندھن کو راکھ کر دیتی ہے۔ اے ارجن! اسی طرح علم کی آگ مادّی سرگرمیوں کے تمام ردِ عمل کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔

مفہوم

ذات اور ذات مطلق کے رشتے کے مکمل علم کو یہاں آگ سے تشبیہ دی گئی ہے۔

یہ آگ ناپاک اور پاک دونوں سرگرمیوں کے ردّ عمل کو بھی جلا کر راکھ بنا دیتی ہے۔ ردِّ عمل کی بہت سی منزلیں ہیں: ابتدائی ردِّ عمل، ناپختہ ردِّ عمل، پختہ ردِّ عمل اور درمیانی ردِّ عمل۔ لیکن جاندار ہستیوں کی طبعی شناخت کا علم ہر شئے کو جلا کر راکھ کر دیتا ہے۔ جب کسی کو مکمل علم حاصل ہو، تب تمام ردّ عمل خواہ وہ بیج والے ہوں یا پھل والے جل کر راکھ بن جاتے ہیں۔ ویدوں میں (برہد۔ آرنیک اُپنشد ۴-۴-۲۲) میں یہ بیان کیا گیا ہے۔ اُبھے اُہیئیو ئیشَ تَ اَیتے تَرَتیمرہ تَح سَا دھوَ سَا دھُوِنی کام کے پاک اور ناپاک دونوں ہی قسم کے ردِّ عمل سے انسان چھٹکارا حاصل کر لیتا ہے۔

شلوک ۔۳۸

न हि ज्ञानेन सदृशं पवित्रमिह विद्यते ।
तत् स्वयं योगसंसिद्धः कालेनात्मनि विन्दति ॥३८॥

نَ ہِہ جْنَانینَ سَدْرْشَمْ پَوِتْرَمْ اِہَ وِدْیَتے
تَتْ سْوَیَمْ یوگَ۔ سَمْسِدّھع کَالینَا تْمَنِ وِنْدَتے

نَ: کچھ نہیں؛ ہِہ: یقیناً؛ جْنَانینَ: علم کے؛ سَدْرْشَمْ: مقابلے میں؛ پَوِتْرَمْ: پاکیزہ؛ اِہَ: اس دنیا میں؛ وِدْیَتے: کے؛ تَتْ: وہ؛ سْوَیَمْ: خود؛ یوگَ: بھگتی میں؛ سَمْسِدّھع: مکمل ہے؛ کَالینَ: مناسب وقت پر؛ آتْمَنِ: اپنے آپ؛ وِنْدَتِ: مزا لیتا ہے۔

ترجمہ

اس دنیا میں کوئی چیز اتنی پاک اور پُر جلال نہیں جتنا کہ ماورائی علم۔ ایسا علم تصوف کا پکا ہوا پھل ہے۔ اور جو بھگتی میں باکمال ہو گیا ہے مناسب وقت آنے پر خود

اِس علم سے لُطف اندوز ہوتا ہے۔

مفہوم

ماورائی علم کا مطلب ہے۔ "روحانی ادراک"۔ لہٰذا کوئی چیز اتنی پُرجلال اور پاک نہیں ہے جتنا ماورائی علم۔ لاعلمی ہماری قید کا سبب ہے اور علم ہماری نجات کا سبب۔ یہ علم بھگتی سیوا کا پکا ہوا پھل ہے، ماورائی علم رکھنے والے کو امن وسکون اور کہیں نہیں ڈھونڈنا پڑتا کیونکہ وہ خود اپنے آپ میں شانتی سے لُطف اندوز ہوتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں یہ علم اور شانتی کرشن آگاہی میں انتہا پر پہنچ جاتے ہیں۔ یہ بھگود گیتا کا حرفِ آخر ہے۔

شلوک ۔۳۹

श्रद्धावाल्ँ लभते ज्ञानं तत्परः संयतेन्द्रियः ।
ज्ञानं लब्ध्वा परां शान्तिमचिरेणाधिगच्छति ॥३९॥

شْرَدّھا وَانْ لَبھتے جْنَانَمْ تَتْ۔پَرَہ سَمْیَتیْنْدْرِیَہ
جْنَانَمْ لَبْدْھوَا پَرَامْ شَانْتِمْ اَچِرینَا دھِگَچّھتِ

شْرَدّھا۔وَانْ: ایماندار انسان؛ لَبھتے: پاتا ہے؛ جْنَانَمْ: علم؛ تَتْ۔پَرَہ: اس سے انتہائی وابستہ ہے؛ سَمْیَتَ: پابند، قابو شدہ؛ اِنْدْرِیَہ: حواس جْنَانَمْ: علم؛ لَبْدْھوَا: پاکر؛ پَرَامْ: ماورائی؛ شَانْتِمْ: امن؛ اَچِرینَا: بہت جلدی؛ اَدھِگَچّھتِ: حاصل کرتا ہے۔

ترجمہ

وہ ایماندار شخص جو ماورائی علم کے لئے وقف ہے اور جو اپنے حواس پر قابو

پالیتا ہے، اس علم کے لئے موزوں ہے اور اسے پالینے پر وہ جلد ہی عظیم روحانی شانتی حاصل کرلیتا ہے ۔

مفہوم

کرشن آگاہی میں یہ علم وہ ایماندار شخص پاسکتا ہے جو پختہ طور سے شری کرشن پر یقین رکھتا ہے۔ اُسے ایماندار انسان کہا جاتا ہے جو سوچتا ہے کہ محض کرشن آگاہی میں عمل کرنے سے وہ بلند ترین درجہ حاصل کرسکتا ہے۔ یہ اعتقاد بھگتی کو سرانجام دینے سے اور ہرے کرشن، ہرے کرشن، کرشن، کرشن، ہرے ہرے/ہرے رام، ہرے رام، رام رام، ہرے ہرے الاپنے سے حاصل ہوتا ہے جو ہمارے دل کو مادّی الائش سے پاک صاف کردیتا ہے۔ اس کے علاوہ ہمیں اپنے حواس پر قابو پانا چاہیئے۔ وہ شخص جو شری کرشن کا وفادار ہے اور جو حواس پر قابو پالیتا ہے، بلا تاخیر کرشن آگہی کے علم میں بآسانی تکمیل پاسکتا ہے ۔

شلوک ۔ ۴۰

अज्ञश्चाश्रद्दधानश्च संशयात्मा विनश्यति ।
नायं लोकोऽस्ति न परो न सुखं संशयात्मन: ॥४०॥

اَجنَش چاشرَدّدھانش چَ سَمْشَیاتمَا وِنَشیَت
نَایَمْ لوکوْ، شتِ نَ پَرُوْ نَ سُکھَمْ سَمْشَیا تمنَحَ

اَجْنَح : بیوقوف جو معیاری الہامی کتابوں کے علم سے بے بہرہ ہو ؛
چَ : اور ؛ اَشْرَدّدھانَح : منکشف الہامی کُتب میں بغیر اعتماد کے ؛
چَ : بھی ؛ سَمْشَیَہ : شکّی مزاج ؛ آتمَا : شخص ؛ وِنَشیَتِ : پھر گرجاتا ہے ؛

نَ : کبھی نہیں ؛ اَیَمْ : اِس ؛ لوکہ : دُنیا میں ؛ اَستِ : ہے ؛
نَ : نہیں ؛ پَرَح : اگلی زندگی میں ؛ سُکھَمْ : خوشی ؛
سَمشَیَہ : شکی مزاج ؛ آتمَنَح : شخص کے لئے ۔

ترجمہ

لیکن ابجان اور بد عقیدہ شخص جو الہامی کتب پر شک کرتے ہیں اور کرشن آگاہی سے محروم ہیں، وہ تباہی کی طرف جاتے ہیں۔ شکی مزاج شخص کے لئے نہ ہی اس دُنیا میں مسرت ہے نہ اُس دُنیا میں ۔

مفہوم

معیاری اور مستند الہامی کتابوں میں بھگود گیتا افضل ترین کتاب ہے۔ جو اشخاص تقریباً جانوروں کی طرح ہیں وہ روحانی کتب پہ یقین یا اُن کا علم نہیں رکھتے کچھ لوگ حالانکہ اُن کا علم بھی رکھتے ہیں یا اُن کے حوالے بھی دے سکتے ہیں، لیکن اس کے الفاظ پر یقین نہیں رکھتے۔ اگر دوسروں کو بھگود۔گیتا جیسی الہامی کتب پر یقین بھی ہو وہ شخصیت اعلیٰ بھگوان شری کرشن کو نہیں مانتے اور نہ اُن کی عبادت کرتے ہیں ۔ ایسے اشخاص یہی نہیں کہ کرشن آگاہی میں کوئی مقام نہیں پا سکتے۔ بلکہ اور زوال پذیر ہو جاتے ہیں۔ مندرجہ بالا تمام لوگ جو اعتماد نہیں رکھتے اور ہمیشہ شک کرتے ہیں بالکل ترقی نہیں کرتے ۔ جن لوگوں کا خدا اور اُس کے الہامی کلام پر یقین نہیں وہ اس دُنیا میں نہ آئندہ میں کوئی اچھائی نہیں پا سکتے۔ کچھ بھی ہو اُن کے لئے کوئی خوشی نہیں ہے اس لئے کسی کو الہامی کتب کے اصولوں کی پیروی اعتماد سے کرنی چاہیئے اور اس طرح علم کے درجہ اعلیٰ پر پہنچنا چاہیئے۔ صرف یہی علم روحانی سُوجھ بُوجھ کے ماورائی درجے تک ترقی پانے میں مدد دے گا۔ دوسرے الفاظ میں شکی مزاج

لوگوں کا روحانی نجات میں کوئی حصہ نہیں۔ اس لئے عظیم آچاریوں کے، جو مریدانہ جانشینی کے سلسلے میں آتے ہیں، نقشِ قدم پر چلنا چاہیئے اور اس طرح کامیابی حاصل کرنی چاہیئے۔

شلوک - ۴۱

योगसंन्यस्तकर्माणं ज्ञानसञ्छिन्नसंशयम् ।
आत्मवन्तं न कर्माणि निबध्नन्ति धनञ्जय ॥४१॥

یُوگَ۔ سَنّیَسْتَ۔ کَرْمَانَمْ جْنَانَ۔ سَنْچھِنَّ ۔ سَمْشَیَمْ
آتْمَوَنْتَمْ نَ کَرْمَانِ نِبَدْھنَنْتِ دَھنَنْجَیَہ

یُوگَ : کرم یوگ والی بھگتی سیوا کے ذریعے ؛ سَنّیَسْتَ : جس نے ترک کر دیا ہے ؛ کَرْمَا پْھَلَام : اعمال کے پھل کو ؛ جْنَانَ : علم سے ؛ جْنَانَ : علم سے ؛ سَنْچھِنَّ : کٹ گئے ہیں ؛ سَمْشَیَمْ : شکوک ؛ آتْمَ۔ وَنْتَمْ : خود میں قائم ؛ نَ : کبھی نہیں ؛ کَرْمَانِ : کام ؛ نِبَدْھنَنْتِ : باندھے ہیں ؛ دَھنَنْجَیَہ : اے امیری کے فاتح ۔

ترجمہ

وہ جو اعمال کے پھل سے دستبردار ہو کر بھگتی سیوا پر عمل کرتا ہے اور جس کے شکوک ماورائی علم سے ختم ہو گئے ہیں، دراصل خودی میں قدم جمائے ہوئے ہے۔ اس لئے اے دولت پر فتح پانے والے : وہ شخص

عمل کے ردِّ عمل سے وابستہ نہیں۔

جو انسان بھگود-گیتا کی ہدایت پر اُسی صورت میں عمل کرتا ہے جس طرح شخصیت اعلیٰ بھگوان شری کرشن نے فرمایا ہے، وہ ماورائی علم کے سبب تمام شکوک سے رہائی پا لیتا ہے۔ وہ بھگوان کے انفرادی حصّے کی حیثیت سے مکمل کرشن آگاہی میں پہلے ہی خودی کے علم میں قائم ہو چکا ہے۔ بلا شبہ وہ عمل کی قید سے بالا ہے۔

شلوک-۴۲

तस्मादज्ञानसम्भूतं हृत्स्थं ज्ञानासिनात्मनः ।
छित्त्वैनं संशयं योगमातिष्ठोत्तिष्ठ भारत ॥४२॥

تَسْمَادْ اَجْنَانَ- سَمْبھُوْتَمْ ہْرِتْ- سْتَھَمْ جْنَانَاسِنَاتْمَنَہ
چِھتْوَیْنَمْ سَمْشَیَمْ یُوْگَمْ آتِشْٹھوتِشْٹھَ بھَارَتَ

تَسْمَاتْ : اس لیے؛ اَجْنَانَ- سَمْبھُوْتَمْ : جہالت سے پیدا ہوا؛ ہْرِتْ- سْتَھَمْ : دل میں واقع؛ جْنَانَ : علم کے؛ اَسِنَا : ہتھیار سے؛ آتْمَنَہ : خودی کا؛ چِھتْوَا : کاٹ کر؛ اینَمْ : اس؛ سَمْشَیَمْ : شک کو؛ یُوْگَمْ : یوگا میں؛ آتِشْٹھَ : واقع ہو کر؛ اُتِّشْٹھَ : لڑنے کے لئے اُٹھ؛ بھَارَتَ : اے بھرت کی نسل۔

ترجمہ

اس لئے تیرے دل میں جو شبہات لاعلمی کی وجہ سے پیدا ہو گئے ہیں وہ

علم کے ہتھیار سے کاٹ دینے چاہئیں۔ یوگا سے ہتھیار بند ہو کر اے بھرت کی اولاد! اُٹھ اور جنگ کر۔

مفہوم

اس باب میں یوگا کے جس طریقے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اُسے سناتن یوگا یا جانار رہستی کی ابدی سرگرمیاں کہتے ہیں۔ اس یوگا کی رو سے قربانی کے دو درجے ہیں۔ ایک کو مادی املاک کی قربانی دینا کہتے ہیں اور دُوسری کو خودی کا علم کہا جاتا ہے، جو پاک روحانی سرگرمی کا مرکز ہے۔ اگر مادّی املاک کی قُربانی روحانی تکمیل سے ہم آمیز نہ ہو تو ایسی قُربانی مادّی جیثیت اختیار کر لیتی ہے۔ لیکن جو ایسی قربانیاں روحانی مقصد سے یا بھگتی سیوا میں سرانجام دیتا ہے تو وہ مکمل قربانی کا حق ادا کرتا ہے۔ جب ہم روحانی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہیں، تو ہمیں معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ بھی دو قسم کی ہوتی ہیں۔ مثلاً اپنی ذات یا طبعی حیثیت کا ادراک اور عظیم الشان شخصیت اعلیٰ بھگوان سے متعلق سچائی کا ادراک، جو بھگود گیتا کے طریقے کو جوں کا تُوں اپنا تا ہے، روحانی علم کے ان دو اہم درجوں کو بڑی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ بھگوان کے انفرادی حصّے کی حیثیت سے ذات کا علم حاصل کرنا اس کے لئے مشکل نہیں ہوتا۔ کیونکہ ایسا شخص بھگوان کی ماورائی سرگرمیوں کو آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ اس بات کے شروع میں بھگوان نے خود بھگوان کی ماورائی مصروفیات پر بحث کی ہے۔ وہ جو گیتا کی ہدایات کو نہیں سمجھتا، بے ایمان ہے اور بھگوان نے جو اُسے تھوڑی سی آزادی عطا کی ہے، وہ اس کا غلط استعمال کر رہا ہے۔ ایسی ہدایات کے باوجود، وہ جو بھگوان کو ابدی، بابرکت یا سب کچھ جاننے والی شخصیت نہیں سمجھتا یقیناً اول نمبر کا بیوقوف ہے کرشن آگاہی کے اصولوں کی بتدریج اپنانے سے جہالت دُور ہو سکتی ہے۔ مختلف قسم کی قربانیوں، جیسے دیوتاؤں کے لئے قربانی، برہمن کے لئے قربانی، تجرّد کے ذریعہ قربانی، گرہستی

زندگی کی قربانی، حواس پر قابو پانے کی قربانی، عارفانہ یوگا کی مشق کی قربانی، کفارہ کی قربانی، مادی املاک سے دستبرداری کی قربانی، ویدوں کے مطالعہ کی قربانی، رواج کی قربانی اور ورن آشرم والے سماجی نظام میں شرکت کرنے سے کرشن آگاہی کی صلاحیت بیدار ہوتی ہے۔ ان سب کو قربانی کہا جاتا ہے، اور یہ تمام باضابطہ عمل پر مبنی ہیں۔ لیکن ان تمام سرگرمیوں میں اہم اور مختصر قربانی عرفان خودی ہے۔ جو اُس منزل کو ڈھونڈتا ہے۔ بھگود گیتا کا اصلی طالب علم ہے، لیکن جو شری کرشن کے اسناد پر شک کرتا ہے وہ گمراہ ہے۔ اس لئے بھگود گیتا یا کسی دوسری الہامی کتاب کا مطالعہ روحانی اُستاد کے زیر سایہ خدمت اور اطاعت کے ساتھ کرنا چاہیئے۔ اصلی روحانی گرو دائمی مُریدانہ جانشینی کے سلسلے کی کڑی ہے اور وہ بھگوان کی ہدایات سے جس طرح وہ کروڑوں سال پہلے سورج دیوتا کو دی گئی تھیں جس سے بھگود گیتا کی ہدایات زمین پر آئی ہیں کبھی منحرف نہیں ہوتا۔ ہمیں اس لئے بھگود گیتا کی راہ کو اُسی طرح اپنانی چاہیئے جس طرح خود گیتا میں بیان کیا گیا ہے اور خود غرض لوگوں سے ہوشیار رہنا چاہیئے جو ذاتی توقیر کے طالب ہیں جو دوسروں کو صحیح راہ سے بھٹکاتے ہیں۔ بھگوان بشیک شخصیت اعلیٰ ہیں اور ان کی سرگرمیاں ماورائی ہیں۔ جو یہ بات جانتا ہے بھگود گیتا کے مطالعہ کی ابتدا ہی سے نجات یافتہ ہے۔

اس طرح شری مد بھگود گیتا کے چوتھے باب کے بھگتی ویدانت مفاہیم ماورائی علم کے بارے میں مکمل ہوتے ہیں۔

فرحان نقوی

سنسکرت تلفّظ گائڈ

خط	آواز
اَے	اے جیسے بیٹا
اَئی	ائی جیسے لکھنے میں گیسا
اَوْ	او جیسے گول
اَؤ	اَو جیسے لکھنے میں اَور
رْ	رِ
رّْ	رِّ
لْ	لرِ
مْ	ں (نونِ غنہ)
لُ	ں + ل
حؔ -	ھَ، ھِ، ھُ (لفظ نے آخریں، اَ، اِ، اُ کے بعد)، ھْ (لفظ کے بیچ میں)
ںٔ	ن (ک سے پہلے)
ںؒ	ن (چ سے پہلے۔ سندھی ج)
ںؕ	ن (ٹ سے پہلے۔ سندھی ڈ)
شؕ	ش (ٹ سے پہلے)

فرحان نقوی

سنسکرت حروفِ تہجّی

حروفِ عِلّت

अ-اَ؛ आ-آ؛ इ-اِ؛ ई-اِی؛ उ-اُ؛ ऊ-اُوْ؛ ऋ-رْ؛
ॠ-رٓ؛ ऌ-لْ؛ ए-ے؛ ऐ-آئی؛ ओ-اوْ؛ औ-اَؤ؛
ं-مْ؛ ः-ح

حروفِ صحیح

क-ک؛ ख-کھ؛ ग-گ؛ घ-گھ؛ ङ-ںْ؛
च-چ؛ छ-چھ؛ ज-ج؛ झ-جھ؛ ञ-نْ؛
ट-ٹ؛ ठ-ٹھ؛ ड-ڈ؛ ढ-ڈھ؛ ण-ںْ؛
त-ت؛ थ-تھ؛ द-د؛ ध-دھ؛ न-ن؛
प-پ؛ फ-پھ؛ ब-ب؛ भ-بھ؛ म-م؛
य-یہ؛ र-ر؛ ल-ل؛ व-و؛
श-ش؛ ष-ش؛ स-س؛
ह-ھ؛ ح-

سید
فرحان
حیدر
نقوی

عرضِ مُہتمم

بھگود-گیتا اصلی صورت میں، از، کرشن کرپا مُورتی، اے۔سی۔بھکتی ویدانت سوامی پربھُوپاد، کُل اٹھارہ ابواب پر مُشتمل ہے۔ جلد اوّل مع دیباچہ چار ابواب پر مُشتمل ہو کر قارئین کے لئے حاضر ہے۔

جلد دوم، سوم اور چہارم چار یا پانچ ابواب پر مُشتمل ہوں گی۔ یہ انتہائی تیز رفتاری سے کتابت و طباعت کے مراحل سے گذر رہی ہیں اور علی الترتیب جلد ہی طبع ہوں گی۔

مُہتمم

ایلن کیزلر

اُردو بھگود-گیتا پبلیکیشنز۔ اِسکوُن۔

کرشن کرپا مورتی

سی۔ بھکتی ویدانت سوامی پربھوپاد

بین الاقوامی سوسائٹی برائے کرشن شعور